www.ahlehaq.org

خواتین کے مسائل اور ان کا حل

یعنی

مجموعہ فتاویٰ برائے خواتین

افادات از اکابرین

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہیؒ
حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ
مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمٰن صاحبؒ
مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ
حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ
حضرت مولانا مفتی مختار الدین کربوغہ شریف مدظلہ
حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ

مرتب و تحقیق

مولانا مفتی ثناء اللہ محمود صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

خواتین کے مسائل اور ان کا حل

یعنی

مجموعہ فتاویٰ برائے خواتین

جلد اوّل

مرتب وتحقیق
مولانا مفتی ثناء اللہ محمود صاحب

www.ahlehaq.org

افادات از اکابرین

حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی
حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب
مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب
مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید
حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم لاجپوری
حضرت مولانا مفتی مختار الدین کربوغہ شریف
حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

Copyright Regd. No.

جمع ترتیب تحقیق وکتابت کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : اکتوبر ۲۰۰۲ء علمی گرافکس پرنٹنگ پریس، کراچی۔

ضخامت : 544 صفحات

www.ahlehaq.org

ملنے کے پتے

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
کشمیر بکڈپو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

انتساب

مجھے اس دنیا میں بہت زیادہ محبوب شخصیات

''میرے پیارے والدین''

کے نام

جنہوں نے میری دینی و دنیاوی تعلیم کی ابتداء کی،
مجھے قلم پکڑنا اور پڑھنا سکھایا اور میرے شفیق اساتذہ
کے نام جن کی محنت اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے
مجھے اس قابل بنایا۔

احقر ثناء اللہ محمود

www.ahlehaq.org

www.ahlehaq.org

فہرست عنوانات (جلد اول)

کتاب الایمان والعقائد

(۱)	توحید کے صحیح ہونے کی شرائط اور اسلام میں توحید کا مقام	۵۵
(۲)	اللہ تعالیٰ اعضاء سے پاک ہیں	۶۳
(۳)	حق تعالیٰ کا جہنم میں قدم رکھنے کا مطلب	؍؍
(۴)	اسلامی طریقہ کے خلاف عبادت کرنے والا کافر ہے	۶۴
(۵)	مسلمان عقائد اسلامیہ کی تفصیل نہ بتا سکے تو کافر نہیں	؍؍
(۶)	صحابہ معیار حق ہیں	۶۵
(۷)	اہل سنت والجماعت کی تعریف	۷۱
(۸)	دربار نبوی ﷺ میں امت کے اعمال کی پیشی	۷۳
(۹)	اولیاء کی کرامت برحق ہے	؍؍
(۱۰)	متبع شریعت ہونے کے باوجود مصائب کیوں؟	۷۴
(۱۱)	ماہ صفر کے آخری بدھ کی شرعی حیثیت	؍؍
(۱۲)	حیات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں عقیدہ	۷۵
(۱۳)	آنحضرت ﷺ کے والدین کی وفات اور اسلام	۷۶
(۱۴)	''مسلمانوں سے غیر مسلم اچھے ہیں'' کہنا کیسا ہے؟	۷۷

www.ahlehaq.org

(١٥) علم نجوم کے بارے میں کیا اعتقاد رکھیں؟ ٧٧
(١٦) شیخ احمد کا وصیت نامہ فرضی ہے اور اسے نفع ونقصان میں کوئی دخل نہیں ٧٨
(١٧) نئے مکان کی بنیاد میں جانور کا خون ڈالنا ہندوانہ رسم ہے ״
(١٨) عملیات سے معلوم کر کے کسی کو مجرم سمجھنا ״
(١٩) بجلی وبارش کے وقت "یابابا فرید کہنا" "گناہ" ہے ٧٩
(٢٠) آنحضرت ﷺ کو نور خداوندی کا جزء کہنا صحیح نہیں ״
(٢١) "اللہ رسول تمہاری خیر کرے" کہنے کا مسئلہ ٨٠
(٢٢) ماہ ذیقعدہ کو منحوس سمجھنا کیسا ہے؟ ״
(٢٣) ماہ صفر میں نحوست ہے یا نہیں؟ ٨١
(٢٤) ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ کیسا ہے؟ اور اس کو خوشی کا دن منانا کیسا ہے؟ ٨٢
(٢٥) آخری چہار شنبہ کی کوئی حقیقت نہیں ٨٣
(٢٦) قرآن مجید میں سے بالوں کا نکلنا ٨٤
(٢٧) غیر مسلم سے خلاف توحید منتر پڑھا کر علاج کرانا کیسا ہے ٨٦
(٢٨) گناہ کے بعد توبہ کرنے سے گناہ رہتا ہے یا نہیں؟ ٨٧
(٢٩) علمائے حق کو برا بھلا کہنا کیسا ہے؟ ٨٨

باب الکفر والارتداد (دین سے پھر جانا)

(٣٠) حضور ﷺ کی توہین کرنا ارتداد وکفر ہے ٩٩
(٣١) "میں خدا اور رسول ﷺ کو نہیں مانتا" کہنا کفر ہے ״
(٣٢) رسول اللہ ﷺ کی روح کے حلول کا دعویٰ کفر ہے ١٠٠
(٣٣) "میں قرآن وحدیث کو نہیں مانتی" کہنا کفر ہے ״
(٣٤) قرآن حکیم کی تحقیر کرنا (حقیر سمجھنا) یا اسے گالی دینا کفر ہے ١٠١
(٣٥) "اگر گناہ ہے تو میں اکیلا جوابدہ ہوں" کہنا **کفر نہیں** ہے ״
(٣٦) مرتد سے تعلقات اور میل جول حرام ہے ١٠٢
(٣٧) شوہر یا بیوی کا قادیانی، پرویزی یا رافضی بن جانا ״

(۳۸) ''مجھے قرآن کی یا اسلام کی ضرورت نہیں، خدا اور رسول سے کچھ واسطہ نہیں'' کفریہ جملے ہیں ۱۰۳
(۳۹) اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ ''بڈھا یا بڑے میاں کہنا'' ''
(۴۰) اگر نماز سے ہی آدمی مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی ۱۰۴
(۴۱) خلفاء راشدین اور حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والا شخص کافر ہے ''
(۴۲) وید، قرآن، بائبل میں فرق کو نہ ماننا اور ان کے احکام کو یکساں قابل عمل سمجھنا کیسا ہے؟ ''
(۴۳) ''میں کافرہ تجھ مومن سے اچھی ہوں'' کہنا کفر ہے ۱۰۶
(۴۴) جادو کا وجود برحق ہے ''
(۴۵) ''فلاں تو تمہارا خدا ہے'' کہنا کفر ہے ''
(۴۶) روضہ اطہر پر جاکر ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کہنا جائز ہے ۱۰۷
(۴۷) نماز روزے کو اٹھک بیٹھک اور بھوکا مرنے سے تشبیہ دینا کفر ہے ۱۰۸
(۴۸) منکرین حدیث، آغا خانی، بوہری، ذکری اور خاص کمیونسٹ دھریئے کافر ہیں ''
(۴۹) ''میں ہندو دھرم اختیار کرلوں گی'' کہنے کا حکم ۱۰۹
(۵۰) ''نماز تو گدھے بھی پڑھتے ہیں اس سے وہ مسلمان نہیں ہوجاتے'' کہنے والے کا حکم ۱۱۰
(۵۱) ''علیہم السلام'' انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے ''
(۵۲) ''گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے'' اس کا مطلب؟ ۱۱۱
(۵۳) روئے زمین کے سب علماء کو کافر کہنے والا کافر ہے ''
(۵۴) ''تمام داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں'' کہنا کفر ہے ''
(۵۵) جماعت المسلمین، حزب اللہ، ضرب حق وغیرہ گمراہ ہیں ۱۱۲
(۵۶۔الف) علماء دیوبند کا وہابیوں سے کیا رشتہ ہے؟ ''
(۵۶۔ب) مسائل میں چاروں اماموں میں سے کسی امام کی پیروی کرنا ''
(۵۷) تقلید کو شرک کہنے والا گمراہ ہے ۱۱۳

کتاب السنۃ والبدعۃ

سنت اور بدعت کے مسائل

(١) اسلام میں سنت کی عظمت اور بدعت کی قباحت ١١٥
(٢) بدعتی اور اس سے محبت کرنے والا نور ایمان سے محروم ہے 〃
(٣) بدعتی قیامت کے دن آب کوثر سے محروم رہے گا ١١٦
(٤) کیا ہر نئی چیز بدعت ہے؟ ١١٧
(٥) سنت کی تعریف اور اس کا حکم ١١٨
(٦) اتباع سنت کے متعلق ارشادات نبوی ﷺ ١١٩
چند مروجہ بدعات ١٢٠
(٧) رسمی قرآن خوانی 〃
(٨) رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت ١٢١
(٩) ثواب کے لئے مزاروں پر کھانا بھیجنا 〃
(١٠) ختنہ کی دعوت اور منکرات والی ہر دعوت واجب الاحتراز ہے ١٢٢
(١١) یارسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟ ١٢٣
(١٢) تعزیہ سازی جائز نہ ہونے کی دلیل کیا ہے؟ 〃
(١٣) غیر ذی روح کا تعزیہ بنانا بھی جائز نہیں ١٢٥
(١٤) حضور ﷺ کے موئے مبارک کا وجود 〃
(١٥) ''نماز کے بعد مصلّٰی لپیٹ دینا'' عقیدہ فاسدہ ہے ١٢٦
(١٦) نبی کریم ﷺ سے سید الشہداء حضرت حمزہؓ کے لئے تیجہ، دسواں، اور چالیسواں کرنے کی روایت من گھڑت ہے، یہ سب بدعات ہیں 〃
(١٧) توہمات کی حقیقت ١٢٨
(١٨) بچوں کو کالے رنگ کا ڈورا باندھنا یا کاجل کا ٹکا لگانا 〃
(١٩) سورج گرہن اور حاملہ عورت ١٢٩
(٢٠) کیا انگلیاں چٹخانا نحوست ہے 〃

www.ahlehaq.org

(۲۱)	جھلی میں پیدا ہونے والا بچہ اور اس کی جھلی	۱۲۹
(۲۲)	ماں کے دودھ نہ بخشنے کی روایت کی حقیقت	۱۳۰
(۲۳)	بچہ کو دیکھنے کے پیسے دینا	〃

کتاب العلم

(۱)	اسلام نے انسان پر کونسا علم فرض کیا ہے؟	۱۳۲
(۲)	کیا مسلمان عورت جدید علوم حاصل کرسکتی ہے؟	〃
(۳)	کالجوں میں محبت کا کھیل اور اسلامی تعلیمات	۱۳۳
(۴)	دینی تعلیم کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں	۱۳۴
(۵)	مخلوط تعلیم کتنی عمر تک جائز ہے؟	〃
(۶)	مردوعورت کے اکٹھا حج کرنے سے مخلوط تعلیم کا جواز نہیں ملتا	۱۳۵
(۸)	بچوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت اور اس کا طریقہ	۱۳۶
(۹)	دینی تعلیم پر دنیاوی تعلیم کو ترجیح دینے کے نتائج واحکام	۱۴۲
(۱۰)	تعلیم نسواں کی اہمیت	۱۴۳
(۱۱)	مسلمان لڑکیوں کا انگلش کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا	۱۵۵
(۱۲)	فرائض، واجبات، مسنون، مستحب کسے کہتے ہیں؟	۱۵۹
(۱۳)	عورتوں کا تبلیغی جماعتوں میں جانا کیسا ہے؟	۱۶۰
(۱۴)	کیا تبلیغ کے لئے مدرسے کی تعلیم ضروری ہے؟	۱۶۱

قرآن کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت

(۱۵)	دل میں پڑھنے سے تلاوت قرآن ادا نہیں ہوتی	۱۶۲
(۱۶)	نابالغ بچے بلاوضو قرآن کو چھو سکتے ہیں	〃
(۱۷)	مرد استاد کا عورتوں کو قرآن مجید پڑھانے کی عملی تربیت دینا	۱۶۳
(۱۸)	نامحرم سے قرآن کس طرح پڑھے	〃
(۱۹)	قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا درست نہیں	〃

www.alhaq.org

(۲۰) قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟ ۱۶۴
(۲۱) ناپاک کپڑے ہوں تو تلاوت کا حکم 〃
(۲۲) قرآن پاک کی تلاوت افضل ہے یا درود پاک پڑھنا؟ 〃
(۲۳) تلاوت محض کا ثواب ملتا ہے ۱۶۵
(۲۴) کتب تفسیر کو بھی بے وضو ہاتھ نہ لگایا جائے ۱۶۶
(۲۵) میت کے قریب بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟ 〃
(۲۶) قرآن مجید میں مور کا پر رکھنا کیسا ہے؟ ۱۶۷
(۲۷) تلاوت کے دوران اذان شروع ہو جائے 〃
(۲۸) قرآن کھلا چھوڑ دیں تو کیا شیطان پڑھتا ہے؟ 〃

سجدہ تلاوت

(۲۹) قضا ء خواتین کی وجہ سے سنن موکدہ ترک نہ کرے ۱۶۸
(۳۰) ایک ہی جگہ بیٹھ کر پورا قرآن پڑھا تو چودہ سجدے واجب ہوں گے 〃
(۳۱) آیت کا ترجمہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہوگا 〃
(۳۲) ٹیپ ریکارڈ وغیرہ سے آیت سجدہ سننے کا حکم ۱۶۹
(۳۳) سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ 〃
(۳۴) سجدے سے بچنے کے لئے آیت سجدہ چھوڑنا 〃
(۳۵) سجدہ تلاوت کرنے کا مختصر طریقہ ۱۷۰
(۳۶) سجدہ تلاوت سپارے پر یا بغیر قبلہ رخ ادا نہیں کر سکتے 〃
(۳۷) سجدہ تلاوت فرداً فرداً کریں یا ختم قرآن پر سارے سجدے ایک ساتھ کریں 〃
(۳۸) جن سورتوں کے آخر میں سجدہ ہے، دوران نماز ان پر سجدہ کب کیا جائے؟ ۱۷۱
(۳۹) فجر و عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے 〃
(۴۰) چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والا سجدہ کب کرے 〃

(۴۱)	تلاوت کے دوران آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے	۱۷۲
(۴۲)	لاؤڈ اسپیکر پر سجدہ تلاوت سننے کا مسئلہ	〃
(۴۳)	قرآنی آیات کو جلا کر دھونی لینا درست نہیں	۱۷۳
(۴۴)	ھاروت ماروت کا مشہور قصہ غلط ہے	〃

کتاب التصوف

(۱)	مروجہ بیعت (آج کل جو بیعت کا رواج ہے) کرنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے	۱۷۵
(۲)	اصلاح نفس (اچھے اخلاق کو اپنانا اور بری صفات سے بچنا) فرض عین اور بیعت کرنا مستحب ہے	۱۷۶
(۳)	بیعت کی تعریف اور اہمیت	〃
(۴)	پیر کی پہچان	〃
(۵)	بیعت کی شرعی حیثیت نیز تعویذات کرنا	۱۷۷
(۶)	شریعت اور طریقت کا فرق	۱۷۹

اخلاقیات

(۹)	نصیحت کرنے کے آداب	〃
(۱۰)	جوان مرد اور عورت کا ایک بستر پر لیٹنا	۱۸۰
(۱۱)	جب کسی کی غیبت ہوجائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے یا اس کے لئے دعائے خیر کرے	〃
(۱۲)	تکبر کیا ہے؟	۱۸۱
(۱۳)	قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹنا	〃

خواب

(۷)	خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر	۱۸۲
(۸)	حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی حقیقت	〃

www.ahlehaq.org

کتاب الذکر والدعاء والتعویذات

(۱) سحر اور رد سحر کا حکم (جادو اور جادو کے توڑ کا حکم) ۱۸۵
(۲) شوہر کو مطیع کرنے یا محبت کے لئے عمل کرانا کیسا ہے؟ ۱۸۶
(۳) غیر مسلم کا تعویذ باندھنا ۱۸۷

اوراد و ظائف

(۴) قرض سے خلاصی کا وظیفہ 〃
(۵) نوکری کے لئے وظیفہ 〃
(۶) بچے کی بیماری اور اس کا وظیفہ ۱۸۸
(۷) رشتہ کے لئے وظیفہ 〃
(۸) شہد کی مکھی کے کاٹنے کا دم 〃
(۹) سانس کی تکلیف کا وظیفہ ۱۸۹
(۱۰) جادو کا توڑ 〃
(۱۱) پریشانیوں سے حفاظت کا وظیفہ ۱۹۰
(۱۲) بے خوابی کا وظیفہ اور درود تاج کا حکم 〃
(۱۳) چلتے پھرتے یا مجلس میں ذکر کرتے رہنا جبکہ ذہن متوجہ نہ ہو کیسا ہے ۱۹۱
(۱۴) درجات کی بلندی کے لئے وظائف پڑھنا 〃
(۱۵) حضور ﷺ کے لئے ہم دعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ ۱۹۲
(۱۶) ماثورہ دعائیں (قرآن و حدیث میں آئی ہوئی دعائیں) پڑھنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟ ۱۹۳
(۱۷) ہماری دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟ 〃
(۱۸) جب ہر چیز کا وقت مقرر ہے تو پھر دعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ ۱۹۵
(۱۹) حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا وظیفہ 〃
(۲۰) بخشش کے لئے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھنا ۱۹۶

(۲۱) سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ پڑھنے کا حکم ۱۹۶
(۲۲) مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت ۱۹۷
(۲۳) جس بیل میں بٹن دبانے پر اللہ اکبر کی آواز نکلتی ہو کیا آفس میں اسے استعمال کرنا کیسا ہے؟ ۱۹۸
(۲۴) اوقات نماز کے علاوہ مسجد میں مجلس ذکر قائم کرنا اور بذریعہ مائیکروفون عورتوں کو ذکر کی تلقین کر کے ان کی مجلس ذکر مکان میں قائم کرنا کیسا ہے؟ ۱۹۹
(۲۵) دعا میں کسی بزرگ کا واسطہ دینا ۲۰۰
(۲۶) فرض یا واجب یا سنت نماز کے سجدوں میں دعا کرنا //
(۲۷) دعا کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھانا ۲۰۱
(۲۸) دعا کے بعد سینے پر پھونک مارنا //
(۲۹) کیا پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں؟ //
(۳۰) بغیر وضو کے درود شریف پڑھ سکتے ہیں ۲۰۲
(۳۱) لفظ "اللہ" والا لاکٹ پہن کر بیت الخلاء جانا //

كتاب السير والمناقب

(۱) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور اولاد کرام ۲۰۳
(۲) آنحضرت ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں ۲۰۴
(۳) حضرت علیؓ کی ولادت کہاں ہوئی اور مزار کہاں ہے؟ ۲۰۵
(۴) حضرت ابو بکرؓ کے والد اور صاحبزادے صحابی ہیں ۲۰۵
(۵) امام اعظم ابو حنیفہؒ کا شجرہ نسب ۲۰۶
(۶) امام اعظم کو ابو حنیفہ کہنے کی وجہ ۲۰۷
(۷) غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی کا مسلک //

حقوق المعاشرہ وآدابھا

والدین اور اولاد کے تعلقات

(۱)	بچوں کی بدتمیزی کا سبب اور اس کا علاج	۲۰۸
(۲)	والدین کے اختلاف کی صورت میں کسی کا ساتھ دیں؟	〃
(۳)	ذہنی معذور والدہ کی بات کہاں تک مانی جائے؟	۲۰۹
(۴)	بیوی کے کہنے پر والدین سے نہ ملنا	۲۰۱
(۵)	پردہ کے مخالف والدین کا حکم نہ مانا جائے	〃
(۶)	والدین کی خوشی پر بیوی کی حق تلفی ناجائز ہے	〃
(۷)	کیا بدکردار عورت کے پاؤں تلے بھی جنت ہے؟	۲۱۲
(۸)	پھوپھی اور بہن کا حق دیگر رشتہ داروں سے زیادہ کیوں ہے؟	〃
(۹)	بغیر حلالہ کے مطلقہ عورت کو پھر سے اپنے گھر میں رکھنے والے سے تعلقات رکھنا	〃

مرد وعورت سے متعلق مسائل

(۱۰)	عورت کے اخراجات کی ذمہ داری مرد پر ہے	۲۱۳
(۱۱)	مرد اور عورت کی حیثیت میں فرق	〃
(۱۲)	مرد کا اچھی عورت منتخب کرنا	۲۱۴
(۱۳)	عورت کا والدین کے ذریعے شادی کرنا بہتر ہے	〃
(۱۴)	نبی کریم ﷺ کو نکاح کا پیغام حضرت خدیجہؓ کی طرف سے آیا تھا	۲۱۵
(۱۵)	موجودہ دور میں عورت کسی کو نکاح کا پیغام کیسے دے؟	〃
(۱۶)	پسند کی شادی پر مردوں کے طعنے	〃
(۱۷)	شوہر کو تسخیر (مطیع بنانے) کے لئے عجیب عمل	۲۱۶
(۱۸)	خواتین کا گھر سے باہر نکلنا	۲۱۷
(۱۹)	عورتوں کا تنہا سفر کرنا	۲۱۹
(۲۰)	عورتوں کا جج بننا	〃

www.ahlehaq.org

(۲۱) عورت کو سربراہ مملکت بنانا ۲۲۰

سلام کا طریقہ اور اس کے مسائل

(۲۲) سلام کرنے کے آداب اور مسائل ۲۲۱
(۲۳) شفقت سے بڑوں کا ہاتھ چھوٹوں کے سر پر رکھنا کیسا ہے؟ ۲۲۴
اسلام میں سلام کرنے کی اہمیت ۲۲۶
مسلم و غیر مسلم مرد و عورت کا باہمی مصافحہ کرنا جائز نہیں ۲۲۷
نامحرم کو سلام کرنے کا مسئلہ 〃
(۲۴) صلہ رحمی کی فضیلت اور قطع رحمی کی مذمت 〃
(۲۵) عدل و احسان کے معنی ۲۳۰
(۲۶) صلہ رحمی حدیث سے 〃

کتاب الطہارت

وضو کا بیان

(۱) بغیر کلی وضو کرنا درست ہے ۲۳۵
(۲) مسواک کی مقدار 〃
(۳) وضو کے بعد رومال سے ہاتھ منہ پونچھنا ۲۳۶
(۴) ایک ہاتھ سے وضو کرنا خلاف سنت ہے 〃
(۵) خون تھوک پر غالب ہو تو ناقض وضو ہے یا نہیں 〃
(۶) عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنا ناقض وضو نہیں ۲۳۷
(۷) گھٹنا یا ستر کھلنے سے یا اسے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا 〃
(۸) جو رطوبت باہر نہ آئے وہ ناقض وضو نہیں 〃
(۹) آنکھ سے نکلنے والے پانی کا حکم ۲۳۸
(۱۰) درد کی وجہ سے آنکھ سے پانی آنا ناقص وضو (وضو کو توڑنے والا) ہے 〃
(۱۱) غسل سے پہلے وضو کرنے کی تفصیل 〃

www.ahlehaq.org

(۱۲) نہانے کے بعد وضو غیر ضروری ہے ۲۳۸
(۱۳) وضو میں نیت شرط نہیں ۲۴۰
(۱۴) بغیر وضو کئے محض نیت سے وضو نہیں ہوتا ″
(۱۵) آب زمزم سے وضو اور غسل کرنا ″
(۱۶) پہلے وضو سے نماز پڑھے بغیر دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے ″
(۱۷) جس غسل خانے میں پیشاب کیا ہو وہاں وضو کرنا کیسا ہے؟ ″
(۱۸) مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے ۲۴۲
(۱۹) رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے ″
(۲۰) دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا ″
(۲۱) وضو کرتے وقت عورت کا سر ننگا رہنا ۲۴۳
(۲۲) وضو کے درمیان سلام کا جواب ″
(۲۳) گٹر لائن کی آمیزش اور بدبو والے پانی کا استعمال ″
(۲۴) ناپاک گندا پانی صاف شفاف بنا دینے سے پاک نہیں ہوتا ۲۴۴
(۲۵) ٹنکی میں پرندہ گر کر پھول جائے تو کتنے دن کی نمازیں لوٹائی جائیں؟ ″
(۲۶) مسواک کے بجائے برش استعمال کرنا ″
(۲۷) ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے اس سے نہ وضو ہوتا ہے نہ غسل نہ نماز ۲۴۵
(۲۸) نیل پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دیں ۲۴۶
(۲۹) ناخن پالش اور لپ اسٹک کے ساتھ نماز ″
(۳۰) ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں ۲۴۷
(۳۱) خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات ″

باب الغسل

(۳۲) غسل میں غرغرہ کرنا فرض نہیں ۲۴۸
(۳۳) دانتوں میں چھالیہ اٹکی ہوئی ہو تو غسل ہوگا یا نہیں ″
(۳۴) عورت کو غسل جنابت میں سر کی مینڈھیاں کھولنا ضروری ہیں یا نہیں؟ ″

(۳۵) بے وضو اور حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت و ذکر کرنا جائز ہے ۲۴۹
(۳۶) چار دیواری میں برہنہ ہو کر غسل کرنا کیسا ہے؟ ״

موجبات غسل

(۳۷) دوران مباشرت سپاری کا مکمل دخول نہ ہو تب بھی غسل واجب ہے ״
(۳۸) وضو اور غسل میں پانی کی مقدار ۲۵۰
(۳۹) مباشرت کے فوراً بعد غسل ״
(۴۰) عورت کو احتلام ہونے یا شہوت سے جاگنے میں منی نکلنا باعث وجوب غسل ہے ״
(۴۱) فرج کے اندر انگلی یا دوا ڈالنے سے غسل فرض نہیں ہوتا ۲۵۱
(۴۲) نابالغہ سے مباشرت کرنے سے اس پر غسل فرض نہیں ״
(۴۳) جنابت کے بعد حیض آ گیا تو کیا کرے؟ ״
(۴۴) غسل فرض ہونے کی حالت میں عورت کو عورت کے سامنے غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ״
(۴۵) قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے؟ ۲۵۲
(۴۶) ننگے بدن غسل کرنے والا بات کر لے تو غسل جائز ہے ״
(۴۷) غسل جنابت کے بعد پہلے والے کپڑے پہننا ״
(۴۸) ہم بستری کے بعد غسل جنابت مرد و عورت دونوں پر واجب ہے۔ ۲۵۳
(۴۹) اینما کے عمل سے غسل واجب نہیں ״
(۵۰) عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں ۲۵۴
(۵۱) غسل کے آخر میں کلی اور غرارے کرنا یاد آنا ״
(۵۲) پانی میں سونا ڈال کر نہانا ״

وضو اور غسل کے متعلق متفرق مسائل

(۵۳) مریضہ سیلان (جسے ہر وقت خون جاری ہو) کے متعلق چند مسائل ۲۵۵
(۵۴) خروج مسہ بواسیر ناقض وضو ہے ۲۵۶

(۵۵)	کھڑے ہوکر وضو کرنے کا حکم.	۲۵۶
(۵۶)	جنبیہ (ناپاک حالت والی عورت) دودھ پلا سکتی ہے	۲۵۷
(۵۷)	پاؤں دھونے سے مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح کرلیا جائے	//
(۵۸)	جو عورت غسل سے معذور ہو اس سے مباشرت کرنا	۲۵۸
(۵۹)	کاغذ پر بول و براز کرنا کیسا ہے؟	//
(۶۰)	انجکشن اور جونک کے ذریعے خون نکالنا ناقض وضو ہے یا نہیں؟	//
(۶۱)	چھوٹے بچے کی قے کا حکم (نجس ہے یا نہیں؟)	۲۰۹
(۶۲)	کان آنکھ سے پانی وغیرہ کا نکلنا ناقض وضو ہے یا نہیں؟	//
(۶۳)	دودھ پینے والے بچوں کے پیشاب کا حکم	۲۶۰
(۶۴)	انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں مادہ منویہ پہنچایا تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں؟	۲۶۱
(۶۵)	وضو ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کا ایک نادر مسئلہ	//
(۶۶)	بیت الخلاء کی نشست گاہ کا قبلہ رخ ہونا اور اس کی درستگی کرنا	۲۶۲
(۶۷)	ریح خارج نہیں ہوتی لیکن ایسی آواز کا وہم ہوتا ہو؟	//

باب المسح علی الخفین (موزوں پر مسح کرنا)

(۶۸)	عورتیں بھی موزوں پر مسح کر سکتی ہیں	۲۶۳
(۶۹)	معروف جرابوں پر مسح کرنے کا حکم	//

احکام معذور

(۷۰)	طہارت کے لئے معذور ہونے کی شرائط	۲۶۵
(۷۱)	نماز کے وقت نکسیر جاری ہو جائے تو کیا کریں	//
(۷۲)	نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ناپاکی کے اندیشہ میں پاکی کا طریقہ	//
(۷۳)	ناسور والا شخص معذور ہے یا نہیں؟	۲۶۶
(۷۴)	خروج ریح کا مرض ہو تو وہ معذور ہے یا نہیں؟	//

(۷۵) آنکھ کے آپریشن میں نماز پڑھنے کا حکم ۲۶۶
(۷۶) مجبور، سجدے کے آگے کوئی چیز رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ ۲۶۷
(۷۷) ہاتھ پیر پر زخم ہو تو مسح کس طرح کرے؟ ۲۶۸
(۷۸) خروج ریح اس قدر ہو کہ وضو تک کی مہلت نہ ملے تو کیا کرے؟ 〃
(۷۹) رطوبت والی بواسیر کا حکم

نجاست کا بیان

(۸۰) حیض و نفاس کے بعد کی سفیدی کپڑے یا بدن پر لگنے کا مسئلہ ۲۶۹
(۸۱) پیشاب کی چھینٹ اگر کپڑے پر پڑ جائے تو اس کپڑے سے نماز کا حکم 〃
(۸۲) زخم کی رطوبت بہے بغیر کپڑوں پر لگے تو کیا حکم ہے؟ 〃
(۸۳) عیسائیوں کے برتنوں میں کھانا پینا ۲۷۰
(۸۴) شیر خوار بچے کا پیشاب نجس ہے 〃
(۸۵) جس چیز میں شراب ڈال کر اڑادی جائے یا سور کی چربی سے بنا ہوا صابن اور شراب سے بنا سرکہ وغیرہ پاک ہیں یا نہیں؟ ۲۷۱
(۸۶) کتے کے چھونے سے ہاتھ کا کیا حکم ہے 〃
(۸۷) اچار میں چوہیا گر گئی تو اچار ناپاک ہے ۲۷۲
(۸۸) کتے کا لعاب ناپاک ہے اور باقی بدن کیوں نہیں؟ 〃
(۸۹) حالت جنابت وغیرہ کا پسینہ پاک ہے 〃
(۹۰) منی کا داغ دھونے کے بعد پاک ہے ۲۷۳
(۹۱) مٹی، المونیم، اسٹیل وغیرہ کے برتن دھونے سے پاک ہو جائیں گے 〃
(۹۲) ناپاک گھی، شہد اور تیل کے پاک کرنے کا طریقہ 〃
(۹۳) کوا یا مرغی دودھ میں چونچ ڈال دیں؟ ۲۷۴
(۹۴) جانوروں کا دودھ نکالتے وقت اس کا پیشاب دودھ میں گر جائے تو کیا حکم ہے؟ 〃
(۹۵) چوہے کی مینگنی کا حکم 〃

(۹۶)	جانور کے پتے کا استعمال بطور مالش درست ہے	۲۷۵
(۹۷)	جس برتن میں بچہ ناپاک ہاتھ ڈال دے اس کا حکم	〃
(۹۸)	شرم گاہ سے نکلنے والی رطوبت نجس ہے	〃
(۹۹)	معصوم لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں کوئی فرق نہیں	۲۷۶
(۱۰۰)	گندے بچے کا پسینہ پاک ہے	〃
(۱۰۱)	جوتے میں پیشاب لگ جائے پھر خشک ہو جائے تو پاک ہو گیا یا نہیں؟	〃
(۱۰۲)	ناپاک گوشت کو کیسے پاک کریں؟	〃
(۱۰۳)	ناپاک رومال سے چہرے کا پسینہ صاف کرنے کا مسئلہ	۲۷۷
(۱۰۴)	نجاست غلیظہ اور خفیفہ کی تعریف	〃
(۱۰۵)	کیا واشنگ مشین میں دھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں؟	۲۷۸
(۱۰۶)	روئی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ	۲۷۹
(۱۰۷)	چھپکلی گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا	〃
(۱۰۸)	بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو پانی کا حکم	〃
(۱۰۹)	بالکل چھوٹے بچے کے لئے استقبال واستدبار کا حکم	۲۸۰
(۱۱۰)	ناپاکی کی حالت میں ناخن کاٹنا	〃

جھوٹے پانی کے احکام

(۱۱۱)	انگریز کے برتن اور جھوٹے دودھ کا حکم	〃
(۱۱۲)	بلی اور چوہے کا جھوٹا پاک ہے یا نہیں؟	۲۸۱
(۱۱۳)	غیر مرد کا جھوٹا عورت کے لئے مکروہ ہے	〃

مسائل استنجاء

(۱۱۴)	کیا کلوخ عورتوں کے لئے ضروری ہے؟	〃
(۱۱۵)	کعبہ کی طرف رخ کر کے پیشاب وغیرہ کرنا	۲۸۲
(۱۱۶)	قطب تارے کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنا	〃

کنوئیں کے مسائل

(۱۱۷) کنوئیں میں چھپکلی گرنے کا حکم ۲۸۳
(۱۱۸) سانپ کے گرنے سے کنوئیں کا حکم ؍؍
(۱۱۹) مٹکے میں چھپکلی گرنے کا حکم ۲۸۴
(۱۲۰) پانی کا مینڈک کنوئیں میں گر کے مر جائے؟ ؍؍
(۱۲۱) کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے مسلسل پانی نکالنا ضروری نہیں ؍؍
(۱۲۲) بچوں کی گیند کنوئیں میں گر جائے؟ ؍؍
(۱۲۳) خشکی کا مینڈک کنوئیں میں گر جانے کا حکم ۲۸۵
(۱۲۴) کنوئیں میں چوزہ گر کر مرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا ؍؍
(۱۲۵) کنوئیں میں چوہا گر کر مر جائے، اس کا حکم ؍؍
(۱۲۶) غیر مسلم شخص کے کنوئیں میں اترنے کا حکم ۲۸۶
(۱۲۷) بکری یا بلی کنوئیں میں گر کر پیشاب کر دے؟ ؍؍
(۱۲۸) کتا کنوئیں میں گرے اور زندہ نکال لیا جائے تو کنوئیں کا حکم ؍؍
(۱۲۹) برتن میں پیشاب کر کے کنوئیں میں ڈال دیا ۲۸۷
(۱۳۰) مرغی کی بیٹ گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا ؍؍
(۱۳۱) خون کا ایک قطرہ بھی کنواں ناپاک کر دیتا ہے ؍؍
(۱۳۲) بچہ کنوئیں میں گر گیا تو کیا حکم ہے؟ ۲۸۸
(۱۳۳) ثابت مینگنی نکلنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا ؍؍

باب التیمم

(۱) بخار، سخت سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے تیمّم جائز ہے یا نہیں؟ ۲۸۹
(۲) محض وقت میں تنگی کے باعث تیمّم کرنا جائز نہیں ؍؍
(۳) غسل کے بجائے تیمّم کرنا کس وقت درست ہے؟ ؍؍
(۴) پردہ نشین خواتین پانی کی قلت میں تیمّم کر سکتی ہیں یا نہیں؟ ۲۹۰

(۵) پتھر، لکڑی اور کپڑے وغیرہ پر تیمّم درست ہے یا نہیں؟ ۲۹۰
(۶) زخم یا پٹی پر مسح کرنا دشوار ہو تو کیا کریں؟ ۲۹۱
(۷) حالت بخار میں تیمّم سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ 〃
(۸) جنابت کے لئے کیا جانے والا تیمّم کیسے ختم ہوگا؟ 〃
(۹) پانی ہوتے ہوئے قرآن چھونے کے لئے تیمّم درست نہیں ۲۹۲
(۱۰) شیر خوار بچے کی بیماری کے ڈر سے تیمّم کرنا 〃
(۱۱) عورت کو نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو وہ شوہر کو مباشرتؔ سے روکے یا نہیں؟ 〃
(۱۲) صرف زخم کی جگہ مسح کریں یا پورے عضو پر؟ ۲۹۳
(۱۳) پانی نہ ملنے پر تیمّم کیوں ہے؟ ۲۹۴
(۱۴) تیمّم کرنا کب جائز ہے؟ 〃
(۱۵) تیمّم کرنے کا طریقہ ۲۹۵
(۱۶) تیمّم مرض میں صحیح ہے کم ہمتی سے نہیں 〃
(۱۷) تیمّم کن چیزوں پر کرنا جائز ہے؟ ۲۹۶
(۱۸) پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے پر تیمّم جائز ہے 〃

کتاب الحیض (ماہواری کا بیان)

حیض (ونفاس یعنی بچے کی پیدائش کے بعد آنے والے خون) کا بیان

(۱) حیض کی تعریف اور اس کی عمر ۲۹۷
(۲) حیض کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت 〃
(۳) حیض کے کل رنگ ۲۹۸
(۴) حیض کب شروع ہوتا ہے؟ 〃
(۵) طھر کی تعریف اور مدت 〃
(۶) خون میعاد سے بڑھ جائے تو استحاضہ ہے ۲۹۹
(۷) استحاضہ کے دوران نماز اور وضو کس طرح ادا کرے؟ 〃

(۸)	حیض کے دوران ایک گھنٹہ سے لے کر ایک رات یا زیادہ وقت خون بند ہوسکتا ہے	۳۰۰
(۹)	طہر کے پندرہ دن کے بعد آ کر تین دن سے پہلے ہی خون بند ہو جائے تو استحاضہ ہے	〃
(۱۰)	دوران نماز حیض آ جائے تو کیا کریں؟	۳۰۱
(۱۱)	حیض بند ہونے پر کس وقت نماز لازم ہوگی	〃

حیض کے متفرق مسائل

(۱)	حیض والی عورت کا جسم، لعاب اور جھوٹا پاک ہے	〃
(۲)	حیض کے زمانے میں بیوی سے بے تکلفی کی حد	۳۰۲
(۳)	کیا دوران حیض نمازیوں کی ھیئت بنانا ضروری ہے؟	〃
(۴)	حیض بند ہونے کے کتنی دیر بعد جماع کیا جا سکتا ہے	۳۰۳
(۵)	نفاس والی عورت کا حکم	〃
(۶)	حیض کے دوران پہنا ہوا لباس پاک ہے یا ناپاک؟	〃
(۷)	عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے	۳۰۴
(۸)	حیض سے پاک ہونے کی "آیت" کوئی نہیں	〃
(۹)	کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہو جاتا ہے؟	〃
(۱۰)	عورت کو غیر ضروری بال لوہے کی چیز سے صاف کرنا پسندیدہ نہیں	۳۰۵
(۱۱)	دوران حیض استعمال کیے ہوئے فرنیچر کا حکم	〃
(۱۲)	کیا عورت ایام مخصوص میں الفاظ قرآن زبانی پڑھ سکتی ہے؟	〃
(۱۳)	حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قران کا ترجمہ پڑھنا	۳۰۶
(۱۴)	عورت سر سے اکھڑے ہوئے بالوں کا کیا کرے	〃
(۱۵)	حیض و نفاس میں دم کرانا	〃
(۱۶)	ایام عادت کے بعد خون کا آنا	〃
(۱۷)	پہلی مرتبہ خون دیکھنے والی عورت ایک دو دن خون دیکھے	۳۰۷

www.ahlehaq.org

پاک ہو جائے پھر خون آ جائے

(۱۸) پانچ دن خون، پھر تیرہ دن پاکی، پھر خون کا کیا حکم ہے؟ ۳۰۷

(۱۹) ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا غسل کرے یا نہیں //

(۲۰) ایام عادت سے پہلے خون آ جانے کا حکم ۳۰۸

(۲۱) ایام عادت کے ایک دو دن گذرنے کے بعد خون کا حکم //

(۲۲) اگر عادت سے زائد خون آیا، دس دن سے بڑھ گیا //

(۲۳) اگر عادت سے پہلے خون بند ہو گیا تو کیا حکم ہے؟ //

(۲۴) نفاس میں جس رنگ کا بھی خون آئے وہ نفاس ہو گا ۳۰۹

(۲۵) حائضہ کو عادت کے خلاف خون آنے کا حکم //

(۲۶) حالت حیض ونفاس میں جماع کرنے سے کفارہ لازم ہے یا نہیں؟ ۳۱۰

(۲۷) حیض کے بعد غسل سے پہلے جماع کرنے سے کفارہ ہے یا نہیں؟ //

(۲۸) عورت حالت حیض ونفاس میں تسبیح پڑھ سکتی ہے //

(۲۹) حیض میں اختلال ہو تو حیض کتنے دن کا شمار ہو گا ۳۱۱

(۳۰) دس دن سے زیادہ حیض آیا، عادت بھول گئی //

(۳۱) قرآن کی معلّمہ حیض کے دوران کیسے پڑھائے؟ //

(۳۲) حیض ونفاس وحالت جنب میں مسجد میں دخول کا حکم ۳۱۲

(۳۳) حالت حیض میں اعتکاف نہیں ہو سکتا //

(۳۴) روزے کے دوران حیض آ جائے تو کیا حکم ہے؟ //

(۳۵) رمضان میں دن کے وقت پاک ہونے کا حکم //

(۳۶) حائضہ عورت یا نفاس والی رمضان میں علی الصبح پاک ہو جائے تو کیا کرے ۳۱۳

(۳۷) حیض ونفاس میں سجدہ تلاوت سننے سے واجب نہیں ہوتا //

(۳۸) حج کے راستے میں یا دوران طواف حیض آ جانے کا حکم ۳۱۴

(۳۹) حالت حیض میں حج کے کونسے افعال ادا کرے //

(۴۰) طواف قدوم اور طواف زیارت کا حالت حیض میں حکم۔ //

www.ahlehaq.org

مسائل نفاس

(۴۱) نفاس کی کم از کم اور اکثر مدت کیا ہے؟ ۳۱۵
(۴۲) ولادت کے بعد خون آئے ہی نہیں تو کیا کریں؟ ۳۱۶
(۴۳) حمل گرنے کی صورت میں آنے والے خون کا حکم ″
(۴۴) جڑواں بچوں کی پیدائش پر خون کا حکم ″
(۴۵) بچہ پورا نہ نکلا اور اس وقت خون کا حکم ۳۱۷
(۴۶) سیلان رحم (لیکوریا) کا پانی پاک ہے یا ناپاک؟ ″
(۴۷) رطوبت کے رنگوں میں اگر فرق ہو تو کیا کرے؟ ۳۱۸
(۴۸) نفاس مکمل ہونے کے آٹھ دن بعد خون آنے کا حکم ″
(۴۹) آپریشن کے ذریعے ولادت کی صورت میں نفاس کا حکم ″
(۵۰) مستحاضہ سے جماع کرنے کا مسئلہ ۳۱۹
(۵۱) مانع حیض گولیوں کا حکم ″
(۵۲) حائضہ عورت یا مستحاضہ کا استنجاء میں پانی استعمال نہ کرنا ″
(۵۳) حائضہ عورت کے لئے مہندی کا استعمال جائز ہے ۳۲۰
(۵۴) کیا دوران حیض قرآن کریم لکھ سکتے ہیں ″
(۵۵) حیض و نفاس کے دوران چہرے پر کریم کا استعمال ″
(۵۶) حیض میں استعمال شدہ کپڑے کا حکم ۳۲۱
(۵۷) حیض کی ابتداء کا سبب ″
(۵) نفاس میں خلل ہو تو عورت کیا کرے؟ ۳۲۲
(۵۹) نفاس میں عادت کے مطابق خون بند ہونے پر عورت پاک ہے اور اس پر نماز روزہ لازم ″
(۶۰) بارہ دن خون آیا پھر سفید پانی پھر خون آ گیا ″
(۶۱) چالیس روز خون کے بعد ہفتہ بعد پھر خون آیا ۳۲۳
(۶۲) بچہ پیدا ہونے کے بعد جماع کی ممانعت کب تک ہے؟ ″

www.ahlehaq.org

(۶۳) طہر کا کیا مطلب ہے؟ ۳۲۴
(۶۴) تین ماہ مسلسل حیض کا خون آئے تو اس کا حکم 〃
(۶۵) عادت والی عورت کے ایام کی بے ترتیبی کا حکم 〃

کتاب الصلوٰۃ (نماز کا بیان)

اہمیت نماز

(۱) ہر طبقہ کے مسلمانوں کے لئے نماز کی پابندی کی کیا صورت ہے؟ ۳۲۷
(۲) نمازیں کب فرض ہوئیں؟ ۳۲۸
(۳) نماز کی فرضیت واہمیت 〃
(۴) تارک نماز کا حکم ۳۲۹
(۵) نماز کے لئے مصروفیت کا بہانہ غلط ہے ۳۳۰
(۶) تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا درست نہیں ۳۳۱
(۷) کیا پہلے اخلاق کی درستگی ہو پھر نماز پڑھی جائے 〃

باب الاذان

(۸) عورتیں اذان کا جواب دیں یا کلمہ پڑھیں ۳۳۲
(۹) جمعہ کی دوسری اذان کا جواب دینا 〃
(۱۰) قرآن پڑھتے ہوئے اذان سنیں تو کیا کریں؟ ۳۳۳
(۱۱) اذان کے دوران انگوٹھے چومنا بدعت ہے 〃
(۱۲) اذان کے وقت پانی پینا 〃
(۱۳) اذان کے وقت تلاوت کا حکم ۳۳۴
(۱۴) اذان کے وقت ریڈیو سے تلاوت سننا 〃
(۱۵) اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا 〃
(۱۶) اذان صحیح سمجھ نہ آرہی ہو تو جواب دیں یا نہ دیں ۳۳۵

(۱۷)	ٹی وی ریڈیو والی اذان کا جواب دینا	۳۳۵
(۱۸)	دوران اذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا	″
(۱۹)	عورت اذان کا جواب دے؟	″
(۲۰)	اذان کے بعد دعا قبول ہوتی ہے	۳۳۶
(۲۱)	نومولود (پیدا ہونے والا بچہ) کے کان میں عورت کی اذان کافی ہے یا نہیں؟	″
(۲۲)	نومولو کے کان میں اذان دینے کا طریقہ اور اس کا فائدہ	″
(۲۳)	اہل تشیع کی اذان کا جواب نہ دیا جائے	۳۳۷

اوقات صلوٰۃ

(۲۴)	وقت سے پہلے نماز پڑھنا درست نہیں ہے	″
(۲۵)	صبح صادق سے طلوع تک نفل نماز ممنوع ہے	″
(۲۶)	نماز اشراق کا وقت کب ہوتا ہے؟	۳۳۸
(۲۷)	زوال کے وقت کی تعریف	″
(۲۸)	دو وقتوں کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا صحیح نہیں	۳۳۹
(۲۹)	حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی	″
(۳۰)	فجر کی سنتوں سے پہلے نفل پڑھنا درست نہیں البتہ قضا پڑھ سکتے ہیں	۳۴۰
(۳۱)	استواء شمس (زوال) کے وقت نماز پڑھنا درست نہیں	″
(۳۲)	جمعہ کے دن دوپہر میں نفل درست ہے یا نہیں؟	″
(۳۳)	فجر کی نماز کے بعد نماز نفل وغیرہ پڑھنا	۳۴۱
(۳۴)	عصر کی فرض کے بعد کوئی سنت یا نفل نہیں ہے	″
(۳۵)	فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضا میں فرق کیوں ہے؟	″
(۳۶)	زوال اور دوپہر میں تلاوت اور نفل کا کیا حکم ہے؟	″
(۳۷)	آفتاب طلوع ہوتے ہی نماز درست نہیں	۳۴۲
(۳۸)	پانچوں نمازوں کے اوقات	″
(۳۹)	کیا ظہر وعصر ایک وقت میں پڑھنا درست ہے	۳۴۳

www.ahlehaq.org

باب صفۃ الصلوٰۃ

نماز کے عمومی مسائل

(۴۰) تکبیر تحریمہ (نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا) عورت کے لئے بھی ضروری ہے ۳۴۴
(۴۱) ٹرین میں حتی الوسع استقبال قبلہ ضروری ہوتا ہے 〃
(۴۲) عورتوں کا بغیر عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں 〃
(۴۳) چارپائی پر نماز پڑھنا درست ہے 〃
(۴۴) سجدے میں دونوں پاؤں اٹھ جانے کا حکم ۳۴۵
(۴۵) نفل نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے 〃
(۴۶) ہر مکروہ تحریمی فعل سے نماز کا اعادہ واجب ہے 〃
(۴۷) عورت سجدے اور جلسے میں پاؤں کیسے رکھے 〃
(۴۸) تشہد میں انگلی اٹھا کر کس لفظ پر گرائی جائے ۳۴۶
(۴۹) بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کی ہیئت 〃
(۵۰) نماز پنجگانہ کے بعد دعا کرنا سنت ہے 〃
(۵۱) ثناء، تشہد، دعائے قنوت وغیرہ میں بسم اللہ پڑھنا ۳۴۷
(۵۲) نماز کی حالت میں نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟ 〃
(۵۳) نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر دعا پڑھنا 〃
(۵۴) عورتیں جہری نماز میں قرآت جہر سے کریں یا آہستہ کریں 〃
(۵۵) کیا عورت اور مرد ایک مصلے یا چٹائی پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ۳۴۸

عورتوں کی نماز کے چند مسائل

(۵۶) عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے ۳۴۹
(۵۷) عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے 〃
(۵۸) بچہ اگر ماں کا سر دوران نماز ننگا کردے تو نماز ہوگی یا نہیں؟ ۳۵۰
(۵۹) خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں 〃

(۶۰) عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ۳۵۰
(۶۱) عورت کو عورتوں کی امامت کرنا مکروہ ہے ״
(۶۲) عورتوں کو اذان کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے ۳۵۱
(۶۳) عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے ״
(۶۴) مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی ״
(۶۵) شرعی مسجد میں صرف عورتیں ہی اکیلے اکیلے نماز پڑھیں تو مسجد کا حق ادا ہوگا یا نہیں؟ ۳۵۲
(۶۶) لڑکیوں کے مدرسے میں طالبات کا با جماعت نماز ادا کرنا جب کہ شرعی مسجد موجود ہو ״
(۶۷) خواتین کے طریقہ نماز کا ثبوت ۳۵۳

نماز کے مفسدات و مکروہات وغیرہ

(۶۸) نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو اور نماز دونوں فاسد ہوجاتے ہیں ۳۵۸
(۶۹) سجدہ میں پاؤں اٹھ جانے سے نماز نہ ہونے کا مطلب؟ ״
(۷۰) نماز کی حالت میں کھڑے مرد کا عورت یا عورت کا مرد بوسہ لے لے تو نماز کا حکم ۳۵۹
(۷۱) نامحرم مرد کی اقتداء عورتیں پردے کے پیچھے سے کرسکتی ہیں ״
(۷۲) جمائی لیتے ہوئے آواز کے ساتھ ایک دو حرف نکل گئے تو کیا حکم ہے؟ ״
(۷۳) بحالت نماز لکھی ہوئی چیز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟ ۳۶۰
(۷۴) بڑھے ہوئے ناخنوں کے ساتھ نماز کا حکم ״
(۷۵) مورتیوں کے سامنے نماز کا مسئلہ ۳۶۱
(۷۶) ٹی وی والے کمرے میں تہجد یا فرض نماز پڑھنا ״
(۷۷) مکان خالی نہ کرنے والے کرایہ دار کی نماز ״
(۷۸) جن کپڑوں پر مکھیاں بیٹھیں ان سے بھی نماز ہوجاتی ہے ۳۶۲
(۷۹) اندھیرے میں نماز پڑھنا ״

(۸۰) گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا ۳۰۲
(۸۱) پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟ ۳۶۳

مسافر کی نماز کا بیان

(۸۲) جہاں نکاح کیا مرد کے لئے وہ جگہ وطن اصلی ہے یا نہیں؟ ″
(۸۳) شادی کے بعد عورت والدین کے گھر جا کر قصر پڑھے یا نہیں؟ ۳۶۴
(۸۴) مسافر کی نماز۔ سنتیں، فرض **وغیرہ کی تفصیل** ۳۶۵
(۸۵) مسافت قصر کتنی ہے؟ ″

قضاء نمازوں کا بیان

(۸۶) قضاء نمازوں کی ادائیگی ۳۶۷
(۸۷) مہمانوں کے احترام میں نماز قضاء کرنا صحیح نہیں ″
(۸۸) عرصہ دراز کے روزوں اور نماز کی قضاء ۳۶۹
(۸۹) نماز قصر قضاء ہوئی تو وطن آ کر بھی قصر ہی پڑھی جائے گی ″
(۹۰) قضاء عمری (پوری زندگی کی نمازوں کی قضاء) کا وہ طریقہ جو بعض کتب میں لکھا ہے وہ غلط ہے ″
(۹۱) قضاء ادا نہ ہو سکی اور مرض الموت نے آ گھیرا ۳۷۰
(۹۲) قضاء روزے اور نماز توبہ سے معاف نہیں ہوتے ″
(۹۳) نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟ ″
(۹۴) تہجد کی نماز کس عمر میں پڑھنی چاہئے؟ ۳۷۱
(۹۵) کیا عورت تحیۃ الوضو (وضو کرنے کے بعد بطور شکرانے کے دو رکعت پڑھ سکتی ہے؟ ″

نماز تراویح

(۹۶) تراویح اور حفاظت قرآن ۳۷۲
(۹۷) روزے اور تراویح کا آپس میں تعلق ۳۷۷

(۹۸) جو عورت روزے کی طاقت نہ رکھتی ہو وہ بھی تراویح پڑھے گی ۳۷۷
(۹۹) بیس تراویح کا حدیث سے ثبوت ″
(۱۰۰) تراویح عورتوں کے ذمے بھی ہے ۳۷۹
(۱۰۱) عورتوں کے تراویح میں ختم قرآن کا طریقہ ″
(۱۰۲) کیا حافظ قرآن عورت عورتوں کی تراویح کی امامت کر سکتی ہے ″
(۱۰۳) صلوٰۃ التسبیح میں تسبیح معروفہ کب پڑھی جائے؟ ۳۸۰
(۱۰۴) صلوٰۃ التسبیح کی تسبیحات ایک جگہ بھول جائے تو کیا دوسری جگہ دوگنی پڑھ سکتے ہیں؟ ″
(۱۰۵) صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح میں زیادتی کرنے کے متعلق حکم ″

باب العیدین

(۱۰۶) "عید مبارک" کہنے کا حکم ۳۸۲
(۱۰۷) تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے نہیں ۳۸۳
(۱۰۸) عورتوں کو عید گاہ جانا مکروہ وممنوع ہے ″

نماز کے متفرق مسائل

(۱۰۹) سچے دل سے نماز پڑھنے کی کیا پہچان ہے؟ ″
(۱۱۰) رکوع وسجدہ کرنے سے ریح خارج ہو جاتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ۳۸۴
(۱۱۱) فجر کی نماز سنت پڑھے بغیر شروع کر دی تو کیا کریں؟ ″
(۱۱۲) وتر کے بعد کی نفل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟ ″
(۱۱۳) مسجد نبوی و بیت اللہ کی تصویر والی جائے نماز پر نماز پڑھنا ۳۸۵
(۱۱۴) مرد اور عورت کے رکوع میں فرق ۳۸۶
(۱۱۵) مریض اور مریضہ کی نماز بحالت نجاست ″
(۱۱۶) حالت سفر میں سنتوں کا حکم ۳۸۷
(۱۱۷) نماز میں پیروں کے درمیان فاصلہ اور انگوٹھے کا زمین سے لگا رہنا ۳۸۸

www.ahlehaq.org

(۱۱۸) کیا رفع یدین (رکوع میں جاتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا) ضروری ہے؟ ۳۸۹
(۱۱۹) پیر کھول کر عورت کی نماز ہوگی یا نہیں؟ 〃
(۱۲۰) ساڑھی میں نماز درست ہے یا نہیں؟ 〃
(۱۲۱) کپڑے کی موٹائی کیا ہونی چاہئے؟ 〃
(۱۲۲) زبان سے نماز کی نیت کرنا 〃
(۱۲۳) فرض نماز بیوی کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ ۳۹۰
(۱۲۴) گھر میں ''مرد کی'' عورتوں کے ساتھ جماعت اور اس کا ثواب 〃
(۱۲۵) ازواج مطہرات مسجد کی جماعت میں شریک ہوتی تھیں یا نہیں؟ ۳۹۱
(۱۲۶) نماز کی حالت میں آنے والے وسوسوں کا علاج ۳۹۲
(۱۲۷) نماز استخارہ کی اہمیت، اس کی دعا اور طریقہ 〃
(۱۲۸) عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا ۳۹۴
(۱۲۹) فرض نماز ذمہ میں باقی رکھ کر نوافل میں مشغول ہونا ۳۹۵
(۱۳۰) دو پیسے کے بدلے سات سو نماز کے ثواب کا وضع ہونا ۳۹۸
(۱۳۱) نماز میں وساوس سے بچنے کی ایک ترکیب 〃
(۱۳۲) بیمار کو نماز کے لئے کس طرح لٹایا جائے 〃
(۱۳۳) میاں بیوی ایک مصلے پر نماز پڑھیں تو نماز کا حکم ۳۹۹
(۱۳۴) باریک کپڑے میں نماز کا حکم 〃
(۱۳۵) رکوع اور سجود سے ہوا خارج ہو جاتی ہو تو اشارے سے نماز پڑھ لے ۴۰۰
(۱۳۶) قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی 〃
(۱۳۷) کتنی مالیت کی چیز ضائع ہو رہی ہو تو نماز توڑنا درست ہے؟ 〃
(۱۳۸) وتروں میں دعائے قنوت کی جگہ قل ھواللہ پڑھنا ۴۰۱
(۱۳۹) دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا 〃
(۱۴۰) قضاء نمازوں کی ادائیگی میں تاخیر کرنا 〃
(۱۴۱) آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدہ تلاوت کرلیا ۴۰۲
(۱۴۲) نماز میں سجدہ تلاوت آیت سجدہ پڑھ کر بھی نہیں کیا تو کیا حکم ہے؟ 〃

www.ahlehaq.org

(۱۴۳) سجدہ سہو بھول سے ایک ہی کیا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟ ۴۰۴
(۱۴۴) وتر کی تین رکعات ہیں "ایک" نہیں ″

کتاب الجنائز

(۱۴۵) میت کے گھر والوں کا پہلی عید پر عید نہ منانا کیا حکم رکھتا ہے؟ ۴۰۵
(۱۴۶) کفن دیتے ہوئے عورت کے بال کیسے رکھے جائیں ۴۰۸
(۱۴۷) مرنے والے کو تلقین "لا الہ الا اللہ" کی کریں یا "محمد رسول اللہ" کی؟ ″
(۱۴۸) حالت نزع میں عورت کو مہندی لگانا ۴۰۹
(۱۴۹) لڑکی کو غسل کون دے؟ ″
(۱۵۰) میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا اور اس میں غسل دینا درست ہے ″
(۱۵۱) مرنے کے بعد شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو دیکھ سکتے ہیں ۴۱۰
(۱۵۲) شوہر اپنی بیوی کو کندھا دے سکتا ہے اور بضرورت قبر میں بھی اتار سکتا ہے ″
(۱۵۳) میت کو غسل کس طرح دیا جائے؟ ″
(۱۵۴) بالغ لڑکے اور لڑکیوں کے کفن کی تعداد کیا ہے؟ ۴۱۱
(۱۵۵) کفن مسنون کیا ہے؟ ″
(۱۵۶) کفن دیتے وقت میت کے ہاتھ کہاں رکھیں؟ ″
(۱۵۷) غیر محرم مردے کا چہرہ عورتیں نہیں دیکھ سکتیں ۴۱۲
(۱۵۸) عورت کے کفن دفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟ ″
(۱۵۹) تعزیت کتنی بار اور کب تک کی جائے؟ ″
(۱۶۰) مردہ پیدا شدہ بچے کا کفن دفن ۴۱۳
(۱۶۱) دوران سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے؟ ″
(۱۶۲) مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں ۴۱۴
(۱۶۳) میت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی ″
(۱۶۴) میت کے گھر چولہا جلانے کی ممانعت نہیں ۴۱۵

www.ahlehaq.org

(۱۶۵) بیوہ کو تیجے پر نیا دوپٹہ اوڑھانا ۴۱۵
(۱۶۶) تیسرے دن چنے پڑھنے کی رسم ۴۱۶

میت سے متعلق متفرق مسائل

(۱۶۷) غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا ״
(۱۶۸) عورت اپنی آبرو بچاتے ہوئے ماری جائے تو شہید ہوگی ۴۱۷
(۱۶۹) انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں ״
(۱۷۰) حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے ״
(۱۷۱) نماز جنازہ میں عورتوں کی شرکت ۴۱۸
(۱۷۲) عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا اور کسی بزرگ کے نام کی منت ماننا ״
(۱۷۳) مردہ عورت خواب میں بچہ پیدا ہونے کی خبر دے تو کیا کریں؟ ۴۱۹
(۱۷۴) پیدائش کے وقت زندگی کے آثار معلوم ہوئے مگر بعد میں نہیں تو جنازے کا کیا حکم ہے؟ ۴۲۰
(۱۷۵) حائضہ عورت کا میت کے پاس ٹھہرنا ״
(۱۷۶) عورت کا کفن اس کے ماں باپ کے ذمہ ہے یا بھائی یا شوہر کے؟ ۴۲۱
(۱۷۷) بیوی کو شوہر غسل دے یا نہیں؟ حضرت علیؓ کے حضرت فاطمہؓ کو غسل دینے کی کیا حقیقت ہے؟ ״
(۱۷۸) نابالغہ بچی جس کا باپ مرزائی مگر ماں مسلمان ہو اس کا جنازہ مسلمان پڑھیں ۴۲۲
(۱۷۹) مطلقہ رجعیہ اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے؟ ״
(۱۸۰) کنواری عورت کی بہشت میں شادی ہوگی یا نہیں؟ ״
(۱۸۱) کیا جمعرات کو ارواح گھر آتی ہیں؟ ۴۲۳
(۱۸۲) میت سے سوال کس زبان میں ہوگا؟ ״

باب الزکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ کا حکم کب نازل ہوا؟ ۴۲۵

(۲) مقدار نصاب زکوٰۃ کیا ہے؟ ۴۲۵
(۳) عورت اپنے شوہر کو اطلاع دیئے بغیر زیور وغیرہ کی زکوٰۃ دے سکتی ہے؟ ۴۲۶
(۴) بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا 〃
(۵) ماہ رمضان کے علاوہ اور مہینوں میں بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ 〃
(۶) کام والے کپڑوں کی زکوٰۃ کس طرح دیں؟ ۴۲۷
(۷) ان زیورات کی زکوٰۃ؛ جن میں نگ وغیرہ جڑے ہوئے ہوں 〃
(۸) کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر زیور بیچ کر زکوٰۃ دے سکتی ہے؟ ۴۲۸
(۹) زکوٰۃ کے ڈر سے خود کو غیر مسلم لکھوانا 〃
(۱۰) اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کر دیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی؟ ۴۲۹
(۱۱) زیور کی زکوٰۃ 〃
(۱۲) بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کا مطالبہ کس سے ہوگا؟ ۴۳۰
(۱۳) شوہر بیوی کے زیور کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے؟ 〃
(۱۴) بیٹی کے لئے رکھے زیور پر زکوٰۃ ۴۳۱

زکوٰۃ کا نصاب اور اس کی شرائط

(۱۵) ساڑھے سات تولے سونے سے کم پر نقدی ملا کر زکوٰۃ واجب ہے 〃
(۱۶) زیور کے نگ پر زکوٰۃ نہیں، سونے کے کھوٹ پر نہیں ۴۳۲
(۱۷) زکوٰۃ کا سال شمار کرنے کا اصول 〃
(۱۸) زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت 〃
(۱۹) اگر پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو زکوٰۃ کا حکم ۴۳۳
(۲۰) حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ 〃
(۲۱) استعمال کے برتنوں پر زکوٰۃ 〃
(۲۲) ادویات پر زکوٰۃ ۴۳۴
(۲۳) واجب الوصول رقم کی زکوٰۃ 〃
(۲۴) حصص (شیئرز) پر زکوٰۃ 〃

www.ahlehaq.org

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

(۲۵) بغیر بتائے زکوٰۃ دینا ۴۳۵
(۲۶) تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دینا ۴۳۶
(۲۷) گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں؟ ۴۳۷
(۲۸) استعمال شدہ چیز زکوٰۃ کے طور پر دینا 〃
(۲۹) اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ کی ادائیگی ۴۳۸
(۳۰) پیسے نہ ہوں تو زیور بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے 〃
(۳۱) بیوی خود زکوٰۃ ادا کرے چاہے زیور بیچنا پڑے 〃
(۳۲) غریب والدہ نصاب بھر سونے کی زکوٰۃ زیور بیچ کر دے ۴۳۹
(۳۳) شوہر کے فوت ہونے پر زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟ 〃
(۳۴) ساس کو زکوٰۃ دینی درست ہے یا نہیں؟ ۴۴۰
(۳۵) ہندو اور پیشہ ور فقیر کو زکوٰۃ دینا درست نہیں 〃
(۳۶) زکوٰۃ سے غریب لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا 〃
(۳۷) سید کی غیر سید بیوی اگر مفلس ہو تو زکوٰۃ دینا جائز ہے ۴۴۱
(۳۸) سگے بھائی اور بہنوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے 〃
(۳۹) بیٹے کی بیوی، اگر مالک نصاب نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں 〃

مصارف زکوٰۃ

(۴۰) سید کی بیوی کو زکوٰۃ دینا ۴۴۲
(۴۱) اہل سادات لڑکی کی اولاد کو زکوٰۃ دینا 〃
(۴۲) بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ۴۴۳
(۴۳) شادی شدہ عورت کو زکوٰۃ دینا 〃
(۴۴) مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ دینا 〃
(۴۵) مفلوک الحال بیوہ کو زکوٰۃ دینا ۴۴۴

(۴۶) برسر روزگار بیوہ کو زکوٰۃ دینا ۴۴۴
(۴۷) نادار کو زکوٰۃ دینا تحفہ کہہ کر ۴۴۵
(۴۸) فلاحی ادارے زکوٰۃ کے وکیل ہیں جب تک مستحق کو ادا نہ کریں ؍؍
(۴۹) طالب علم کو زکوٰۃ دینے سے ادا ہو جائے گی ۴۴۶
(۵۰) زکوٰۃ اور خیرات سے ہسپتال کے اخراجات پورے کئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ ؍؍
(۵۱) خیرات کا حقدار کون ہے؟ ۴۴۷
(۵۲) مال زکوٰۃ سے والد مرحوم کا قرض ادا کرنا ۴۴۸
(۵۳) سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینا ؍؍
(۵۴) مہمان کو بہ نیت زکوٰۃ کھانا دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟ ؍؍
(۵۵) کتنی عمر کے بچے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ ۴۴۹
(۵۶) اگلے سال کی زکوٰۃ پیشگی زائد ادا کر دی تو ادا ہو جائے گی ؍؍
(۵۷) زکوٰۃ کی رقم اور اپنا مال چوری ہو گئے تو کیا کریں؟ ؍؍
(۵۸) زکوٰۃ کے روپے سے ضیافت و دعوت کر کے فقیروں کو کھلا دیا ۴۵۰
(۵۹) استعمال کے برتن اور کپڑوں کی زکوٰۃ ؍؍
(۶۰) داماد کو زکوٰۃ دینا ؍؍

صدقہ فطر

(۶۱) صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے؟ ۴۵۱
(۶۲) عورت کا فطرہ کس پر واجب ہے؟ ؍؍

کتاب الصوم

روزے کا بیان

(۱) روزے کی نیت کا وقت ۴۵۳
(۲) یوم عرفہ کے روزے کا حکم ؍؍

www.ahlehaq.org

(۳) روزے کی نیت کب کریں؟ ۴۵۴
(۴) سحری کے وقت اٹھ نہ سکے تو کیا کرے؟ 〃
(۵) سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر؟ 〃
(۶) سائرن بجتے وقت پانی پینا ۴۵۵

روزہ نہ رکھنے کی وجوہات

(۷) دودھ پلانے والی عورت کا روزے قضا کرنا 〃
(۸) مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں 〃
(۹) دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا ۴۵۶
(۱۰) ”ایام“ میں کوئی روزے کا پوچھے تو کیسے ٹالیں؟ 〃

روزے کے مسائل

(۱۱) جھوٹ بولنے کے بعد روزہ توڑ دیا تو کفارہ کا حکم 〃
(۱۲) کتنی عمر کے بچے سے روزہ رکھوایا جائے ۴۵۷
(۱۳) عورت نصف قامت پانی سے گذر جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا ۴۵۸
(۱۴) حائضہ سحری سے پہلے پاک ہوگئی تو روزہ رکھے گی 〃
(۱۵) نس کا انجکشن مفسد صوم نہیں 〃
(۱۶) ساٹھ سالہ مریضہ فدیہ دے سکتی ہے ۴۵۹
(۱۷) روزے کی حالت میں کان میں دوا ڈالنے کا حکم 〃
(۱۸) پیاس کی شدت سے جان پر بن آئے تو افطار کرنے کا حکم ۴۶۰
(۱۹) روزے کی حالت میں سر کی مالش کروانا 〃
(۲۰) شوال کے چھ روزے علیحدہ علیحدہ رکھنے مستحب ہیں 〃
(۲۱) روزے کی حالت میں آنکھ میں دوائی ڈالنا ۴۶۱
(۲۲) صرف یوم عرفہ کا روزہ مکروہ نہیں 〃
(۲۳) حاملہ طبی معائنہ کرائے تو روزے کا حکم 〃

(۲۴)	کسی بھی نیت کے بغیر سارا دن نہ کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا	۴۶۲
(۲۵)	روزے میں بچے کو لقمہ چبا کر دینا	۴۶۳
(۲۶)	روزے کی حالت میں مسواک و منجن کرنے کا حکم	〃
(۲۷)	سحری کے بعد پان کھا کر سو جانا	〃
(۲۸)	روزے کی حالت میں شرمگاہ یا مقعد میں دوا رکھنا	۴۶۴
(۲۹)	مسوڑھوں کا خون اندر جانے کا حکم	〃
(۳۰)	ذیابیطس (شوگر) کے مریض کے روزے کا مسئلہ	۴۶۵
(۳۱)	شعبان میں کوئی روزہ ضروری نہیں	〃
(۳۲)	زچہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے افطار کرنے کا حکم	〃
(۳۳)	۲۷ رجب کا روزہ ثابت نہیں	۴۶۶
(۳۴)	سحری کے بعد شوہر کا بیوی سے ہمبستر ہونا جائز ہے	〃
(۳۵)	ان چیزوں کی اجمالی تفصیل جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۴۶۷
(۳۶)	روزہ ٹوٹ کر کفارہ واجب ہونے کی تفصیل	۴۶۸

روزے کے متفرق مسائل

(۳۷)	روزہ رکھ کر ٹیلی ویژن دیکھنا	۴۶۹
(۳۸)	پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے	〃
(۳۹)	عیدالفطر کی خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟	۴۷۰

قضاء روزوں کا بیان

(۴۰)	بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟	〃
(۴۱)	کئی سالوں کے قضا روزے کس طرح رکھیں؟	۴۷۱
(۴۲)	قضا روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟	〃
(۴۳)	نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ	〃
(۴۴)	اگر کسی کو الٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کریں؟	۴۷۲
(۴۵)	منت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟	۴۷۳

www.ahlehaq.org

(۴۶) کیا جمعۃ الوداع کے روزے سے پچھلے روزے معاف ہو جاتے ہیں؟ ۴۷۳

باب الاعتکاف

اعتکاف کے مسائل

(۴۷) کس عمر کے لوگوں کو اعتکاف کرنا چاہئے؟ ۴۷۴
(۴۸) عورتوں کا اعتکاف بھی جائز ہے "
(۴۹) عورتوں کا اعتکاف اور اس کی ضروری ہدایات ۴۷۵
(۵۰) اعتکاف کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے "
(۵۱) اعتکاف کے دوران شوہر نے ہمبستری کر لی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا ۴۷۶
(۵۲) اعتکاف کے دوران ایام آ جائیں تو کیا کریں؟ "
(۵۳) اعتکاف کے دوران عورت گھر کے کام کاج کروا سکتی ہے "
(۵۴) عورت اعتکاف کی جگہ متعین کر کے بدل نہیں سکتی ۴۷۷
(۵۵) خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں بیٹھنا "

کتاب الحج

(۱) حج مقبول کی پہچان ۴۷۹
(۲) صرف امیر آدمی ہی حج کر کے جنت کا مستحق نہیں بلکہ غریب شخص بھی نیک اعمال کر کے جنت کا مستحق بن سکتا ہے "
(۳) کیا صاحب نصاب پر حج فرض ہو جاتا ہے؟ ۴۸۱
(۴) پہلے حج کریں یا بیٹی کی شادی؟ "
(۵) محدود آمدنی میں لڑکیوں کی شادی سے پہلے حج "
(۶) فریضہ حج اور بیوی کا مہر ۴۸۲
(۷) عورت پر حج کی فرضیت "
(۸) منگنی شدہ لڑکی کا حج کو جانا "
(۹) بیوہ حج کیسے کرے؟ "

www.ahlehaq.org

(۱۰) بیٹی کی کمائی سے حج ۴۸۳
(۱۱) حاملہ عورت کا حج ″
(۱۲) غیر شادی شدہ شخص کا والدین کی اجازت کے بغیر حج ″
(۱۳) خود کو کسی دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا ″
(۱۴) عمرہ حج کا بدل نہیں ہوسکتا ۴۸۴
(۱۵) عمرہ اور قربانی کے لئے عقیقہ شرط نہیں ۴۸۵
(۱۶) احرام باندھنے کے بعد اگر بیماری کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکے تو اس کے ذمہ عمرہ کی قضاء اور دم واجب ہے ″
(۱۷) والدہ مرحومہ کو عمرہ کا ثواب کس طرح پہنچایا جائے ″
(۱۸) حج وعمرہ کی اصطلاحات ۴۸۶
حج کرنے والوں کے لئے ہدایات ۴۹۰

حج کے اعمال

(۱۹) حج کے دوران عورتوں کے لئے احکام ۴۹۶
(۲۰) عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر حرمین شریفین آنا ۴۹۷
(۲۱) حج وعمرے کے دوران ایام حیض کو دوا سے بند کرنا ۴۹۸

رمی کا مسئلہ

(۲۲) کیا ہجوم کے وقت خواتین کی کنکریاں دوسرا مار سکتا ہے؟ ″
(۲۳) عورتوں اور ضعفاء کا بارہویں اور تیرہویں کی درمیانی شب میں رمی کرنا ۴۹۹

بال کاٹنے کے مسائل

(۲۴) شوہر یا باپ اپنی بیٹی یا بیوی کے سر کے بال کاٹ سکتا ہے یا نہیں؟ ″

طواف زیارت و وداع

(۲۵) کیا ضعیف مرد یا عورتیں سات یا آٹھ ذوالحجہ کو طواف زیارت کر سکتے ہیں؟ ۵۰۰

www.ahlehaq.org

(۲۶) خواتین کو طواف زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے ۵۰۰
(۲۷) عورت کا ایام خاص کی وجہ سے بغیر طواف زیارت کے آنا ″

حج بدل (کسی کی طرف سے حج کرنا)

(۲۸) حج بدل کی شرائط ۵۰۱
(۲۹) حج بدل کون کر سکتا ہے؟ ″
(۳۰) حج بدل کس کی طرف سے کرانا ضروری ہے؟ ۵۰۲
(۳۱) بغیر وصیت کے حج بدل کرنا ″
(۳۲) میت کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں ۵۰۳
(۳۳) والدہ کا حج بدل ″
(۳۴) بیوی کی طرف سے حج بدل ″
(۳۵) ایسی عورت کا حج بدل جس پر حج فرض نہیں تھا ۵۰۴
(۳۶) حج بدل کوئی بھی کر سکتا ہے، امیر ہو یا غریب ″

بغیر محرم کے حج پر جانا

(۳۷) محرم کسے کہتے ہیں؟ ۵۰۵
(۳۸) کراچی سے جدہ تک بغیر محرم کے سفر ″
(۳۹) بہنوئی یا کسی اور غیر محرم کے ساتھ سفر حج کرنا ″
(۴۰) عورت کا کسی دوسری ایسی عورت کے ساتھ حج پر جانا جس کا شوہر ساتھ ہو ۵۰۶
(۴۱) اگر عورت کو مرنے تک حج کے سفر کیلئے کوئی محرم نہ ملے تو حج کی وصیت کرے ″

احرام کے مسائل

(۴۲) عورتوں کا احرام میں چہرے کو کھلا رکھنا ۵۰۷
(۴۳) عورت کے احرام کی کیا نوعیت ہے اور وہ کہاں سے احرام باندھے ″

www.ahlehaq.org

(۴۴) عورت کا احرام کے اوپر سے سر کا مسح کرنا غلط ہے ۵۰۸
(۴۵) عورت کا ماہواری کی حالت میں احرام باندھنا 〃
(۴۶) حج میں پردہ کا اہتمام 〃
(۴۷) شوہر کے پاس جدہ جانے والی عورت کا احرام باندھنا لازم نہیں ۵۰۹
(۴۸) احرام باندھنے والے کے لئے بیوی کب حلال ہوتی ہے؟ 〃

طواف کے مسائل

(۴۹) عمرے کے طواف کے دوران جسے ایام آ جائیں وہ لڑکی کیا کرے؟ ۵۱۰

حج کے متفرق مسائل

(۵۰) حج مبرور (مقبول حج) اور اس کی علامت 〃
(۵۱) عورت کا حج بدل کون کرے؟ ۵۱۱
(۵۲) لڑکی اپنے والد کے ماموں کے ساتھ حج کرے تو کیا حکم ہے؟ 〃
(۵۳) ہوائی جہاز کے چند گھنٹوں کے سفر میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے ۵۱۲
(۵۴) عدت کی حالت میں حج پر جانا 〃
(۵۵) حالت احرام میں ٹوتھ پیسٹ یا بام کا استعمال کیسا ہے؟ ۵۱۳
(۵۶) حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو کیا کریں؟ ۵۱۴
(۵۷) جمعہ کے دن حج اور عید کا ہونا سعادت ہے ۵۱۵
(۵۸) لڑکی کا رخصتی سے پہلے حج ہو جائے گا 〃
(۶۳) بوقت احرام بیوی ساتھ ہو تو صحبت کرنا اور پھر غسل کرنا مسنون ہے ۵۱۶
(۶۴) حجاج کرام کی دعوت 〃
(۶۵) رمی جمار کے وقت پاکٹ گر گیا تو کیا اس کو اٹھا سکتے ہیں؟ ۵۲۳
(۶۶) میدان عرفات میں حائضہ کا آیت کریمہ یا سورہ اخلاص کو بطور ذکر یا بطور دعا پڑھنا ۵۱۴

www.ahlehaq.org

(۶۷)	حائضہ بغیر طواف زیارت کیئے وطن آ گئی وہ کیا کرے	۵۲۶
(۶۸)	منیٰ میں اسلامی بینک کے توسط سے جانور ذبح کرنا	〃
(۷۰)	حالت احرام میں انجکشن لگوانا	۵۲۹
(۷۱)	بچے قابل نکاح ہوں تو والدین حج کر سکتے ہیں یا نہیں؟	〃
(۷۲)	حالت احرام میں پاؤں میں مہندی اگانا	〃
(۷۳)	خاص روضہ اطہر کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا قصد کرنا	۵۳۰
(۷۴)	جس کا کوئی محرم نہ ہو وہ کسی حج پر جانے والے سے نکاح کرلے	〃
(۷۵)	خاوند کے روکنے کے باوجود عورت حج پر جاسکتی ہے	۵۳۱
(۷۶)	بیوی ناراض ہو کر میکے بیٹھی ہو تو حج کرنے کا حکم	〃
(۷۷)	معتدہ حج پر نہیں جاسکتی	〃
(۷۸)	حالت حیض میں طواف زیارت کرلیا تو سالم اونٹ ذبح کرنا ضروری ہے	۵۳۲
(۷۹)	عورت کے پاس محرم کا کرایہ نہ ہو تو حج واجب نہ ہوگا	۵۳۳
(۸۰)	موجودہ دور میں بھی عورت بلامحرم حج نہ کرے	〃
(۸۱)	عورت کو حج بدل پر بھیجنا خلاف اولیٰ ہے	۵۳۸
(۸۲)	بیویوں کا تنہا رہ جانے کی بناء پر کسی اور کو حج پر بھیجنا	〃
(۸۳)	بغیر محرم کے بوڑھی عورتوں کے ہمراہ حج پر جانا	۵۳۹
(۸۴)	حائضہ حج کیسے کرے؟	〃
(۸۵)	بوڑھی عورت بھی بغیر محرم عمرے کا سفر نہ کرے	۵۴۰
(۸۶)	کیا بچے پر بیت اللہ دیکھنے سے حج فرض ہو جاتا ہے	۵۴۱
(۸۷)	بحالت احرام عورت کو مردانہ جوتا پہننا کیسا ہے؟	〃
(۸۸)	بحالت احرام چشمہ پہن سکتے ہیں	〃

www.ahlehaq.org

عرض مرتب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نظر فتاویٰ ''فتاویٰ برائے خواتین'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس فتاویٰ میں خواتین سے متعلق عقائد، عبادات، معاملات، نکاح، طلاق اور وراثت اور جائز وناجائز کے عام مسائل جمع کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کے مندرجات اور انداز کے بارے میں تفصیل یہ ہے۔

عقائد، معاملات اور جائز ناجائز میں عموماً ان مسائل کو لیا گیا ہے جو گھروں میں کہے اور سنے جاتے ہیں، جن کے بارے میں غلط فہمیاں پائی جاتی ہوں یا عموماً گھروں میں پیش آتے ہیں۔

طہارت، نکاح، طلاق، عبادات اور عمومی مسائل میں خصوصاً کوشش کی گئی ہے کہ کم وبیش اکثر مسائل کا احاطہ ہوجائے۔ میں نے اس میں اپنی سی کوشش تو کی ہے لیکن اگر کچھ کمی وکوتاہی رہ گئی ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی کمزوری، ضعف اور عجز کا اظہار کرتا ہوں، جتنا کچھ مرتب ہوسکا ہے وہ سب اس کی توفیق سے ہوا ہے اور جو کچھ کتاب میں نہیں آسکا وہ سب اس عاجز کی کمزوری اور کوتاہی کے باعث رہ گیا ہے۔

اس فتاویٰ کی ترتیب میں پیش نظر یہ تھا کہ یوں تو خواتین کے مسائل پر عموماً کتب بازاروں میں مل جاتی ہیں، مگر ان سب میں صرف مسائل کو ''مسئلہ'' لکھ کر بیان کردیا گیا ہے۔اس میں عموماً مسائل مل بھی جاتے ہیں، لیکن اول تو ان میں اتنی تفصیل سے مسائل کا احاطہ نہیں کیا گیا ہوتا، دوم یہ کہ ان میں سوال جواب یا فتوے کی صورت موجود نہیں، جو آج کل کے دور کے اعتبار سے خواتین میں کم دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔سوم یہ کہ مختلف کتب اور فتاویٰ میں یہ مسائل بکھرے ہوئے تھے۔

www.ahlehaq.org

اس حقیقت کے باوجود کہ انہی کتب سے عوام وخواص اور مرد وخواتین کی اصلاح بھی ہورہی ہے اور ہماری کتاب کا سارا مواد بھی انہی کتب سے حاصل کردہ ہے۔ لیکن بایں ہمہ ایک ایسی کتاب کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جارہی تھی کہ کم وبیش سارے وہ مسائل جو ہمارے بزرگوں کی جدید اور قدیم کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں انہیں یکجا کردیا جائے اور انداز فتاویٰ کا ہوتا کہ سوال اور جواب کی ایک ساتھ موجودگی زیادہ آسانی کا باعث بنے۔

چنانچہ محترم خلیل اشرف صاحب نے اس عاجز کی توجہ اس طرف دلائی تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس عاجز نے اس پر کام شروع کردیا۔ اپنے بزرگوں کی فتاویٰ پر مشتمل کتابیں حاصل کرکے ان میں مسائل کو الگ ابواب کی ترتیب پر جمع کرلیا اور بعض معدودے جدید مسائل جو بزرگوں کی کتابوں میں دستیاب نہ ہوسکے انہیں بھی تحقیق سے جمع کیا گیا۔ ان فتاویٰ میں سے جو اس عاجز نے دوران تخصص ''جامعہ دارالعلوم کراچی'' میں تحریر کئے تھے اور ان پر میرے معزز ومکرم اساتذہ کے دستخط بھی ثبت ہیں، استفادہ کیا۔ اس کے علاوہ اس عاجز کے وہ فتاویٰ جو جامعہ احسن العلوم کراچی کے دارالافتاء سے جاری کئے تھے ان سے بھی استفادہ کیا ہے، اور کہیں کہیں ضرورت کے تحت مسائل فوراً سوال وجواب کی صورت میں بناکر ثبت کردیئے، اور ان کے آخر میں ''ملخص'' یا ''مرتب'' بریکٹ میں لکھ دیا ہے۔

اسی طرح جو مسئلہ جس بزرگ کی کتاب سے لیا، ان بزرگ کا نام آخر میں ''بریکٹ'' میں لکھ دیا اور اس وجہ سے بھی کہ اکثر جگہوں سے طوالت کو حذف کرکے اختصار کیا گیا ہے۔ اس لئے اس بات کے اظہار کے لئے کہ یہ مسئلہ فلاں بزرگ کے فتاویٰ سے مستفاد ہے، صرف نام ہی کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔

مسئلہ کے آخر میں متعدد جگہ خود تخریج کی ہے۔ ورنہ اگر ماخذ میں تخریج موجود تھی تو اسے اختصار سے لکھ دیا ہے۔ کہیں عبارت شامل کی گئی ہے اور کہیں ماخذ کا صرف نام لکھ کر کذافی ....کردیا ہے تاکہ کتاب میں زیادہ طوالت کا باعث نہ ہو۔

البتہ اہم مسائل میں یہ کوشش کی ہے کہ مسئلہ دلیل کے ساتھ لکھا جائے اور اس کا اہتمام بھی کرنے کی کوشش کی ہے۔

جن بزرگوں کے فتاویٰ سے استفادہ کیا ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

(۱) حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

(۲) سید الطائفہ حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ

(۳) حضرت مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب قدس سرہ

(۴) حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب اقدس سرہ

(۵) حضرت علامہ ظفر احمد عثمانیؒ

(۶) حضرت مفتی مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری قدس سرہ

(۷) حضرت مفتی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید قدس سرہ

(۸) حضرت مفتی اعظم مفتی رشید احمد لدھیانوی قدس سرہ

(۹) حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

(۱۰) حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم لاجپوری مدظلہ العالی

(۱۱) حضرت مولانا مفتی مختار الدین صاحب کربوغہ شریف مدظلہ العالی

(۱۲) حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہ العالی (صاحب خیر الفتاویٰ)

آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے میرا ہاتھ بٹایا۔ ان میں سب سے زیادہ میری ہمت بندھانے اور ہاتھ بٹانے میں میری شریک حیات پیش پیش تھیں۔ ان کے علاوہ میرے دوست اور جامع مسجد سول ہاسپٹل کے مؤذن و نائب امام مولانا عبد اللہ مینگل، میرے چھوٹے بھائی شیخ زادہ محمود ابراہیم اور ''مدرسۃ الحق'' کی معلّمہ نے بھی تعاون کیا۔ ان سب حضرات کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطائے فرمائے اور دنیا وآخرت کی صلاح وفلاح عطا فرمائے۔

علاوہ ازیں جن حضرات نے مجھے اس کام کے دوران دعاؤں سے نوازا، خصوصاً میرے والدین اور بعض شفیق اساتذہ، اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر اور فلاح دارین سے نوازے۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران کوئی اہم بات محسوس ہو، یا کسی مسئلہ کا اضافہ ناگزیر محسوس ہو یا کسی لغزش پر مطلع ہوں تو اس عاجز یا ناشر کو ضرور اطلاع دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا خیال رکھا جا سکے۔

اپنی دعاؤں میں اس عاجز ''ثناء اللہ محمود'' اس کے والدین، اہل خانہ اور ناشر اور ان کے والدین اور اہل خانہ کو ضرور یاد رکھیں۔ وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب

شیخ زادہ ثناء اللہ محمود

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

۱۷ مئی ۲۰۰۲ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

www.ahlehaq.org

پیش لفظ

عورت کائنات کی نرم ونازک، حسین وجمیل اور مؤثر ترین حقیقت ہے۔ اسلام نے خواتین کو جو اہمیت اور اعزاز وکرامت سے نوازا ہے اس کے پس منظر میں قدرت کی ودیعت کردہ وہ صفات اور خوبیاں ہیں جو انسانی معاشرہ پر بلاواسطہ اور کائنات پر بالواسطہ اثر انداز ہوتی ہیں اور کسی بھی معاشرے کو جنت نظیر یا مثل دوزخ بنانے میں ان کا اہم کردار ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خواتین کے بارے میں اپنی زبان وحی ترجمان سے جو تعبیرات بیان فرمائی ہیں ان میں فصاحت و بلاغت کی چاشنی کے ساتھ عورتوں کی ان خوبیوں کا بھرپور اعتراف ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

حبب الی من دنیاکم الطیب و النسآء

تمہاری دنیا میں میری محبوب ترین چیز خواتین اور خوشبو ہے۔

ایک سفر میں ازواج مطہرات آپ کے ہمراہ تھیں۔ اونٹوں کا سفر تھا اور عربوں کی عادت کے مطابق لمبے سفر میں اونٹوں کی رفتار تیز کرنے کے لئے ایک خاص صنف کے اشعار پڑھے جاتے تھے جن کے مخصوص ردھم اور آواز کے زیر و بم سے سواری کی رفتار تیز ہو جاتی تھی اور سفر آسانی کٹ جاتا تھا۔ اسے ''حُدی'' کہا جاتا تھا۔

حضور علیہ السلام کے ''حُدی خواں'' آپ کے آزاد کردہ غلام حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے جب اپنے مخصوص انداز میں حُدی پڑھنا شروع کی تو اونٹ وجد میں آ کر سبک رفتار اور تیز رو بن گئے اور تیز رفتاری کی بناء پر خواتین کے لئے اونٹوں پر اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے یہ خوبصورت جملہ ارشاد فرمایا: رویدک ... یا انجشہ!......

www.ahlehaq.org

سوقک بالقواریر۔ ''انجشہ! ذرا سنبھل کر! تم آبگینوں کو ہنکارہے ہو!'' آپ ﷺ کی اس تعبیر میں جہاں ادب کی چاشنی اور ترکیب کا حسن ہے وہاں خواتین کے مزاج اوان کی جبلی فطرت کی بھرپور عکاسی بھی موجود ہے۔

آپ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا۔ النساء شقائق الرجال ''عورتیں مردوں کی جڑواں تخلیق ہیں۔''

ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ کا فرمان ہے: انھن خلقن من ضلع اعوج۔ ''عورتیں ٹیڑھی پسلی کی پیداوار ہیں۔''

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: النساء حبائل الشیطان۔ ''عورتیں شیطانی جال ہیں۔''

اگر احادیث مبارکہ کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو اس قسم کی بہت سی تعبیرات یکجا کی جاسکتی ہیں۔ جن سے عورت کی مزاج شناسی اور اس کی کامیاب تربیت کے لئے بہت سے نفسیاتی اصول اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

آپ ﷺ جب عورت کو دنیا کی محبوب ترین اشیاء میں سے ایک قرار دیتے ہیں تو وہ اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں کہ محبت کی سحرانگیزی سے خواتین کی خوابیدہ صلاحیتوں کو زیادہ بہتر انداز میں متحرک کیا جاسکتا ہے اور محبت کا جھانسہ دے کر اس کا غلط استعمال بھی ہوسکتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی انقلابی تحریک میں مالی اور اخلاقی اعتبار سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور نبوت کی علمی وراثت کے تحفظ میں محبوبہ محبوب خدا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کردار اس پاکیزہ محبت کی سحرانگیزی کی واضح مثال ہے۔

آپ ﷺ جب خواتین کو آبگینہ سے تشبیہ دیتے ہیں تو دراصل اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں کہ عورت انتہائی نازک اور حساس تخلیق ہے۔ جس طرح معمولی سی ٹھوکر سے آبگینہ اثر پذیر ہوکر سب کچھ کھو دیتا ہے اسی طرح خواتین بھی معاشرتی عوامل سے اثر قبول کرنے میں دیر نہیں لگاتیں اور جس طرح آبگینہ سے استفادہ کے لئے اس کی انتہائی حفاظت اور دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے اسی طرح خواتین کی کردار سازی کے لئے بھی انتہائی نگہداشت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

آپ ﷺ جب عورت کو مرد کی جڑواں تخلیق قرار دیتے ہیں تو دراصل بعض مردوں کی اس خام خیالی کا پردہ چاک کرتے ہیں کہ ''مرد ہی سب کچھ ہیں'' اور ''عورت کی حیثیت پھول سے

زیادہ نہیں ہے۔ جسے سونگھ کر پھینک دیا جاتا ہے۔''

حضور علیہ السلام یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عورت زندگی کی گاڑی کا دوسرا پہیہ ہے اور مرد اگر گھریلو زندگی کی مشکلات حل کرنے اور مسائل کی گتھیاں سلجھانے میں بے تاج بادشاہ ہے تو خاتون خانہ بھی اپنے گھر کی ملکہ اور ربۃ البیت ہے۔

آپ ﷺ جب خواتین کو ٹیڑھی پسلی کی پیداوار فرماتے ہیں تو دراصل اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں کہ جس طرح سینے میں اعضاء رئیسہ کی حفاظت کے لئے ٹیڑھا پن پسلی کا کمال اور خوبی ہے، اسی طرح خواتین کی جذباتیت اور انفعالیت نسل انسانی کی بقاء اور تحفظ کی ضامن ہے۔

آپ ﷺ جب خواتین کو ''شیطانی پھندے'' اور ''ابلیسی جال'' قرار دیتے ہیں تو دراصل خواتین کے اس منفی کردار کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو جنسی جذبات اور شہوت پرستی کے غلاموں کی طرف سے عورت کے غلط استعمال پر سامنے آتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انسانی معاشرہ میں انقلابی تبدیلیاں برپا کرنے کے لئے عورت ایک مؤثر ترین ہتھیار اور دودھاری تلوار ہے۔ آپ چاہیں تو اس سے دور نبوی جیسا صالح ترین معاشرہ تعمیر کرلیں اور چاہیں تو آج کے یورپ اور امریکا جیسا ''انسانیت سوز'' معاشرہ بنا کر انسانی اقدار کا جنازہ نکال دیں۔

قرآن کریم قصہ آدم وحوا کو مختلف اسالیب میں بار بار بیان کرتا ہے جس میں بہت سے دروس وعبر پوشیدہ ہیں۔ منجملہ ان کے ایک سبق یہ بھی ہے کہ عورت ایک مؤثر قوت ہے۔ وہ مرد کی زندگی میں سکون اور چین کی علامت ہے اور جنت سے نکلنے کا سبب بھی ہے۔

اسلام دشمن عناصر نے اس راز کو سمجھ کر ''نسوانی قوت'' بہت ظالمانہ استعمال کیا ہے۔

وہ خواتین جو اسلامی نظام کی خشتِ اول رکھتے وقت مردوں سے سبقت لے جا رہی تھیں آج انہیں اسلام کے بالمقابل لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ عورت کی نفسیات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر چند ٹکوں کے عوض مردوں کی ہوسناکی اور جنسی تسکین کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ وہ خواتین جسے اسلام نے گھر کی مالکہ بنایا تھا اکیسویں صدی کی جاہلیت نے اسے جنس بازاری بنا کر رکھ دیا ہے۔

اس نامبارک صورتحال میں ہمارا بھی کافی عمل دخل ہے اگر اسے مجرمانہ کردار نہ کہا جائے تو غلط کردار تو ضرور کہا جائے گا کہ ہم نے خواتین اسلام کی تعلیم وتربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ ہم نے انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے میں تغافل برتا جس سے دشمنان اسلام نے

www.ahlehaq.org

بھرپور فائدہ اٹھایا اور اس سرسبز و شاداب چراگاہ میں بلا روک ٹوک چرتے رہے اور اسے اجاڑ کر رکھ دیا۔

فرقہ واریت اور بدعت کا ناسور اس راستہ سے اسلامی معاشرہ میں در آیا۔ کہیں سات بیبیوں کی کہانی اور کہیں لکڑ ہارے کی کہانی اور اس قسم کی بہت سی بے سرو پا کہانیاں ہمارے گھروں میں پڑھی جاتی رہیں اور وہ اسلام جو قرآن وحدیث کے حقائق کا گہوارہ تھا خرافات اور قصہ کہانیوں کا مذہب بن کر رہ گیا۔ جس پر شاعر مشرق کو نہایت دردناک انداز میں کہنا پڑا:

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات کی ہو گئی

دوسری طرف جدید سائنس اور ترقی کے نام پر اس بھولی بھالی صنف نازک کا استحصال کیا جاتا رہا۔ حقوق کے نام پر فرائض کا انبار اس کے سر پر لاد دیا گیا۔ انسانیت سازی اور نسل انسانی کی تربیت سے ہٹا کر اسے شمع محفل اور رونق انجمن بنا دیا گیا۔ عورت کی نسوانیت کا جنازہ نکال کر اس کی عفت وعصمت کو تار تار کر دیا گیا۔

گزشتہ دو عشروں سے نسیم سحر کا ایک جھونکا آیا ہے۔ جس نے مشام جان کو معطر کر دیا ہے۔ خواتین کے موضوع پر ہمارے معاشرہ میں ایک مثبت تبدیلی آئی ہے۔ مستورات کی تبلیغی جماعتیں اور بنات کے مدارس کی شکل میں ایک بہت ہی مبارک کام کا آغاز ہوا ہے۔ جو خواتین کی تعلیم و تربیت میں ایک انقلاب کی نوید ہے اور اس کے اثرات کچھ عرصہ کے بعد سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔

اسی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی خوش آئند تبدیلی آئی ہے اور خواتین کے موضوع پر بہت سی مثبت اور معیاری کتابیں سامنے آئی ہیں۔

اب تک "عورت" ہیجانی اور جذباتی ناولوں کا موضوع اور انتہائی گھٹیا تفریح کا ذریعہ سمجھی جاتی تھی۔ اب تفسیر و حدیث کی روشنی میں لکھی جانے والی کتابوں کا موضوع بن چکی ہے اور ایک نیا ادب تخلیق پا رہا ہے۔ جس میں خواتین کے موضوع پر نہایت خوبصورت اور علمی تصانیف سامنے آ رہی ہیں۔

آئندہ صفحات میں عورت کے حوالہ سے اسلامی تعلیمات کا نچوڑ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس میں زندگی کے بے شمار مواقع پر پیش آنے والی بہت سی مشکلات اور بہت سے پیچیدہ

www.ahlehaq.org

مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک بہت اچھی کاوش ہے جسے مولانا مفتی ثناء اللہ محمود کے ذوق ترتیب وتدوین اور دارالاشاعت کے روح رواں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے جناب خلیل اشرف عثمانی صاحب کے ذوق طباعت واشاعت نے چار چاند لگادیئے ہیں۔اب میں زیادہ دیر تک قارئین اور اصل کتاب کے درمیان حائل نہیں رہنا چاہتا۔اس لئے آیئے! کتاب کی ورق گردانی کیجئے اور ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کی تربیت میں اپنا کردار ادا کیجئے۔

مفتی عتیق الرحمٰن صاحب الراعی
استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ کراچی
فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (مدینہ یونیورسٹی)

www.ahlehaq.org

کتاب الایمان والعقائد

ایمان وعقائد سے متعلق
مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

کتاب الایمان والعقائد

(۱) توحید کے صحیح ہونے کی شرائط۔ اسلام میں توحید کا مقام

سوال:۔ اسلام میں توحید کا تصور کیا ہے کن چیزوں کے ماننے سے انسان کی توحید کامل اور صحیح ہوتی ہے ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیسے عقیدے رکھنا چاہئیں امید ہے کہ اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں گے؟

الجواب:۔ آپ نے بہت اہم اور ضروری سوال پیش فرمایا ہے اس کے بارے میں علماء نے بہت کچھ لکھا ہے ''تفسیر ہدایت القرآن'' میں اس کے متعلق بہت بہترین مضمون ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی کو یہاں نقل کر دیا جائے ملاحظہ ہوں۔

توحید صحیح اس وقت ہوتی ہے جب درج ذیل باتیں مانی جائیں۔

(۱) اللہ پاک ہی خالق ہیں، یہ کائنات جس کا ایک فرد ہم بھی ہیں ازلی اور ابدی نہیں ہے بلکہ پہلے نہیں تھی بعد میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کے پیدا فرمانے والے تنہا اللہ پاک جل شانہ ہیں انہوں نے بلاشرکت غیرے یہ ساری کائنات بنائی ہے۔ (سورہ انعام آیت ۱۰۱) میں اللہ پاک کا ارشاد ہے؟ **وخلق کل شیئی** اور اللہ پاک نے ہر پیدا فرمائی؟

(۲) اللہ پاک ہی پروردگار ہیں اللہ پاک نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز کے پالنے والے ہیں ان کے سوا کوئی پالنے والے نہیں ہے۔ (سورہ الجاثیہ آیت ۳۶) میں اللہ پاک کا ارشاد ہے؟ **فللّٰہ الحمد رب السمٰوات و رب الارض رب العلمین**۔ حمد اللہ پاک ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کے پالنہار، زمین کے پروردگار اور تمام کائنات کے پالنے والے ہیں۔

(۳) اللہ پاک ہی مالک ہیں۔ تمام کائنات اللہ پاک نے پیدا فرمائی ہے وہی اس کے

پالنے والے ہیں اور وہی تمام چیزوں کے مالک بھی ہیں ان کے سوا کائنات کا یا اس کے کسی چیز کا کوئی مالک نہیں ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲۳) میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ:

(ترجمہ) اللہ پاک ہی مالک ہیں ہر اس چیز کی جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین ہے۔

(۴) اللہ پاک ہی کا حکم چلتا ہے۔ کائنات کے خالق و مالک اللہ پاک قادر مطلق ہیں وہ جو چاہیں اسے کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں وہ اسباب کے سامنے عاجز نہیں ہیں بلکہ وہی مسبب الاسباب ہیں۔ تمام ظاہری اسباب انہیں کے حکم کے مطابق کام کرتے ہیں۔ (سورہ یوسف آیت ۴۷) میں ہے کہ "ان الحکم الا للّٰہ" حکم بس اللہ پاک ہی کا چلتا ہے۔

(۵) اللہ پاک ہی حاجت روا ہیں۔ اللہ پاک ہی خالق و مالک ہیں وہی پالنہار ہیں اور انہی کا حکم چلتا ہے اور سب کچھ ان ہی کے پاس ہیں اس لئے وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔ سب بندے اللہ پاک کے محتاج ہیں وہ خود مخلوق ہیں۔ اپنی زندگی تک میں اللہ کے محتاج ہیں۔ سورۃ النحل آیت ۹۲ میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

(ترجمہ) وہ کون ہے جو مصیبت زدہ کی فریاد سنتا ہے اور اس کی مصیبت کو دور کرے صرف اللہ پاک ہی ہر مشکل کھولنے والے ہیں۔

(۵) اللہ پاک ہی معبود ہیں...... یعنی پرستش اور بندگی کے حقدار اللہ پاک ہی ہیں۔ انسان کا سر ان ہی کے آگے جھکنا چاہئے انسان اللہ پاک کا بندہ ہے اس لئے اسے اللہ پاک ہی کی بندگی کرنی چاہئے۔ اسلام کا کلمہ ہی لا الہ الا اللہ ہے یعنی معبود اللہ پاک ہی ہے؟ اور سورۃ الاسراء آیت ۲۳ میں ہے:

(ترجمہ) اور تمہارے پروردگار نے قطعی حکم دیا ہے کہ صرف انہی کی بندگی کرو۔

(۷) زندگی اور موت اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ پاک ہی خالق و مالک اور معبود پروردگار ہیں ان ہی کے ہاتھ میں زندگی اور موت کا رشتہ ہے اور کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے کہا تھا (سورہ بقرہ، آیت ۲۸۵) یعنی "میرے رب وہ ہیں جو جلاتے اور مارتے ہیں۔"

(۸) نفع اور نقصان اللہ پاک ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ہر قسم کا نفع ونقصان اللہ پاک ہی کے ہاتھ میں ہے اور کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے انبیاء علیہم السلام جو اللہ پاک کے مقرب ترین بندے ہیں ان کے ہاتھ میں بھی نفع ونقصان نہیں ہے خود سردار انبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ کی زبانی کہلوایا

www.ahlehaq.org

گیا:

(ترجمہ) اے پیغمبر اعلان فرما دیجئے کہ میرے ہاتھ میں تمہارا نفع و نقصان نہیں ہے۔ (سورہ جن، آیت ۲۱)

اور حدیث شریف میں ہے کہ جب مانگو اللہ تعالیٰ سے مانگو اور جب مدد چاہو اللہ پاک سے چاہو اور یقین رکھو کہ اگر سب لوگ مل کر تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں تو ہرگز نہیں پہنچا سکتے مگر جتنا اللہ نے تمہارے حق میں مقدر فرما دیا ہے اور اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہیں تو ہرگز نہیں پہنچا سکتے مگر جتنا اللہ پاک نے تمہارے نصیب میں لکھ دیا ہے۔

(۹) اللہ پاک ہی ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔ ساری کائنات اللہ پاک نے پیدا فرمائی ہے اور وہی ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔ (سورہ الملک، آیت ۱۴) میں ہے:

(ترجمہ) بھلا جس نے پیدا کیا وہ نہ جانے گا جب کہ وہ باریک بیں اور باخبر بھی ہے؟

انسان کا علم بہت محدود ہے کائنات کی بے شمار چیزیں اسکے دائرہ علم سے باہر ہیں جنہیں صرف اللہ پاک ہی جانتے ہیں یہ سب انبیاء علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں ہے وہ غیب کی بس اتنی ہی باتیں جانتے ہیں جتنی وحی کے ذریعہ اللہ پاک نے انہیں بتادی ہیں؟

(۱۰) اللہ پاک کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ تمام کائنات مخلوق ہے اور اللہ پاک خالق ہیں یہ مملوک ہے اور اللہ پاک مالک ہیں اس لئے کائنات کی کوئی چیز اللہ پاک کی ہمسر نہیں ہے۔ ارشاد باری ہے:

(ترجمہ) اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

(۱۱) اللہ پاک کی کوئی بیوی نہیں ہے۔ میاں بیوی کا تعلق وہاں ہوتا ہے جہاں کم از کم تین باتیں پائی جائیں:

(الف) ایک ہستی دوسری ہستی کی محتاج ہو۔

(ب) شہوانی جذبات موجود ہوں۔

(ج) میاں بیوی دونوں ہم جنس ہوں۔

اور اللہ پاک ان تینوں باتوں سے بری ہیں وہ کسی کے محتاج نہیں ہے وہ شہوانی جذبات سے پاک ہے اور کوئی ان کا ہم جنس بھی نہیں ہے اس لئے اللہ پاک کے بیوی نہیں ہے۔ سورہ جن میں فرمایا گیا ہے:

(ترجمہ) اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ انہوں نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو اولاد۔

(۱۲) اللہ پاک کے بیٹا بیٹی نہیں ہے۔ بیٹا بیٹی کا تصور بیوی اور شہوانی تعلقات سے پیدا ہوتا ہے اور اللہ پاک جل شانہ نہ شہوانی جذبات رکھتے ہیں نہ ان کے بیوی ہے پھر ان کے لئے اولاد کیسی؟ یا اولاد کا خواہشمند وہ ہوتا ہے جو کمزور اور محتاج ہوتا کہ بڑھاپے میں اولاد سہارا بن سکے اور اللہ پاک قادر مطلق، غنی مطلق اور ہر چیز کے مالک ومختار ہیں پھر ان کو اولاد کی کیا حاجت ہے؟ یا اولاد کا آرزومند وہ شخص ہوتا ہے جس کو چند روز کے بعد مرنا ہے تاکہ اولاد کے ذریعہ اس کا نام اور سلسلہ قائم رہے اور اللہ پاک تو سدا زندہ رہنے والے ہیں پس انہیں اولاد کی کیا حاجت ہے؟

(سورہ الانعام، آیت ۱۰۰) میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

(ترجمہ) لوگوں نے بغیر دلیل کے خدا کے لئے بیٹے بیٹیاں گھڑ لیں اللہ تعالیٰ پاک وبرتر ہیں ان باتوں سے جو وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

(۱۳) اللہ پاک اوتار نہیں لیتے۔ کیا یہ بات اللہ پاک کے شایان شان ہے کہ وہ مخلوقات کی طرح ماں کے پیٹ میں رہیں۔ پیدا ہوں، پرورش کئے جائیں، ان کا جسم ہو، وہ کھائیں پئیں، قضاء حاجت کریں، بیوی بچے رکھیں، دکھ درد سہیں اور مصیبتیں اٹھائیں، انسانی اور حیوانی جذبات ہوں، پھر وہ مر جائیں، یا مار دیئے جائیں یا خودکشی کرلیں؟ توبہ توبہ؟ ان میں سے کوئی بات بھی خالق کائنات کے شایان شان نہیں ہے پس وہ اوتار نہیں لیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگ جب مذہبی پیشواؤں کی عقیدت میں حد سے بڑھ جاتے ہیں تو انہیں خدائی صفات کا حامل سمجھ بیٹھتے ہیں پھر انہیں بعینہ خدا قرار دے دیتے ہیں اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ قائم کر لیتے ہیں کہ اللہ پاک نے انسانوں کی شکل میں اوتار لیا ہے۔

(۱۴) اللہ پاک ہی قانون دینے والا ہیں۔ اللہ پاک انسان کے خالق اور مالک ہیں اس لئے ان ہی کو انسان کے لئے قانون بنانے کا حق پہنچتا ہے ان کے سوا کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ علماء و مشائخ، عبادوزہاد یا سیاسی راہنماؤں کو قانون بنانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ علماء ومشائخ جس چیز کو حلال قرار دیں اسے حلال سمجھ لینا اور جسے وہ حرام قرار دیں اسے حرام مان لینا ان کو رب بنالینا ہے جو شرک ہے۔

(۱۵) اللہ پاک کے حضور اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔ کسی کے بارے میں یہ

www.ahlehaq.org

خیال کر لینا کہ وہ اللہ پاک کے حضور ان کی بے جا سفارش کر دیں گے اور اللہ پاک کی گرفت سے بچا لیں گے یہ شرک ہے کیونکہ اللہ پاک کے یہاں اس طرح کی کسی سفارشی کا کوئی گذر نہیں ہے نہ وہ کسی کا دباؤ قبول کرتے ہیں نہ انہیں دھوکہ دے کر غلط فیصلہ کرایا جا سکتا ہے۔

یہ ہے اسلام کا تصور توحید اور قرآن پاک اسی توحید کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ اکثر لوگوں کا جو حال ہے کہ وہ خدا کی ہستی پر یقین بھی رکھتے ہیں اور ساتھ ہی دوسروں کو اس کا شریک بھی ٹھہراتے ہیں یہ خدا کو ماننا نہ ماننے کے برابر ہے یہ خدا پرستی سچی خدا پرستی نہیں ہے۔ سچی خدا پرستی یہ ہے کہ دعا و استعانت، رکوع و سجود، عجز و نیاز، اعتماد و توکل، عبادت و نیاز مندی، کارسازی اور کبریائی صرف اللہ پاک ہی کے لئے مخصوص سمجھی جائے منہ سے تو سبھی کہتے ہیں کہ خالق و مالک سب کے اللہ پاک ہیں مگر پھر اوروں کو بھی پکڑتے ہیں:

سب کو مسلّم ہے معبود وہی ہے
کم ہیں جو سمجھتے ہیں کہ مقصود وہی ہے

''ہدایت القرآن'' تیرہواں پارہ پہلی قسط صفحہ ۵۰ تا ۵۴، (سورہ یوسف آیت ۱۰۴) او

مایؤمن اکثر هم باالله الاوهم مشر کون

نیز ہدایت القرآن میں ہے: **له' دعوة الحق**۔ برحق دعا ان ہی کے لئے خاص ہے برحق دعا وہ ہے جو رائیگاں نہ جائے، ضائع ہونے والی اور بے فائدہ دعا باطل دعا ہے۔ آیت پاک کا مطلب یہ ہے کہ جو دعا اللہ پاک ہی سے کی جاتی ہے بس وہی نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہیں اور جو دعائیں اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے کی جاتی ہے وہ بے فائدہ ثابت ہوتی ہیں اور ضائع جاتی ہیں جیسا کہ ارشاد فرماتے ہیں:

اور جو لوگ اللہ پاک کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں سے دعائیں مانگتے ہیں وہ ان کی درخواستوں کا کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے ہاں (ویسا ہی جواب دے سکتے ہیں) جیسا پانی کی طرف ہتھیلیاں پھیلانے والا تاکہ وہ اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ اس کے منہ تک آنے والے نہیں اور کافروں کی دعائیں محض بے فائدہ ہیں۔

یعنی غیر اللہ سے دعائیں کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی پیاسا کنویں کی منڈیر پر کھڑا ہو کر پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے اور خوشامد کرے کہ میرے منہ میں پہنچ جا۔ ظاہر ہے قیامت تک پانی اس کی فریاد کو پہنچنے والا نہیں۔ ٹھیک یہی حال اللہ پاک کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں سے دعائیں مانگنے کا ہے

www.ahlehaq.org

وہ ساری دعائیں محض بے فائدہ ہیں کیونکہ کافر اور جاہل مسلمان جن کو پکارتے ہیں ان میں سے کچھ تو محض اوہام وخیالات میں لوگوں نے خالی خولی نام رکھ لئے ہیں ان ناموں کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں ہے اور کچھ جن اور شیاطین ہیں اور بعض اللہ پاک کے مقبول بندے ہیں لیکن خدائی میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے اور کچھ چیزیں ہیں جن میں کچھ خواص ہیں ۔ جیسے آگ پانی اور ستارے لیکن وہ اپنے خواص کے مالک نہیں ہیں ۔ پھر ان کے پکارنے سے کیا حاصل؟

انسان کے لئے لائق یہ ہے کہ اپنے خالق و مالک کو پکارے جو اس سے بہت قریب ہے۔ (سورہ البقرہ آیت ۱۸۴) میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جب میرے بندے آپ ﷺ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (آپ ﷺ انہیں بتلادیں) کہ میں قریب ہوں جب دعا کرنے والا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرلیتا ہوں پس ان کو چاہئے کہ اپنی دعاؤں کی قبولیت مجھ سے چاہئیں اور ان کو چاہئے کہ مجھ پر ایمان لائیں امید ہے کہ ان کو راہ مل جائے۔

یعنی اللہ کے بندوں کو چاہئے کہ اپنی ضروتوں اور حاجتوں کے لئے ان ہی کے سامنے ہاتھ پھیلائیں دوسرا کوئی نہ ان کا خالق ہے نہ مالک نہ نفع ونقصان کا اختیار رکھتا ہے اس لئے دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانا جہالت اور کفر ہے۔ دعا صرف اس کا نام نہیں ہے کہ بندہ جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری محنتیں اور کوششیں کرتا ہے اسی طرح ایک کوشش دعا بھی ہے۔ اگر قبول ہوگئی تو بندہ کامیاب ہوگیا اور اس کی کوشش کا پھل مل گیا اور اگر قبول نہ ہوئی تو اس کی کوشش رائیگاں گئی؟ بلکہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ دعا عین عبادت ہے یعنی وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذات خود عبادت ہے۔ (سورۃ المومن آیت ۴۰) میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔ اس آیت پاک سے صاف معلوم ہوا کہ دعا بعینہ عبادت ہے اور عبادت غیر اللہ کی جائز نہیں ہیں دعا بھی غیر اللہ سے جائز نہیں ہے؟

دعائیں صرف اللہ پاک ہی سے مانگو غیر اللہ سے دعائیں مانگنا کفر ہے

ہدایت القرآن صفحہ ۸۸۔۸۹ (سورہ رعد آیت ۱۴ پارہ۔۱۳ پہلی قسط) فتاویٰ رحیمیہ میں

ایک جواب بہت مفید ہے۔ موقع کی مناسبت سے یہاں پیش کیا جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

سوال:۔ حضرت امام حسینؓ سے یا حسین امداد کن یا حسین اغثنی پکار کر مدد طلب کرنا، روزی اور اولاد چاہنا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے یہاں پر گیارہویں کو چند آدمی جمع ہو کر مذکورہ وظیفہ کا ذکر مل کر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو توسل (وسیلہ پکڑنے) کا طریقہ ہے۔ وظیفہ یہ ہے "امداد کن از ہر بلا آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا غوث الاعظم دستگیر یا حضرت اغثنی باذن اللہ یا شیخ محی الدین مشکل کشا بالخیر" اس طریقہ سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اس طرح پکار کر مدد مانگنے اور مذکورہ وظیفہ پڑھنے کی شرعاً اجازت نہیں ممانعت ہے۔ وسیلہ پکڑنا جائز ہے مگر اس کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ مذکورہ طریقہ جاری رہنے سے دوسروں کے بھی عقائد فاسد ہونے کا خوف ہے۔ لہٰذا اس وظیفہ کو ترک کر دینا ضروری ہے۔ خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے اولاد مانگنا، بیماری کے لئے شفا طلب کرنا، اہل قبور سے روزی مانگنا، مقدمہ میں کامیاب کرنے کی درخواست کرنا جائز نہیں ہے، مشرکانہ فعل ہے۔

محدّث علامہ محمد طاہر رحمہ اللہ صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں:

یہ کسی بھی اہل اسلام کے نزدیک جائز نہیں ہے، اس لئے کہ عبادت اور طلب حاجت واستعانت فقط اللہ ہی کا حق ہے؟ فان منهم من قعد بزيارت قبور الانبياء والصلحاء ان يصل عند قبورهم ويدعو عندها ويسالهم الحوائج وهذالايجوز عند أحد من علماء المسلمين فان العبادة وطلب الحوائج الاستعانة لله وحده (مجمع بحار الانوار صفحہ ۷۳، ج ۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تعلیم دی ہے کہ کہو: اياك نعبدو اياك نستعين (اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) جب عبادت واستعانت (امداد مانگنا) قرآن سے خدا ہی کے لئے مخصوص ہے دوسروں سے اولاد اور روزی، تندرستی وغیرہ کی درخواست کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ اسی لئے رسول مقبول ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو وصیت کی کہ:

(**حدیث کا ترجمہ**) جب تجھے سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کرنا اور جب مدد مانگنی ہو تو اللہ ہی سے مانگنا۔) (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۴۰۵)

حضرت غوث الاعظمؒ مذکورہ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں کہ ہر ایماندار کو چاہئے کہ اس کو

اپنے دل کا آئینہ بنا لے اور اپنے جسم لباس گفتگو وغیرہ ہر معاملہ میں اس پر عمل کرے۔ (فتوح الغیب مقالہ ۴۲) اور فرماتے ہیں جو شخص ضرورت کے وقت (خدا کو چھوڑ کر) لوگوں سے مدد مانگے وہ اللہ کی صفات اور اس کی قدرت سے ناواقف ہے۔ (مقالہ ۴۳) اور فرماتے ہیں کہ افسوس تجھ پر تجھے شرم نہیں آتی کہ خدا کے سوا اوروں سے مانگتا ہے حالانکہ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ قریب ہے (الفتح الربانی۔ صفحہ ۲۵۹ مجلس ۳۸) اور فرماتے ہیں کہ اے مخلوق کو خدا کا ساجھی ماننے والے اور دل سے ان (مخلوق) کی طرف متوجہ ہونے والے مخلوق سے اعراض کر، اس لئے کہ نہ تو ان سے نقصان ہے اور نہ نفع، نہ عطا کرنا ہے اور نہ تو محروم رکھنا، اپنے دل میں چھپائے ہوئے شرک کے باوجود توحید حق کا مدعی نہ بن اس سے تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ (حوالہ مذکورہ)

آپؒ نے وفات کے وقت بھی اپنے فرزند عبدالوھابؒ کو وصیت فرمائی تھی، تمام حاجتیں اللہ کے حوالے کرنا اور اسی سے مانگنا۔ (ملفوظات مع فتح ربانی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: **كل من ذهب الىٰ بلدة اجميرى اوالىٰ قبر سالار مسعود الخ** یعنی جو شخص اپنی حاجت روائی کے لئے اجمیر جائے یا سید سالار مسعود غازی کے مزار پر یا اسی طرح دوسری جگہ پر مراد مانگے یقیناً اس نے خدا پاک کا بہت بڑا گناہ کیا ایسا گناہ کہ جو زنا اور ناحق قتل کرنے سے بھی بڑا ہے۔ کیا وہ اس مشرک کے مانند نہیں ہے جو اپنی خود ساختہ چیزوں کی بندگی کرتا ہے اور جو لات وعزیٰ جیسی بتوں کو اپنی حاجتوں کے لئے پکارتا ہے۔ (تفہیمات، صفحہ ۴۵ ج ۱)

نیز اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں:

(ترجمہ) اور ان ہی امور شرعیہ میں سے یہ ہے کہ مشرکین اپنے اغراض کے لئے غیر خدا سے امداد طلب کیا کرتے تھے بیمار کی شفاء اور غریبوں کی تونگری کو ان سے طلب کرتے تھے اور ان کی نذریں مان کر اپنی حاجات اور مقاصد کے حاصل ہونے کے متوقع رہتے تھے اور ان کی برکات کی امید میں ان کے نام جپا کرتے تھے اسی واسطے خدا تعالیٰ نے لوگوں پر واجب کیا کہ یہ پڑھا کریں: **اياك نعبد و اياك نستعين** (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے یاوری کے خواہاں ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فلا تدعوا مع الله احداً** خدا کے ساتھ دوسرے کو مت پکارو؟ (حجۃ اللہ البالغۃ، صفحہ ۱۲۳ ج ۱)

(فتاویٰ رحیمیہ، صفحہ ۱۰۶۔۱۰۷۔۱۰۸ جلد اول) فقط واللہ اعلم بالصواب (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲) اللہ تعالیٰ اعضاء سے پاک ہیں

سوال:۔ اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جس طرح ہمارے ہاتھ پیر ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بھی ہیں تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ایسا شخص گمراہ ہے اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔ لیکن اس کی تکفیر سے زبان کو روکا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ بعض حضرات نے کافر بھی کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

(مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب)

(۳) حق تعالیٰ کا جہنم میں قدم رکھنے کا مطلب

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جب جہنم شور کرے گی تو اللہ تعالیٰ اپنا بایاں پیر اس میں رکھیں گے؟ اس بات کا صحیح مطلب کیا ہے؟

الجواب:۔ یہ حدیث صحیح ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ اور جہنم کا پیٹ نہیں بھرے گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا تو وہ کہے گی بس بس، اور اس وقت اس کا پیٹ بھر جائے گا۔ (متفق علیہ)

لیکن یہ حدیث متشابہات میں سے ہے جو کہ متکلم یعنی حق تعالیٰ اور مخاطب یعنی نبی کریم ﷺ کے درمیان راز ہے امت کو اسکے معنی کی اطلاع نہیں دی گئی بلکہ اس کے پیچھے پڑنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ کیونکہ آقا کے مخصوص رازوں کی تفتیش میں لگنا ایک غلام کے لئے سخت گستاخی ہے پھر بندہ اور معبود کا تو پوچھنا کیا۔ اس لئے جمہور کا یہ مذہب ہے کہ متشابہات کے معانی کی تحقیق میں نہیں پڑنا چاہئے، بلکہ اس پر ایمان لانا چاہئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی مراد ہے وہ حق ہے اگرچہ ہم نہیں جانتے۔

اور ہمارے نہ جاننے سے کیا ہوتا ہے ہم تو اپنے پیٹ کے اندر کے حالات کو بھی نہیں جانتے اور بڑے سے بڑا ماہر اپنے نفس و روح کی حقیقت کو نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ کے رازوں کو جاننے کا دعویٰ کوئی صحیح العقل انسان نہیں کرسکتا، اور یہ بات صرف مسلمانوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر مذہب کے لوگوں میں یہ قدر مشترک و مسلم ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات وصفات اور

www.ahlehaq.org

افعال کی حقیقت کا ادراک انسان نہیں کر سکتا۔ (جیسا کہ کلام اور فقہ کی کتب میں صراحت ہے) واللہ اعلم۔ (مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ)

(۴) اسلامی طریقہ کے خلاف عبادت کرنے والا کافر ہے

سوال:۔ جب کوئی قانون فطرت کا متبع خدا کی وحدانیت کا قائل اور اسکی ہستی کا مقر اور رسولوں کا معترف ہو، کیا محض اس بناء پر کہ وہ اپنا طریقہ عبادت، عبادت اسلامیہ کے طریقے سے جدا رکھتا ہو تو مشرک کافر اور دوزخی کہا سکتا ہے؟

الجواب:۔ جو شخص اپنا طریقہ عبادت، عبادت اسلامیہ سے جدا رکھتا ہے وہ رسالت کا معترف ہرگز نہیں ہو سکتا، اگر وہ اس کا دعویٰ کرے تو محض نفاق اور جھوٹ ہوگا کیونکہ رسالت کا اعتراف جو شرعاً معتبر ہے وہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو واجب الاطاعت سمجھے اور جب اس نے ان کے احکام و تعلیمات کو واجب الاطاعت نہیں جانا تو وہ رسول کا معترف ہرگز نہیں۔ اس لئے ایسا شخص جو اپنا طریقہ عبادت، عبادت اسلامیہ سے علیحدہ رکھتا ہو اسے کافر، اور دوزخی وغیرہ کہنا جائز ہے۔ (مفتی محمد شفیع صاحب)

(۵) مسلمان عقائد اسلامیہ کی تفصیل نہ بتا سکے تو کافر نہیں

سوال:۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اب وہ اس کے لئے بغیر حلالہ حلال نہ تھی مگر یہ شخص اسے ایک مولوی کے پاس لے گیا جس نے اس سے پوچھا کہ اسلامی عقائد کیا ہیں؟ عورت جاہل تھی اس لئے اس نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ تو مولوی نے اس کو کافر قرار دے کر پہلے نکاح کو باطل اور لغو قرار دے دیا اور کہا تجدید ایمان کے بعد دوبارہ نکاح کر لیا جائے کیا اس مولوی کا یہ کہنا درست ہے؟

الجواب:۔ اس شخص کی بیوی پر تین طلاقیں پڑ گئیں اور حرمت مغلظ ثابت ہوگئی، مولوی مذکور کی تاویل اس کو حلال نہیں کر سکتی ایک قدیم مسلمان کو محض طلاق سے بچانے کے لئے کافر ٹھہرانا اور اس وقت تک تمام عمر زنا میں مبتلا قرار دینا اور اولاد کو ولد الزنا قرار دینا کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے؟ حضرت

www.ahlehaq.org

ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں اس قسم کے حیلوں پر سخت انکار و ملامت فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

(مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ)

(٦) صحابہؓ معیار حق ہیں

سوال:۔ جماعت صحابہؓ معیار حق ہے۔ کتاب اللہ اور احادیث مقدس کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

الجواب:۔ [1] سامرودی صاحب کے یہ فقرے کتنے گستاخانہ ہیں:

نبی صاحب نے بیس (٢٠) رکعات تو پڑھی ہی نہیں ہیں۔ البتہ لوگوں (صحابہ نے) بعد میں زیادہ (بیس رکعات تراویح) پڑھی ہیں اب یہ سوچنا اور انصاف کرنا ہے کہ ہمارے لئے خدا پاک نے نبی صاحب ہی کی فرمان برداری اور تابعداری کرنی فرض قرار دی ہے یا کہ لوگوں (صحابہ) کی۔ دین اسلام شریعت کا قائم کرنے کا حق کیا خدا پاک نے کسی امتی کو دیا ہے لوگ (صحابہ) کا زیادہ مقدار (٢٠ رکعات) تراویح پڑھنے پر دھوکہ نہ کھانا۔ (نبی کی نماز گجراتی صفحہ ٥٤)

یہ لوگ کون ہے ظاہر ہے صحابہ کرام ہے (رضی اللہ عنہم) اسی سلسلہ میں سامرودی صاحب یہ بھی فرما رہے ہیں اب یہی غور و انصاف کی بات ہے کہ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ ہی کی اتباع اور فرمان برداری قرار دی ہے یا لوگوں کی۔ دینِ اسلام شریعت کے قائم کرنے کا حق کیا اللہ تعالیٰ نے کسی امتیوں کو دیا ہے۔ (بحوالہ مذکورہ) ان فقیروں کا واضح اور کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ سامرودی صاحب صحابہ کرامؓ کو بھی اپنے جیسے لوگوں کی جماعت قرار دے رہے ہیں اور جس طرح ہم جیسے لوگوں کے کردار کوئی شرعی حجت اور معیار حق نہیں ہیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو بھی معیار حق اور ان کے کردار اور فیصلوں کو حجت شرعی نہیں مانتے۔ مگر اس کے معنی یہ ہیں کہ سامرودی صاحب کو نہ کتاب اللہ کی خبر ہے نہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد مبارکہ کی۔ اگر ان کو تلاوت کلام اللہ کی توفیق ہوتی تو ان کی تلاوت آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی کے مصداق ہے: (ولا تجاوز حنا جر ھم) یعنی محض حلق اور زبان کی حرکت تک تلاوت کا اثر ہوتا ہے آگے نہیں بڑھتا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ نے اپنی مشہور تصنیف ازالۃ الخفا میں قرآن پاک کی

---

[1] یہ جواب ایک طویل سوال و جواب کا ایک حصہ ہے اس لئے ابتداء یوں ہوگئی ہے۔ (مرتب)

www.ahlehaq.org

تقریباً سو آیتیں پیش کی ہیں جن کا واضح منشا یہ ہے کہ جماعت صحابہ کو مسلمانوں کی عام جماعتوں پر قیاس کرنا غلط ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ شرف بخشا ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ اس امت کا بہترین طبقہ اور خیر امۃ اور امۃً وسطاً کا صحیح ترین مصداق اول ہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جماعت انبیا علیہم السلام کے بعد صرف جماعت صحابہ ہی ہے جن کو پوری کائنات کی آنکھ کا تارا کہا جا سکتا ہے اور جو یقینا معیار حق ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب مدظلہ نے ان آیات کو بہت ہی موزوں اور مناسب ترتیب کے ساتھ عہد زرین میں جمع کر دیا ہے جو اردو میں ازالۃ الخفاء کی بہترین شرح ہے تفصیل کو ان کتابوں کے حوالے کرتے ہوئے ہم یہاں صرف تین آیتیں پیش کرتے ہیں فیصلہ خود آپ کے حوالہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) پس نازل کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے سکون (اور اطمینان) اپنے رسول پر اور مومنین پر اور ان کو جما دیا تقویٰ کی بات پر (چپکا دی ان پر تقوے کی بات) اور یہ مومنین اس کے سب سے زیادہ مستحق تھے اور اس کے اہل تھے (اس وضاحت کی ضرورت نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور سعود میں جو مومنین تھے وہ صحابہ بھی تھے) اور اللہ تعالیٰ ہر بات کا پورا علم رکھتا ہے (سورہ فتح، رکوع ٣)

(ترجمہ) دوسری آیت۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے محبوب کر دیا تمہارے لئے ایمان (تمہارے دلوں میں اس کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی) اور ایمان کو آراستہ کر دیا (سجا دیا) تمہارے دلوں میں اور تمہارے اندر پوری کراہیت پیدا کر دی کفر سے، فسق سے اور حکم عدولی سے۔ یہی ہیں وہ جو راہ راست پر ہیں (راشد ہیں) اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام سے اور اللہ بہت جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے (سورہ حجرات، رکوع ١)

کلام اللہ شریف سے بڑھ کر کس کی شہادت ہو سکتی ہے؟ کسی کو معیار حق اس لئے قرار نہیں دیا جا سکتا کہ اس میں فسق و کفر یا حکم عدولی کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن جن برگزیدہ ہستیوں کو اور پوری کائنات کے جن منتخب افراد کو آنحضرت ﷺ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا تھا ان کے متعلق کتاب شریف کی شہادت یہ ہے کہ ان جراثیم سے ان کے دماغ پاک ہو چکے ہیں۔ ان کے مقدس ذہنوں میں کفر وعصیان اور فسق و فجور کے جراثیم نہیں رہے بلکہ ان سے کراہیت اور ان باتوں سے نفرت ان کے پاک ذہنوں میں رچ گئی ہے کفر و فسق کے برخلاف ایمان کی محبت ان مقدس ذہنوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہے اور ان کے دلوں میں ایمان کو سجا دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ

www.ahlehaq.org

کی طرف سے ان پر سکون نازل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلمہ تقویٰ ان پر چپکا دیا ہے (اور روح تقویٰ کو ان کے رگ وپے میں جاری اور ساری کر دیا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے اس مقدس جماعت کو ایسی موزوں فطرت عطا فرمائی ہے کہ یہ جماعت اس کی اہل ہے کہ کلمہ تقویٰ ان کے سر کا تاج ہے اور ان کی سیرت و جبلت کا پیوند بن جاتے ان خصوصیتوں کی بنا پر ان برگزیدہ شخصیتوں کے متعلق کتاب اللہ کا اعلان اور فیصلہ یہ ہے: یہی ہیں وہ جو راہ راست پر ہیں۔

(تیسری آیت ترجمہ) آگے بڑھ کر اسلام لانے میں پہل کرنے والے اور جو اچھے کردار کے ساتھ ان کے تابع ہوتے ہیں اور ان کے بعد ایمان لاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اپنے خدا سے راضی ہوگئے۔ (سورہ توبہ)

اب معیار حق کے معنی مقرر فرمایئے اور خود فیصلہ کیجئے جن کے تقدس کی شہادت خود قرآن مجید دے رہا ہے جن کو واضح الفاظ میں ارشاد فرما رہا ہے اور اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور کیا کسی صاحب ایمان کے لئے گنجائش ہے کہ ان پاک باز مقدسین کی جماعت کو معیار حق نہ قرار دے۔

احادیث رسول ﷺ آیت کتاب اللہ کی تشریح اور توضیح ہوا کرتی ہیں اب چند احادیث کے مطالعہ سے ذہن کو تازہ اور ضمیر کو روشن کیجئے۔

(۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت پر وہ سب کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آچکا ہے بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقہ ہو گئے تھے میری امت کی بھی بہتر ۷۲ فرقے ہو جائیں گے وہ سب دوزخی ہوں گے مگر صرف ایک ملت (ناجی ہوگی۔) صحابہ کرام نے عرض کیا وہ ملت کون سی ہے ارشاد ہوا: وہ ملت وہ ہے جس پر میں ہوں اور میرے ساتھی۔ (ترمذی شریف، مسند احمد ابوداؤد، بحوالہ مشکوٰۃ شریف) باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

(۲) ارشاد ہوا میرے اصحاب میں سے کوئی بھی صحابی جس سرزمین میں وفات پائے گا قیامت کے روز اس سرزمین والوں کے لئے قائد اور نور بن کر اٹھے گا۔ (ترمذی شریف، صفحہ ۲۲۴۔ ج ۲)

(۳) نیز ارشاد ہوا میرے ساتھیوں کے مثال تاروں جیسی ہے جس کی اقتداء (پیروی) کرلو گے ہدایت پاجاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف باب المناقب)

(۴) نیز ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی پس محمد ﷺ کو رسالت کے لئے

منتخب فرمایا۔ پھر بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو آپ کے اصحاب کو آپ کے لئے منتخب فرمالیا ان اصحاب کرام کو آپ کے دین یعنی دین محمد ﷺ کے مددگار اور اپنے نبی ﷺ کے وزیر بنادیا۔ (پس یہ اصحاب کرام انصار اللہ اور آنحضرت ﷺ کے وزیر ہیں) پس جس کام کو یہ مسلمان اچھا سمجھیں وہ عند اللہ بھی بہتر ہے اور جس کو یہ برا سمجھیں وہ عند اللہ بھی برا ہے۔ (البدایۃ والنھایۃ۔ صفحہ ۲۲۸، ج ۱۰)

(۵) نیز ارشاد ہے۔ تمام ادوار میں سب سے بہتر میرا دور ہے پھر ان کا دور جو میرے دور والوں سے متصل ہیں پھر ان کا دور جو ان سے متصل ہیں اس کے بعد کذب پھیل جائے گا۔ لوگ بے بلائے گواہی دینے کو تیار ہو جایا کریں گے۔ (بخاری شریف وغیرہ)

(نوٹ) حدیث نمبر ۵ نے واضح کر دیا کہ حدیث نمبر ۴ میں مسلمان سے مراد صحابہ کرامؓ ہی ہیں اور صحابہ کرامؓ کی شان یہ ہے کہ جس کام کو وہ اچھا سمجھیں وہ عند اللہ بھی اچھا ہے۔

یہ چند روایتیں صحابہ کرامؓ کے متعلق تھیں جو اس بات کی وضاحت کے لئے کافی ہے کہ حضرات صحابہ معیار حق ہے ان کی اتباع حق ہے۔ مگر تراویح کا معاملہ عام صحابہ کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے۔ جیسا کہ سابق روایتوں میں گذر چکا ہے حضرت عمر فاروقؓ نے بہت سی جماعتوں کو ایک جماعت بنایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید کی اس پر مسرت ظاہر فرمائی اور خود اپنے دور میں بھی عمل کیا۔ یہ دونوں بزرگ خلفائے راشدین میں سے ہیں۔ خلفاء راشدین کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے طریقہ کو بھی آنحضرت ﷺ نے سنت فرمایا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ اس کو مضبوطی سے سنبھالے رکھیں دانتوں اور کونچلیوں سے پکڑ لیں (عضوا علیھا بالنواجذ) (بخاری شریف وغیرہ)

سامرودی صاحب فرماتے ہیں۔ دین اسلام شریعت قائم کرنے کا حق کیا اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے؟

بیشک صحابہ کرام (معاذ اللہ) نیا دین اسلام یا نئی شریعت نہیں بنا سکتے۔ معاذ اللہ کسی نئے دین یا نئی شریعت یا نئے اسلام کی بحث ہے؟ بحث ہے سنت رسول اللہ ﷺ کی، آپ کے احکام کو سمجھنے اور آپ کے منشاء مبارک کو عملی جامہ پہنانے کی۔ بحث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات اور آپ کے منشاء مبارک کو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بہتر سمجھ سکتے ہیں یا سامرودی صاحب اور ان کے ہم مشرب۔ اور اگر سامرودی صاحب جیسے لوگ آڑے آتے ہیں تو معیار حق کون ہیں؟ سابقہ احادیث نے یہ بتا دیا کہ ایسے موقع پر صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ہی معیار حق

ہیں۔انہیں کی تعمیل واجب اور انہی کی اتباع، اتباع شریعت ہے۔علماء حق کا یہی فیصلہ ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کسی کی اتباع اور اقتداء کرنی ہو تو حضور اکرام ﷺ کے صحابہؓ کی ہی اقتداء کرو۔خدا پاک نے اس بہترین جماعت کو اپنے بہترین رسول کی صحبت اور دین کی اقامت کے لئے پسند فرمایا ہے۔لہذا تم ان کے فضل (بزرگی) کو پہچانو اور انہیں کے نقش قدم پر چلو وہ سیدھے اور صاف راستے پر تھے۔(مشکوٰۃ شریف ص ۳۲)

اور حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔یہ جماعت پوری امت میں سب سے زیادہ نیک دل، سب سے زیادہ گہرے علم کی مالک اور سب سے زیادہ بے تکلف جماعت تھی۔خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول کی رفاقت کے لئے اسے پسند کیا تھا وہ آپ۔کے اخلاق اور آپ طریقوں سے مشابہت پیدا کرنے کی سعی میں لگی رہا کرتی تھی۔اس کو دھن تھی تو اسی کی، تلاش تھی تو اسی کی، اس کعبہ کے پروردگار کی قسم وہ جماعت صراط المستقیم پر گامزن تھی۔(الموافقات صفحہ ۷۸، بحوالہ ترجمان السنہ ص ۴۶، ج ۱)

حضرت محمد بن سیرینؒ سے حج کا ایک مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ اس کو مکروہ سمجھتے تھے اگر یہ علم تھا تو وہ مجھ سے زیادہ (قرآن وحدیث کے) عالم تھے اور اگر ان کی ذاتی رائے تھی تو ان کی رائے میرے رائے سے افضل ہے۔(جامع بیان العلم صفحہ ۳۱۔ج ۲)

حضرت امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ بس علم تو وہی ہے جو آپ کے صحابہؓ سے منقول ہے اور جو ان سے منقول نہیں وہ علم ہی نہیں۔(جامع بیان العلم، صفحہ ۳۹، ج ۲) حضرت عامر شعبیؒ کا بیان ہے کہ اے لوگوں جو باتیں تمہارے سامنے آپ کے صحابہؓ سے نقل کی جائیں انہیں اختیار کرلو اور جو اپنی سمجھ سے کہے اسے نفرت سے چھوڑ دو۔(جامع بیان العلم، ص ۳۹ ج ۷)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

(ترجمہ) جماعت صحابہؓ نے اپنے لئے جو راستہ پسند کیا تم بھی اسے کو اپنے واسطے پسند کرنا اور اپنا مسلک بنالینا اگر تم سمجھتے ہو کہ (صحابہ اور تمہارے اختلاف میں تم حق پر ہو (جیسے بیس رکعت تراویح کے متعلق سامرودی صاحب سمجھتے ہیں) اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم خود کو صحابہؓ کی جماعت سے آگے بڑھا ہوا مانتے ہو۔(ظاہر ہے یہ خیال کتنا حماقت آمیز اور گمراہ کن ہے۔)

(ابوداؤد شریف، ص ۲۴۵ ج ۷)

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے نجات پانے والی جماعت کی پہچان میں فرمایا کہ جو اس طریقہ پر ہو جس طریقہ پر میں ہوں اور میرے صحابہؓ۔ ظاہراً اتنا فرما دینا کافی تھا کہ جس طریقہ پر میں ہوں صحابہؓ کا ذکر اپنے ساتھ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ سب جان لیں کہ جو میرا طریقہ ہے وہی میرے صحابہؓ کا طریقہ ہے اور نجات کی راہ صحابہؓ کی پیروی میں منحصر ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد نے واضح کر دیا کہ رسول ﷺ کی اطاعت بعینہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی مخالفت بعینہ حضرت حق جل مجدہ کی بارگاہ میں معصیت اور حکم عدولی ہے۔ چنانچہ زیر بحث مسئلہ میں آنحضرت ﷺ کی اتباع کا دعویٰ کرنا اور ساتھ ہی صحابہؓ کے طریقہ کی مخالفت کرنا (جیسا کہ سامرودی کا طریقہ ہے دعویٰ باطل ہے بلکہ یہ اتباع درحقیقت سراسر معصیت رسول ﷺ ہے) پس اس مخالفت کے راستہ میں نجات کی کیا گنجائش اور امید؟

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رقمطراز ہیں۔ ومیزان در معرفت حق و باطل فہم صحابہ و تابعین است آنچہ این جماعت از تعلیم آنحضرت ﷺ بانضمام قرآن حالی و مقالی فہمیدہ اند دراں تخطیہ ظاہر نہ کردہ واجب القبول است (فتاویٰ عزیزی ص ۱۵۷، ج ۱)

(ترجمہ) حق باطل کا معیار صحابہ اور تابعین کی سمجھ ہے جس چیز کو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی تعلیم سے قرائن حالی و مقالی کو سامنے رکھ کر سمجھا اس میں کوئی غلطی نہیں بتائی اس کا تسلیم کرنا واجب ہے۔ تابعی و خلیفہ جلیل، خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے بھی کچھ طریقے مقرر فرمائے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے بعد حضور کے جانشین اولوالامر حضرات نے بھی کچھ طریقے فرمائے ہیں کہ ان کا اختیار کرنا کتاب اللہ کی تصدیق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر عمل پیرا ہونا اور خدا کے دین کے لئے مدد کرنا ہے۔ کسی کو ان کے تغیر اور تبدل کا حق نہیں پہنچتا اور نہ ان کی مخالفت کرنے والوں کی رائے قابل التفات ہے۔ پس جو ان طریقوں کے خلاف کرے گا اور ایمان کے طریقہ کے خلاف چلے گا اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرف موڑ دے گا جس طرف اس نے رخ کیا ہے۔ پھر اس کو جہنم میں داخل کر دے گا اور جہنم بہت ہی بڑی جگہ ہے۔ (التنبہ فی السلام ص ۸۱۹۔ ج ۲)

www.ahlehaq.org

(۷) اہل سنت والجماعت کی تعریف

سوال:۔ اہل سنت والجماعت کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

الجواب:۔ اہل سنت والجماعت میں تین لفظ ہیں، پہلا لفظ اہل ہے، جس کے معنی اشخاص افراد اور گروہ کے ہیں، دوسرا لفظ سنت ہے جس کے معنی طریقہ کے ہیں، تیسرا لفظ جماعت ہے جس سے صحابہ کرامؓ کی جماعت مراد ہے لہذا اہل سنت والجماعت اس گروہ کا نام ہے جو آنحضرت ﷺ کی سنت اور جماعت صحابہؓ کے طریقے پر ہو اور حضرات فقہاء اور محدثین، متکلمین، اولیاء و عارفین سب اہل السنۃ والجماعت ہیں۔ اصول دین میں سب متفق ہیں اور اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ فروعی اور جزئی ہے، اصولی اختلاف نہیں۔ (عقائد الاسلام، ص ۱۷۵ ج ۱)

یعنی اہل سنت والجماعت وہ مسلمان ہیں جو عقائد و احکام میں حضرات صحابہؓ کرام کے مسلک پر ہوں اور قرآن کے ساتھ سنت نبوی ﷺ کو بھی حجت مانتے اور اس پر عمل کرتے ہوں۔ یہ تو اس لقب کے معنی ہوئے اور اس کا مصداق وہ لوگ ہیں جو عقائد میں امام ابوالحسن اشعری یا امام ابومنصور ماتریدی کے متبع ہوں۔ (فی حاشیۃ الخیالی علی شرح العقائد) (امداد الاحکام ص ۷۷ ج ۱)

اہل سنت کی مشہور فقہی کتاب البحر الرائق (ص ۱۸۲۔۸) پر اہل سنت والجماعت کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میری سنت اور صحابہ کی جماعت کے طریقے پر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اس کے درجات بلند کرے گا اور اس کے ہر قدم پر دس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کے درجات بلند کرے گا۔ کسی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آدمی کو کب معلوم ہوگا کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہ اپنے اندر دس چیزیں پائے تو وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہوگا:

(۱) پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرے۔

(۲) کسی صحابی کی برائی یا تنقیص بیان نہ کرے۔

(۳) مسلمان بادشاہ کے خلاف تلوار نہ اٹھائے۔

(۴) اپنے ایمان میں شک نہ کرے۔

www.ahlehaq.org

(۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھتا ہو۔

(۶) اللہ کے دین کے بارے میں جھگڑا نہ کرے۔

(۷) کسی موحد کلمہ گو مسلمان کو گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہے۔

(۸) اہل قبلہ کی نماز جنازہ کو نہ چھوڑے۔

(۹) سفر و حضر میں موزوں پر مسح کو جائز سمجھے۔

(۱۰) ہر نیک و فاجر امام کے پیچھے نماز پڑھے۔

چونکہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد اور ان کے متبعین میں یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں، اس لئے یہ سب اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں۔ (ملخص)

(۸) دربار نبوی ﷺ میں امت کے اعمال کی پیشی

سوال:۔ تبلیغی حضرات بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ جی ہاں، آپ ﷺ کے حضور آپ کے امتیوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، اس طور پر کہ فلاں امتی نے یہ کیا اور فلاں نے یہ کیا، امت کے نیک اعمال پر آپ مسرت کا اظہار فرماتے ہیں اور معاصی سے آپ ﷺ کو اذیت پہنچتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور انبیاء کرام اور ماں باپ کے سامنے جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں تو وہ ان لوگوں کی اچھائیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے پر چمک بڑھ جاتی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مرحومین کو ایذاء مت پہنچاؤ۔ (نوادر الاصول مطبوعہ دار السعادۃ قسطنطنیہ و شرح الصدور للسیوطی) واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۹) اولیاء کی کرامت برحق ہے

سوال:۔ کیا اولیاء کی کرامت برحق ہے؟

الجواب:۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک اولیاء اللہ کی کرامت برحق ہے۔ عقائد کی

www.ahlehaq.org

مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں ہے۔ و کرامات الاولیاء حق...... الخ۔ (ص ۱۰۵) ولی کی کرامت در حقیقت اس نبی کا معجزہ ہوتا ہے جس کا یہ امتی ہے اور جس کی اتباع اور پیروی کے صلہ میں اس کو یہ کمال حاصل ہوتا ہے۔ جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، مسافت بعیدہ کو مختصر وقت میں طے کر لینا، غیر موسم کا پھل ملنا وغیرہ ان کرامات کو کرامات حسی کہا جاتا ہے یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ عموماً حسی کرامتوں کو ہی کمال سمجھا جاتا ہے مگر اہل کمال کے نزدیک کرامت معنوی کمال ہے۔ یعنی شریعت مصطفوی ﷺ پر مضبوطی سے ثابت قدم رہنا، زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر ایک موقع پر سنت اور غیر سنت کے فرق کو سمجھ کر سنت رسول اللہ ﷺ کی مکمل اتباع اس کا شوق اس کی لگن اور دل سے توجہ الی اللہ اور اشتغال باللہ کہ ایک دم اور ایک سانس بھی غفلت میں نہ گذرے اور یہ بات مندرجہ بالا واقعہ سے واضح طور پر ثابت ہوتی ہے تو اصل کمال اتباعِ شریعت اور اتباع سنت ہے۔ اسی بنا پر محققین فرماتے ہیں کہ طریقہ و سنت کی اتباع کے بغیر اگر کوئی تعجب کی چیز دیکھنے میں آئے تو وہ ہرگز کرامت نہیں بلکہ استدراج (کسی گناہ گار سے خلاف عادت واقعہ ظاہر ہونا) اور شیطانی حرکت ہے۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری نظروں میں ایسا کمال والا آدمی ہو جو ہوا پر مربعاً چوکڑی مار کر اور آلتی پالتی لگا کر بیٹھتا ہو اور پانی پر چلتا ہو تو جب تک تم امتحان نہ کر لو کہ احکام اسلام اور شرعی حدود کی پابندی میں کیسا ہے ہرگز اس کو نظر میں نہ لاؤ۔

حضرت بسطامی سے کہا گیا کہ فلاں شخص ایک رات میں مکہ پہنچ جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ شیطان تو ایک جھپک میں مشرق سے مغرب پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ اللہ کی لعنت میں گرفتار ہے۔

(بصائر العشائر۔ ۶۱۲)

پیشوائے طریقت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ واصل الی اللہ ہونے کے بے شمار طریقے اور راستے ہیں مگر مخلوق کے لئے تمام راستے بند ہیں اس کے لئے صرف وہی راستہ کھلا ہوا ہے جو اتباع رسول اللہ ﷺ کی شاہراہ ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یعنی اے فرزند جو چیز کل کو قیامت میں کار آمد ہوگی وہ صاحب شریعت ﷺ کی متابعت اور پیروی ہے۔ درویشانہ حالات اور عالمانہ وجد علوم و معارف، صوفیانہ رموز و ارشارات اگر آنحضرت ﷺ کی اتباع اور پیروی کے ساتھ ہوں تو بے شک بہت بہتر ہیں اور اگر یہ باتیں پابندی شریعت اور اتباع سنت کے جوہر کے

بغیر ہوں تو خرابی اور استدراج کے سوا ان کی کوئی حقیقت نہیں ۔ (مکتوبات امام ربانی ۔صفحہ ۱۸۰ ج ۱)

ناظرین کرام یہاں تک جو کچھ لکھا گیا ہے اس کو بغور اور بار بار پڑھئے اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ ہمارا معاشرہ اتباع سنت کے رنگ میں رنگا ہوا ہوتا ، ہماری خوشی کی تقریب ہوتی یا غمی کا موقع ہوتا سنت ہی کو اپنا مشعل راہ بنانا چاہئے ۔مگر از حد افسوس اور قلق ہے کہ جب ہم یا آپ اپنے معاشرہ پر نظر ڈالیں گے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں میں عجیب عجیب بدعات رواج پا رہی ہیں اور ان پر بڑی پابندی سے عمل کیا جاتا ہے اسی پر بس نہیں جو ان بدعات پر عمل نہیں کرتے ان پر جملے کسے جاتے ہیں ان پر لعن وطعن کیا جاتا ہے ان کو برا بھلا کہا جاتا ہے ان کی توہین کی جاتی ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم ۔ فقط ۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۰) متبع شریعت ہونے کے باوجود مصائب کیوں؟

سوال :۔ خدا پاک کے فضل وکرم سے ہم نماز پڑھتے ہیں روزوں کے بھی پابند ہیں منہیات شرعیہ سے بھی حتی الامکان بچتے ہیں مگر پھر بھی اسباب رزق مہیا کرنے کے باوجود تکلیف سے گزارا ہوتا ہے اس لئے مناسب ورد بتلا کر ممنون کریں۔

الجواب :۔ روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعض گناہ ایسے ہیں کہ ان کا کفارہ نہ نماز سے ہوتا ہے نہ روزہ سے نہ حج سے نہ عمرے سے ۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان گناہوں کا کفارہ کس چیز سے ہوتا ہے ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ رزق حاصل کرنے میں جو تکلیف اور رنج پہنچتے ہیں ان سے ان کا کفارہ ہوتا ہے ، لہذا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ گناہ کے کاموں سے بچتے رہیں ، خدا مشکل آسان کرے گا ۔ ہو سکے تو روزانہ پانچ سو مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تمام غموم ہموم سے نجات مل جائے گی ۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۱) ماہ صفر کے آخری بدھ کی شرعی حیثیت

سوال :۔ بعض جگہوں میں صفر کے مہینے کے آخری بدھ کو تہوار مناتے ہیں اور اپنی اپنی وسعت

www.ahlehaq.org

کے مطابق مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ کراچی میں یہ تہوار اہمیت سے منایا جاتا ہو یا نہ ہو لیکن قالین کے کارخانوں میں یہ دستور ہے کہ اس دن بڑے پیمانے پر مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں۔ مگر یہ تقسیم قالین کے مزدوروں اور ٹھیکیداروں میں ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مخصوص دن مٹھائی کی تقسیم کرنا کیسا ہے؟ ایک عالم کا کہنا یہ ہے کہ اس دن مٹھائی کی تقسیم جائز نہیں ہے اور خوشیاں منانا غلط ہے کیونکہ اس دن حضور اکرم پر مرض وفات کا شدید حملہ ہوا تھا، یہود نے آپ کے مرض کی شدت پر خوشیاں منائی تھیں اور یہ مٹھائی کی تقسیم بھی اسی خوشی کی ایک کڑی ہے لہذا اس سے بچنا چاہئے۔ کیا ان کی بات صحیح ہے؟

الجواب:۔ ماہ صفر کے آخری بدھ کی اسلام مین کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ حدیث شریف میں ماہ صفر کا کوئی خاص اہتمام کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اس دن کاریگروں اور مزدوروں کا خاص اہتمام سے چھٹی کرنا محض بے اصل ہے اور اس طرح مٹھائی کا مطالبہ اور اسے پورا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ اس دن نبی کریم ﷺ پر اس مرض کی ابتداء ہوئی تھی، جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

لہذا صفر کے آخری بدھ کو تہوار منانا خوشی کرنا اور خوشی میں چھٹی کرنا اور زیادہ قبیح ہے نیز یہ تہوار قرآن کریم، سنت رسول، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کسی سے بھی ثابت نہیں ہے بلکہ یہ سب بعد کے لوگوں کی ایجاد ہے اور اپنی طرف سے دین میں اضافہ ہے جو کہ خالص بدعت اور واجب الترک ہے۔ (مخلص)

(۱۲) حیات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں عقیدہ

سوال:۔ **زاہد** کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام اور نبی کریم ﷺ اپنے اس جسم عنصری کے ساتھ اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہیں اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی آواز سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور اپنی اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔

جبکہ **عمرہ** کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسم قبروں میں دھڑ اور پتھر ہیں۔ نہ صلوٰۃ وسلام قبروں میں سنتے ہیں اور نہ ان میں زندگی ہے اسی طرح **عمرہ** کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس مٹی والی قبر میں نہ سوال ہے نہ راحت و آرام نہ عذاب بلکہ اصل قبر علیین یا سجین میں ہے۔ جہاں سوال و

جواب، راحت و عذاب ہوتا ہے۔ دونوں میں سے کس کا عقیدہ درست اور تعلیمات نبویہ ﷺ کے مطابق ہے۔

الجواب:۔ زاہد کا عقیدہ صحیح اور موافق حدیث نبوی ﷺ ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے قریب مجھ پر درود پڑھے تو میں اسے سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے پڑھے تو وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ (الحدیث) (مشکوٰۃ ص ۸۶) عمرہ کے دونوں عقیدے درست نہیں۔ کیونکہ عذاب روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے اور مردہ کا قبر میں جا کر زندہ ہونا قرآن کریم کی تفسیر سے ثابت ہے۔ عمدۃ القاری میں آیت ربنا امتنا اثنتین و احییتنا اثنتین کے ذیل میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موت کو دو مرتبہ ذکر فرمایا اور یہ اس وقت ہی متحقق ہو سکتا ہے جب قبر میں موت اور زندگی ہو۔ (عمدۃ القاری ص ۴/۱۶۱) اور علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ (فیض الباری ص ۲/۴۹۲) (مفتی محمد انور۔ مفتی عبدالستار)

(نیز عذاب قبر کے ثبوت میں تفسیر ابن کثیر میں دس آیات اور چالیس احادیث نقل کی گئی ہیں جن سے عذاب قبر ثابت ہے۔ مرتب)

(۱۳) آنحضرت ﷺ کے والدین کی وفات اور اسلام

سوال:۔ آنحضرت ﷺ کے ابوین کریمین دورِ رسالت سے پہلے وفات پا گئے تھے یا بعد میں؟ اور یہ حضرات مسلمان ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ آنحضرت ﷺ کے والد ماجد تو آپ کی ولادت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے اور والدہ ماجدہ کی وفات اس وقت ہوئی جب آپ کی عمر مبارک صرف چھ سال تھی اور دورِ رسالت تو آپ کی عمر کے چالیس سال کے بعد سے شروع ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ان حضرات کی وفات دورِ رسالت سے پہلے ہوئی۔ ان حضرات کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے، بہتر یہ ہے کہ اس مسئلے کے بارے میں سکوت اختیار کیا جائے اس نازک بحث میں پڑنا نہیں چاہئے کیونکہ اس کا عقیدے سے تعلق نہیں ہے۔ اس لئے سکوت بہتر ہے۔ فقط۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۱۴) مسلمانوں سے غیر مسلم اچھے ہیں کہنا کیسا ہے؟

سوال:۔ مسلمان کبھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ مسلمانوں سے غیر مسلم اچھے ہیں۔ ایسا کہنے میں قباحت تو نہیں ہے؟

الجواب:۔ ایسا کہنے سے مسلمانوں کو احتراز ضروری ہے کہ اندیشہ کفر ہے۔ "نصاب الاحتساب" میں لکھا ہے کہ سیرت ذخیرہ میں کلمات کفر کے باب میں مذکور ہے کہ لڑکوں کے استاذ کو یہ بات کہنی نہ چاہئے کہ مسلمان سے یہود اچھے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے معلمین کا حق ادا کرتے ہیں، اس لئے کہ اس طرح کہنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ (نصاب الاحتساب، ص ۸۲ ۷ باب ۳۳) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۵) علم نجوم کے بارے میں کیا اعتقاد رکھیں

سوال:۔ علم نجوم کے بارے میں کیسا اعتقاد رکھنا چاہئے اور اس کی حقیقت شرعاً کیا ہے؟ اگر وہ نجومی کسی کے بارے میں کوئی الزام لگائیں تو اس کی باتوں پر عمل کرنا اور سچا ماننا کیسا ہے؟

الجواب:۔ علم نجوم کوئی یقینی علم نہیں ہے بلکہ محض تخمین پر مبنی ہے۔ جیسا کہ شامیہ میں احیاء علوم سے نقل کیا ہے کہ نجوم "تخمین محض" ہے اور کہانت بھی اسی طرح ہے، لہٰذا ان علوم سے حاصل شدہ توہمات پر یقین کرنا ہرگز جائز نہیں خصوصاً کسی شخص کو مجرم قرار دینے کے لئے قطعاً حجت نہیں۔ حدیث شریف میں کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت آئی۔ ہے (مسلم شریف اور مشکوٰۃ میں یہ احادیث موجود ہیں) اور علم نجوم کی ممانعت ابو داؤد اور مسند احمد میں موجود ہے۔ اور فقہاء کرام نے بھی اس کی اجازت نہیں دی ہے۔ شامی لکھتے ہیں صرف اتنا علم نجوم کہ اس سے نماز کے اوقات اور قبلہ کا تعین کیا جا سکے، حاصل کرنا جائز ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ حاصل کیا جائے تو اس میں گڑبڑ ہے بلکہ مفصول میں اسکو صاف حرام قرار دیا ہے الخ۔

(مفتی عبدالستار صاحب۔ مفتی خیر محمد صاحب)

www.ahlehaq.org

(۱۶) شیخ احمد کا وصیت نامہ فرضی ہے اور اس سے نفع ونقصان میں کوئی دخل نہیں

سوال:۔ ایک پرچہ عام طور سے تقسیم کیا جاتا ہے اور اس میں لکھا ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص کو بشارت ہوئی کہ قیامت آنے والی ہے، نماز قائم کرو اور عورتیں پردہ کریں۔ جس شخص کو یہ خط ملے وہ بیس خط فوٹو کرا کر تقسیم کرے تو اسے بارہ دن کے اندر اندر خوشی ملے گی۔ ایک شخص نے انکار کیا تو اس کا لڑکا فوت ہوگیا ایک شخص نے بیس تقسیم کئے تو اللہ نے اسے خوشی دی اور اسے ہزار روپے ملے۔ اور یہ خط چار دن کے اندر اندر تقسیم کردے۔ یہ خط کیسا ہے؟

الجواب:۔ اس قسم کی تحریریں معمولی ردوبدل کے ساتھ وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہتی ہیں مگر یہ غلط محض ہے۔ ان پر یقین کرنا جہالت اور صحیح سمجھنا بے وقوفی ہے اور ایسی باتوں کو رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرنا شدید ترین گناہ ہے اور اس کی اشاعت بھی گناہ ہے۔ قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے، اور اشاعت یا عدم اشاعت کو نفع نقصان میں دخل انداز سمجھنا غلط ہے دنیا میں خوشی اور غم تقدیر کے تحت پہنچتے ہیں یہی ایمان رکھنا چاہئے۔ پردہ اور نماز کا حکم شریعت میں پہلے سے موجود ہے اس پر ضرور عمل کیا جائے۔ (مفتی محمد انور)

(۱۷) نئے مکان کی بنیاد میں جانور کا خون ڈالنا ہندووانہ رسم ہے

سوال:۔ کچھ لوگ جب نیا مکان تعمیر کراتے ہیں تو بنیاد بھرتے وقت بکرا ذبح کر کے اس کا خون بنیاد میں ڈالتے ہیں۔ اس کی کیا حیثیت ہے؟

الجواب:۔ شریعت مطہرہ میں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے ایسا کرنا اور اسے مکان کی حفاظت میں موثر سمجھنا گناہ اور بداعتقادی ہے۔ ایسا فعل ہندووانہ نظریات سے ماخوذ ہے۔

(مفتی محمد انور۔ مفتی عبدالستار)

(۱۸) عملیات سے معلوم کر کے کسی کو مجرم سمجھنا

سوال:۔ چوری دریافت کرنے کے سلسلے میں بعض لوگ عملیات کرتے ہیں اور بتادیتے ہیں کہ فلاں چور ہے؟ کیا شرعاً اس آدمی پر چوری کا حکم لگا سکتے ہیں۔ اور ان عملیات کی حقیقت بھی واضح

www.ahlehaq.org

فرمائیں۔

الجواب:۔ ان عملیات کے ذریعے کسی کو واقعۃً چور سمجھنا جائز نہیں ہے۔ حضرت تھانوی قدس سرہ نے لکھا ہے کہ میرے نزدیک بالکل ناجائز ہیں کیونکہ عوام حد احتیاط سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ (امداد الفتاویٰ صفحہ ۸۷/۴)

ان عملیات کی حقیقت صرف اتنی تھی کہ جس کا نام معلوم ہو اس کی دوسرے ذرائع شرعیہ سے تحقیق و تفتیش کی جائے لیکن چونکہ عوام اسی کو واقعۃً چور سمجھ لیتے ہیں لہٰذا ایسے عمل کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد انور)

(۱۹) بجلی و بارش کے وقت "یا بابا فرید" کہنا گناہ ہے

سوال:۔ شدید بارش اور بجلی کی گرج چمک کے وقت بعض لوگ کہتے ہیں "یا بابا فرید" اور اس کی کہاوت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بجلی بابا فرید کے وضو کے لوٹے میں آ گری تو آپ نے فوراً لوٹے کو ہاتھوں سے بند کر لیا تو بجلی نے منت سماعت کر کے اور یہ وعدہ کر کے کہ آئندہ آپ کے پاس یا آپ کے نام کو پکارنے والے کے پاس نہیں آؤں گی۔ اس لئے جو یا بابا فرید کہے گا بجلی اسے کچھ نہیں کہے گی۔ کیا یہ صحیح ہے۔

الجواب:۔ آنحضرت ﷺ کا اپنا معمول اس دعا کا تھا "**اللّٰهم لا تقتلنا بغضبک ولا تهلكنا بعذابک وعافنا قبل ذلک**" (مشکوٰۃ ص ۱۳۲) اور یہ دعا "**سُبْحَانَ الَّذِی يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ**" بھی ثابت ہے۔ ایسے وقت میں یا بابا فرید کہنا اور یہ عقیدہ رکھنا یہ کلمہ ہمیں بجلی سے بچائے گا، گناہ اور خلاف قرآن وسنت ہے۔ موت و زندگی کا مالک صرف اللہ ہے کسی اور کو سمجھنا کفر و شرک ہے۔ (مفتی محمد انور)

(۲۰) آنحضرت ﷺ کو نور خداوندی کا جز کہنا صحیح نہیں

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نور سے جدا کئے گئے، چنانچہ بائبل اور تواریخ کلیسا میں اس طرح مذکور ہے اور اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ پنجتن پاک اللہ تعالیٰ کے نور سے جدا کئے گئے ہیں اور بدعتی حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے نور

سے جدا کئے گئے ہیں۔
زید کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ کے نور سے پیدا نہیں ہوئے وہ نور مجسم نہیں بلکہ نور ہدایت ہیں۔اس کا یہ عقیدہ کیسا ہے؟

الجواب:۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے نور کو سب اشیاء سے پہلے پیدا فرمایا تھا۔ یہ نور مخلوق تھا۔اس نور کو اللہ تعالیٰ کے نور سے جزئیت حاصل نہیں تھی۔یعنی نورِ محمدؐ اللہ تعالیٰ کا جز نہیں۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نور محمدی اللہ تعالیٰ کا جز ہے تو اس کا یہ عقیدہ مشرکانہ ہے اور عیسائیوں کے مشابہہ ہے۔آنحضرت ﷺ نور ہدایت بھی ہیں،یعنی آپ ﷺ کے ذریعے خلق خدا کو ہدایت حاصل ہے اور جسمانی طور پر بھی آپ ﷺ کے وجود اطہر میں کافی نور شامل ہے جیسا کہ احادیث سے واضح ہوتا ہے۔اور یہ نورانیت آپ کی بشریت کے منافی بھی نہیں۔نور محمدی کو نور خداوندی کا جزء کہنے والے کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ (مفتی خیر محمد)

(۲۱) ''اللہ رسول تمہاری خیر کرے'' کہنے کا مسئلہ

سوال:۔ ہمارے علاقے میں رواج ہے کہ جب ایک آدمی دوسرے سے حال احوال پوچھتا ہے تو احوال بتانے والا آخر میں کہتا ہے کہ اور خیر ہے؟ تو وہ جواب میں کہتا ہے کہ ''اللہ ورسول تمہاری خیر کرے'' کیا یہ جملہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ یہ جملہ موہوم شرک ہے،لہذا نہیں کہنا چاہئے ، کیونکہ خیر پر علی الاطلاق قادر اللہ رب العزت ہے۔ (مفتی محمد انور)

(البتہ یہ کہنا چاہئے کہ ''اللہ تمہاری خیر کرے'' یا''اللہ خیر کا معاملہ فرمائے'' کہنا چاہئے۔ مرتب)

(۲۲) ماہ ذیقعدہ کو منحوس سمجھنا کیسا ہے

سوال:۔ ماہ ذیقعدہ کو خالی ماہ کہا جاتا ہے اور اس کو منحوس سمجھ کر لوگ رشتہ و نکاح نہیں کرتے تو اس طرح سے اس کو منحوس کہنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ ماہ ذیقعدہ بڑا ہی مبارک مہینہ ہے یہ مہینہ اشہر حرم یعنی حرمت اور عدل کا ایک

www.ahlehaq.org

مشہور مہینہ ہے۔قرآن شریف میں اس کا بیان ہے۔منھا اربعة حرم یعنی وہ بارہ ماہ میں چار ماہ عدل وعزت کے ہیں؟(سورہ توبہ) نیز یہ مہینہ اشہرحج (حج کے مہینوں میں) شامل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الحج اشہر معلومات) یعنی حج کے مقرر مہینے ہیں (سورہ بقرہ) حج کے تین مہینے شوال ذیقعدہ اور ذی الحجہ۔حدیث شریف میں ہے:

(ترجمہ) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کئے اور وہ سب ذیقعدہ میں کئے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔(مشکوٰۃ شریف ص ۲۲۱)

جو ماہ بنظر قرآن عدل وعزت کا مہینہ ہو اور اشہر حج کا ایک ماہ مبارک اور جس میں آنحضرت ﷺ نے تین عمرے فرمائے ہوں ایسا مہینہ منحوس کیسے ہوسکتا ہے اس کو منحوس سمجھنا اور اس میں خطبہ رشتہ اور نکاح وغیرہ خوشی کے کاموں کو نا مبارک ماننا جہالت اور مشرکانہ فعل ذہنیت ہے اور اپنی طرف سے ایک جدید شریعت کی ایجاد ہے ایسے ناپاک خیالات اور غیر اسلامی عقائد سے توبہ کرنا ضروری ہے اس ماہ مبارک کو نا مبارک اور برکت سے خالی سمجھ کر "خالی" کہا جاتا ہے یہ بھی جائز نہیں ہے؟ ذیقعدہ کہنا چاہئے خالی نہیں کہنا چاہئے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے نماز عشاء کو عشاء کے بجائے عتمہ کہنے کی ممانعت آئی ہے۔(مرقاۃ ص ۳۹۹، ج ۱)

ایسے ہی اس غلط نام کے استعمال کرنے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔فقط والسلام (ملخص)

(۲۳) ماہ صفر میں نحوست ہے یا نہیں

سوال:۔ عورتوں کا خیال اور اعتقاد یہ ہے کہ صفر کا مہینہ اور خصوصاً ابتدائی دن مخصوص اور نامبارک ہے۔ان دنوں میں عقد نکاح، خطبہ اور سفر نہ کرنا چاہئے ورنہ نقصان ہوگا کیا یہ عقیدہ درست ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ خیالات اور عقائد اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگ ماہ صفر کو منحوس سمجھتے تھے۔نبی کریم ﷺ نے ان خیالات کی سخت الفاظ میں تردید فرمائی ہے۔واقع میں وقت، دن، مہینہ یا تاریخ منحوس نہیں ہوتے۔منحوسیت بندوں کے اعمال وافعال پر منحصر ہے۔ جس وقت کو بندوں نے عبادت میں مشغول رکھا وہ وقت ان کے حق میں مبارک ہوتا ہے اور جس وقت کو گناہ کے کاموں میں صرف کیا ہے وہ ان کے لئے منحوس ہے۔حقیقت میں مبارک عبادات

ہیں اور منحوس معصیات ہیں۔ الغرض ماہ صفر منحوس نہیں ہے مگر منحوس ہمارے برے اعمال اور غیر اسلامی عقائد ہیں ان تمام کو ترک کرنا اور ان سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ ماہ صفر اور اس کے ابتدائی تیرہ دنوں کو منحوس سمجھ کر شادی، منگنی خطبہ سفر وغیرہ کاموں سے رک جانا سخت گناہ کا کام ہے۔ "نصاب الاحتساب" میں ہے کہ کوئی شخص سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے اور کسی کی آواز کو سن کر سفر سے رک جائے تو بزرگوں کے نزدیک وہ شخص کافر شمار ہوتا ہے۔ (مجالس الابرار، ص ۲۴۸/۳۹۱)

آنحضرت ﷺ نے جاہلیت کے باطل عقائد کو رد کرتے ہوئے فرمایا: "لاعدویٰ" امراض کی تعدی کوئی چیز نہیں ہے یعنی ایک کا مرض دوسرے کو لگ جانے کا عقیدہ غلط ہے اور فرمایا "لاطیرۃ" بدفالی کوئی چیز نہیں ہے یعنی سامنے سے بلی یا عورت یا کانا آدمی آجائے تو کام نہیں ہوگا ایسا عقیدہ باطل ہے۔ "والطیرۃ شرک"۔ تین مرتبہ بدفالی شرک کا کام ہے، بدفالی شرک کا کام ہے بدفالی شرک کا کام ہے۔ اور فرمایا "ولا ململب" یعنی الو کی نحوست کوئی چیز نہیں ہے مشرکوں کا عقیدہ تھا کہ جہاں پر الو بولتا ہے وہ گھر برباد ہو جاتا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ولا ھامۃ فرما کر اس عقیدہ کو بھی باطل ٹھہرایا، اس کے بعد فرمایا ولا صفر اور صفر کی مہینے کی نحوست بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

(بخاری شریف، ص ۷۵۷۔ ج ۱)

مشرکین ماہ صفر کو تیرہ تاریخوں تک منحوس سمجھتے تھے اس لئے آنحضرت ﷺ نے تردید فرمائی۔ افسوس مسلمان اسلام اور پیغمبر اسلام کے فرمان کے خلاف مشرکین کے عقیدہ کی اقتداء کر رہے ہیں۔ اس طرح عورت، گھوڑا اور گھر کی نحوست بھی عقیدہ باطل ہے ایسے تمام خیالات مشرکانہ ہے اسلامی نہیں غیر مسلموں کے ساتھ رہنے سہنے سے جاہلوں میں خصوصاً عورتوں میں ایسے خلاف اسلام خیالات گھر کر گئے ہیں۔ حکماء کا مشہور مقولہ ہے القبائح متعدیۃ والطبائع مسرقۃ (ترجمہ) خرابہ باطل (خراب باتیں اور برے افعال) پھیلنے والی ہوتی ہیں اور لوگوں کی طبیعتیں چور ہیں کہ خراب باتیں جلد قبول کر لیتی ہیں۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲۴) ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ کیسا ہے اور اس کو خوشی کا دن منانا کیسا ہے؟

سوال:۔ ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ کو جو آخری بدھ (چہار شنبہ) کے طور پر منایا جاتا ہے اور اسکول و مدارس میں تعطیل رکھی جاتی ہے اور اس کو خوشی کے دن کے طریقہ سے منایا جاتا ہے، اس

کی کوئی اصلیت ہے؟ یوں کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صفر مہینہ کے آخری چہار شنبہ کو مرض سے شفا پائی اور غسل فرما کر سیر وتفریح فرمائی اس لئے مسلمانوں کو اس کی خوشی منانا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ خصوصاً بریلوی طرز فکر کے مسلمان چہار شنبہ کو زیادہ مناتے ہیں۔

الجواب:۔ مذکورہ چیزیں بالکل بے اصل اور بلا دلیل ہیں۔ مسلمانوں کے لئے آخری چہار شنبہ کے طور پر خوشی کا دن منانا جائز نہیں ہے۔ شمس التواریخ وغیرہ میں ہے کہ ۲۶ صفر ۱۱ھ یوم دوشنبہ کو حضور ﷺ نے لوگوں کو رومیوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا اور ۲۷ صفر سہ شنبہ کو اسامہ بن زیدؓ امیر شکر مقرر کئے گئے۔ ۲۸ صفر چہار شنبہ کو اگر چہ آپ بیمار ہو چکے تھے لیکن اپنے ہاتھ سے نشان تیار کر کے اسامہؓ کو دیا۔ ابھی کوچ کی نوبت نہ آئی تھی کہ آخری روز چہار شنبہ اور اول شب پنجشنبہ میں آپ ﷺ کی علالت خوفناک ہوگئی اور ایک تہلکہ پڑ گیا اسی دن وقت عشاء سے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے پر مقرر فرمایا۔ (شمس التواریخ ص ۱۰۰۹۔۱۰۰۸، ج ۲)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۲۸ صفر چہار شنبہ بدھ کے روز حضور ﷺ کے مرض میں زیادتی ہوئی تھی اور یہ دن ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ تھا۔ یہ دن مسلمانوں کے لئے خوشی کا تو ہے ہی نہیں، البتہ یہود وغیرہ کے لئے شادمانی کا دن ہو سکتا ہے اس روز کو تہوار کا دن ٹھہرانا، خوشیاں منانا، مدارس وغیرہ میں تعطیل کرنا، یہ تمام باتیں خلاف شرع اور ناجائز ہیں۔ بریلوی طرز فکر کے حضرات اس دن کو کیوں اہمیت دیتے ہیں یہ سمجھ میں نہیں آتا؟ ان کے جلیل القدر بزرگ مولوی احمد رضا خان صاحب تو آخری چہار شنبہ کو نہیں مانتے۔ (دیکھئے احکام شریعت میں مذکورہ ذیل سوال جواب)

آخری چہار شنبہ کی کوئی حقیقت نہیں

سوال:۔ کیا فرماتے علماء دین اس امر میں کہ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز آنحضرت ﷺ نے مرض سے صحت پائی تھی بنا بر اس کے اس روز کھانا شیرینی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اور جنگل کی سیر کو جاتے ہیں لہذا اصل اس کی شروع میں ثابت ہے کہ نہیں؟

الجواب:۔ آخری چار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت پائی۔ اور نہ حضور ﷺ کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض جس میں رحلت ہوئی، اس کی ابتدا اسی دن سے بتلائی جاتی ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔
(احمد رضا خان)

(۲۶) قرآن مجید میں سے بالوں کا نکلنا

سوال:۔ کئی دنوں سے مسلمانوں میں قرآن مجید میں سے بال نکلنے کی خوب بحث چل رہی ہے۔ بعضوں کا خیال ہے آنحضرت ﷺ کے بال مبارک ہیں، اس لئے وہ لوگ اس کو عطر میں رکھتے ہیں اس پر درود خوانی ہوتی ہے اس کی زیارت کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ کسی بزرگ کی کرامت ہے لہذا اس کی تعظیم ضروری ہے۔ مذکورہ امر میں تشریح کریں ان بالوں کا کیا کیا جائے وہ بھی بتلائیں؟

الجواب:۔ کوئی جگہ بالوں سے خالی نہیں ہے۔ سر کے بھنوؤں کے، مونچھ کے، داڑھی اور بدن کے ہزاروں لاکھوں بالوں میں سے نہ معلوم روزانہ کتنے بال گرتے، ٹوٹتے، منڈواتے اور کتروائے جاتے ہیں۔ وہ ہوا میں اڑ کر ادھر ادھر گھس جاتے ہیں قرآن شریف جو برسوں سے پڑھے جاتے ہیں اور گھنٹوں کھلے رہتے ہیں ان میں گھر میں گرے ہوئے بال ہوا سے اڑ کر اور پڑھنے والے کے سر کے بال کھجلانے سے ٹوٹ کر گرتے ہیں اور برسوں اوراق کی تہہ میں دبے رہتے ہیں۔ پس اگر تلاش کرنے کے بعد کوئی بال مل جائے تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے بلکہ استعمال شدہ قرآنوں میں سے بال نکلنا حیرتناک نہیں ہے۔

قرآن مجید میں سے نکلے ہوئے بالوں کو پیغمبر ﷺ کے مبارک بال سمجھ لینا، ان پر درود خوانی کرنا، ان کی زیارت کرنا کروانا ایمان کھونے جیسی حرکت ہے اور اسے کرامت سمجھنا بھی جہالت ہے۔

یہ حیرت کی بات کرامت نہیں ہوتی بلکہ استدراج (کسی گناہ گار سے خلاف عادت کوئی واقعہ ظاہر ہونا) اور شیطانی حرکت بھی ہوسکتی ہے۔ حضرت پیران پیرؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن سیر سیاحت کرتے ہوئے میرا ایک ایسے جنگل میں گزر ہوا جہاں پانی نہیں تھا چند دنوں تک وہیں ٹھہرنا پڑا پانی نہ ملنے کی وجہ سے سخت پیاس لگی حق سبحانہ تعالیٰ نے بادل کا سایہ میرے اوپر کردیا اور اس بادل سے چند قطرے ٹپکے جس سے مجھ کو کچھ تھوڑی بہت تسکین ہوئی، اس کے بعد ان بادلوں سے ایک روشنی نکلی جس نے آسمان کے تمام کناروں کو گھیر لیا اور اس روشنی میں سے ایک عجیب وغریب صورت نمودار ہوئی جو مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ اے عبدالقادر میں تیرا پروردگار ہوں، تجھ پر تمام

حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں اس لئے جو چاہو کرو کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ میں نے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اے شیطان ملعون راندہ درگاہ دور ہو جا اور بھاگ جا یہاں سے۔ یہ کیا بات ہے؟ اس کے بعد ہی فوراً وہ روشنی تاریکی سے بدل گئی اور اندھیرا چھا گیا وہ صورت غائب ہو گئی اور آواز آئی، اے عبدالقادر تم نے علم وفہم کی وجہ سے جو احکام اللہ سے حاصل کئے ہیں اور اپنے مرتبہ کے ذریعہ مجھ سے نجات پائی ہے ورنہ میں اس جگہ ۷۰ بزرگوں اور صوفیوں کو گمراہ کر چکا ہوں۔ ایک بھی سیدھے راستے پر قائم نہ رہ سکا۔

(البلاغ المبین۔ تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک تعجب خیز چیز کو کرامت سمجھ لینا، یہ گمراہی کی علامت ہے۔ دجال کے کرشمے بڑے تعجب انگیز ہوں گے۔ مردوں کو زندہ کرنے کا کرشمہ دکھائے گا اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی جو اس کو مانے گا اس کو جنت میں اور نہ ماننے والے کو دوزخ میں ڈالے گا۔ سخت قحط سالی کے زمانے میں کسی کے پاس غلہ نہ ہوگا اس وقت جو اسکو مانے گا اسے وہ دے گا۔ بارش برسائے گا، غلہ پیدا کرے گا زمین میں مدفون خزانے اس کے تابع ہو جائیں گے۔ ایسے حالات میں آج کل کے بال پرست اور ضعیف العقیدہ لوگ اپنا ایمان کیونکر محفوظ رکھ سکیں گے۔

ایمان اور عقیدہ کی سلامتی کے لئے حضرت عمر فاروقؓ نے ایک مقدس تاریخی درخت جس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے محض اس لئے کٹوا دیا کہ لوگ اس کی زیادت کے لئے بڑے اہتمام سے آتے تھے اسی طرح مکہ ومدینہ کے راستہ میں وہ جگہ جہاں آنحضرت ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی وہاں لوگوں کو بڑے اہتمام سے جاتے ہوئے دیکھ کر ان کو تنبیہ فرمائی اور فرمایا **فانما هلک من کان قبلکم بمثل ذلک کانوا یتبعون آثار الانبیاء**۔ تم سے پہلی قومیں اسی لئے ہلاک وبرباد ہوئیں کہ تمہارے اس فعل کی طرح وہ اپنے نبیوں کے نشانات کے پیچھے لگا کرتی تھی۔ (البلاغ المبین ص ۷)

یہ دونوں مثالیں مسلمانوں کے لئے سبق آموز ہیں آدمی کے بدن سے علیحدہ شدہ بالوں کے لئے اولاً یہ ہے کہ ان کو زمین میں دفن کر دیا جائے، ان کو پھینک دینا بھی جائز ہے۔ مگر پاخانے، غسل خانہ میں نہ ڈالے اس لئے کہ اس سے مرض پیدا ہوتا ہے۔ **فاذ اقلم اظفاره اوجز شعره ینبغی ان یدفن ذلک الظفر والشعر المجزوز فان رمی به فلا باس وان**

القاه فی الکنیف او فی المغتسل یکره ذلک لان ذلک یورث داء کذا فی فتا وی قاضیخان (فتاویٰ عالمگیری ص ۳۵۸ ۔ ج ۵) فقط واللہ اعلم

بہنو بھائیو قرآن شریف اللہ کا قانون ہے یہ ایک کامل اور بہترین دستور العمل ہے۔ اس میں بھلائی اور ہدایت کا راستہ تلاش کرنا چاہئے جسے اختیار کر کے دین اور دنیا کی بھلائی حاصل کر سکتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج ہم نیکی اور ہدایت کے راستہ کی تلاش چھوڑ کر قرآن شریف میں بال تلاش کرنے لگے ہیں اور اگر اتفاق سے کوئی بال نکل آتا ہے تو اس کی پرستش میں لگ جاتے ہیں معاذ اللہ کتنے افسوس کا مقام ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عنایت کرے۔ آمین والسلام

(۲۷) غیر مسلم سے خلاف توحید منتر پڑھا کر معالجہ کرانا کیسا ہے؟

سوال:۔ ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ آنکھ میں تکلیف ہونا چیچک نکلنا ہاتھ پاؤں کا معطل ہو جانا یا باہر (یعنی بھوت بلا وغیرہ) کی شکایت ہو جائے تو غیر مسلم کے پاس جو خلاف توحید منتر پڑھ کر دم کرتا ہے جانا اور منتر پڑھوا کر دم کروانا جائز ہے یا نہیں؟ بہت سے آدمیوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔

الجواب:۔ جب یہ یقین ہے کہ منتر کے الفاظ اور مضمون خلاف توحید اور شرکیہ ہیں تو اس شخص سے عمل کرانا جائز نہیں ہے رہا فائدہ ہو جانا تو یہ حق ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ کا واقعہ ہے کہ ان کی آنکھ میں تکلیف ہو جایا کرتی تھی تو وہ ایک یہودی کے پاس جا کر دم کرا لیتی تھیں۔ وہ یہودی جیسے ہی پڑھ کر دم کرتا آنکھ میں سکون ہو جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا وہ شیطان کا عمل تھا اپنے ہاتھ سے آنکھ کو کریدتا تھا جب یہ یہودی منتر پڑھتا تھا تو شیطان رک جاتا تھا یہ شیطان اور اس عمل کرنے والے کی ملی بھگت تھی۔ سفلی عمل میں ایسا ہی ہوتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تمہارے لئے وہ کافی ہے جو آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے وہ کلمات یہ ہیں:

(ترجمہ) اے اللہ لوگوں کے پروردگار بیماری دور کر دے۔ اللہ شفا بخش، شفا دینے والا

صرف تو ہی ہے، تیرا شفا بخشنا ہی شفا ہے۔ ایسی شفا دے کہ بیماری کا نام ونشان نہ رہے۔

(ابوداؤد شریف کتاب الطب، تلبیس ابلیس لابن جوزی ص ۱۲۶۸) فقط

اس کی عربی یہ ہے اَللّٰھم اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ أنتَ الشَّافِي لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاءُ کَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَماً واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری) ۔

(۲۸) گناہ کے بعد توبہ کرنے سے گناہ رہتا ہے یا نہیں؟

سوال:۔ گناہ گار توبہ کرے تو گناہ صاف ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اب توبہ کے بعد اس کو گناہ گار کہنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ مغرب کے جانب سے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے اور حالت نزع سے قبل گناہ گار صدق دل سے توبہ کرے گا تو خدا پاک اپنے فضل وکرم سے اس کے وہ گناہ جس سے اس نے توبہ کی ہے معاف فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کی معرفت اعلان فرمایا:

(ترجمہ) اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بیشک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور رحمت والا ہے۔ (زمر، ع ۴، پ ۲۴)

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(ترجمہ) اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں پھر بھی تو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں تجھے معاف کردوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۰۴)

مگر کامل توبہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو نمازیں اور روزے فوت ہو گئے ہیں ان کو قضاء کرے۔ جو کفارہ لازم ہوا تھا اس کو ادا کرے اسی طرح حقوق العباد جو اس کے ذمہ ہوں ان کو ادا کرے۔ یعنی جس کا جو حق ہے اس کو ادا کرے یا معاف کرائے اگر اصل حق دار نہ ملا تو اس کے ورثاء کو پہنچادے وہ بھی نہ ہوں تو حق دار کی جانب سے اس نیت سے خیرات کردے کہ اللہ کے ہاں امانت رہے اور قیامت کے دن حق داروں کو پہنچ جائے اگر غربت کی بناپر حق ادا نہ کر سکے تو اس کو چاہئے کہ نیکیاں زیادہ کرے اور جس پر اس نے ظلم کیا تھا اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے۔ امید ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حق داروں کو راضی کرادے گا۔ مجالس الابرار میں ہے

www.ahlehaq.org

کہ انسان کو چاہئے کہ توبہ میں جلدی کرے اور توبہ کے بھروسے پر گناہ پر جرأت نہ کرے ممکن ہے توبہ نصیب نہ ہو یا توبہ خلوص دل سے میسر نہ ہو۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک سب سے بڑا دھوکہ یہ ہے کہ گناہ بڑھتا چلا جائے اور اس پر ندامت وحسرت نہ ہو اور پھر معافی کی امید رکھے۔ بیشک ایک گناہگار جو توبہ کرنا چاہتا ہے وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ غفار اور ارحم الراحمین ہے۔ وہ بخش دے گا تمام گناہ معاف کرسکتا ہے، وہ ضرور معاف کردے گا اس کو کوئی روک نہیں سکتا، کوئی ٹوک نہیں سکتا الخ۔

(ص ۳۸۴_۶۶۲) (مفتی رحیم لاجپوری)

(۲۹) علماء حق کو برا بھلا کہنا کیسا ہے؟

سوال:۔ جاہل پیر رسمی واعظین اور مولود خواں حضرات نے ماہ محرم ربیع الاول اور ربیع الآخر میں علماء حق کو بدنام کرنے اور ان سے عوام کو بدظن کرنے کے لئے وعظ وتقاریر اور مجالس میلاد کا سلسلہ جاری کردیا ہے، جن کے ذریعہ مسلمانوں میں عملی خرابی اور اعتقادی گمراہی کی اشاعت کر رہے ہیں انجام کار عوام کے عقائد فاسدہ کو تقویت ملتی ہے اور وہ علمائے حق سے دور رہتے ہیں اس بنا پر علمائے دیوبند کے ساتھ ربط وضبط رکھنے والے خوش عقیدہ حضرات ان مذکورہ مہینوں میں بھی دیوبندی خیالات کے علماء کو وعظ کے لئے دعوت ودیگر وعظ کراتے ہیں جس کی وجہ سے عوام کے عقائد درست ہو رہے ہیں اور علماء کرام کے بارے میں جو بدظنی اور بدگمانی پھیلی ہے اس کا ازالہ ہو رہا ہے۔ اب جہاں دیکھئے دیوبندی علماء کے وعظ اور مجلس میں بڑے ذوق وشوق سے شرکت فرماتے ہیں اور فیضیاب ہو رہے ہیں۔ لیکن بعضوں کا کہنا ہے کہ ان مہینوں میں تقریر ووعظ کرنا، کرانا ہی بدعت ہے اور اپنے اسلام واکابر کے مسلک کے خلاف ہے۔ دیوبندی علماء سفر خرچ لیتے ہیں، ٹیکسی میں بیٹھ کر جاتے ہیں۔ بعض عالم ہدیہ قبول کرتے ہیں، یہ سب نادرست ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ شرعی حکم اس بارے میں کیا ہے؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں۔

الجواب:۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ماہ ربیع الاول اسلام میں بڑا بابرکت مہینہ ہے کہ اس ماہ میں آقائے نامدار سرکار مدینہ حضرت رسول مقبول ﷺ تشریف لائے جو منبع انوار اور فیوض وبرکات کا سرچشمہ اور مرکز ہیں ایک بزرگ فرماتے ہیں:

لھذا الشھر فی الا سلام فضل و منقبة تفوق علیٰ الشھور

ربیع فی ربیع فی ربیع ونور فوق نورِ فوق نور

(اس ماہ کی اسلام میں فضیلت ہے اور اس کی ایک فضیلت ایسی جو سب مہینوں پر سبقت لے جاتی ہے۔ ایک بہار ہے، موسم بہار میں بہار کے وقت صبح کے سہانے کے وقت میں نور بالائے نور بالائے نور۔)

اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کا صحیح بیان (خواہ ربیع الاول میں ہو یا دوسرے مہینہ میں) ثواب دارین اور فلاح دین کا موجب ہے۔ جنہوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ دیوبندی علماء ولادت شریفہ کے منکر ہیں، یہ صریح کذب اور بالکل غلط ہے۔ (سبحانک ھذا بھتان عظیم)

ہمارے اسلاف واکابر علماء دیوبند نے تصریح کی ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کا بیان کسی ماہ میں کسی دن بھی ہو، مندوب ومستحب اور خیر برکت کا باعث ہے جیسا کہ:

(۱) حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفس ذکر ولادت کوئی منع نہیں کرتا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۰۔ ج ۱)

نفس ذکر ولادت مندوب ہے اس میں کراہت قیود کے سبب آئی ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۹۔ ج ۱)

(۲) حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، نفس ذکر میلاد فخر عالم علیہ السلام کو کوئی منع نہیں کرتا بلکہ ذکر ولادت آپ کا مثل ذکر دیگر سیر و حالات کے مندوب ہے۔ (براہین قاطعہ۔ ۴)

(۳) حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا کون مسلمان ہوگا جو مصطفیٰ ﷺ کے وجود باجود پر خوش نہ ہو یا شکر نہ کرے۔ پس ہم پر یہ خالص تہمت اور محض افتراء اور نرا بہتان ہے کہ توبہ توبہ (نعوذ باللہ) ہم حضور ﷺ کے ذکر شریف یا اس پر خوش ہونے سے روکتے ہیں۔ حاشا وکلا حضور ﷺ کا ذکر تو ہمارا جز وایمان ہے (وعظ السرور ص ۸۲)

(۴) حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں اللہ علیم وخبیر شاہد ہے کہ ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر پاک دوسرے اذکار حسنہ کی طرح موجب رحمت اور باعث برکت ہے بلکہ حضور ﷺ کے بول و براز بلکہ آپ کے سواری کے

www.ahlehaq.org

گدھے کے پسینہ و پیشاب کا ذکر بھی بلاشبہ باعث ثواب ہے۔ (سیف یمانی بر فرقہ رضاخانی ص ۱۶۔۱۷)

البتہ میلاد کی رسمی مجالس کو ہمارے بزرگوں نے بدعت لکھا ہے۔ جن کی خصوصیات یہ ہیں:

(۱) چند لوگوں کا حلقہ بنا کر آواز ملا کر خوش الحانی سے گانا۔

(۲) تداعی یعنی ایک دوسرے کو بلانے کا اور اجتماع کا اہتمام اس قدر ہوتا ہے کہ اتنا فرض نماز و جماعت کا بھی نہیں کیا جاتا۔

(۳) قیام اس عمل کو بطور عقیدہ ضروری قرار دیا جاتا ہے۔

(۴) میلاد کی ایسی مجلس محفل کے متعلق اہل بدعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے ہیں لہذا ایک خاص وقت میں برائے تعظیم قیام کرتے ہیں اور آپ ﷺ کو حاضر ناظر مانتے ہیں۔

(۵) ربیع الاول کی بارھویں تاریخ کو یہ عمل بطور عقیدہ واجب اور ضروری قرار دیا جاتا ہے، اور اس کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے اسی لئے یہ لوگ فرائض و نماز با جماعت کے پابند نہیں ہوتے الا ماشاء اللہ۔

(۶) مولود کے اس رواجی طریقہ کو ایک رکن عظیم اور شعار اہل سنت قرار دیا گیا ہے جو لوگ اس کے پابند نہیں ہیں انہیں بدعقیدہ وہابی بدمذہب، خارج از اہل سنت بلکہ خارج از اسلام تک کہا جاتا ہے۔ فرض نماز قضا ہو مگر رسم مولود قضا نہ ہو۔ نماز با جماعت چلی جائے تو پرواہ نہیں مگر میلاد با قیام فوت نہ ہونے پائے۔

(۷) میلاد خوان اکثر و بیشتر بے علم و بے عمل فاسق ہوتے ہیں۔

(۸) من گھڑت روایتیں اور بے اصل واقعات اور قصص اور خلاف شرع امور سے ایسی مجلسیں خالی نہیں ہوتیں۔

(۹) شیرینی مٹھائی اس کے لئے ضروری ہے۔

مذکورہ عملی و اعتقادی خرابیوں کی وجہ سے ہمارے بزرگوں نے رسمی مجلس مولود کو بدعت فرمایا ہے۔ ان بزرگوں میں امام ابن الحاج المتوفی (۱۰۳۴ھ) وغیرہ بھی شامل ہیں۔ ملاحظہ ہو (کتاب المدخل ۱۵۷۔ ج المکتوبات امام ربانی ص ۱۲۰۔ ج ۳)

مگر عدم جواز کا یہ حکم عارضی ہے، اصلی و دائمی نہیں ہے۔ جب یہ غلط پابندیاں اور برائیاں

جن کی وجہ سے عدم جواز کا فتویٰ دیا گیا تھا نہ رہیں تو یہ حکم باقی نہ رہے گا جیسا کہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص ربیع الاول ہی میں آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ درد اور مرض جب دیکھا جاتا ہے جب ہی دوا دی جاتی ہے اور وہ مرض اس ماہ میں شروع ہوتا ہے اسی لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کا معالجہ اور اصلاح کی جائے۔ (وعظ الظہور۔ص ۴۸)

النور نامی وعظ بھی ربیع الاول میں ہوا جس میں حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں...... مگر قبل اس کے کہ اس کے متعلق کچھ بیان کیا جائے اس سوال کا جواب دیتا ہوں کہ اس وقت (آداب متعلقہ ذکر نبوی ﷺ) بیان کرنے کی کیا ضرورت ہوئی تو اول تو یہ سوال ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ حضور ﷺ کا ذکر مبارک ایسا نہیں کہ اس پر یہ سوال ہو سکے مگر یہ سوال ہمارے کم سمجھ مدعیان محبت اخوان کی بدولت پیدا ہوا ہے اور وہ، وہ لوگ ہے جو آج کل مولود میں تخصیصات کے پابند ہیں سوان حضرات نے حضور ﷺ کے ذکر کو خاص ازمنہ کے ساتھ مختص کر دیا ہے جیسے بعض مدعیان محبت حضرت حسینؓ نے ذکر حسین کو محرم کے ساتھ خاص کر دیا ہے، ایسا ہی ان مدعیان محبت نے حضور ﷺ کے ذکر مبارک کو ربیع الاول کے ساتھ خاص کر دیا ہے اور عجب نہیں کہ میرے اس وقت کے اس بیان سے کسی کے ذہن میں یہ بات آئی ہو کہ یہ بیان بھی شاید اسی وجہ سے ہو رہا ہے کہ یہ مہینہ اس بیان کا اور اس کے ذہن میں آنے سے دو قسم کے لوگوں کو دو تعجب پیدا ہوئے ہوں۔ منہمکین فی التخصیصات کو تو یہ تعجب ہے کہ یہ لوگ اس تخصیص پر کلام کرتے ہیں پھر خود اس کا ارتکاب کرنے کی وجہ کیا ہے ان لوگوں کے قول فعل مطابق نہیں ہوتے؟ اور ''مانعین تخصیصات'' کو یہ تعجب کہ اس نے محققین کا مسلک کیوں چھوڑا؟ بہر حال چونکہ ایک خاص جماعت نے ذکر رسول ﷺ کو خاص کر دیا ہے خاص اوقات کے ساتھ! اسی لئے اس وقت میرے اس بیان پر سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ ورنہ یہ سوال بالکل لایعنی تھا الخ (وعظ النور، ص ۴۰۳)

اور بعض خیر خواہ کہتے ہیں کہ اس بارے میں بحث ومباحثہ کرنے سے عوام میں بدنامی ہوتی ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ایسی بدنامی کے ڈر سے کب تک خاموش رہیں گے؟ اسی خاموشی کی وجہ سے منکرات بڑھ رہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ذکر شہادت اور ذکر ولادت باسعادت جب صحیح روایات اور جائز طریقہ سے ہو، تداعی واجتماع کا غیر معمولی اہتمام نہ ہو اور ضروری نہ سمجھا جائے تو محرم اور ربیع الاول میں بھی جائز

ہے بشرطیکہ اہل بدعت کی مجالس کی طرح نہ ہو اور واعظین ، مقررین حق تعالیٰ نے اس آیت کے جز میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے حقوق اور برکات بیان فرمائے ہیں۔ وجہ اس بیان کے اختیار کرنے کی اس وقت یہ کہ بعض محبین کی عادت ہے کہ وہ اس زمانہ (ربیع الاول) میں تذکرہ کیا کرتے ہیں حضور ﷺ کے فضائل کا اور یہ بڑی خوبی کی بات ہے مگر اس کے ساتھ جو ان کو غلطی واقع ہوتی ہے اس کا رفع کرنا بھی ضروری ہے۔ (ذکر الرسول ، ص ۲)

نیز فرماتے ہیں کہ چند سال سے میرا معمول ہے کہ ماہ ربیع الاول کے شروع میں ایک وعظ اس ماہ میں افراط و تفریط کرنے والوں کی اصلاح کے متعلق کہا کرتا ہوں۔ اس ماہ میں طبقاً وا ستطر اداً فوائد علمیہ و نکات و حقائق کا بیان بھی آ جاتا ہے۔

آج بارہ ربیع الاول ہے اسی تاریخ میں لوگ افراط تفریط کرتے ہیں ، اسی تاریخ کا بالتخصیص ارادہ نہیں کیا گیا اور نہ نعوذ باللہ اس تاریخ سے ضد ہے بلکہ الحمدللہ ہم اس تاریخ میں برکت کے قائل ہیں۔ پس یہ تاریخ اگر چہ بابرکت ہے اور حضور ﷺ کا ذکر شریف اس میں باعث مزید برکت کا ہے لیکن چونکہ تخصیص اس کی اور اس میں اس ذکر کا التزام کرنا بدعت ہے اس لئے اس تاریخ کی تخصیص کو ترک کر دیں گے۔ (وعظ السرور ، ص ۲)

حکیم الامت نے ماہ ربیع الاول میں بہت سے وعظ فرمائے ہیں۔ ''الظہور'' نامی وعظ اسی ماہ میں فرمایا اور اس ماہ میں وعظ نہ کہنے کے معتقدین بیان کے لئے اس ماہ کی تخصیص کرتے ہیں اور تم نے بھی کی۔ تو بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں کوئی تخصیص نہیں ، تخصیص کیسے؟ یہاں تو کوئی اور وعظ اس سے خالی نہیں جاتا کہ آپ کی تشریف آوری کی حکمتیں اور غایات اور اسرار و مقاصد کہا۔ حصل ان کا اتباع کامل ہے اس میں بیان نہ ہوں لیکن اب بھی شاید کسی کو شبہ ہو کہ اور زمانوں میں تو اس خاص اہتمام کے ساتھ اس کا بیان نہیں ہوا اور اس طرح خاص اسی ماہ میں کیوں کیا گیا تو اس لئے عرض ہے کہ ہم اس ماہ کو اس ذکر کے لئے ''من خیث انه زمان الو لا دہ'' مخصوص نہیں کیا ''بل من حیث انه یذکر فیه الخ'' یعنی اس وجہ سے تخصیص اس ماہ کی نہیں کی گئی کہ اس ماہ میں ولادت شریفہ ہوئی ہے ، اس لئے شریعت میں تو اس کا پتہ نہیں بلکہ اس وجہ سے تخصیص کی ہے کہ اہل بدعت اس ماہ ذکر ولادت شریفہ کی مجالس کیا کرتے ہیں اور ان میں بدعات سے نہیں بچتے۔ (۱۲ جامع)

جیسے حکیم صاحب اسی وقت دوا دیں گے جب درد ہو (الیٰ) پس محتاط علماء ہو! یہ حکم میلا دو

شہادت کی مجالس کا تھا۔ لیکن سوال میں جن مجالس کا حکم دریافت کیا ہے وہ مجالس وعظ ہیں، شہادت ومیلاد کی مجلس علیحدہ چیز ہے اور مجلس وعظ الگ۔ دونوں میں بڑا فرق ہے مجلس میلاد و شہادت سے اہل بدعت کی غرض وغایت، تاریخ اور دن منانا اور یادگار تازہ کرنا ہے اور اس میں از اول تا آخر شہادت امام حسینؓ اور ولادت فخر دو عالم ﷺ کا ذکر ہی مقصود ہے۔ ابتدا سے انتہا تک ولادت حسب نسب، صغرسنی، رضاعت، معجزات، ہجرت، جنگ و جہاد، شہادت وفات کا بالترتیب بیان مقصود ہوتا ہے اور ہر سال اسی کا اعادہ کرتے ہیں اور قیام مجلس میلاد کا جز ولاینفک ہوتا ہے۔ احکام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مقصود نہیں ہوتے بلکہ ان سے روکا جاتا ہے۔

اس کے برعکس ہمارے وعظ کی مجلس میں دن اور یادگار منانا مقصود نہیں اس میں رسمی قیام نہیں ہوتا اسی طرح بیان کی نہ وہ ترتیب ہوتی ہے، نہ وہ طرز ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں احکام دین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق شرعی قوانین وسنت کی اتباع اور بدعت کی مذمت اور نری رسموں کی تردید اور اہل بدعت کے اعتراضات والزامات کے مناسب جوابات اور صحیح طریق کی تعلیم اور تبلیغ ہوتی ہے اور واقعات وفضائل تمہیداً وضمناً بیان کئے جاتے ہیں جیسا کہ تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

''اصل میں اجتماع وعظ اور احکام سننے کے لئے ہو اور اس میں یہ مبارک واقع اور فضائل کا بیان بھی آ گیا یہ وہ صورت ہے جو بلانکیر جائز ہے بلکہ مستحب اور سنت ہے۔'' (اصلاح الرسوم ص۸۴)

وعظ کی مجلس کے لئے تداعی نیز اجتماع کا اہتمام اور اشتہار منع نہیں بلکہ مستحسن اور مطلوب ہے۔ معترض کے قول کے مطابق بیان کرنے والے اچھے دیوبندی علماء ہوتے ہیں۔ گجرات میں حضرت مولانا احمد رضا صاحب اجمیری دامت برکاتہم شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ راندھیر و مہتمم مدرسہ جامعہ مولانا محمد سعید صاحب اور مولانا عبدالجبار صاحب شیخ الحدیث مدرسہ انند وغیرہ، نیز بمبئی میں مولانا ابوالوفا صاحب اور مولانا محمد قاسم شاہجہان پوری دامت برکاتہم وغیرہ۔ یہ تمام علماء کرام بدعات کا قلع قمع کرنے والے اور مسنون طریقہ رواج دینے والے ہیں، پس ان کے وعظوں کی مجالس کو بدعت ٹھہرانا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟

حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ محققین کی عادت ہے کہ وہ ایک ہی فتویٰ سب کو نہیں دیتے اس لئے طبیب سے جب حلوہ کھانے کی نسبت پوچھا جائے تو اس کو پوچھنا چاہئے کہ حلوہ کون کھائے گا اگر معلوم ہو کہ مریض کھائے گا ناجائز کہہ دے اگر معلوم ہو کہ تندرست کھائے گا

www.ahlehaq.org

جائز کہہ دے۔ اب یہ ممانعت مریض کی سن کر اگر کوئی کہے کہ یہ حلوہ کے منکر ہیں تو کیسی بیوقوفی ہے۔

حضرت مولانا گنگوہی سے ایک نوعمر مولوی نے پوچھا کہ قبروں سے فیض حاصل ہوتا ہے؟ یا نہیں؟ مولانا نے فرمایا۔ کون فیض لینا چاہتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں۔ فرمایا کہ نہیں ہوتا تو یہ محققین کی شان ہے۔ (رسالہ نفی الحرج، ص ۳۱)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ فرماتے ہیں۔ باقی آپ کا یہ ارشاد کہ اہل سنت میں سے کچھ عالم ذکر شہادتین کو جائز سمجھتے ہیں اور اس کے موافق ذکر شہادتین بروز عاشورہ کیا کرتے ہیں اور بعض علماء جائز نہیں سمجھتے اور اس بنا پر اس ذکر کو منع کرتے ہیں۔ سو اگر یہ سچ ہے تو بیجا نہیں، اول ایک مثال عرض کرتا ہوں پھر اصلی مطلب پر آتا ہوں۔ ایک ایک دوا اور ایک ایک غذا میں کئی کئی تاثیریں ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے کسی مرض میں مفید اور کسی مرض میں صفر ہوتی ہیں۔ سو اس بنا پر کسی مریض کو کوئی طبیب اس دوا کو بتلاتا ہے اور کسی مریض کو کوئی طبیب منع کرتا ہے ظاہر میں اس کو اختلاف سمجھتے ہیں اور اہل فہم اس کو اختلاف رائے نہیں سمجھتے بلکہ اختلاف مرض اور اختلاف موقع استعمال سمجھتے ہیں۔ جب یہ بات ذہن نشین ہوگئی تو سنئے جو عالم ذکر شہادتین کرتے ہیں یا انہوں نے کیا ہے ان کی غرض یہ ہے کہ سامعین کو یہ معلوم ہو جائے کہ دین میں جانبازی اور جانثاری اور پختگی اور ثبات واستقامت چاہئے۔ تقیہ اور نامردہ پن نہیں چاہئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے نہ جان و مال کا لحاظ کیا نہ زن و فرزند کا خیال کیا، نہ بھوک پیاس کا دھیان کیا، نہ اپنی بے کسی و بے سروسامانی کا لحاظ کیا، جان نازنین پر راہ خدا میں کھیل گئے اور خویش واقربا اور احباب کو قتل کرا دیا پر دین کو بٹہ نہ لگنے دیا۔ اور جو صاحب منع فرماتے ہیں وہ اس وجہ سے منع فرماتے ہیں کہ حضرات شیعہ کے شب و روز کی شکوہ وشکایت ونالہ وفریاد بے بنیاد سے اکثر عوام کے کان بھرے ہوئے ہے اور تمام روایات صحیحہ اور سقیمہ کا ان کو سلیقہ نہیں اور شکر رنجی باہمی انبیاء و اولیاء کی ان کو خبر نہیں۔ نیز ناخوشی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعتراضات کہ جن سے قرآن شریف معمور ہے ان کو اطلاع کی نہیں اس لئے یہ اندیشہ ہے کہ بوجہ کم فہمی ایسے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جن کی مدح سے قرآن مالا مال ہے اور ان کی مغفرت اور عالی مراتب ہونے پر اور خدا کے ان سے راضی ہونے پر شاید بدظن ہو کر اپنی عافیت نہ خراب کر بیٹھیں کیونکہ خدا کے دوستوں سے دشمنی

ہوئی تو پھر خدا سے پہلے ہوگی۔ بالجملہ یہ اختلاف علماء کہ ایک ذکر شہادتین کو روا رکھتا ہے اور ایک ناجائز سمجھتا ہے اختلاف رائے نہیں امراض کے باعث یہ اختلاف علاج و پرہیز ہے میں دونوں کے ساتھ ہوں اور دونوں کو حق سمجھتا ہوں۔ (فیوض قاسمیہ ص ۸-۹)

محدث حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے پہلے زمانے میں عوام محتاج تھے اور نائبین رسالت محتاج الیہ کہ جتنا بھی ان پر تشدد ہوتا وہ اس کا اثر لیتے، پریشان ہوتے اور توجہ و رجوع کیا کرتے تھے مگر اب تو وہ زمانہ ہے کہ خود طالب بن کر لگے لپٹے رہو اور کچھ کام اصلاح کا نکال لو تو نکالو ورنہ عوام کو اصلاح کی پرواہ تو کیا حس بھی نہیں ہے، پس اصلاح امت کے لئے اللہ اور رسول کی خوشی کی خاطر سب ہی رنگ بدلنے پڑیں گے کہ ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دیگر ہاں معصیت کا ارتکاب کسی حال جائز نہیں۔ (کتاب تذکرۃ الخلیل پریس)

اس زمانے میں ہر جگہ مجالس وعظ کے انعقاد کی خاص ضرورت ہے۔ لادینی حکومت ہے دنیوی تعلیم میں زیادہ منہمک ہونے کی وجہ سے عوام اور خواص دینی تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں نہ وہ مدرسہ کا قصد کرتے ہیں نہ کتابیں پڑھتے اور سمجھتے ہیں، اس لئے عوام کے لئے اسلامی تعلیم سے واقفیت کے لئے وعظ ہی سب سے بڑا ذریعہ ہے دوسری طرف رضا خانی مولوی اہل حق کو بدنام اور ان کی تکفیر و تذلیل کرنے اور ان کے فیوض و برکات سے عوام کو روکنے اور سنت کو مٹانے اور بدعت کو ترویج دینے کے سلسلہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ بالخصوص محرم، ربیع الاول، ربیع الآخر میں ان ایمان کے لٹیروں ڈاکوؤں کو گمراہ کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔ بھولے بھالے عوام ان کی رنگ آمیزی میں پھنس کر علمائے حق سے بدظن ہو جاتے ہیں اور ان علماء کے فیوض و برکات سے جو در حقیقت وارث الانبیاء ہیں محروم رہتے ہیں اور ان کی بدعقیدگی میں اور پختگی ہوتی ہے۔ آہ اس طرح سے ان مبارک مہینوں کو جو نیکیوں کا موسم بہار ہو سکتے ہیں خرابیوں اور برائیوں کا وبائی موسم بنا دیتے ہیں بنا بریں ضرورت اور اشد ضرورت ہے کہ دین و شریعت کے اطباء حاذق یعنی علمائے حق جس وقت اور جیسا ضرورت محسوس کریں فوراً پہنچ جائیں، وعظ و نصیحت کریں اور عوام کو بدعت پرست واعظوں اور گمراہ کن مرثیہ خوانوں کے مکر و فریب کے کمند جال میں پھنسنے سے بچائیں یہ بروقت دین کی سب سے بڑی خدمت ہوگی۔ محرم ربیع الاول میں لوگ بآسانی اور شوق سے جمع ہو جاتے ہیں اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔

دارالعلوم دیوبند کے موجودہ دور کے مفتی اعظم سید مہدی حسن صاحب مدظلہ زمانہ قیام

راندیر سورت میں محرم اور ربیع الاول میں بعض تاریخوں میں وعظ فرماتے تھے۔ بارہویں ربیع الاول کو آپ نے بھی کئی بار وعظ فرمائیں ہیں۔ فی الحال محرم و ربیع الاول میں علماء دیوبند الگ الگ دنوں میں تقریر کرتے ہیں کسی جگہ دس بارہ روز تک ہوتی ہیں اور وہ بھی ایک ہی آدمی تقریر نہیں کرتا کسی نے دو دن کسی نے چار دن، شاید ہی کسی نے دس بارہ دن تقریر کی ہو۔ اگر پورے دس بارہ روز تقریر کریں جب بھی کوئی حرج نہیں یہ بدعت کے مقابلہ میں ہیں۔ اگر اہل بدعت پندرہ روز بیان کریں تو ہم بھی پندرہ روز بیان کریں، ماحصل یہ کہ جب تک سنت کی تردید ہوتی رہے گی۔ بدعت کی تردید ضرور ہوگی تاہم اگر تشابہ کا احتمال ہو تو ایک دو روز کم و بیش تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

لکھنؤ میں مدح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں مدح صحابہ کے اجلاس ہوئے اور جلوس نکلے اور دیوبندیوں کی طرف سے اعلان ہوا کہ جب تک قدح صحابہ کا سلسلہ جاری رہے گا مدح صحابہ کا سلسلہ بھی جاری رہے گا جس کی سرپرستی حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی اور مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالشکور صاحب رحمۃ اللہ فرما رہے تھے۔ کیا یہ بھی بدعت تھا، اگر نہیں تھا تو اہل بدعت کے مقابلہ میں اہل سنت کے وعظوں کی مجلس کیونکر بدعت ہوگئی؟ اس فرق کی وجہ کیا ہے؟ البتہ محض یادگار منانے کے لئے اور رسماً ایصال ثواب کے ارادہ سے دسویں محرم اور بارہویں ربیع الاول اور گیارہویں ربیع الثانی وغیرہ کی تعین و تخصیص کی جاتی ہو جس طرح کہ تیجہ (سوئم) چالیسواں یا برسی کی تقریبات ہوتی ہیں یہ بیشک ممنوع ہے ان میں شرکت بھی منع ہے ہاں ان میں جو اعتقادی و عملی خرابیاں ہوتی ہے ان کی اصلاح کی غرض سے کبھی کبھار کسی خاص موقع پر چلا جائے تو منع نہیں اور بقیہ دونوں حضرات شریک ہوئے اور فرمایا کہ ایسے موقع پر مولانا تھانوی تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ہم فتویٰ (لمعات الدین، صفحہ ۲۴) واعظ سفر خرچ ضرورتاً لے سکتا ہے اس کو ٹیکسی میں سفر کرنا بھی جائز ہیں۔

اگر اس کو بلایا جائے اور وہ اپنا مکان اور کاروبار چھوڑ کر سفر کرے اور اس میں اس کو حرج ہوتا ہو اور وہ حاجت مند بھی ہو تو اس کے لئے ہدایا لینے کی بھی گنجائش ہے تاہم اپنے علماء میں استطاعت ہوتی ہے تو بچتے رہتے ہیں اگر کوئی واعظ کسی وجہ سے کبھی لینے کا لئے مجبور ہو تو اس کو عوام کے سامنے بدنام کرنا اور عوام کو اس طرف وقتاً فوقتاً متوجہ کرنا ایک نہایت ہی خلاف شان اور ذلیل حرکت ہے اور علماء کے اعزاز و اکرام کو گھٹانا ہے۔ اگر کسی سے کچھ لغزش ہوگئی تو اس کی اصلاح کا

طریقہ یہ نہیں ہے۔

ایک بار مجمع میں حضرت فضیلؒ سے شکایت ہوئی کہ حضرت سفیان بن عیینہؒ نے شاہی تحفہ قبول کیا۔ شیخ نے مجمع میں یہ کہہ کر بات ٹال دی کہ جی نہیں سفیان نے اپنا حق وصول کیا ہوگا اور وہ بھی ناقص پھر خلوت میں حضرت سفیان کو قریب بٹھا کر نہایت نرمی سے نصیحتاً فرمایا کہ اے ابوعلی ہم اور تم اگر چہ بزرگ نہیں لیکن ان کے محبوب اور صحبت یافتہ ضرور ہیں مطلب یہ کہ ہم کیونکر اس گروہ میں شمار کئے جاتے ہیں لہذا ہم کو ایسے فعل سے بچنا چاہئے جس کو لوگ دلیل بنالیں اور اس کے حوالہ سے بزرگوں کے نام پر عیب لگا دیں۔ **قال بعضهم للفضيل ان سفيان بن عيينه الخ**۔ کتاب الاربعین امام غزالیؒ، صفحہ ۳۷۔

حضرت مولانا زکریا صاحب مدظلہ شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارن پور فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں علماء کی طرف سے بدگمانی وبے توجہی ہی نہیں بلکہ مقابلہ اور تحقیر کی صورتیں بالعموم اختیار کی جارہی ہیں یہ امر دین کے لحاظ سے نہایت ہی سخت خطرناک ہے۔ (فضائل تبلیغ فصل نمبر ۶، صفحہ ۲۶) حضرت سعید بن مسیب تابعی فرماتے ہیں شریف اور عالم آدمی میں کچھ نہ کچھ عیب تو ہوتا ہی ہے شادی کے موقع پر رسمی وعظ ہوتے تھے وہ بھی بند ہو گئے۔ قرآن کا مقام قوالی نے لے لیا ہے اگر ہم وعظ کہنا بند کر دیں گے تو بدعت کا زور بڑھ جائے گا اور ہوسکتا ہے کہ بدعتی عالموں کی رسائی وہاں بھی ہو جائے جہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے کیونکہ اہل حق کے وعظ کی مجلس نہ ہوگی تو عوام اہل بدعت کی طرف مائل ہو جائیں گے۔

لہذا یہ وعظ سودمند ہونے کے لئے ساتھ ساتھ رفع ضرر کے لئے مفید ہیں اور ان میں نقصان سے بچنے کا پہلو بھی غالب ہے اگر مجلس وعظ میں کوئی شے قابل اعتراض ہو تو اس کی برائی واضح کر دی جائے اور اصلاح کی فکر کی جائے وعظ کی مجلس ہر طرح منکرات سے پاک ہونے کا انتظار نہ کیا جائے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جو کام خود شرعاً ضروری ہو تو اس کو ترک نہ کیا جائے اور اس میں جو خرابی ہو اس کی اصلاح کی فکر کی جائے۔

وروی عن الحسن انه حضر هو وابن سیرین جنازة الخ (یعنی حضرت حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ ایک جنازہ میں شریک ہوئے وہاں نوحہ کرنے والی عورتیں بھی تھیں حضرت ابن سیرین واپس لوٹ گئے حضرت حسن بصریؒ سے یہ بات کی گئی کہ ابن سیرین واپس ہو گئے ہیں، تو آپ نے فرمایا اگر یہ ہوا جہاں ہم نے باطل کو دیکھا تو حق کو چھوڑ دیا اور وہاں سے چلے

آئے تو یہ باطل بڑی تیزی اور پھرتی سے ہمارے دین میں پھیل جائے گا ہم تو واپس نہیں ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ اس لئے واپس نہیں ہوئے کہ جنازہ میں شرکت کرنا تو حق بات ہے شریعت میں اس کی دعوت دی گئی ہے اور اس کی ہدایت کی گئی ہے تو اگر وہاں کوئی مصیبت کرنے لگے تو اس کی وجہ سے حق کو اور فریضہ کو نہیں چھوڑا جائے گا۔

(احکام القرآن ص۳۵۴۔ ج۳)

رامپور میں ایک خوشی کے موقع پر حضرت اشرف علی صاحب تھانویؒ مدعو کئے گئے تھے وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ دعوت کے مجمع میں بہت اہتمام ہے اور فخر و تفاخر کا رنگ ہے مولانا تھانوی رحمتہ اللہ علیہ واپس لوٹ گئے لیکن وہ حضرات جن کے عیوب کا تذکرہ مناسب نہیں ایسے لوگ ہیں جن کے فضائل اور نیکیاں ان کے برائیوں اور عیوب کے مقابلہ میں زیادہ ہوں ان کی خرابیوں کو ان کی بعض خوبیوں اور قابلیتوں کی وجہ سے قبول کرلو۔ (صفوۃ الصفوۃ)

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ سخی کے گناہ نیز عالم کی لغزش اور سلطان عادل کی ترشی اور تیزی سے درگزر کرو۔ (کنزالعمال، ص۲/۳۹۳) واللہ اعلم

www.ahlehaq.org

باب الکفر والارتداد

(۳۰) حضور ﷺ کی توہین کرنا ارتداد و کفر ہے

سوال:۔ ایک صوفی کے مکان پر وعظ ہوا اور اس میں نبی کریم ﷺ کی شان مبارک میں توہین کے الفاظ استعمال ہوئے اور ایک شخص نے کہا کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ بہت درست اور صحیح ہے۔ پھر ان تین آدمیوں نے ایک جلسہ عام میں توبہ کی۔ کیا ان کی توبہ قابل یقین ہے یا نہیں؟ اور نکاح رہا یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر کوئی ایسا کلمہ (بات) زبان سے نکلا جو شرعاً توہین والی بات ہے اور اس پر ارتداد کا حکم ہو سکتا ہو تو ایسی حالت میں ان کا نکاح باقی نہ رہا، البتہ توبہ کرنا اور اسلام لانا ان کا مقبول ہے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح کرنی چاہئے اور پوری بات اگر تحریر میں لائی جائے تو معلوم ہو کہ اس میں تاویل ممکن ہے یا نہیں؟ (اگر تاویل ممکن ہو تو کفر نہ کہا جائے گا بلکہ محض توبہ واستغفار کرنا ضروری ہوگا ورنہ تجدید اسلام اور تجدید نکاح اور علی الاعلان توبہ ضروری ہوگی) یہ ساری تفصیل فتاویٰ شامی باب المرتد میں موجود ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۱) میں خدا اور رسول کو نہیں مانتا کہنا کفر ہے

سوال:۔ کسی مرد یا عورت نے یہ الفاظ کہے کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں مانتے (العیاذ باللہ) کہا ایسے شخص پر ارتداد کا حکم کیا جائے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ یہ الفاظ کہنے والے پر کفر وارتداد کا حکم کیا جائے گا اور اس کا نکاح باطل ہوگا۔ جیسا کہ کتب فقہ میں ہے (مسایرہ میں مذکور ہے کہ ہر وہ بات جو مسلمان ہونے کی نفی کرے یا کسی حکم

اسلامی ضروریہ کی تکذیب کرے تو وہ کفر ہے اسی طرح شامی میں ہے کہ کفر نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی "ضروریات دین" میں سے کسی بات کے انکار (تکذیب) کو کہتے ہیں۔) (فتاویٰ شامی باب المرتد)
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۲) رسول اللہ ﷺ کی روح کے حلول کا دعویٰ کفر ہے

سوال:۔ ایک پیر کا دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح (نعوذ باللہ) مجھ میں حلول کر گئی ہے اور امام مہدی کی روح بھی۔ اس سے بہت سے مرد وعورت مرید ہیں اس کی نسبت کیا حکم ہے اور اس سے مرید ہونا کیسا ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ عقائد کفر کے عقائد ہیں اور مذکورہ پیر گمراہ اور بے دین ہے اس سے مرید ہونا اور اس کی اتباع کرنا درست نہیں ہے یہ "ضَلُّوا فَاَضَلُّوا" (الحدیث) کا مصداق ہے (یعنی خود بھی گمراہ ہے دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے) اس سے مرید ہونے سے بچیں۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۳۳) "میں قرآن وحدیث کو نہیں مانتی" کہنا کفر ہے

سوال:۔ ہندہ کے والد نے اس کا نکاح نابالغی میں ہی غیر کفو میں کر دیا تھا۔ بالغ ہونے کے بعد ہندہ شوہر کے ہاں یہاں جانے سے انکار کرتی رہی سب نے اس کو سمجھایا کہ شریعت کی رو سے تمہارا نکاح ہو چکا ہے اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے۔ جس پر ہندہ نے جواب دیا کہ ہم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں۔ اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ یہ جملہ کفر وارتداد کا ہے (کیونکہ اگر کوئی شخص یہ جملہ مذاق میں بھی کہہ دے اگرچہ اس کا معتقد نہ ہو) اور اسے غیر اہم سمجھ کر کہہ دے یعنی اس کے معنی کا قصد کئے بغیر اپنے اختیار سے کہہ دے تو وہ مرتد ہو جائے گا۔ (شامی باب المرتد) اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے لہٰذا ہندہ کا نکاح زید سے قائم نہ رہا (کیونکہ مرتد ہو چکی ہے البتہ اس کو چاہئے کہ علی الاعلان توبہ کرے تجدید اسلام کرنا ضروری ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۴) قرآن حکیم کی تحقیر کرنا یا اسے گالی دینا کفر ہے

سوال:۔ دو شخصوں نے آپس میں تنازعے کے دوران کہا کہ اگر تم قرآن اٹھالو تو اس چیز کو لے جاؤ۔ تو دوسرے نے کہا (نعوذ باللہ) قرآن پر کتے پیشاب کریں یا کوئی اور دوسری گالی دے اور پھر توبہ سے انکار بھی کرے تو اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

الجواب:۔ قرآن کریم کی تحقیر کرنا، اسے گالی دینا کفر ہے ایسا کہنے والا کافر و مرتد ہے لہذا اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔ اس پر تجدید اسلام اور تجدید نکاح اور توبہ و استغفار لازم ہے۔ اور جب تک یہ شخص توبہ نہ کرے اس سے کفار و مرتدین والا معاملہ کرنا چاہئے۔ اس سے قطعاً علیحدگی اور متارکت کی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **"فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین"** (الانعام آیت نمبر ۱۴)

(ترجمہ) "نصیحت کے بعد سرکش قوم کے ساتھ مت بیٹھ۔" (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۵) "اگر گناہ ہے تو میں اکیلا جوابدہ ہوں" کفر نہیں ہے

سوال:۔ بعض عورتیں اور مرد اگر کسی کام کو کرتے ہوں اور وہ خلاف اسلام ہو انہیں منع کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ اگر گناہ ہے تو تم سب اس سے بری ہو، سب کا گناہ میرے اوپر رہا میں اکیلا خدا کو جواب دے لوں گا اگر کہا جائے کہ توبہ کرو تو وہ توبہ کرنے سے منع کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کا شرعاً کیا حکم ہے؟ ان الفاظ سے کفر لازم آتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ایسا کہنے والا شخص سخت گناہ گار ہوتا ہے اور توبہ سے انکار کرنا بھی سخت گناہ ہے کفر تو اس وجہ سے نہیں کہہ سکتے کہ تاویل ممکن ہے کہ وہ کسی کے کہنے سے توبہ نہیں کرتا بہر حال ایسے شخص سے بات چیت نہ کی جائے۔ ارشاد باری ہے کہ (مومنوں سے) جب جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو وہ ان کو کہتے ہیں تم کو سلام ہے (الفرقان) اس کے علاوہ بحکم قرآن ایک کا گناہ دوسرے کے ذمہ نہیں ہو سکتا۔ (النجم، آیت نمبر ۲۰)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۳۶) مرتد سے تعلقات اور میل جول حرام ہے

سوال:۔ ایک مسلمان عیسائی ہوگیا اس سے دوستی رکھنا، محبت رکھنا اور خندہ پیشانی سے ملنا جلنا اور کھانا پینا کیسا ہے؟

الجواب:۔ وہ شخص جو اسلام سے پھر کر عیسائی ہوگیا وہ مرتد ہوگیا۔ اس سے تعلقات اور میل جول رکھنا حرام اور ناجائز اور ممنوع ہے (اور کفر سے تعاون ہے اور اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق بدعتی سے تو خیر کے لئے ملنا بھی اسلام کو گرانے پر تعاون ہے) اس لئے جو لوگ اس سے خندہ پیشانی سے ملے اور اس کے ساتھ جنہوں نے کھایا پیا سب سخت گناہگار ہوئے اس سے توبہ کریں اور آئندہ اس سے اجتناب کریں۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۷) شوہر یا بیوی کا قادیانی، پرویزی یا رافضی بن جانا

سوال:۔ اگر شادی شدہ مرد یا عورت اہل سنت والجماعت سے منحرف ہوکر قادیانی، پرویزی یا رافضی ہو جائیں یا اور کسی ایسے مذہب میں چلے جائیں جن کے کفر کے علماء قائل ہیں تو اس کا سابقہ نکاح بحال رہ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر سنی مسلمان شادی شدہ عورت یا مرد کوئی ایسا مذہب اختیار کر لے جو باتفاق علماء کفر وارتداد ہے جیسے پرویزی، قادیانی، اسماعیلی یا غالی قسم کے رافضی شیعہ (جو تحریف قرآن یا حضرت عائشہؓ پر تہمت یا صحابیت حضرت ابو بکرؓ کے انکار کے قائل ہوں) ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

لیکن اس میں یہ بات قابل وضاحت ہے کہ اگر بیوی شوہر سے نکاح توڑ کر محض علیحدگی کے لئے کفر کا حیلہ اختیار کرے تو فقہائے حنفیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس عورت کا نکاح ٹوٹ جائے گا مگر اس کا نکاح جبراً اسی کے شوہر سے ہی کرایا جائیگا۔ اور مشائخ بلخ کا یہ فتویٰ ہے کہ ایسی عورت کا نکاح شوہر سے ٹوٹے گا ہی نہیں۔ اس لئے اگر کوئی عورت اس طرح کا حیلہ کرے گی تو اس کا نکاح دوبارہ صرف اسی شوہر سے کرایا جائے گا۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۳۸) ''مجھے قرآن کی یا اسلام کی ضرورت نہیں، خدا رسول سے کچھ واسطہ نہیں'' کفریہ جملے ہیں

سوال:۔ اگر کوئی شخص کسی بات کے جواب میں کہہ دے مجھے قرآن کی ضرورت نہیں یا کہے مجھے اسلام کی ضرورت نہیں یا کہے مجھے خدا اور رسول سے کچھ واسطہ نہیں۔ کیا ان جملوں کا قائل مسلمان رہ سکتا ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ بالا تمام جملے اپنے قرائن کے اعتبار سے کفریہ جملے ہیں ان جملوں میں کوئی بھی جملہ بطور استہزاء، استخفاف یا کسی اور وجہ سے کہہ دیا تو قائل کو تجدید اسلام و تجدید نکاح کرنا چاہئے اور توبہ استغفار کرنا چاہیے اور آئندہ ایسے کلمات سے اجتناب ضروری ہے۔ (بطور استہزاء یا مذاق میں یا کھیل میں اس طرح کے جملے کہنے کی تفصیل فتاویٰ شامی، فتاویٰ تاتارخانیہ وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۹) اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ بڈھا یا بڑے میاں کہنا

سوال:۔ زید نے کسی بات میں یہ کہا کہ اب رمضان آنے والا ہے اور اب ہمیں بڈھے کا حکم ماننا پڑے گا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تو بہت پرانا ہے کیا اب بھی بڈھا نہیں ہوا ہوگا؟ (اور آج کل کمیونزم کو پڑھنے والے لوگ بھی مذاق میں اللہ تعالیٰ کو بڈھے میاں، بڑے میاں، جیسے الفاظ سے پکارتے ہیں۔ اور ایک صاحب تو آسمان کی طرف اشارہ کر کے ارے او بڑے میاں سدھر جاؤ کے الفاظ کہتے ہوئے نظر آئے) ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ یہ کلمات کفریہ ہیں (اور اللہ تعالیٰ کی شان میں سخت گستاخی ہے) اس لئے ان کے قائل کو تجدید ایمان کرنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس کی شان کے نامناسب الفاظ سے موصوف کرنا، یا اس کے کسی نام یا حکم کا مذاق بنانا کسی وعدے یا وعید کا انکار یا استہزا کرنا یہ سب کفر ہے۔) (فتاویٰ عالمگیری)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۰) اگر نماز سے ہی آدمی مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی

سوال:۔ بہت سے بے نمازی مرد اور خواتین ایسے ہیں کہ اگر انہیں یہ کہا جائے کہ تم کیسے مسلمان ہو کہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو وہ جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ اگر نماز سے ہی مسلمانی ہے تو میں کافر ہی سہی یا کوئی شخص یہ کہے کہ جاؤ جاؤ تم بڑے نمازی ہو تم ہی جنت میں جانا ہم دوزخ میں رہیں گے۔ ایسے لوگ مسلمان ہیں یا کافر؟

الجواب:۔ یہ کلمات کفر کے ہیں اس کا قائل کافر ہے اس کو توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا لازم ہے (کیونکہ شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ اگر کسی کفر یہ جملے کے معنی سمجھتے ہوئے جملہ کہا اگر چہ اس کا اعتقاد وہ نہ ہو اور اپنی مرضی سے کہے تو اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۱) خلفاء راشدینؓ اور حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والا شخص کافر ہے

سوال:۔ کچھ لوگ خلفاء راشدینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں نامناسب الفاظ، گالی، دشنام وغیرہ کہتے یا تہمت وغیرہ لگاتے ہوں وہ دائرہ اسلام میں ہیں یا نہیں۔ ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا، ان سے ہمدردی کرنا کیسا ہے؟ اور ان سے میل جول رکھنے والا کیسا ہے؟

الجواب:۔ خلفاء راشدینؓ پر سب وشتم کو بہت سے علماء نے کفر قرار دیا ہے بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والے اور واقعہ افک کے قائلین کو کافر قرار دیا ہے کیونکہ اس میں نص قطعی (قرآنی حکم) کا انکار ہے۔ ایسے لوگوں کا ذبیحہ درست نہیں ان سے میل جول رکھنا، دوستانہ تعلقات رکھنا حرام ہے اور جو بھی ان سے میل جول رکھے وہ عاصی اور فاسق ہے۔ توبہ کرے۔ (دیکھئے فتاویٰ شامی)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۲) وید قرآن اور بائبل میں فرق کو نہ ماننا اور ان کے احکام کو یکساں قابل عمل سمجھنا کفر ہے

سوال:۔ بعضے جاہل پیر اور موجودہ دور کے نام نہاد پڑھے مرد و خواتین جو خود کو سیکولر اور لبرل کہتے ہیں، وہ وید (ہندوؤں کی کتاب) بائبل اور قرآن میں کسی قسم کے فرق کے قائل نہیں، ان سب کے پیروکاروں کو اللہ تعالیٰ کا ہی پیروکار سمجھتے ہیں، وید اور بائبل کو بھی قرآن کی طرح واجب العمل مانتے ہیں، اور کہتے ہیں بائبل والا بھی اللہ کے حکم کو مانتا ہے۔ قرآن والا بھی اور وید والا بھی، اس لئے کفر و اسلام ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ یہ کلمات کفر کے ہیں اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے، اس کی دعوت دینے والے، اور اس کے قائلین سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر و مرتد ہیں۔ یہ لوگ پیر اور عالم کہلانے کے لائق نہیں ہیں مسلمانوں کو ان کے مکائد اور عقائد سے احتراز لازم ہے ان کی باتوں کو سننے سے بھی گریز کریں۔ (کیونکہ جو شخص کفر و اسلام کے ایک ہونے کا قائل ہے وہ کافر ہے اور جو شخص کفر سے راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(اس مسئلے میں ایک وضاحت ضروری ہے کہ گذشتہ زمانوں کے انبیاء کے اس وقت کے پیروکار یقیناً مسلمان تھے لیکن بعد میں ان کتابوں میں تغیر ہو گیا اور پھر دوسرے انبیاء کے آنے سے ان کا اتباع ان پر واجب ہو گیا جیسے یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیروکار تھے ان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع واجب ہوئی تھی اور عیسائیوں اور یہودیوں پر نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد آپ ﷺ کی اتباع واجب ہوگئی لہذا جنہوں نے دین محمدی قبول کیا وہ مسلمان ٹھہرے اور انکار کرنے والے کافر ہو گئے۔ اس لئے اس وقت کے موجودہ یہودی اور عیسائی یقیناً کافر ہیں اور اوپر جس قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہے وہ دنیا کے ہر مذہب کو اپنی جگہ درست اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس وقت صرف اور صرف دین محمدی یعنی اسلام کی اتباع ضروری ہے اسلام کا انکار اور کسی دوسرے مذہب کا اس وقت اتباع یقیناً کفر ہے۔)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۳) ''میں کافرہ تجھ مومن سے اچھی ہوں'' کہنا کفر ہے

سوال:۔ ہندہ نے اپنے بچے کو محبت میں آ کر یہ کہا کہ یہ بچہ مجھے تمام جہاں میں سب سے بہتر اور اچھا ہے۔اس کے خاوند نے کہا کہ کمبخت دنیا میں انبیاء و اولیاء بھی ہیں ان سے بہتر کون ہوگا؟ تو وہ بولی یہ سب سے اچھا ہے۔اس کے خاوند نے کہا کہ تو کافرہ ہوگئی ہے اس پر اس نے کہا کہ ''میں کافرہ ہی تیرے جیسے ایماندار سے اچھی ہوں۔'' ان کلمات کے کہنے سے ایمان پر کیا اثر پڑا؟

الجواب:۔ یہ کلمات کفر کے ہیں اس سے ہندہ کافرہ ہوگئی اور اب تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۴) جادو کا وجود برحق ہے

سوال:۔ زید کہتا ہے میں سحر کا قائل نہیں۔زید کا کہنا غلط ہے یا صحیح؟

الجواب:۔ اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ جادو برحق ہے یعنی اس کا اثر ہو جاتا ہے۔جیسا کہ احادیث سے ثابت کہ رسول اللہ ﷺ پر بعض یہود نے سحر کیا اور آپ ﷺ پر اس کا اثر ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو دور فرمایا۔تفسیر خازن میں ہے کہ اہل سنت والجماعت کا یہ مسلک ہے کہ سحر کا وجود اور حقیقت ہے اور جادو کرنا کفر ہے۔زید اگر اس کے وجود کا قائل نہیں ہے تو اسے مذہب اہل سنت والجماعت کی تحقیق کرنی چاہئے خود بغیر علم کے کوئی رائے قائم کر لینا ٹھیک نہیں ہے حدیث میں ہے کہ عاجز کی شفاء سوال میں ہے۔(الحدیث) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۵) ''فلاں تو تمہارا خدا ہے'' کہنا کفر ہے

سوال:۔ گھروں میں اگر لڑائی ہو رہی ہو اور کسی شخص کا صلح صفائی یا دلیل کے طور پر نام لے لیا جائے تو عورتیں کہہ دیتی ہیں کہ ''ہاں فلاں تو تمہارا خدا ہے۔'' کیا اس کے کہنے سے ایمان پر اثر پڑتا ہے؟

الجواب:۔ ان الفاظ سے کفر ہو جاتا ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۶) روضۂ اطہر پر"الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"کہنا جائز ہے

سوال:۔ روضۂ اطہر پر جا کر"الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ"کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر"الصلوٰۃ السلام علیک یارسول اللہ"کے کہنے سے سلام پیش کرنا جائز ہے۔ جو لوگ اس سے منع کرتے ہیں، شاید اس لئے کرتے ہیں کہ اس سے نداءلغیر اللہ لازم آتی ہے۔لہذا واضح رہے کہ ایسی نداءلغیر اللہ ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ وہ نداءلغیر اللہ ممنوع ہے جو غائب کے لئے ہو اور اسے نفع وضرر کا مالک سمجھتے ہوئے پکارا جائے، یہ نداء شرک ہوتی ہے۔

البتہ حاضر کو بلفظ"یا"خطاب کرنا جائز ہے یہ نہ شرک ہے نہ منع ہے مسلم وکافر کا اس میں اختلاف نہیں ہے، باہمی گفتگو میں ہر شخص دوسرے کو بصیغہ خطاب مخاطب کرتا ہے اور قریبی شخص کو بلانے کے لئے"یا"اور"اے"کا صیغہ تمام زبانوں میں مستعمل ہے۔حق تعالیٰ جل شانہ نے انبیاء علیہم السلام کو بلفظ"یا"خطاب فرمایا ہے۔جیسے یاابراہیم یاموسیٰ یازکریاوغیرہ۔

حدیث جبریل میں ہے "یا محمد اخبرنی عن الا سلام" بہر حال اس کی مثالیں بہت ہیں۔حاصل یہ ہے کہ حاضر کے لئے لفظ"یا"کے ساتھ خطاب ممنوع نہیں ہے پس جب یہ بات تحقیق سے ثابت ہے کہ روضۂ اقدس میں حضرت نبی کریم ﷺ کو جسد اطہر کو حیات حاصل ہے اور وہ زائر کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں تو زائر کا یارسول اللہ کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مجلس اقدس میں حاضر ہو کر صحابہ کرامؓ کا"یارسول اللہ"کہنا۔جب صحابہ کرامؓ کا"یا"کہنا شرک نہیں تو زائر کا"یا"کہنا کیوں شرک ہے؟خصوصاً جب کہ وفات شریف کے بعد حضرات صحابہ کرامؓ سے اس طرح سلام پڑھنا بھی ثابت ہے۔

علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مثلاً ابن عمرؓ وانسؓ نبی کریم ﷺ اور شیخین پر سلام پڑھا کرتے تھے جیسا کہ موطا میں ہے۔حضرت ابن عمرؓ جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے تو کہتے "السلام علیک یا رسول اللّٰہ،السلام علیک یا أبابکر ،السلام علیک یا ابت"۔(فتاویٰ ابن تیمیہ،ص۴)

ہم نہیں سمجھتے کہ ہماری توحید اس قدر"ذکی الحس"کیوں ہے.جس صیغہ سے صحابہ کو شرک کی بو نہیں آتی ہمیں کیوں آتی ہے؟ الحاصل زائر کے لئے اس طرح سلام پیش کرنا جائز ہے ایک خاص واقعہ کی توجیہ میں حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ نداء کا شبہ یہاں بھی نہ کیا جائے۔

(نشر الطیب) اسی طرح شفاعت کی درخواست کرنا بھی جائز ہے۔ غائبانہ طور پر عقیدہ حاضر و ناظر کے ساتھ نداء کرنا صیغہ ''یا'' کے ساتھ ممنوع اور حرام ہے۔ (مفتی عبدالستار صاحب)

(۴۷) نماز و روزے کو اٹھک بیٹھک یا بھوکا مرنے سے تشبیہ دینا

سوال:۔ بہشتی زیور میں ہے کہ جب کفر کا کلمہ زبان سے نکالا تو ایمان جاتا رہا اگر ہنسی دل لگی میں کفر کی بات کہے اور دل میں نہ ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ جیسے کسی نے کہا (العیاذ باللہ) کیا خدا کو اتنی قدرت نہیں جو فلاں کام کر دے اگر کسی نے (مذاق میں بھی) جواب دیا نہیں ہے تو کافر ہو گئی۔ کسی نے کہا اٹھو نماز پڑھو تو جواب دیا کون اٹھک بیٹھک کرے۔ یا کسی نے روزہ رکھنے کو کہا تو جواب دیا کہ کون بھوکا رہے یا کہا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانا نہ ہو یہ سب کفر ہے، ان مسائل کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

الجواب:۔ یہ دونوں مسائل درست ہیں۔ پہلا مسئلہ واضح ہے کہ قرآن مجید میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے لہذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فلاں کام پر قادر نہیں قرآن کا انکار ہے دوسرے مسئلے میں شریعت کا استہزاء اور تمسخر ہے اور یہ بھی کفر ہے۔ فقط۔ (مفتی محمد انور)

www.ahlehaq.org

(۴۸) منکرین حدیث، آغا خانی، بوہری، ذکری اور خاص کمیونسٹ دہریئے کافر ہیں

سوال:۔ آج کل فرقے بہت عام ہو گئے ہیں کوئی حدیث کا انکار کرتا ہے کوئی قرآن کا تو کوئی آغا خان کو سجدہ کرتا ہے کوئی بوھری برھان'' کو کوئی نماز کا انکار کر کے ''ذکر'' پر اکتفا کرتا ہے کوئی خدا کے وجود کا انکاری ہے اور آج کل دیندار انجمن کے نام سے نیا فرقہ سامنے آرہا ہے یہ سب لوگ کون ہیں؟

الجواب:۔ سوال میں جتنے فرقوں کا ذکر ہے کم و بیش سب مختلف عقائد جو کہ قرآن و سنت سے متصادم ہیں کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ منکرین حدیث، حدیث اور نماز و زکوٰۃ و غیرہ کے انکار کی وجہ سے، قرآن کے منکر تو یوں ہی کافر ہیں اور آغا خانی اور بوھری غیر اللہ کو سجدہ

اور نماز وغیرہ کے سراسر انکار کی وجہ سے کافر ہیں۔ دیندار انجمن فرقہ قادیانی کی شاخ ہے۔ ان سب کے بارے میں علماء نے اجماعاً کفر کے فتوے دیئے ہیں۔ جو مختلف کتب میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ (دیکھئے خیر الفتاویٰ، امداد الفتاویٰ، تبویب دار العلوم کراچی وغیرہ)۔ (ملخص)

(۴۹) ''میں ہندو دھرم اختیار کرلوں گی اور اپنے بچے کو بھی ہندو بنالوں گی'' ایسا بولنے والی عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک عورت نے شوہر سے جھگڑتے وقت یہ الفاظ کہے میں شوہر کے گھر پرنہیں رہوں گی اور ہندو دھرم اختیار کرلوں گی اور اپنے بچہ کو ہندو بنالوں گی۔ (معاذ اللہ) کیا عورت کے ان الفاظ کی وجہ سے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم ہوگا؟

الجواب:۔ سوال میں جو الفاظ لکھے ہیں مسلمان کو اس قسم کے الفاظ ہرگز نہ بولنے چاہیئں یہ بہت خطرناک الفاظ ہیں۔ عورت کا مقصد دھمکی دینا ہوگا مگر پھر بھی اس میں رضا بالکفر کا شائبہ ہوتا ہے اس قسم کے الفاظ زبان پر لانے بلکہ اس قسم کے خیالات سے بھی بچنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قسم کے الفاظ زبان پر لانے اور اس قسم کے گندے خیالات سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان و اسلام کی دولت بلا استحقاق محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی ہے ہر لحہ اس نعمت اور دولت کا دل و جان سے شکر ادا کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ ایمان و اسلام پر استقامت اور اسی پر حسن خاتمہ نصیب فرمائیں؟ اس کے بجائے زبان پر سوال میں درج شدہ الفاظ لانا بہت بڑی ناشکری اور اس نعمت عظیم کی ناقدری ہے لہذا صورت مسئولہ میں عورت پر لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ واستغفار اور آئندہ اس قسم کے الفاظ زبان پر نہ لانے کا عزم کرے اور کبھی بھی اس قسم کے الفاظ زبان پر نہ لائے اور احتیاطاً تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے: و الرضاء بالکفر کفر سواء کان بکفر نفسه او بکفر غیره (ص ۱۸۱) کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے چاہے وہ خود اپنا کافر ہونا ہو یا کسی اور کا کافر ہونا الخ۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۵۰) ''نماز تو گدھے بھی پڑھتے ہیں اس سے وہ مسلمان نہیں ہو جاتے'' کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک مسلمان نے نماز کی توہین کرتے ہوئے یوں کہا کہ ''نماز تو گدھے بھی پڑھتے ہیں اس سے وہ مسلمان نہیں ہو جاتے'' اس طرح نماز جیسی فرض عین عبادت کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے والا شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس کا نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب:۔ الفاظ مذکورہ سے ظاہراً نماز اور نمازیوں کی توہین لازم آتی ہے لیکن اس کی تاویل ممکن ہے۔ بولنے والے کا مقصد یہ ہوگا کہ نماز تو اصل دین ہے لیکن عقیدہ کی درستگی مقدم ہے اگر عقیدہ فاسد ہو تو نماز نجات کے لئے کافی نہیں اس لئے اس کے کہنے والے کو اسلام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر یہ شخص نماز نہ پڑھتا ہو اور نماز پڑھنے کو ضروری نہ جانتا ہو اس لئے نماز کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے ہوں تو بیشک اسلام سے خارج ہو جائے گا اور توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہوگا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۵۱) ''علیہم السلام'' انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص ہے

سوال:۔ بعض کتابوں میں حضرت امام حسن امام حسین حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ''علیہ السلام'' لکھا ہوتا ہے یہ درست ہے یا نہیں؟ کیا پیغمبروں کے علاوہ اور کسی بزرگ کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ انبیاء کے علاوہ دوسرے بزرگوں کے ناموں کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کے الفاظ لکھنا اور پڑھنا مستقلاً درست نہیں البتہ انبیاء کے ناموں کے تابع کرکے پڑھنا جائز ہے۔ جیسا کہ شامیہ میں مذکور ہے۔ (مفتی خیر محمد)

(یعنی علیہم السلام کا کلمہ ''انبیاء'' کے ساتھ مخصوص ہے کسی کو الگ سے لکھنا غیر انبیاء کے لئے جائز نہیں۔ (مرتب)

(۵۲) گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے کا مطلب

سوال:۔ دینی کتب میں آتا ہے کہ معصیت کا استحلال[1] کفر ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے اور اس سے کون سی معصیت مراد ہے؟

الجواب:۔ وہ حرام کام جس کی حرمت قطعی ہو اور نص قطعی سے ثابت ہو اس کو حلال سمجھنا۔ جیسے کوئی شراب پینے، سود کھانے کو حلال سمجھے ایسا "استحلال" معصیت کفر ہے۔ (مفتی محمد عبداللہ)

(۵۳) روئے زمین کے سب علماء کو کافر کہنے والا کافر ہے

سوال:۔ ایک شخص محمد ادریس نے ایک مولوی صاحب سے تیز تیز باتیں کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولوی کافر و مرتد ہو گیا ہے، اور یہ روئے زمین کے سب علماء (نعوذ باللہ) کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ یہ شخص مسلمان رہا یا نہیں؟

الجواب:۔ شخص مذکور کو فوراً توبہ و تجدید ایمان کا اعلان کرنا چاہئے جب تک ایسا نہ کرے اس سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھے جائیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ مولوی صاحب سے معافی بھی مانگے۔ (احادیث میں کسی بھی شخص کو کافر کہنے پر وعید وارد ہوئی ہے۔) (مفتی محمد انور)

(۵۴) "تمام داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں" کہنا کفر ہے

سوال:۔ ایک شادی شدہ شخص نے کہا کہ "تمام داڑھیوں والے بے ایمان ہیں" کیا یہ کہنے کے بعد اس کا اپنی بیوی کے ساتھ نکاح باقی رہا یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر یہ جملہ کہنے والے کی نیت بھی یہی تھی کہ جملہ داڑھی والے بے ایمان ہوتے ہیں تو بلا شبہ وہ خود بے ایمان و کافر ہے (کیونکہ داڑھی سنت ہے اور مسلمانوں میں داڑھی رکھنے والے عموماً متشرع "پابند سنت" ہوتے ہیں اور پھر ان میں اولیاء، اتقیاء بھی شامل ہوتے ہیں۔م) یہ جملہ کہتے ہی اس کا اپنی بیوی سے نکاح ختم ہو گیا۔

(مفتی محمد انور۔ مفتی عبدالستار)

[1] حلال سمجھنا

(۵۵) جماعت المسلمین، حزب اللہ، ضرب حق وغیرہ گمراہ ہیں

سوال: ۔ آج کل کچھ لوگ بازاروں میں گھوم پھر کر میگا فون کے ذریعے تبلیغ کرتے ہیں اور ان کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو صحیح نہیں سمجھتے ان میں کیماڑی میں کیپٹن مسعود کی جماعت "حزب اللہ"، مسعود آباد میں مسعود احمد اور اشتیاق احمد کی "جماعت المسلمین" اور کورنگی کراچی میں عتیق الرحمٰن گیلانی کی "ضرب حق" ہے یہ لوگ کون ہیں اور ان کے ساتھ تعاون کرنا کیسا ہے؟

الجواب: ۔ مذکورہ لوگ بے شمار اولیاء، شیخ عبدالقادر جیلانی علی ہجویری، جنید بغدادی، مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ جیسے بزرگوں کے گستاخ اور انہیں گمراہ کہنے والے ہیں اور تمام مقلد مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتے ہیں اور ان کی نمازیں ناجائز بتاتے ہیں۔ مختلف علماء و دارالافتاء جس میں کراچی اور ملک کے تمام بڑے دارالافتاء شامل ہیں انہوں نے بڑے غور وخوض کے بعد ان لوگوں کو گمراہ قرار دیا ہے ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا، ان کا لٹریچر پڑھنا بالکل ناجائز ہے یہ لوگ خود گمراہ ہیں اور سادہ لوح اور کم علم لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ (ملخص)

(۵٦۔الف) علماء دیو بند کا وھابیوں سے کیا رشتہ ہے؟

سوال: ۔ علماء دیو بند کو بعض لوگ "وہابی" کہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ وہابیوں کے حامی ہیں اور یہ بات تسلسل سے کہی جا رہی ہے۔ آخر علماء دیو بند کا وہابیوں سے کیا رشتہ ہے؟

الجواب: ۔ ''وھابی'' موجودہ دور میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکاروں کو کہا جاتا ہے جنہوں نے عرب میں وہابی تحریک کے نام سے بدعت کے خلاف کام کیا اور مزارات پر جو قبے تھے وہ گرادیئے اور بھی بہت سے کام کئے۔ یہ لوگ اصلاً امام احمد بن حنبل کے مقلدین ہیں اور شرک وبدعت کے معاملے میں کافی سخت گیر رویہ رکھتے ہیں۔

علماء دیو بند کا ان سے کسی قسم کا کوئی رشتہ نہیں ہے نہ تو ان کی تحریک میں شمولیت ہے اور نہ ان کے عقائد واحکام سے سو فیصد متفق ہیں بلکہ بہت سے مسائل فقہیہ اور اعتقادیہ میں ان سے علماء دیو بند کا اختلاف ہے لیکن علماء دیو بند ان کو کافر نہیں کہتے۔

جو لوگ علماء دیو بند کو ان کے ساتھ نتھی کرتے ہیں وہ درحقیقت چند پیٹ پرست مولویوں کے بہکائے ہوئے لوگ ہیں جنہوں نے علماء دیو بند کے جہادی وعلمی کارناموں سے خوفزدہ ہوکر

اغیار کے اشارے پر علماء دیو بند کو ہندوستان میں وہابی کہہ کر بدنام کیا اور کفر کے فتوے لگائے اس تمام داستان کو سمجھنے کے لئے مولانا حسین احمد مدنیؒ کی ''الشہاب الثاقب'' اور ''علماء دیو بند اور حسام الحرمین'' نامی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ (مرتب)

(۵۶۔ب) تقلید کو شرک کہنے والا گمراہ ہے

سوال:۔ ہمارے ہاں بعض لوگ ہیں جو تقلید کرنے کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہتے ہیں اور خود کو بڑا موحد اور متبع سنت کہتے ہیں کیا یہ لوگ صحیح ہیں؟

الجواب:۔ مسالک اربعہ قرآن وسنت سے ہی ماخوذ ہیں۔ بعض فقہی اور حدیثی اصولوں کی بنیاد پر بظاہر فروعی اختلافات ان میں ہیں لیکن یہ چاروں مسالک حق ہیں اور ان پر چلنے والے بعینہ سنت نبوی ﷺ کے پیروکار ہیں۔

علمائے امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ ان چار میں سے کسی ایک کی پیروی کرنا لازم ہے اور یہ ایک انتظامی فتویٰ ہے، علمائے امت کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اس لئے امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ چاروں امام ہیں اور ان کے شاگرد و مقلد امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ، امام ابن تیمیہؒ، علامہ ابن القیمؒ، علامہ ابن عبد البرؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ، امام طحاویؒ، یہ سب حضرات مقلدین تھے اور تقلید کے قائل تھے۔

تقلید کو شرک کہنے والا دراصل ان تمام ائمہ کو مشرک کہتا ہے تو وہ مشرکوں کی کتابوں پر یقین کیوں رکھتا ہے؟ دراصل یہ گروپ خود گمراہ ہے اور معمولی معمولی مسائل کو شریعت کے اہم مسائل بتلا کر لوگوں کو تشویش میں مبتلا کرتا ہے۔ محض رفع یدین، آمین بالجہر جیسے مختلف فیہ مسائل کو (جو کہ دونوں مسلک احادیث سے ثابت ہیں اور اختلاف راجح اور مرجوح کا ہے) بنیادی مسائل بتا کر لوگوں کو الگ فرقہ بنانے پر اکساتا ہے۔ ائمہ فقہ کی خصوصاً امام ابو حنیفہؒ کی اور ائمہ حدیث کی خصوصاً امام طحاویؒ اور امام ترمذیؒ کی تضحیک کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ مثلاً عبد اللہ بن مسعودؓ اور بعض تابعین کی گستاخی سے بھی نہیں چوکتا۔ ایسا شخص اور فرقہ یقیناً گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے ان لوگوں سے خود بھی بچیئے اور اپنے عزیزوں اور بچوں کو بھی بچائیے اور ان کے اعتراض وجوابات کے سلسلے میں اپنے دینی اداروں سے رابطہ رکھئے۔

اللہ تمام فتنوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔ (ملخص)

کتاب السنۃ والبدعۃ

www.ahlehaq.org

سنت وبدعت سے متعلق
مسائل کا بیان

کتاب السّنۃ والبدعۃ

(۱) اسلام میں سنت کی عظمت اور بدعت کی قباحت

سوال:۔ شرک کے بعد بدعت بہت بڑا گناہ ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ بدعت کی تعریف کیا ہے؟ اور اس میں کونسی ایسی قباحت اور خرابی ہے کہ اسے اتنا بڑا گناہ کہا جاتا ہے؟ تفصیلی دلائل سے اسے منقح فرمائیں۔ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ بدعت کی قباحت سے واقف نہیں ہے بلکہ اسے ثواب اور کارِ خیر سمجھتے ہیں اس لئے آپ کو تکلیف دی جارہی ہے کہ آپ اس پر مکمل روشنی ڈالیں اور خاص اپنے انداز میں اس کی مکمل وضاحت فرمائیں اللہ پاک آپ کی سعی کو قبول اور بارآور فرمائے اور امت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے کہ امت بدعت کی اندھیریوں سے نکل کر سنت کی روشنی میں آکر دین دنیا اور آخرت کو سنوارے۔

الجواب:۔ جس طرح شرک توحید کی ضد ہے اسی طرح بدعت سنت کے مد مقابل ہے۔ سنت کو سخت نقصان پہنچاتی ہے اور اسے نیست نابود کر کے اس کی جگہ لے لیتی ہے۔[۱] فقط

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲) بدعتی اور اس سے محبت کرنے والا نورِ ایمان سے محروم رہتا ہے

سوال:۔ کیا بدعتی نورِ ایمان سے محروم رہے گا؟

الجواب:۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(ترجمہ) جو شخص کسی بدعتی سے محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نیک اعمال مٹا دیتا ہے

---

۱ نمبر ایک سے لے کر سولہ تک ایک ہی سوال تھا مگر زیادہ فائدے کے لیئے الگ الگ سوال بنا کر پیش کر دیا گیا ہے۔ (مرتب)

www.ahlehaq.org

اور اسلام کا نور اس کے دل سے نکال دیتا ہے۔

فائدہ:۔ اس مقام سے خیال کرو کہ خود بدعتی کا کیا حال ہوگا۔ (تبلیس ابلیس، صفحہ ۱۵)

(۳) بدعتی قیامت کے دن آب کوثر سے محروم رہے گا

سوال:۔ بدعتی قیامت کے دن جام کوثر پئے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ حدیث میں ہے:

(ترجمہ) یعنی حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا جو شخص میرے پاس آئے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو ایک بار پی لے گا پھر اسے کبھی پیاس نہ ہوگی کچھ لوگ میرے پاس وہاں آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے مگر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ میں کہوں گا یہ تو میرے آدمی ہیں جواب ملے گا آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ایجاد کیا۔ یہ سن کر میں کہوں گا سحقاً سحقاً (پھٹکار پھٹکار) ان لوگوں پر جنہوں نے میرے بعد میرا طریقہ بدل ڈالا۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۴۸۷۔۴۸۸۔ باب الحوض والشفاعۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی سنتوں کو چھوڑ کر دین میں نئی نئی بدعتیں ایجاد کرلی ہیں، وہ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کے حوض کوثر سے محروم رہیں گے اس سے بڑی محرومی کیا ہوسکتی ہے؟ (اختلاف امت اور صراط مستقیم، صفحہ ۱۰۰۔۱۰۱)

خلاصہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے جو عمل جس طرح ثابت ہو اسی طرح عمل کرنا، یہی اتباع ہے۔ اس کے خلاف طریقہ اختیار کرنا بظاہر وہ بڑا عمدہ ہی دکھائی دیتا ہو، مگر وہ شریعت میں مذموم ہی ہوگا۔

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو ایک دعا سکھلائی جس میں آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت کے الفاظ ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ازروئے تعظیم نبی کے بجائے رسول کا لفظ کہا یعنی نبیک الذی ارسلت کے بجائے رسولک الذی ارسلت پڑھا تو آپ نے فوراً ٹوکا، ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ کہو نبیک الذی ارسلت یعنی لفظ نبی ہی پڑھنے کا حکم دیا جو زبان

مبارک سے نکلا ہوا تھا۔ (ترمذی شریف، صفحہ ۱۷۵، ج ۲)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد عالی ہے: لا یؤمن احدکم الخ یعنی تم میں سے کسی کا بھی ایمان قابل ذکر نہیں جب تک کہ یہ صورت نہ ہو کہ اس کی چاہ (اس کا جذبہ اور رجحان خاطر) اس (شریعت) کے تابع نہ ہو جس کو لے کر میں آیا ہوں۔ (مشکوۃ شریف، صفحہ ۳۰، باب الاعتصام)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی ارشاد الطالبین میں ایک حدیث نقل فرماتے ہیں:

(ترجمہ) بات کرنا قبول نہیں ہے بغیر عمل کے اور دونوں مقبول نہیں ہے بغیر نیت کے اور تینوں مقبول نہیں ہے کہ موافق سنت نہ ہوں۔ یعنی قول بلا عمل درست نہیں ہوتا اور یہ دونوں (قول وعمل) بلا صحیح نیت کے مقبول نہیں ہوتے اور قول وعمل اور نیت مقبول ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سنت کے موافق ہو۔ فقط (ارشاد الطالبین۔ صفحہ ۲۸) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۴) کیا ہر نئی چیز بدعت ہے

سوال:۔ کیا ہر نئی چیز بدعت شمار کی جاتی ہے، اس کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب:۔ یہاں یہ سمجھ لیا جائے کہ احادیث میں جس بدعت کی مذمت آئی ہے اس سے وہ بدعت مراد ہے جسے شرعی اعتبار سے بدعت کہا جاتا ہے اور شرعی اعتبار سے بدعت کی تعریف اور اس کے متعلق کافی وضاحت گزشتہ صفحات میں ہو چکی ہے۔ بلکہ یہ عمل فی الدین یعنی دین کے اندر بطور اضافہ اور کمی بیشی کے ہو اور اسے دین قرار دے کر اور عبادات وغیرہ دینی امور کی طرح ثواب اور رضائے الٰہی کا ذریعہ سمجھ کر کیا جائے، حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہ ہو، نہ قرآن وسنت سے، نہ قیاس واجتہاد سے۔ جیسے عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت کا اضافہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ تو بدعت ہے اور جو نیا کام للدین ہو یعنی دین کے استحکام ومضبوطی اور دینی مقاصد کی تکمیل وتحصیل کے لئے ہو اسے بدعت ممنوعہ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسے جمع قرآن کا مسئلہ، قرآن میں اعراب لگانا، کتب احادیث کی تالیف اور ان کی شرحیں لکھنا اور ان کتابوں کا صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرہ وغیرہ نام رکھنا۔

اسی طرح احکام فقہ کا مدون کرنا اور ان کو مرتب کرنا اور مذاہب اربعہ کی تعیین اور ان کا حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی نام رکھنا۔ مدارس، مکاتب اور خانقاہیں بنانا۔ ان تمام امور کو بدعت نہیں کہا

جا سکتا۔ اسی طرح آج کل کی نو ایجاد چیزیں، سفر کے جدید ذرائع ریل، موٹر، ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ ان چیزوں کو بھی بدعت نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے کہ ان کو دین اور ثواب اور رضائے الٰہی کا کام سمجھ کر استعمال نہیں کیا جاتا لہذا جو لوگ یوں کہہ دیتے ہیں کہ جب ہر نئی چیز بدعت ہے تو یہ تمام نو ایجاد اشیاء بھی بدعت ہونا چاہئے اور ان کو استعمال نہ کرنا چاہئے۔ یہ صریح جہالت ہے یا عوام کو دھوکہ دینا ہے۔ فقط۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۵) سنت کی تعریف اور اس کا حکم

سوال:۔ سنت کی تعریف کیا ہے؟

الجواب:۔ خدارا سنت کی قدر پہچانو اور حضور اقدس ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لو اور آپ ﷺ کی مبارک اور نورانی سنتوں کو زندہ کرنے کی بھرپور کوشش کرو۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر سنت کی تعریف اور اس کا حکم بیان کر دیا جائے۔ سنت وہ کام ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے، خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا ہو اور اس کی تاکید کی ہو۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین تمسّکو ابھا و عضوا علیھا با لنواجذ** ”تم اپنے اوپر میری سنت کو اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم کر لو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔“
(مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب السنۃ)

نیز حدیث میں ہے:

(ترجمہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے بعد اپنے اصحابہ کے اختلاف کی بابت حق تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری جانب وحی فرمائی میرے نزدیک آپ کے صحابہ کا مرتبہ آسمان کے ستاروں کی طرح کہ بعض ستارے بعض سے قوی ہیں لیکن ہر ستارہ میں نور ہے۔ جن چیزوں میں صحابہ کے درمیان اختلاف ہوا ان میں کسی کے قول کو اختیار کرے گا وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہوگا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جن کی اقتدا کرو گے ہدایت کی راہ پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۵۵۴ باب مناقب الصحابۃ)

www.ahlehaq.org

مزید احادیث فتاویٰ رحیمیہ ،صفحہ ۹۷ تا ۹۳ جلد چہارم میں ملاحظہ فرمائیں ۔سنت کی دو قسمیں ہے۔

(۱) سنت مؤکدہ۔

(۲) سنت غیر مؤکدہ

(۱) سنت مئوکدہ وہ ہے جس کو حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کی تاکید کی ہو اور بلا عذر کبھی ترک نہ کیا ہو اس کا حکم بھی عملاً واجب کی طرح ہے یعنی بلا عذا اس کا تارک گناہ گار اور ترک کا عادی سخت گناہ گار اور فاسق ہے اور حضور اقدس ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا (فتاویٰ رحیمیہ ،صفحہ ۲۱۱، ج ۴)

جیسے کہ ردالمختار معروف بہ شامی میں ہے۔

شامی میں ایک اور جگہ پر تحریر فرمایا ہے۔ (ردالمختار ،صفحہ ۴۳۱۔ج ۱) پھر سنت مئوکدہ کی دو قسمیں ۔ہے:

(الف) ست عین

(ب) سنت کفایہ

الف) سنت عین وہ ہے جس کی ادائیگی ہر مکلف پر سنت ہے جیسا کہ نماز تراویح وغیرہ۔

(ب) سنت کفایہ وہ ہے جس کی ادائیگی سب پر ضروری نہیں یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گی اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ جیسا کہ محلّہ کی مسجد میں جماعت تراویح وغیرہ۔ جیسا شامی میں ہے۔فقط واللہ علم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶) اتباع سنت کے متعلق ارشادات نبوی ﷺ

سوال:۔ اتباع سنت کے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات کیا ہیں؟

الجواب:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) ''اور جس نے میری سنت سے محبت کی (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ،صفحہ ۳۰)

www.ahlehaq.org

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے میری امت میں فساد کے وقت میری ایک سنت کو مضبوطی سے پکڑا اور اس پر عمل کیا تو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ۔صفحہ ۳۰) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(چند مروجہ بدعات)

یہاں ہم چند بدعات مروجہ بیان کرتے ہیں۔ مقصد نیک ہے۔ الدین النصیحۃ یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے۔ کے پیش نظر یہ سطریں تحریر کی جارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان بدعات اور اس کے علاوہ وہ تمام بدعات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ فقط۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۷) رسمی قرآن خوانی

سوال:۔ کیا رسمی قرآن خوانی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اسی طرح قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرنا ہو تو جتنا ہو سکے قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کر دیں یہ اسلاف کے طریقہ کے مطابق ہوگا اور اس میں اخلاص بھی ہوگا اور انشاء اللہ مردہ کو فائدہ ہوگا۔ رسمی قرآن خوانی اسلاف سے ثابت نہیں۔

شامی میں اس قسم کی قرآن خوانی اور رسمی تقریبات کے متعلق معراج الدرایہ سے نقل فرماتے ہیں یعنی یہ سارے افعال محض دکھاوے اور نام ونمود کے لئے ہوتے ہیں لہذا ان افعال سے احتراز کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ صرف شہرت اور نام ونمود کے لئے ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی مطلوب نہیں ہوتی۔ (شامی، صفحہ ۱۴۲، ج ۱)

اور جو لوگ قرآن خوانی میں شرکت کرتے ہیں عموماً ان میں بھی اخلاص نہیں ہوتا بہت سے لوگ اس لئے شرکت کرتے ہیں کہ اگر نہیں جائیں گے تو اہل میت ناراض ہوں گے اور بہت سے لوگ صرف شیرینی اور کھانے کی غرض سے حاضری دیتے ہیں تو جب اخلاص ہی نہیں ہے تو ثواب کہاں ملے گا اور جب پڑھنے والا ہی ثواب سے محروم ہے تو پھر ایصال کس طرح ہوگا؟؟ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۸) رجب کے کونڈوں کی شرعی حیثیت

سوال:۔ رجب میں کثرت سے لوگ کونڈے کرتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی؟

الجواب:۔ کونڈوں کی مروجہ رسم دشمنان صحابہؓ نے حضرت معاویہؓ کی وفات پر اظہار مسرت کے لئے ایجاد کی۔ ۲۲ رجب حضرت معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے جبکہ حضرت جعفر صادقؒ کی تاریخ وفات شوال ۱۴۸ھ اور تاریخ پیدائش ۸۔ رمضان ۸۰ھ یا ۸۳ھ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کے لئے حضرت جعفر صادق کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ورنہ درحقیقت یہ تقریب حضرت معاویہؓ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی اس وقت اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا اس لئے اہتمام یہ کیا گیا کہ شیرینی اعلانیہ تقسیم نہ کی جائے تاکہ راز فاش نہ ہو بلکہ دشمنان معاویہؓ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں جاکر اسی جگہ یہ شیرینی کھالیں، جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی و مسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں جب اس کا چرچا ہوا تو اسے حضرت جعفر صادق کی طرف منسوب کر کے ان پر تہمت لگادی کہ انہوں نے خود اس تاریخ کو اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ یہ سب من گھڑت ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ایسی رسم نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ کذا فی احسن الفتاویٰ جدید، ص ۳۴۸) (مفتی رشید احمد لدھیانوی)

(۹) ثواب کے لئے مزاروں پر کھانا بھیجنا

سوال:۔ بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانا مزاروں پر بھیجا جاتا ہے، جائز ہے یا نہیں؟ اگر مکان میں ہی کچھ پڑھ کر بخش دیں یا وہیں سے کسی مستحق کو بھیج دیا جائے تو کیا ثواب کم ہوتا ہے جیسے اکثر لوگوں کا مقولہ ہے کہ نیاز قبول نہیں ہوسکتی جب تک مزاروں پر نہ بھیجی جائے؟

الجواب:۔ مزاروں پر کھانا بھیجنا فضول اور لایعنی حرکت ہے، ہر جگہ سے ایصال ثواب ہوسکتا ہے اور یہ عقیدہ کہ اس کے بغیر ثواب ہی نہ پہنچے گا عقیدہ فاسدہ ہے۔ شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ (مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۰) ختنہ کی دعوت اور ہر وہ دعوت جس میں منکرات ہوں وہ واجب الاحتراز ہے

سوال:۔ بعض جگہ یہ دستور ہے کہ لڑکوں کے ختنہ کے دن یا اس کے سات دن بعد لوگوں کی دعوت کی جاتی ہے اور لوگ کپڑے اور روپیہ وغیرہ ساتھ لاکر دعوت میں شرکت کرتے ہیں۔ بعض اوقات افلاس کی بناء پر لوگوں کو مجبور ہوکر اس لڑکے کو حد بلوغ تک پہنچانا پڑ جاتا ہے، لیکن اس رسم کے بغیر سنت ختنہ کا ادا کرنا عار سمجھا جاتا ہے کیا ایسی دعوت میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ اور روپیہ و کپڑے دینے والے گناہ کے مرتکب ہیں یا بدعت کے بھی؟

الجواب:۔ اس قسم کی رسموں کی پابندی کرنے والا گناہ صغیرہ کا مرتکب نہیں بلکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب اور سخت گناہ گار ہیں کیونکہ اس میں بہت سے گناہوں کا مجموعہ جمع ہوگیا ہے۔ دعوت کے لئے ساتویں روز کی تعیین کہ اس کے سوا دوسرے دن کو برا سمجھیں یہ تعیین بدعت ہے کیونکہ اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں۔ جیسا کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ میں صراحت کی ہے۔

ختنہ کے وقت لوگوں کو دعوت دینا خود ہی بدعت ہے۔ مسند احمد میں حضرت حسن سے مروی ہے عثمان بن ابی العاصؓ کو کسی نے ختنہ میں شرکت کے لئے بلایا تو انہوں نے تشریف لے جانے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ ہم لوگ عہد رسالت میں کبھی ختنہ میں نہ جاتے تھے البتہ غسل صحت کے بعد اگر کوئی بطور شکرانہ حدود شرعیہ اور اپنی گنجائش کی رعایت رکھ کر کچھ احباب واقرباء کو کھانا کھلا دے تو جائز ہے اور اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ یہی مراد ہے اس کی جو عالمگیریہ میں ہے کہ شادی اور ختنہ کی دعوتوں کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔ اور پھر دعوت کو ضروری سمجھنا لڑکے کو بلوغ تک پہنچانا یہ دونوں الگ گناہ ہیں کیونکہ اس وقت اس کے ستر کو بلا ضرورت دیکھنا گناہ ہے۔

جو دعوت اس قسم کی رسموں اور ناجائز امور پر مشتمل ہو تو اگر یہ منکر دعوت کھانے والوں کے سامنے ہوں تو اس دعوت میں شریک ہونا اور کھانا جائز نہیں ہیں لیکن اگر سامنے نہ ہوں اور کھانے سے الگ کسی اور جگہ یہ منکرات ہوں تو اس دعوت میں شریک ہونا جائز ہے بشرطیکہ قوم کا مقتدا نہ ہو اگر ہو تو پھر ہرگز شریک نہ ہو۔

کذا روی فی واقعات الامام ابی حنیفہؒ۔ اور بہر حال ایسی دعوتوں میں اولیٰ یہی ہے کہ شریک نہ ہو۔ (عالمگیریہ میں اس کی تفصیل ہے۔) واللہ اعلم۔

(مفتی محمد شفیع)

www.ahlehaq.org

(۱۲) یارسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔ خلاصہ سوال یہ ہے کہ یارسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اصل یہ ہے کہ یارسول اللہ کہنا نہ تو قطعاً جائز ہے اور نہ مطلق ناجائز۔ بلکہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر کوئی شخص اس عقیدے سے یارسول اللہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہاں پر موجود ہیں یا ضرور میری آواز سنیں گے تو یہ جائز نہیں۔ بلکہ ایک نوعِ شرک ہے۔ اور اگر محض تخیل کے طور پر عاشقانہ یا شاعرانہ خطاب کرتا ہے تو جائز ہے جیسے اہل معانی وبلاغت نے بیان کیا ہے کہ بعض اوقات معدوم کو موجود فرض کر کے یا غیر حاضر کو حاضر فرض کر کے خطاب کیا جاتا ہے اور یہ بلاغت کی ایک نوع ہے جو قرآن کریم میں بکثرت موجود ہے۔

اشعار ونظم میں یہ نوعِ بلاغت بلا کسی نکیر کے تمام علماء کے نزدیک جائز ہے بلکہ جو جلیل القدر علماء کا معمول ہے اور اس میں درحقیقت کسی عقیدہ وغیرہ کو دخل نہیں ہوتا بلکہ محبت کے آثار میں سے ہے اس لئے بعض لوگ کھنڈروں، دیواروں کو بعض لوگ بلبل وقمری کو مخاطب کرتے ہیں۔ ہر زبان میں اس کے نظائر موجود ہیں۔ اسی طرح محبانہ شوق میں اگر کوئی عقیدہ حاضر وناظر کے بغیر خطاب کرے تو مضائقہ نہیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ محض یارسول اللہ کو وظیفہ بنا لے اور عبادت سمجھ کر اسی کو رٹتا رہے تو یہ بدعت ہے اور بے معنی بھی بخلاف یا اللہ کے کہ نفس ذکر اسم ذات عبادت ہے جس صیغہ اور جس صورت بھی ہو۔ (مفتی محمد شفیع) (آج کل جاہلوں میں یہ رواج پڑا ہوا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے "یارسول اللہ" کہتے رہتے ہیں اور ان اوقات اور موقعوں پر کہتے ہیں جہاں "یا اللہ" کہنا چاہیئے۔ گویا اللہ کے بجائے رسول اللہ کو پکارتے ہیں۔ یہ یقیناً کھلا شرک ہے۔ (مرتب)

(۱۲) تعزیہ سازی جائز نہ ہونے کی دلیل کیا ہے

سوال:۔ تعزیہ بنانا جائز نہیں ہے اس کی واضح دلیل کیا ہے؟

الجواب:۔ تعزیہ سازی کا ناجائز ہونا اور اس کا خلاف دین وایمان ہونا اظہر من الشمس ہے۔ ادنیٰ درجہ کے مسلمان کے لئے بھی دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

قرآن مجید میں ہے (اتعبدون ماتنحتون) کیا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں ہو جس کو خود ہی نے تراشا اور بنایا ہے۔ ظاہر ہے کہ تعزیہ انسان اپنے ہاتھ سے بانس کو تراش کر بناتا ہے اور پھر منت مانی جاتی ہے اور اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں اس کے سامنے اولاد وصحت کی

دعا میں کی جاتی ہے سجدہ کیا جاتا ہے اس کی زیارت کو زیارت امام حسین سمجھا جاتا ہے کیا یہ سب باتیں روح ایمان اور تعلیم اسلام کے خلاف نہیں ہیں۔

علامہ حیات سندھی ثم المدنیؒ (المتوفی ۱۱۶۳) فرماتے ہیں کہ رافضیوں کی برائی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ لوگ امام حسینؓ کو ''یا حسین'' پکارتے ہیں اور فضول خرچ کرتے ہیں یہ تمام باتیں بدعت اور ناجائز ہیں۔ (الرقضہ فی میر الرفضہ)

حضرت شاہ سید احمد صاحب بریلویؒ فرماتے ہیں۔از جملہ بدعات رفضہ کہ در دیار ہندوستان اشتہار تمام یافتہ ماتم داری وتعزیہ سازی منت در ماہ محرم بزعم محبت حضرات حسنین رضی اللہ عنہم .... این بدعت چند چیز است اول ساختن نقل قبور ومقبرہ وعلم وسدہ وغیرہا واین معنی بالبداہمت از قبیل بت سازی وبت پرستی ست۔ (صراط مستقیم، صفحہ ۵۹)

اور فتاویٰ غرر الدرر میں ہے کہ علیحدہ قبر بنانا اور اس کی زیارت واکرام کرنا جیسا کہ یوم عاشورہ میں روافض کرتے ہیں حرام ہے اور اس کے کرنے والے گناہ گار ہیں اور حلال سمجھنے والے کافر ہیں۔ بدعتیوں کے پیشوا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی بھی یہی کہتے ہیں۔ملاحظہ ہو۔

(۱) علم تعزیہ بیرک مہندی جس طرح رائج ہے بدعت ہے اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی۔تعزیہ کو حاجت روا یعنی ذریعہ حاجت روائی سمجھنا جہالت پر جہالت ہے اور اس سے منت ماننا حماقت اور نہ کرنے کو باعث نقصان خیال کرنا زنانہ وہم ہے۔ مسلمانوں کو ایسی حرکت سے باز آنا چاہئے۔ (واللہ اعلم) (رسالہ محرم وتعزیہ داری صفحہ ۵۹)

(۲) محرم شریف میں سوگ کرنا حرام ہے۔ (عرفان شریعت، صفحہ ۷، ج ۱)

(۳) تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض اور روگردانی کریں۔اس کی جانب دیکھنا بھی نہیں چاہئے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵، ج ۲)

(۴) محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت ناجائز ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۵، ج ۲)

(۵) تعزیہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے جو قطعاً بدعت وناجائز اور حرام ہے۔ (رسالہ تعزیہ داری، حصہ دوم)

مولوی محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی نوری برکاتی صاحب کا فتویٰ ''تعزیہ بنانا بدعت ہے اس سے شوکت ودبدبہ اسلام نہیں ہوسکتا، مال کا ضائع کرنا ہے۔اس کے لئے سخت وعید آئی ہے۔''
(رسالہ محرم وتعزیہ داری، صفحہ ۶۰)

مولوی محمد عرفان صاحب رضوی کا فتویٰ ''تعزیہ بنانا، اس پر پھول چڑھانا وغیرہ سب امور ناجائز وحرام ہیں۔'' (عرفان عبدیت، صفحہ ۹)

(۱۳) غیر ذی روح کا تعزیہ بنانا جائز ہے یا نہیں

سوال:۔ تعزیہ بے جان تصویر ونقشہ ہے، جیسے کہ کعبۃ اللہ کا نقشہ، مدینہ منورہ، روضۂ اطہر، بیت المقدس وغیرہ کا نقشہ تو پھر نا جائز ہونے کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:۔ بے جان تصاویر ونقشہ جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس کی عبادت اور خلاف شریعت تعظیم نہ کی جاتی ہو۔ درمختار میں ہے:

(ترجمہ) یعنی کعبہ شریف وغیرہ کے نقشوں کی عبادت نہیں کی جاتی، اس کا طواف نہیں کیا جاتا نذر و نیاز نہیں چڑھائی جاتیں اور اصل کعبہ کی طرح اس کے نقشہ کی تعظیم نہیں کی جاتی۔ مگر تعزیہ داری اور تعزیہ سازی اعتقادی اور اصل خرابیوں سے پاک نہیں ہیں تعزیہ کو سجدہ کیا جاتا ہے، اس کا طواف کیا جاتا ہے، نذر و نیاز چڑھائے جاتے ہیں، اس کے پاس مرادیں مانگی جاتی، اس پر عرضیاں چسپاں کی جاتی ہیں اس لئے اس کا بنانا اور گھر میں لٹکانا ناجائز ہے۔ اگر کعبۃ اللہ وغیرہ کی تصاویر اور نقشوں کے ساتھ حرکات مذکورہ کی جائیں گی تو وہ بھی ناجائز ٹھہرے گا؟ علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

(ترجمہ) یعنی ایسی ہر چیز جس کی باطل طور پر تعظیم کی جائے مقام وقت شجر ہو یا حجر باطل معبودوں کی طرح اس کی تحقیر وتذلیل کا قصہ لازم ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ، صفحہ ۱۴۷، ج ۲)

فقط اللہ اعلم بالصواب

(نوٹ) بزرگوں کی تصویر والے کپڑے کا سوال متفرقات میں آگیا ہے۔

(۱۴) حضور ﷺ کے موئے مبارک کا وجود

سوال:۔ یہ مشہور ہے کہ اکثر بڑے شہروں میں اور دیہات میں حضور ﷺ کے موئے مبارک موجود ہیں، کیا یہ درست ہے اور کیا اس کی تعظیم کی جائے؟

الجواب:۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے موئے

مبارک صحابہ کرامؓ کو تقسیم فرمائے تھے۔ فتاویٰ ابن تیمیہ میں ہے فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلق راسہ واعطی نصفہ لا بی طلحہ الخ (ج۱، صفحہ ۴۳) تو اگر کسی کے پاس ہو تو تعجب کی بات نہیں اگر اس کی صحیح اور قابل اعتماد سند ہو تو اس کی تعظیم کی جائے اگر سند نہ ہو اور مصنوعی ہونے کا بھی یقین نہیں تو خاموشی اختیار کی جائے۔ نہ اس کی تصدیق کرے اور نہ جھٹلائے اور نہ تعظیم کرے اور نہ اہانت کرے۔ فقط۔ والسلام۔

(۱۵) بعد نماز گوشہ مصلیٰ کو لپیٹنا چہ حکم دارد

سوال:۔ نماز پڑھنے کے بعد مصلیٰ (جائے نماز) کا ایک کونہ لپیٹ لیتے ہیں ورنہ شیطان اس پر نماز پڑھتا ہے، یہ اعتقاد کیسا ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ رواج کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ اعتقاد بالکل غلط ہے۔

فقط۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۶) سید الشہداءؓ کے لئے آنحضرت ﷺ نے سوئم، دہم، چہلم وغیرہ چیزیں کیں کیا یہ روایت صحیح ہے

سوال:۔ ایک روایت یہ لکھی کہ خود حضور ﷺ ان کی شہادت کے تیسرے روز، پھر دسویں روز، پھر چالیسویں روز اور پھر چھ ماہ بعد اور سال ختم ہونے پر ایسے افعال کئے تھے اور صحابہؓ بھی اس طرح ایصال ثواب کرتے تھے۔ (مجمع الروایات) کیا مذکورہ افعال واعمال حدیث صحیح سے ثابت ہیں۔

الجواب:۔ مذکورہ روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ موضوع اور بے اصل ہے۔ حضور مقبول ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر صریح بہتان ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو ایصال ثواب کے لئے مذکورہ تاریخیں اور ایام مقرر کرنا سنت قرار پاتا اور ان ایام کو اس لئے فضیلت نصیب ہوتی، حالانکہ فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ:

(ترجمہ) یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول الخ (یعنی میت کے گھر خاص

پہلے روز اور تیسرے روز اور ہفتہ بعد کھانا بنانے کی رسم مکروہ ہے۔

اور امام نوویؒ کی شرح (منہاج، صفحہ ۸۱، ج ۱) میں ہے:

(ترجمہ) مخصوص ایام میں کھانا کھلانے کا رواج مثلاً تیسرے روز، پانچویں روز، دسویں روز، بیسویں اور چالیسویں روز یا چھ مہینے بعد، برسی پر یہ سب بدعت ہے۔

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادۃ اور مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

اما این اجتماع مخصوص روز سوم وارتکاب تکلفات دیگر و صرف اموال بے وصیت از حق یتامیٰ بدعت است و حرام (صفحہ ۳۷۳) (صفحہ ۱۲۱، ج ۱)

(ترجمہ) مگر تیسرے روز بطور زیارت یہ خاص اجتماع کرنا اور دوسرے تکلفات کرنا اور یتامیٰ کے حق میں سے میت کی وصیت کے بغیر خرچ کرنا بدعت اور حرام ہے۔ (ایام کی تخصیص اور تکلفات کو بدعت فرمایا ہے اور یتامیٰ کی حق تلفی کو حرام ٹھہرانا ہے۔)

اور قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ وصیت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ وبعد مردن من رسوم دنیوی مثل دہم وبستم وچہلم وششماھی وبرسی ہیچ نکند (مالابد، صفحہ ۱۶۰)

(ترجمہ) میری وفات کے بعد رسوم دنیوی جیسے کہ دسواں، بیسواں، چالیسواں اور ششماہی اور برسی کچھ بھی نہ کریں ہاں تاریخ اور دن کی تخصیص اور تیسرے، دسویں، بیسویں، چالیسویں کی پابندی کے بغیر کسی بھی تاریخ اور دن کو ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے ممنوع نہیں ہے۔

جب ایصال ثواب مقصود ہے تو دوسرے تیسرے دن تک کیوں ٹالا جائے۔ موت (وفات) کے پہلے روز سے ہی ایصال ثواب کے کام شروع کردیئے جائیں خصوصاً میت کے روزے یا نمازیں قضا ہوئی ہیں تو بلا کسی تاخیر کے ان کا فدیہ ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قبر میں میت کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ جیسے پانی میں ڈوبنے والے مدد چاہنے والے کی۔ ثواب کا انتظار کرتا ہے کہ والدین، بھائی اور احباب کی طرف سے اسے کچھ پہنچے جب ثواب پہنچتا ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۲۰۴)

لہٰذا جہاں تک ممکن ہو جلد از جلد لوجہ اللہ اور طریقہ مسنون کے مطابق عبادات مالیہ وبدنیہ کا ثواب میت کو پہنچائے۔ تیسرے، دسویں، بیسویں، چالیسواں، ششماہی اور برسی کا انتظار نہ کرے۔ اس میں میت کا صریح نقصان ہے اور مخالفِ سنت کاموں میں کوئی خیر نہیں ہوتی۔

فقط۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

رسومات

(۱۸) توہمات کی حقیقت

سوال:۔ جہالت کی وجہ سے برصغیر میں بعض مسلمان گھرانوں کے لوگ مندرجہ ذیل عقیدوں پر یقین رکھتے ہیں۔ مثلاً گائے کا اپنی سینگ پر دینا کو اٹھانا، پہلے بچے کی پیدائش سے پہلے کوئی کپڑا نہیں سیا جائے بچے کے کپڑے کسی کو نہ دیئے جائیں کیونکہ بانجھ عورتیں جادو کر کے بچے کو نقصان پہنچا سکتی ہیں، بچے کو بارہ بجے کے وقت پالنے یا جھولے میں نہ لٹایا جائے کیونکہ بھوت پریت کا سایہ ہو جاتا ہے، بچے کو زوال کے وقت دودھ نہ پلایا جائے اور اگر بچے کو کوئی پیچیدہ بیماری ہو جائے تو اس کو بھی بھوت پریت کا سایہ کہہ کر جھاڑ پھونک اور جادو ٹونا کرتی ہیں اور دوسرے مسائل وغیرہ۔ یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اسلام میں ان باتوں کا کوئی وجود ہے؟ کیا ایمان کی کمزوری کی بات نہیں، اگر ہمارا ایمان پختہ ہو تو ان توہمات سے چھٹکارا حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں۔ شاید آپ کے جواب سے لاکھوں گھروں کی جہالت دور ہو جائے اور لوگ فضول توہمات پر یقین رکھنے کی بجائے اپنا ایمان پختہ کریں۔

الجواب:۔ آپ نے جو باتیں لکھی ہیں وہ واقعہ تو ہم پرستی کے ذیل میں آتی ہیں. جنات کا سایہ ہونا ممکن ہے اور بعض کو ہوتا ہے لیکن بات بات پر سائے کا بھوت سوار کر دینا غلط ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہید)

(۱۹) بچوں کو کالے رنگ کا ڈورا باندھنا یا کاجل کا ٹکہ لگانا

سوال:۔ لوگ عموماً چھوٹے بچوں کو نظر سے بچانے کے لئے کالے رنگ کا ڈورا یا پھر کاجل کا ٹکہ لگا دیتے ہیں، کیا یہ عمل شرعی لحاظ سے درست ہے؟

الجواب:۔ اگر اعتقاد کی خرابی نہ ہو تو جائز ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ بدنما کر دیا جائے تا کہ نظر نہ لگے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۰) سورج گرہن اور حاملہ عورت

سوال:۔ ہمارے معاشرے میں یہ بات بہت مشہور ہے اور اکثر لوگ اسے صحیح سمجھتے ہیں کہ جب چاند کو گرہن لگتا ہے یا سورج کو گرہن لگتا ہے تو حاملہ عورت یا اس کا خاوند اس دن یا رات کو جب سورج یا چاند کو گرہن لگتا ہے آرام کے سوا کوئی کام بھی نہ کریں۔ مثلاً اگر خاوند لکڑیاں کاٹے یا رات کو وہ الٹا سو جائے تو جب بچہ پیدا ہوگا تو اس کے جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ کٹا ہوا ہوگا یا وہ لنگڑا ہوگا یا اس کا ہاتھ نہیں ہوگا وغیرہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا جواب عنایت فرمائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس دن یا رات کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب:۔ حدیث میں اس موقع پر صدقہ وخیرات توبہ واستغفار، نماز اور دعا کا حکم ہے دوسری باتوں کا ذکر نہیں اس لئے ان کو شرعی چیز سمجھ کر نہ کیا جائے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۲۱) کیا انگلیاں چٹخانا منحوس ہے

سوال:۔ کیا انگلیاں چٹخانا منحوس ہے اگر ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟

الجواب:۔ اسلام نحوست کا قائل نہیں، البتہ نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ ہے اور بیرون نماز بھی پسندیدہ نہیں۔ فعل عبث (فضول کام) ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۲) جھلی میں پیدا ہونے والا بچہ اور اس کی جھلی

سوال:۔ بعض بچوں کی ولادت خواہ لڑکا ہو یا لڑکی ایک جھلی میں ہوتی ہیں جسے برقعہ بھی کہا جاتا ہے۔ بعض خواتین وحضرات کا کہنا یہ ہے کہ اس جھلی کو سکھا کر رکھ لیا جائے بہت نیک فال ثابت ہوتی ہے اور اس جھلی میں پیدا ہونے والا بچہ بھی بہت خوش نصیب ہوتا ہے قرآن، سنت کی روشنی میں فرمائیں کہ جھلی رکھ لینا درست ہے یا پھینک دینا درست ہے یا دفن کر دینا درست ہے۔

الجواب:۔ یہ جھلی عموماً دفن کر دی جاتی ہے اس کو رکھنے اور ایسے بچے کے خوش نصیب ہونے کا قرآن وحدیث میں کہیں ثبوت نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۳) ماں کے دودھ نہ بخشنے کی روایت کی حقیقت

سوال:۔ اولاد کے لئے ماں کے دودھ بخشنے کی جو روایت ہم ایک عرصے سے سنتے آئے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی کیا اہمیت ہے؟ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آج کل مائیں اولاد کی پرورش ڈبوں کے دودھ پر کرتی ہیں وہ کس طرح دودھ بخشیں گی؟

الجواب:۔ دودھ بخشنے کی روایت تو کہیں میری نظر سے نہیں گزری غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں کا حق اتنا بڑا ہے کہ آدمی اس کو ادا نہیں کرسکتا الا یہ کہ ماں اپنا حق معاف کردے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۴) بچے کو دیکھنے کے پیسے دینا

سوال:۔ فرسودہ رسم ورواج میں سے ایک رسم جو اکثر گھرانوں میں پائی جاتی ہے یہ ہے کہ جب کسی گھر میں بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو تمام رشتے دار اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں لیکن بچے کو دیکھ لینے کے بعد ہر شخص پر یہ لازم ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جیب سے نوٹ نکال کر نومولود بچے کے ہاتھ میں تھمادے۔ کچھ ہی دیر بعد وہ نوٹ بچے کی ماں کے تکئے کے نیچے جمع ہوجاتے ہیں یہ آسمانی قانون کی طرح ایک پختہ رسم بن چکی ہے اور آج تک ہم نے کسی کو اس کی خلاف ورزی کرتے نہیں دیکھا۔ جب بچے کی ماں کا چلہ پورا ہوجاتا ہے تو پھر نوٹوں کی گنتی کی جاتی ہے اور نوٹوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے بچے کو خوش قسمتی یا بدقسمتی کے متعلق رائے قائم کی جاتی ہے۔ یہ کاروبار کرنے کے لئے کئی گھرانوں میں بچے کی پیدائش کا بے چینی سے انتظار کیا جاتا ہے سوال یہ ہے کہ کیا اسلام میں ان فرسودہ رسم ورواج کی کوئی گنجائش موجود ہے؟

الجواب:۔ نومولود بچے کی پیدائش پر اسے تحفہ دینا تو بزرگانہ شفقت کے زمرے میں آتا ہے لیکن اس کو ضروری فرض واجب کے درجہ میں سمجھ لینا اور اس کو بچے کی نیک بختی یا بدبختی کی علامت تصور کرنا غلط اور جاہلانہ تصور ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

کتاب العلم

تعلیم و تعلم

علم سے متعلق مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

کتاب العلم

(۱) اسلام نے انسان پر کونسا علم فرض کیا ہے

سوال:۔ سوال یہ ہے کہ اسلام نے ہم پر کونسا علم فرض کیا ہے؟ کیا وہ علم جو آج کل تعلیمی اداروں میں حاصل کررہے ہیں یا کوئی اور علم ہے؟

الجواب:۔ آج کل تعلیم گاہوں میں جو علم پڑھایا جاتا ہے وہ علم نہیں بلکہ ہنر، پیشہ اور فن ہے۔ وہ بذات خود نہ اچھا ہے نہ برا، اس کا انحصار اس کے صحیح یا غلط مقصد اور استعمال پر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جس علم کو فرض قرار دیا ہے، جس کے فضائل بیان فرمائے ہیں اور جس کے حصول کی ترغیب دی اس سے دین کا علم مراد ہے اور اسی کے حکم میں ہوگا وہ علم بھی جو دین کے لئے وسیلہ وذریعہ کی حیثیت رکھتا ہو۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲) کیا مسلمان عورت جدید علوم حاصل کرسکتی ہے

سوال:۔ میں الحمدللہ پردہ کرتی ہوں لیکن میں کمپیوٹر سائنس کی تعلیم حاصل کررہی ہوں۔ آپ مجھے یہ بتایئے کہ اسلام میں جدید تعلیم حاصل کرنے پر کوئی پابندی تو نہیں، جبکہ یہ تعلیم ایسی ہے کہ آدمی گھر بیٹھے کما سکتا ہے اس کو مردماحول میں ملازمت کی ضرورت نہیں پیش آئے گی، جبکہ کمپیوٹر کے سامنے وقت گزرنے کا پتہ نہیں چلتا یہ ایک ایسا کام ہے کہ ہم جو فالتو وقت ٹی وی وغیرہ کے آگے گزار کر گناہ حاصل کرتے ہیں اس کے (یعنی کمپیوٹر) کے سامنے بیٹھ کر ان لغویات سے بچ سکتے ہیں میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ وہ علم جو دنیاوی عزت حاصل کرنے کے لئے لیا جائے اس

کے لئے عذاب ہے لیکن میرے دل میں یہ خیال ہے کہ ہم مسلمان عورتوں کو پردے میں رہتے ہوئے ایسے علوم ضرور سیکھنے چاہئیں کہ ہم کسی بھی طرح ترقی یافتہ قوموں سے پیچھے نہ رہیں۔ نیز اپنے پیروں پر ہم خود کھڑے ہو جائیں۔ نیز وہ لوگ جو پردہ دار عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کے بارے میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ دقیانوسی عورتیں ہیں ان کو کیا پتہ کہ کمپیوٹر وغیرہ کیا ہوتا ہے یا یہ کہ ان کو ایسی تعلیم سے کیا واسطہ؟ امید ہے کہ آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ ایسی تعلیم کہ عورت مرد کے ماحول میں نکل کر کام کرنے کے بجائے گھر میں بیٹھ کر کما لے یہ زیادہ بہتر ہے کہ نہیں۔ جو وقت اور جو حالات آپ دیکھ رہے ہیں آپ کی نظر میں کیا عورت کو ایسی تعلیم حاصل کرنی چاہئے کہ وہ آپ اپنے پیروں پر خود کھڑی ہو جائے۔ یہ بتائے کہ نبی ﷺ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ہمارے نبی کا فیصلہ ہوگا وہی میرا انشاء اللہ فیصلہ ہوگا۔ اگر آپ مجھے مطمئن کر دیں تو میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی۔

الجواب:۔ آپ کے خیالات ماشاء اللہ بہت صحیح ہیں۔ کمپیوٹر کی تعلیم ہو یا کوئی دوسری تعلیم اگر خواتین ان علوم کو باپردہ حاصل کریں تو کوئی حرج نہیں، لیکن تعلیم کے دوران یا ملازمت کے دوران نامحرموں سے اختلاط نہ ہو۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳) کالجوں میں محبت کا کھیل اور اسلامی تعلیمات

سوال:۔ کیا محبت کی کوئی حقیقت ہے کہ میری مراد صرف وہ محبت ہے جس کا ہمارے کالجز اور یونیورسٹیز میں بڑا چرچا ہے اور بڑے بڑے عقلمند اسے سچ سمجھتے ہیں۔

کیا اسلام بھی اسے حقیقت سمجھتا ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں ان لڑکیوں کو اچھا سمجھا جاتا ہے جو شادی سے پہلے کسی مرد کا خیال تک اپنے دل میں نہیں لاتیں، میں بھی اس پر یقین رکھتی ہوں اور اس کے مطابق عمل کرتی ہوں۔ لیکن جب سے میں نے کالج میں داخلہ لیا وہ بھی بحالت مجبوری تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب ایسا کرنا بہت مشکل ہے اس سلسلے میں پچھلے سات آٹھ مہینوں سے میں بہت پریشان ہوں اور ہر دوسرے روز روتی ہوں لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں اس سلسلے میں اسلام کیا سیدھا راستہ بتاتا ہے برائے مہربانی تسلی بخش جواب دیجئے گا میں آپ کی بہت احسان مند ہوں گی؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ اسلام میں مرد وعورت کا رشتۂ محبت کی شکل نکاح تجویز کی گئی ہے اس کے علاوہ اسلام دوستی کی اجازت نہیں دیتا۔ ہماری تعلیم گاہوں میں لڑکے لڑکیاں جس محبت کی نمائش کرتی ہیں یہ اسلام کی تعلیم نہیں بلکہ مغرب کی نقالی ہے اور یہ منقش سانپ جس کو ڈس لیتا ہے وہ اس کے زہر کی تلخی تادم آخر محسوس کرتا ہے۔ مغرب کو اسی محبت کے کھیل نے جنسی انارکی کے جہنم میں دھکیلا ہے۔ ہمارے نوجوان کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴) دینی تعلیم کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں

سوال:۔ آج کل گھروں میں صرف دنیاوی تعلیم ہی کی باتیں ہوتی ہیں دین کی باتیں تو والدین بتاتے ہی نہیں لہٰذا اگر کوئی انسان ایسے ماحول میں جانا چاہتا ہو جہاں اس کے علم میں اور ایمان میں اضافہ ہوتا ہو اور گھر والے اس کو نہ جانے دیتے ہوں تو کیا ان کی اطاعت جائز ہے؟

الجواب:۔ دین کا ضروری علم ہر مسلمان پر فرض ہے اور اگر گھر والے کسی شرعی فرض کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ان کی اطاعت جائز نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۵) مخلوط تعلیم کتنی عمر تک جائز ہے

سوال:۔ دینی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کا جہاں تک پتہ چلتا ہے اور آج کل کے نظام تعلیم سے موازنہ کرتی ہوں تو ذہن میں کچھ سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ کیا مخلوط تعلیم کا جواز شریعت میں ہے، اگر ہے تو کتنی عمر تک کے بچے بچیاں اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر جواز شریعت میں نہیں تو پھر ذمہ دار افراد علیحدہ انتظام کیوں نہیں کرتے جبکہ علماء حق اس پر زور دیتے ہیں۔

الجواب:۔ دس سال کی عمر ہونے پر بچوں کے بستر الگ کر دینے کا حکم فرمایا گیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ بچے بچیاں زیادہ سے زیادہ دس گیارہ سال کی عمر تک ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں، اس کے بعد مخلوط تعلیم نہیں ہونی چاہئے۔ دور جدید میں مخلوط تعلیم بے خدا تہذیب کی ایجاد کردہ بدعت ہے جو ناگفتنی قباحتوں پر مشتمل ہے معلوم نہیں ہمارے مقتدر حضرات اس نظام تعلیم

میں کیوں تبدیلی نہیں فرماتے بکہ جداگانہ تعلیم کا مطالبہ صرف علمائے کرام ہی کا نہیں طلبہ اور طالبات کا بھی ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۶) مرد عورت کے اکٹھا حج کرنے سے مخلوط تعلیم کا جواز نہیں ملتا

سوال:۔ گزارش یہ ہے کہ روزنامہ جنگ کراچی میں ایک خاتون کا انٹرویو شائع ہوا ہے۔ اس کے انٹرویو میں ایک سوال وجواب یہ ہے:

(سوال) پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، مگر یہاں پر اسلامی نقطہ نظر سے خواتین کے لئے تعلیمی ماحول کچھ سازگار نہیں ہے، جیسے خواتین یونیورسٹی کا قیام عمل میں نہ لانا وغیرہ اس سلسلے میں آپ کچھ اظہار خیال فرمائیے؟

ان خاتون نے جواب دیا کہ پاکستان میں ہر لحاظ سے تعلیمی ماحول خوشگوار ہے میں دراصل اس کی حمایت میں نہیں ہوں کیونکہ جب ہم نے خود مردوں کے شانہ بشانہ چلنا ہے تو پھر یہ علیحدگی کیوں؟ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے حج۔ جب اس میں خواتین علیحدہ نہیں ہوتیں تو تعلیم حاصل کرنے میں کیوں علیحدہ ہوں اور ہماری قوم بڑی مہذب وشائستہ ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ خواتین کو مخلوط تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔ جب میں نے انجینئرنگ کی، میں واحد لڑکی تھی اور ایک ہزار لڑکے تھے مگر مجھے کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ زمانہ طالب علمی میں طلبہ و طالبات ایک دوسرے کے بہت معاون ومددگار ہوتے ہیں۔ (یہ ان کا انٹرویو ہے)

حضرت اب سوال یہ ہے کہ کیا مخلوط تعلیم حج کی طرح جائز ہے ان خاتون کا مخلوط تعلیم کو حج جیسے اہم اور دینی فریضہ پر قیاس کر کے مخلوط تعلیم کو صحیح قرار دینا کیسا ہے؟ اور کیا واقعی خواتین کو مخلوط تعلیم حاصل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی؟ امید واثق ہے آپ تشفی فرمائیں گے۔

الجواب:۔ حج کے مقامات تو مرد وعورت کے لئے ایک ہی ہیں اس لئے مرد وعورت دونوں کو اکٹھے مناسک ادا کرنے ہوتے ہیں۔ لیکن حکم وہاں بھی یہی ہے کہ عورتیں حتی الوسع حجاب کا اہتمام رکھیں، مردوں کے ساتھ اختلاط نہ کریں اور مرد نامحرم عورتوں کو نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ پھر وہاں کے مقامات بھی مقدس، ماحول بھی مقدس اور جذبات بھی مقدس ومعصوم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف بھی غالب ہوتا ہے اس کے برعکس تعلیم گاہوں کا جیسا ماحول ہے سب کو معلوم ہے وہاں

لڑکے لڑکیاں بن ٹھن کر جاتی ہیں، جذبات بھی ہیجانی ہوتے ہیں اس لئے تعلیم گاہوں کو خانہ کعبہ اور دیگر مقامات مقدسہ پر قیاس کرنا کھلی حماقت ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۸) بچوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت اور اس کا طریقہ

سوال:۔ اولاد کی تعلیم وتربیت کی کیا اہمیت ہے کس طرح ان کی تربیت کی جائے کہ ان کے دل ودماغ میں اسلامی تعلیمات بچپن ہی سے رچ بس جائیں۔قرآن وحدیث کی روشنی میں اس اہم مسئلہ پر تحریر فرمائیں جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

الجواب:۔ ایک عربی شاعر نے بہت اچھا کہا ہے۔

لیس الیتیم الذی قدمات والده،

ان الیتیم یتیم العلم والادب

یعنی یتیم صرف وہ بچہ نہیں ہے جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہو بلکہ یتیم وہ بھی ہے جو علم وادب سے محروم رہا ہو۔

ہمارے ذہنوں میں صرف یہ بات ہے کہ بچپن میں جس بچہ کا والد کا انتقال ہو گیا ہو وہ بچہ یتیم ہے مگر شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ بچہ بھی یتیم ہے کہ جس کا باپ زندہ ہے مگر وہ بچہ کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ نہیں دیتا اور اس کو علم وادب سے محروم رکھا ہے۔ بچہ میں نہ نماز کا شوق پیدا ہوا نہ قرآن پاک کی تلاوت کی طرف توجہ پیدا ہوئی، بچہ نہ مدرسہ جاتا ہے نہ دوسرے اسلامی آداب کا اسے علم ہے، نہ بڑوں کا ادب واحترام جانتا ہے، تو اس بچہ کے حق میں باپ کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ تعلیم دینا اور علم دین سکھانا اور اسلامی آداب سے مزین کرنا بہت ضروری ہے اور والدین پر اس کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جس نے اپنی اولاد کو علم دین سے محروم رکھا اور ان کی دینی تربیت کی طرف توجہ نہیں دی اس نے اپنی اولاد کو دنیا اور آخرت کے بہت بڑی خیر سے محروم رکھا۔ قیامت میں باپ سے اولاد کے متعلق سوال ہوگا۔ ما ذا علمته و ما ذا ادبته تم نے بچہ کو کیا تعلیم دی اور کیسا ادب سکھایا؟ قرآن مجید میں ہے:

(ترجمہ) اے ایمان والوں اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ) کی آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (سورۃ تحریم، آیت ۴، پارہ ۲۸)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔ لفظ اھلیکم میں اہل و عیال سب داخل ہیں۔ نوکر چاکر بھی اس میں داخل ہو سکتے ہیں ایک روایت میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آ گئی کہ ہم گناہوں سے بچیں اور احکام الٰہیہ کی پابندی کریں، مگر اہل وعیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا طریقہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا ہے تم ان کے کرنے کا اہل وعیال کو بھی حکم کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔ (روح المعانی)

حضرات فقہاء نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔ الی قولہ۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا جس کے اہل وعیال دین سے جاہل و غافل ہوں۔ (روح) (معارف القرآن، ص ۵۰۲ جلد ۸)

اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ اولاد والدین کے پاس اللہ پاک کی بہت عظیم امانت ہوتی ہے والدین کو ان کی تعلیم و تربیت کا بہت ہی اہتمام کرنا چاہئے۔ اولاد نیک، صالح اور اطاعت گزار اور فرمان بردار ہو اس کے لئے مرد پر لازم ہے کہ دیندار پاکباز اور شریف عورت سے نکاح کرے، اسی طرح لڑکی کے والدین پر لازم ہے کہ فاسق، فاجر، بدچلن لڑکے سے اپنی لڑکی کا نکاح نہ کریں بلکہ دیندار متقی پرہیز گار لڑکے سے نکاح کریں۔

نکاح کے بعد حلال اور طیب روزی کا خاص اہتمام کریں۔ لہذا مرد کو چاہئے کہ اپنی آمدنی کے ذرائع کا جائزہ لے استقرار حمل کے بعد عورت بھی خصوصاً حرام اور مشتبہ روزی سے بچے۔ اپنے خیالات نہایت پاکیزہ کرے، اخلاق حسنہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے، دین و شریعت کی اتباع کا اہتمام کرے، اس کے بہت دور رس اور بہترین نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ اولاد صالح اور نیک پیدا ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو خطبات حکیم الاسلام، صفحہ ۴۵۸ تا ۴۶۲، ج ۴۔ نیز تحفۃ الوالد والولد، صفحہ ۴۲ تا ۴۶۔ مصنف مولانا محمد ابراہیم پالنپوری)

اسی طرح زوجین پر لازم ہے کہ بوقت مباشرت دعاؤں کا اہتمام کریں۔ دعاؤں کی برکت سے بچہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

صحبت کے وقت مرد و عورت یہ دعا پڑھیں **بسم اللہ اللھم جنبا الشیاطن و جنب الشیطان مارزقنا**

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچانا اور جو اولاد آپ ہم کو عطا فرمائیں اس سے (بھی) شیطان کو دور رکھنا۔

جب انزال کا وقت ہو تو دل میں یہ دعاء پڑھے۔ **اللھم لا تجعلل لشیطان فیما رزقتنی نصیباً**

(ترجمہ) اے اللہ جو (بچہ) آپ مجھے عنایت فرمائیں اس میں شیطان کا کچھ حصہ مقرر نہ فرما۔

ہر صحبت کے وقت دعاؤں کا اہتمام کریں۔ بچہ کے ولادت کے، بعد اسے نہلا دھلا کر سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں اس کے بعد تحنیک اور برکت کی دعا کرائیں۔ تحنیک کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکے تو بچہ کو کسی بزرگ کے پاس لے جائیں کہ وہ بزرگ بچہ کے حق میں صلاح و فلاح کی دعا کریں اور کھجور وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر بچہ کے تالو میں مل دیں۔ کوشش یہ ہو کہ بچہ کے پیٹ میں سب سے پہلے یہی چیز جائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے بچوں کو تحنیک اور برکت کی دعا کرانے کے لئے حضور اکرم ﷺ کے پاس لایا کرتے تھے۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۳۶۲)

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر، نیز آفات و امراض سے حفاظت کے لئے ساتویں دن لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا ذبح کیا جائے اور بچہ کا سر منڈوا کر بال کے ہموزن چاندی غریبوں کو صدقہ کریں اور بچہ کے سر پر زعفران لگائیں (یعنی پورے سر پر اتنا زعفران لگائیں جو بچہ کے لئے مضر نہ ہو) اور اس کا اچھا نام رکھ دیا جائے۔ حدیث میں ہے:

(ترجمہ) بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے میں مرہون ہوتا ہے، لہذا ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے۔ (تفصیل فتاویٰ رحیمیہ، صفحہ ۹۱-۹۲، جلد ۲) میں ملاحظہ فرمائیں۔

بچہ کا نام اچھا رکھیں اور اس کو ادب سکھائیں۔ حدیث میں ہے من ولد له ولد الخ

(ترجمہ) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے یہاں بچہ پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ صفحہ ۲۷۱)

حدیث شریف میں ہے تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ نیز حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے نام رکھو آج کل نئے نئے نام رکھنے کا شوق ہوتا ہے انبیا علیہم السلام، صحابہ، صحابیات اور نیک بندوں، بندیوں کے ناموں میں جو برکت ہے وہ ان نئے نئے ناموں میں کہاں؟ نام کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ اچھے جذبات اور نیک نیت کے ساتھ صلحاء وصالحات کے نام رکھو انشاء اللہ برکت اور دینداری پیدا ہوگی۔

جب بچہ سمجھدار اور بڑا ہونے لگے اور اس کے زبان کھل جائے تو سب سے پہلے اس کو کلمہ طیبہ سکھائیں۔ اللہ پاک اور مبارک نام اس کے زبان پر جاری کرائیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جس وقت حضور اقدس ﷺ کا دودھ چھڑایا تو یہ کلمات آپ کی زبان مبارک پر جاری ہوئے: اللّٰہ اکبر کبیراً والحمد للّٰہ کثیراً و سبحانہ اللّٰہ بکرۃً واصیلاً اور یہ آپ کا سب سے پہلا کلام تھا۔ (اخرج البیہقی عن ابن عباس کذافی الخصائص، صفحہ ۵۵، ج ۱۔ بحوالہ سیرت خاتم الانبیا، صفحہ ۱۲، از حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ)

لہٰذا اپنے بچوں کو یہ مبارک کلمات بھی سکھائیں اور ان کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دیں ان کو اسلامی آداب سکھائیں ایک ایک ادب سکھانے پر انشاء اللہ اجر وثواب ملے گا اور والدین کی طرف سے اپنی اولاد کو اسلامی آداب سکھانا سب سے بہتر اور افضل عطیہ اور تحفہ ہے۔

حدیث میں ہے:

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے ادب سے بہتر کوئی عطیہ تحفہ نہیں دیا۔ (ترمذی شریف، صفحہ ۱۷، ج ۲۔ باب ماجاء فی ادب الولد ابواب البر والصلتہ) نیز حدیث میں ہے:

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مرد کا اپنے بچہ کو ادب سکھانا ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین کلو) غلہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی شریف، صفحہ ۱۷، ج ۲، باب ماجاء فی ادب الولد)

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی قدر کیجئے۔ آپ اپنے بچہ کو ایک ادب سکھائیں گے اس پر بھی آپ کو اجروثواب ملتا ہے۔

مثلاً والدین نے بچہ کو سکھایا بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ، یہ ایک ادب سکھانا ہوا اور یہ سکھانے پر ساڑھے تین کلو غلہ خیرات کرنے کا ثواب ملے گا اور جیسے ماں باپ نے بچہ کو سکھایا بیٹھ کر پانی پیا کرو، تین سانس میں پیو، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ، ہاتھ دھو کر کھانا کھاؤ، اپنے آگے سے کھاؤ، دسترخوان پر کھانا گر جائے تو اسے اٹھا کر کھالو، برتن صاف کر لیا کرو، بڑوں کو سلام کرو، ان کا ادب کرو، ان کے سامنے زبان درازی نہ کرو، گھر میں داخل ہونے کے وقت سلام کرو، وغیرہ وغیرہ۔ ایک ایک ادب سکھانے پر ساڑھے تین کلو غلہ خیرات کرنے کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح بچوں کو اسلامی آداب سکھائے جائیں ہمارا معاشرہ اور ہر مسلمان کے گھر کا ماحول اسی طرح ہونا چاہئے۔ رہن سہن، کھانے پینے، لباس وغیرہ ہر چیز میں اسلامی طریقہ اور سنت کو اختیار کرنا چاہئے بچوں کی تربیت اسی انداز سے کرنا چاہئے۔

اس کے برعکس آج کل مسلمانوں میں خاص کر انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں غیروں کی نقل کا طریقہ چل پڑا ہے۔ بچوں کی تربیت بھی اسی انداز پر کرتے ہیں جو غیروں میں رائج ہے۔ آپس میں ملنے جلنے کے وقت جو الفاظ اور اصطلاحات ان کے یہاں رائج ہیں، جیسے گڈ مارننگ، گڈ نائٹ وغیرہ وغیرہ، وہی الفاظ مسلمان بھی اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں۔ جو لباس غیر اپنے بچوں کو پہناتے ہیں اسی انداز کا لباس مسلمان بھی اپنے بچوں کو پہنانے لگے ہیں۔ خصوصاً جو بچے نرسری جاتے ہیں ان کی تربیت عموماً غیر اسلامی طریقہ پر ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو اس پر خاص توجہ دینا چاہئے۔ ذہنی مرعوبیت ختم کر کے اپنا اسلامی طرز معاشرہ، تمدن اور ملی تشخص قائم رکھنے کا پورا عزم اور لباس کے لئے پوری کوشش ہونی چاہئے۔ جس طرح یہ مسلمانوں کا انفرادی مسئلہ ہے، اجتماعی مسئلہ بھی ہے۔ لہٰذا انفرادی طور پر بھی اپنے گھروں کا ماحول اور طرز معاشرت اسلامی طریقہ پر بنانے کی ضرورت ہے، اسی طرح اجتماعی طور پر بھی اس کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

بچوں کا ذہن بہت صاف ستھرا ہوتا ہے، ان کی جیسی ذہنی تربیت کی جائے گی اس کے مطابق بچوں کے ذہن میں وہ باتیں جمتی جائیں گی۔ اگر اسلامی انداز پر تربیت کی گئی تو انشاء اللہ وہ بڑا ہو کر بھی اسی انداز پر رہے گا اور اگر غیروں کے طریقہ پر اس کے تربیت کی گئی تو وہی طرز زندگی اس کے اندر آئے گی۔ اس لئے بچہ کے دیندار بننے اور بگڑنے کی پوری ذمہ داری ماں باپ

پر ہے۔ حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے یعنی دین اسلام اور حق بات قبول کرنے کی اس کے اندر پوری صلاحیت ہوتی۔ مگر اس کے والدین (غلط تعلیم و تربیت سے) اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی (عیسائی) بنا دیتے ہیں یا (مجوسی) (مشکوٰۃ شریف، صفحہ۲۱)

لہٰذا اگر ہم اپنی اور اپنے اہل و عیال کی آخرت بنانا اور ان کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو غیروں کے طور و طریقے چھوڑ کر خود کو بھی سچا پکا مسلمان بنانا ہوگا اور بچوں کو بھی بچپن سے ہی ضروری دینی تعلیم اور اسلامی تہذیب و آداب سے روشناس کرانا ہوگا اور اپنا طرز معاشرہ اسلام اور سنت طریقہ کے مطابق بنانا ہوگا اور اپنے گھروں میں بھی سنت طریقوں اور اسلامی طرز زندگی کو اختیار کرنا ہوگا۔ نمازوں کی پابندی، قرآن مجید کی تلاوت اور سیکھنے سکھانے کا ماحول پیدا کرنا ہوگا اور صاف بات یہ ہے کہ اپنے گھروں کو ناچ گانے، ٹی وی، وی سی آر سے پاک صاف کرنا ہوگا۔

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ حضور اکرم ﷺ جس ناچ گانے کو مٹانے کے لئے تشریف لائے تھے آج وہی ناچ گانوں کے سامان مسلمانوں کے گھروں میں ہے۔ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ ٹی وی وی سی آر اس قدر خطرناک اور نقصان دہ ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی تعلیم اور کوئی تربیت موثر نہیں ہو سکتی۔ خدارا اپنے گھروں سے اس لعنت کو دور کرو جس نے اسلامی حیا کا جنازہ نکال کر رکھ دیا ہے۔

کس قدر بے حیائی کی بات ہے کہ گھر میں باپ، بیٹی، ماں، بیٹا، بھائی، بہن ایک جگہ بیٹھ کر ٹی وی پر انتہائی فحش اور حیا سوز مناظر دیکھتے ہیں۔ بچے بچپن ہی سے جب اس قسم کے مناظر دیکھیں گے تو ان کے اندر حیا پیدا ہوگی یا بے حیائی۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو صحیح بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حاصل یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت از حد ضروری ہے اور گھروں کا ماحول سنت طریقہ کے مطابق بنانا ضروری ہے۔ غیروں کی نقل کرنے کے بجائے اسلامی طرز زندگی کو اختیار کیا جائے۔ ہم غیروں کے الفاظ اور ان کی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں اس کے بجائے حضور اکرم ﷺ نے مختلف اوقات اور مختلف احوال کی جو دعائیں تعلیم فرمائی ہیں وہ دعائیں بچوں کو یاد کرانے اور ان پر عمل کروانے کا اہتمام کیا جائے۔ ان دعاؤں میں بڑی برکتیں ہیں اور بہت جامع دعائیں

ہیں۔ بچپن ہی سے بچوں کو اگر دعائیں یاد ہو جائیں گی اور بچے ان کے پڑھنے کے عادی ہو جائیں گے تو بڑے ہو کر بھی انشاء اللہ اس پر عامل رہیں گے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو جائیں گے۔؟ فقط واللہ اعلم بالصواب (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۹) دینی تعلیم پر دنیوی تعلیم کو ترجیح دینا اور اس کے نتائج واحکام

سوال:۔ مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ دینی علوم اور اسی طرح دنیوی تعلیم سے بھی بے بہرہ ہے اور اس کا ان کو احساس بھی نہیں ہے اور جن لوگوں کو تعلیمی میں رغبت ہے ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو دنیوی تعلیم اور بڑی ڈگریوں کے حصول کو اپنی معراج سمجھتے ہیں۔ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس کے بالمقابل دینی تعلیم کی طرف کوئی توجہ نہیں اور نہ اس کا کوئی اہتمام ہوتا ہے۔ برائے نام کچھ دینی تعلیم دلا دی جاتی ہے آپ سے گذارش ہے کہ دینی تعلیم کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالیں اور اہل وعیال کی رہنمائی فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً جو باتیں آپ نے سوال میں درج فرمائی ہیں وہ بہت ہی قابل افسوس اور لائق اصلاح ہیں۔ فی زمانہ یہ صورت حال صرف آپ کے یہاں نہیں ہے بلکہ عام مرض ہے جو ہیضہ اور طاعون کی طرح پھیلا ہوا ہے اور مسلمانوں کا بہت بڑا طبقہ اس مرض میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

یہ صورت حال ہماری نسل کی ایمان کے بقاء اور حفاظت کے لئے بہت ہی خطرناک ہے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کی فکر اور اس اہم مسئلہ پر توجہ دینے کی فوری ضرورت ہے اور عملی قدم اٹھانا بھی ہوگا ورنہ ہمارے ملی تشخص کا بقاء اور ہماری نئی نسل کے ایمان کی حفاظت بڑے خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی بری حالت اور سنگین نتائج سے پوری ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائیں اور دینی تعلیم کی اہمیت ہمارے دلوں میں پیدا فرمائیں۔ آمین۔ بحرمۃ النبی الامی ﷺ۔

جو باتیں سوال میں ہیں وہ حقیقت اور بالکل صحیح ہیں۔ جب ہم اپنے معاشرہ پر نظر ڈالتے ہیں تو عام صورت حال یہ ہی نظر آتی ہے کہ بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم برائے نام ہی ہے اور ایک رسم کے طور پر دینی تعلیم دلا دی جاتی ہے۔ جس قدر فکر اور توجہ دنیوی تعلیم کی طرف ہے اتنی فکر دینی

www.ahlehaq.org

تعلیم کی طرف نہیں ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ کی نوجوان لڑکیاں بھی اسکولوں اور کالجوں میں نظر آتی ہیں جب کہ یہ ہی بچیاں عام طور پر دینی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہوتی ہیں۔ نہ قرآن مجید پڑھنا آتا ہے، نہ ضروریات دین سے واقفیت ہوتی ہیں۔ ان کی زندگی میں نہ دین ہے، نہ دین کی عظمت اور نہ دین پر عمل۔ دنیوی تعلیم پر اس قدر انہماک ہے کہ ایمان اور دین کی بیخ و بنیاد نکلتی جا رہی ہے۔ مگر اس کا احساس بھی نہیں۔ آج تقریباً مسلمانوں کے معاشرہ کی یہی حالت ہے۔ مرحوم اکبرالہٰ آبادی نے بالکل صحیح فرمایا ہے:

نظر ان کی رہی کالج میں بس علمی فوائد پر
گراکیں چپکے چپکے بجلیاں دینی عقائد پر

ہم دنیوی تعلیم سے منع نہیں کرتے مگر شکایت اور گلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے طرز عمل سے دنیوی تعلیم کو دینی تعلیم پر فوقیت اور اہمیت دے رکھی ہے۔ دنیوی تعلیم غالب اور دینی تعلیم مغلوب ہے اور اس کی شکایت قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

(ترجمہ) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو، حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ تحریر فرماتے ہیں:

''یعنی یہ بھلائی، جس کا بیان اوپر کی آیات میں ہوا، تم کو کیسے حاصل ہو جب کہ آخرت کی فکر ہی نہیں بلکہ دنیائی زندگی اور یہاں کے عیش آرام کو اعتقاداً یا عملاً آخرت پر ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ دنیا حقیر و فانی اور آخرت اس سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ پھر تعجب ہے کہ جو چیز کماً و کیفاً ہر طرح افضل ہو اسے چھوڑ کر مفضول کو اختیار کیا جائے۔'' (سورہ اعلیٰ، پارہ ۳۰)

اللہ تعالیٰ نے اس عالم اسباب میں ہر چیز کا تریاق رکھا ہے، جو اس کے زہریلے اور (خراب اثرات کو ختم کرتا ہے) دنیوی اور عصری تعلیم کے زہر کے لئے قرآن و حدیث دینی تعلیم اور اسلامی تربیت تریاق ہے۔ اگر ہمارے بچوں نے بنیادی دینی تعلیم ٹھوس طریقہ پر حاصل نہ کی اور اسلامی عقائد اور احکامات کا علم بقدر فرض بھی حاصل نہ کیا اور علماء کرام سے ربط و ضبط اور تبلیغی کاموں سے وابستگی نہ رکھی تو عصری (دنیوی) تعلیم ہم کو ضلالت اور ہلاکت تک پہنچا کر چھوڑے گی اور دنیا و آخرت میں اس کا زبردست خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ یہ بات احقر تنہا نہیں کہہ رہا ہے ہمارے اکابر اور سربراہوں نے بھی یہ بات لکھی اور کہی ہے۔

ہندوستان کی جنگ آزادی کے مجاہد جلیل اسیر مالٹا شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر انگریزی تعلیم کا آخری اثر یہی ہے جو عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ نصرانیت کے رنگ میں رنگ جائیں یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب اور مذہب والوں کا مذاق اڑائیں یا حکومت وقت کی پرستش کرنے لگیں تو ایسی تعلیم پانے سے ایک مسلمان کے لئے جاہل رہنا ہی اچھا ہے۔ (خطبہ صدارت جلسہ افتتاحیہ مسلم نیشنل یونیورسٹی علی گڑھ، ۱۹۲۰ء۔ بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ اردو، نمبر ۲۱ جلد اول)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ آج کل تعلیم جدید کے متعلق علماء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ تعلیم جدید سے روکتے ہیں اور اس کو ناجائز بتلاتے ہیں حالانکہ میں بہ قسم کہتا ہوں کہ اگر تعلیم جدید کے آثار نہ ہوتے جو علی العموم اس وقت اس پر مرتب ہو رہے ہیں تو علماء ہرگز اس سے منع نہ کرتے۔ لیکن اب دیکھ لیجئے کہ کیا حالت ہو رہی ہے جس قدر جدید تعلیم یافتہ ہیں بہ استثناء شاذ و نادر ان کو نہ نماز سے غرض ہے، نہ روزے سے، نہ شریعت کے کسی دوسرے حکم سے، بلکہ ہر بات میں شریعت کے خلاف ہی چلتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ اس سے اسلام کی ترقی ہو رہی ہے۔ (فصل العلم والعمل، ۸)

سرسید مرحوم لکھتے ہیں:

''اسی طرح لڑکیوں کے اسکول بھی قائم کئے گئے جن کے ناگوار طرز نے یقین دلا دیا کہ عورتوں کو بدچلن اور بے پردہ کرنے کے لئے یہ طریقہ نکالا گیا ہے۔'' (اسباب بغاوت ہند، بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ ۱/۲۳)

مسٹر فضل الحق وزیر اعظم صوبہ بنگال نے ۱۹۳۸ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل منعقدہ پٹنہ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس قسم کی تعلیم (کالج اور اسکول میں) ان کو دی گئی ہے دراصل نہ اس نے ان کو دنیا کا رکھا ہے نہ دین کا۔

اگر ایک مسلمان بچہ نے اونچی سی تعلیم کی ڈگری حاصل کر بھی لی لیکن اس کوشش میں مذہب کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تو اس کا ڈگری حاصل کرنا قوم کے لئے کیا مفید ہو سکتا ہے؟ مفید اس وقت ہو سکتا ہے جب مسلمان رہ کر ترقی کرے۔ کیا خوب کہا ہے اکبر الٰہ آبادی نے:

فلسفی کہتا ہے کیا پرواہ ہے اگر مذہب گیا

www.ahlehaq.org

میں یہ کہتا ہوں بھائی یہ گیا تو سب گیا

(مدینہ، اخبار سہ روزہ بجنور، ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء۔ رحیمیہ ۱۔۲۳)

مسلم لیگی اخبار منشور (دہلی) کے مدیر مسٹر حسن ریاض ۹ جون ۱۱۴۰ء کے اداریہ میں لکھتے ہیں کہ "گذشتہ تیس برس سے مسلمان بچے بالعموم صرف انگریزی اسکولوں میں تعلیم پارہے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دور کے جتنے تعلیم یافتہ ہیں وہ اسلامی کلچر، اخلاق اور اسلامی تصورات سے بالکل نابلد ہیں۔"

ڈاکٹر ہنٹر کا قول ہے کہ "ہمارے انگریزی اسکولوں میں پڑھا ہوا کوئی نو جوان ہندو یا مسلمان ایسا نہیں جس نے اپنے بزرگوں کے مذہبی عقائد کو غلط سمجھنا نہ سیکھا ہو۔

(مسلمانان ہند صفحہ ۱۲۳، بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ، صفحہ ۲۳ جلد نمبر ۱)

علامہ اقبال مرحوم ایک نظم میں جس کا عنوان "فردوس جا میں ایک مکالمہ ہے" اپنا خیال یوں ظاہر فرماتے ہیں:

ہاتف نے کہا مجھ سے کہ فردوس سے ایک روز
حالی سے مخاطب ہوئے یوں سعدی شیراز
کچھ کیفیت مسلم ہندی کی تو بیان کر
درماندۂ منزل ہے کہ مصروف تگ و تاز
مذہب کی حرارت بھی ہے کچھ اس کی رگوں میں
تھی جس کی فلک سوز کبھی گرمئ آواز
باتوں سے ہوا شیخ کی حالی متاثر
رو رو کے کہنے لگا کہ اے صاحب اعزاز
جب پیر فلک نے ورق ایام کا پلٹا
آئی یہ صدا پاؤ گے تعلیم سے اعزاز
آیا ہے مگر اس سے عقیدہ میں تزلزل
دنیا تو ملی طائر دیں کر گیا پرواز
دین ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی
فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر د زمیں تاز

www.ahlehaq.org

بنیاد لرز جائے جو دیوار چمن کی
ظاہر ہے کہ انجام گلستان کا ہے آغاز
پانی نہ ملا زمزم ملت سے جو اس کو
پیدا ہیں نئی پود میں الحاد کے انداز
یہ ذکر حضور یثرب میں نہ کرنا
سمجھیں نہ کہیں ہند کے مسلم مجھے غماز
فرمانتوں یافت اذان خار کہ کشتیم
دیبانتوان یافت اذاں ہشیم کہ رشتیم

یہ ہیں عصری (دنیوی انگریزی) اعلیٰ تعلیم کے نتائج جس کا اعتراف ہمارے بڑوں اور قائدین قوم نے کیا ہے۔ لہٰذا اس کے غلط نتائج سے حفاظت کے لئے ہمیں تدبیر اختیار کرنا ہے اور اچھی طرح اس پر غور وفکر کرنا ہے تاکہ ہمارے موجودہ اور آئندہ آنے والی قیامت تک کی نسلوں کے ایمان واعمال کی حفاظت ہو سکے اور دنیا کے ہر خطہ اور ہر علاقے کے مسلمانوں کو اس کی فکر کرنا ہے اور میری یہ دعوت فکر صرف آپ حضرات کو نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر مسلمان سے ہے اور وہ تدبیر یہ ہے کہ ہمارے بچے دینی مذہبی بنیادی ضروری تعلیم پوری طرح حاصل کریں۔ اسلامی تعلیمات واحکامات کو اور ایمان کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھ لیں، اور اسلامی تمدن، اسلامی اخلاق اور عادات پر بھی مضبوطی سے قائم رہیں۔ علماء کرام سے ربط وضبط اور دینی وتبلیغی کام سے پوری طرح وابستگی قائم رکھیں اور اس کے ساتھ عصری تعلیم حاصل کریں تو انشاء اللہ اس کے زہریلے اثرات سے حفاظت ہو سکتی ہے۔ اکبر الہ آبادی نے بڑے پتہ کی بات کہی ہے:

تم شوق سے کالج میں پھلو، پارک میں پھولو
جائز ہے غباروں میں اڑو، چرخ میں جھولو
بس ایک سخن بندۂ ناچیز کا رہے یاد
اللہ کو اور اپنی حقیقت کو نہ بھولو

اگر حقیقت پر غور کیا جائے تو علم در حقیقت وہی ہے جو انسان کے دل میں اللہ رب العزت کی معرفت اور اس کا خوف وخشیت پیدا کرے۔ انسان اپنی حقیقت کو پہچانے اور اس کے اندر عجز وتواضع اور اپنی خواہشات اور حرص ختم کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ قبر اور آخرت کی زندگی کا استحضار

www.ahlehaq.org

حاصل ہو، ایک فارسی شاعر نے کہا جس کا مفہوم ہے کہ:

''علم حقیقت میں وہ ہے کہ جو تمہیں سیدھی راہ دکھائے، گمراہی کے زنگ کو دل سے دور کر دے، حرص اور خواہش کو دل سے باہر نکال دے، خوف وخشیت تمہارے دل میں زیادہ کر دے، اسے علم کہتے ہیں۔''

ایک اور شعر ہے:

علم دین فقہ است تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

علم دین، فقہ تفسیر اور حدیث ہے۔ جو شخص ان علوم کو چھوڑ کر محض دنیاوی تعلیم پر اکتفا کرے اور اس پر ناز کرے تو ایسا شخص عارف نہیں بلکہ خبیث بنے گا۔

شیخ سعدی کا قول ہے:

علم کہ راہ حق نہ نماید جہالت است

وہ علم جو راہ حق (صراط مستقیم) نہ دکھائے وہ علم نہیں جہالت ہے۔

بہر حال اپنی اولاد کو اسلامی اور دینی تعلیم دلانا از حد ضروری اور اسلامی فریضہ ہے قیامت کے دن ہم سے اس کی باز پرس ہوگی۔ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن باپ سے سوال ہوگا کہ تم نے اس بچہ کو کیا تعلیم دی تھی اور کیا ادب سکھایا تھا۔

بچہ کے سدھرنے اور بگڑنے کی پوری ذمہ داری والدین پر ہے بچہ بہت اچھی صلاحیت لے کر دنیا میں آتا ہے مگر والدین غلط تربیت سے اس کی صلاحیت کو خراب کر دیتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ محسن انسانیت حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے (یعنی اس کے اندر دین اسلام اور صحیح طریقہ قبول کرنے کی پوری صلاحیت ہوتی ہے) مگر اس کے والدین (غلط تربیت سے) اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

(مشکوۃ شریف، صفحہ ۲۱)

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ ''اے ایمان والو تم خود کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔'' (التحریم، آیت ۲۸)

معارف القرآن میں ہے کہ اس آیت میں عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی۔ آیت میں لفظ ''اھلیکم'' میں اہل وعیال سب

داخل ہیں جن میں بیوی، اولاد غلام، باندیاں سب شامل ہیں اور بعید نہیں کہ ہمہ وقتی نوکر چاکر بھی غلام اور باندیوں کے حکم میں ہوں۔

ایک روایت میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ خود کو آگ سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آ گئی مگر گھر والوں کو کس طرح ہم جہنم سے بچائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کاموں سے سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کاموں کو کرنے کا حکم اپنے اہل وعیال کو بھی دو تو یہ عمل انہیں جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔ (روح المعانی)

حضرات فقہاء کہتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال وحرام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا جس کے اہل وعیال دین سے جاہل و غافل ہوں۔ (روح المعانی) (معارف القرآن) لہذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ خود بھی ضروری دینی علم حاصل کرے اور اس پر عمل پیرا ہو اور اپنے دل میں دین و شریعت کی عظمت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی مبارک اور نورانی سنتوں کا احترام پیدا کرے اس پر سختی سے عمل کرے اور سب سے بڑھ کر قرآن مجید سے تعلق پیدا کرے اور اپنی اولاد کو بھی دینی تعلیم قرآن وسنت سے آراستہ و پیراستہ کرے ان کو اس پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کرے۔

ماضی میں مسلمان عروج وارتقاء کی جس بلندی پر پہنچے اس کا بنیادی سبب قرآن اور اسلامی تعلیمات سے بے پناہ لگاؤ اور اس پر سختی سے عمل تھا قرآن نے مسلمانوں کو جو تعلیمات دی تھیں مسلمان ان پر عمل پیرا تھے ہر معاملہ میں اپنی خواہشات کو پیچھے اور شرعی احکامات کو مقدم رکھتے تھے۔ آج بھی ہمارے اندر ایسے ہی بلند جذبات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

آج تو ہم درحقیقت برائے نام مسلمان ہیں۔ اسلامی تعلیمات، اسلامی تمدن، اسلامی وضع قطع اور اسلامی اخلاق وتہذیب سے ہم کوسوں دور ہیں اور ہمارا گلہ یہ ہے دنیا میں مسلمان پریشان ہیں، ان کا کوئی اثر نہیں۔ دنیا کی قومیں ان کو لقمہ تر بنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہمارے اندر ایمان کی حقیقت اور ایمانی قوت وحمیت ہو تو انشاء اللہ یہ حالت ختم ہو سکتی ہے۔ ایمان کامل اور ایمان حقیقی پر ہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ارشاد خداوندی ہے اور تم ہمت مت ہارو اور رنج مت کرو، غالب تم ہی

رہو گے اگر تم پورے مومن رہے۔

اس لئے اہل ایمان سے بہت واضح الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری کامیابی کا واحد راستہ صرف یہی ہے کہ قرآن مجید اور اسلامی تعلیمات سے گہری دلچسپی پیدا کریں اور اپنی اولاد اور مسلمانوں کے بچوں کو بھی دینی علوم سے آراستہ پیراستہ کریں۔ اس نعمت سے اپنے بچوں کو محروم رکھنا بہت عظیم خسران ہے۔

ایک شاعر نے خوب کہا ہے:

لیس الیتیم الذی قدمات والدہ

ان الیتیم یتیم العلم والادب

(ترجمہ) وہ بچہ جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو صرف وہی یتیم نہیں ہے بلکہ وہ بچہ بھی یتیم ہے جو باپ کے ہوتے ہوئے دینی علوم اور اسلامی ادب سے محروم رہا ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ماں باپ پر اولاد کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کو اسلامی تعلیمات سے خوب اچھی طرح سے واقف کریں صرف رسمی طور پر کچھ ابتدائی دینی تعلیم دینا کافی نہیں بلکہ عصری علوم کے ساتھ دینی اسلامی تعلیمات، اور تہذیب واخلاق سے بھی ان کو آراستہ کیا جائے یہ ان کا ماں باپ پر بہت بڑا حق ہے جسے پورا کرنا اور اس پر پوری توجہ دینا ہمارا دینی وملی فریضہ ہے اس کے بغیر ہم اپنے فریضہ سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح قوم کے سربراہ اور قائدین پر لازم ہے کہ جگہ جگہ اپنے علاقوں، اپنی بستی، اپنے محلوں میں بھی مدارس اسلامیہ اور مکاتب قرآنیہ قائم کریں اور مسلمانوں کے بچے اور بچیوں کے لئے دینی تعلیم کا بہتر سے بہتر انتظام کریں اور اس کے ساتھ ساتھ بچوں کے والدین اور اولیاء سے بھی عرض ہے کہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی پوری نگرانی کریں۔ بچہ کو پابندی کے ساتھ مدرسہ بھیجیں۔ بچہ نے سبق یاد کیا یا نہیں اس کی بھی فکر کریں۔ ہم اسکول کی تعلیم کے لئے کس قدر متفکر رہتے ہیں، ہمیں یہ فکر بھی سوار رہتی ہے کہ بچہ اسکول گیا یا نہیں؟ اس نے اسکول کا سبق یاد کیا یا نہیں، اسکول لانے لے جانے کا پورا انتظام بلکہ اسکول کے ساتھ ٹیوشن کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ کاش اتنی فکر اور توجہ قرآن مجید اور دینی تعلیم کی طرف ہوتی جو ہماری اصل اور بنیادی چیز ہے۔

یاد رکھئے ہم اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم اور اسلامی تہذیب وآداب سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتے اس سے انشاءاللہ ان کی دنیا وآخرت بنے گی۔ آپ کے انتقال کے بعد ایسے بچے آپ

کے لئے ایصال ثواب کریں گے اور دعائے مغفرت کریں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کسی باپ نے اپنے بچے کوادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنی اولاد کوادب سکھانا ایک صاع غلہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی ہم سب کوتوفیق عطا فرمائیں ایمان پر استقامت اور صراط مستقیم پر گامزن رکھیں اور پوری نسل کے ایمان کی حفاظت فرمائیں اور ہر ایک کو اپنے اپنے وقت موعود پر حسن خاتمہ نصیب فرمائیں، اپنی رضا عطا فرمائیں اور ہمارے دلوں میں دینی علوم کی عظمت اور اس کی طرف توجہ دینے اور جگہ جگہ مکاتیب قرآنیہ اور مدارس اسلامیہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بحرمتہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔ فقط واللہ اعلم

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۰) تعلیم نسواں کی اہمیت

سوال:۔ آج کل بڑی عمر کی لڑکیوں اور دین سے ناواقف عورتوں کی دینی تعلیم کا مسئلہ بہت اہم ہوگیا ہے۔ لڑکیاں عموماً اسکول اور کالج کی دلدادہ ہوتی ہیں اور ان کے ماں باپ کا رجحان بھی اسی طرف ہوتا ہے اور اسکول وکالج کا ماحول کس قدر خراب ہے، وہ بالکل ظاہر ہے۔ لڑکیاں عموماً ضرورت دین سے ناواقف ہوتی ہیں، ان کے مخصوص مسائل سے بھی بے خبر ہوتی ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم کسی طرح اسکول کالج سے ان کی رغبت ہٹا کر دینی تعلیم کی طرف ان کو راغب کریں اور اس مقصد کے پیش نظر ہم نے محلّہ میں ان کے لئے دینی تعلیم کا انتظام کیا ہے۔ جس میں لڑکیاں پوری پابندی کے ساتھ آمد ورفت کرتی ہیں اور سند یافتہ معلمات ان کو قرآن مجید با تجوید اور ضروری مسائل کی تعلیم دیتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری، کھانا پکانا، سینا پرونا وغیرہ بھی ان کو سکھایا جائے تو اس طرح محلّہ میں ان کے لئے دینی تعلیم کا انتظام شرعاً کیسا ہے؟ اس میں تعاون کرنا چاہئے یا نہیں؟ امید ہے تفصیل جواب مرحمت فرمائیں گے۔ بینوا توجروا

الجواب:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ایک روایت کے مطابق (ہر مسلمان عورت) پر فرض ہے۔ (الحدیث)

مظاہر حق میں مذکورہ حدیث کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے اور طلب کرنا علم کا فرض

ہے۔ مراد علم سے وہ علم ہے کہ جس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً آدمی جب مسلمان ہوا تو واجب ہوا اس پر معرفت صانع کی اور اس کے صفات کی اور جاننا نبوت رسول کا اور سوائے ان کے ان چیزوں کا کہ ایمان بدون ان کے صحیح نہیں اور جب نماز کا وقت آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا۔ جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزوں کا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوٰۃ کا۔ اور جب نکاح کیا تو حیض ونفاس اور طلاق وغیرہ کے مسائل کا علم حاصل کرنا جو شوہر و بیوی سے متعلق ہے واجب ہوا۔ اسی طرح بیع وشراء (خرید وفروخت) کرنے لگے تو اس کے مسائل سیکھنے واجب ہوں گے۔ اسی پر اول چیزوں کو سمجھ لے۔ غرض کہ جو بات پیش آئے گی اس کا حاصل کرنا بھی فرض ہوگا۔ اگر نہ کرے گا تو اشد گناہ گار ہوگا۔ (مظاہر حق تیسیر، صفحہ ۹۴۔۹۷، جلد اول)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر اتنا دینی علم حاصل کرنا فرض ہے جس سے ایمان کی بنیاد توحید و رسالت اور عقائد کی اصلاح ہو سکے۔ اسی طرح اعمال یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ درست اور صحیح طریقہ سے ادا کر سکے اور معاملات، معاشرت اور اخلاق درست ہو جائیں۔

لہذا ضروری علم کا حصول صرف مردوں پر ضروری نہیں، عورتوں اور لڑکیوں پر بھی فرض ہے اور اس کی بے حد اہمیت ہے۔ عورتیں اگر ضروری دینی علوم سے واقف ہوں گی اور ان کا ذہن دینی علوم سے آراستہ و پیراستہ ہوگا تو وہ اپنی زندگی بھی دین کی روشنی میں صحیح طریقہ سے گزار سکتی ہیں اور اپنی اولاد نیز اپنے متعلقین کی بھی بہترین دینی تربیت کر سکتی ہیں اور بچپن ہی سے بچوں کا ذہن دین کے سانچہ ڈھال سکتی ہیں اور ان کو دینی باتوں سے روشناس کرا سکتی ہیں۔ اولاد کی تربیت میں ماں کا کردار بہت بنیادی ہوتا ہے لہذا ہر عورت پر اتنا علم حاصل کرنا فرض ہے جس سے وہ اپنے رب کو پہچان سکے اور اپنے عقائد کی اصلاح کر سکے اور غلط قسم کے عقائد، رسوم و رواج سے محفوظ رہ سکے اور اپنی عبادت نماز، روزہ وغیرہ صحیح طریقہ پر ادا کر سکے اور عورتوں کے مخصوص حیض ونفاس اور استحاضہ کے مسائل سے واقف ہو سکے۔ اس کے برعکس اگر عورت دینی علوم سے واقف نہ ہوگی اور اس کا ذہن دین کے سانچہ میں ڈھلا ہوا نہ ہوگا تو نہ وہ خود اپنی زندگی دینی تقاضوں کے مطابق گزار سکتی ہے اور نہ اپنی اولاد کی صحیح دینی تربیت کر سکتی ہے

والدین کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خود کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی دوزخ کی آگ سے

www.ahlehaq.org

بچانے کی فکر کریں۔ ارشاد خداوندی ہے:

''اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ) کی آگ سے بچاؤ۔

(سورہ تحریم، پارہ ۲۸)

اور دوزخ کی آگ سے بچانے کا طریقہ یہ ہی ہے کہ ان کی دینی تربیت کریں، ضروری دینی علوم سے ان کو واقف کرانے کا پورا انتظام کریں، بچپن ہی سے ان کو نماز کا پابند بنائیں، حلال وحرام سے واقف کریں اور احکام الٰہیہ اور ضروریات دین سے باخبر کریں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب معارف القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

اس آیت میں عام مسلمانوں کو حکم ہے کہ جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے اہل وعیال کو بھی۔ لفظ اھلیکم میں اہل وعیال سب داخل ہیں۔ جن میں بیوی، اولاد، غلام، باندیاں سب شامل ہیں اور بعید نہیں کہ ہمہ وقت نوکر چاکر بھی غلام باندیوں کے حکم میں ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی فکر تو سمجھ میں آ گئی (کہ ہم گناہوں سے بچیں اور احکام الٰہیہ کی پابندی کریں) مگر اہل وعیال کو ہم کس طرح جہنم سے بچائیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جن کاموں سے منع فرمایا ہے ان کاموں سے ان سب کو منع کرو اور جن کاموں کے کرنے کا تم کو حکم دیا ہے تم ان کے کرنے کا اہل وعیال کو بھی حکم کرو تو یہ عمل ان کو جہنم کی آگ سے بچا سکے گا۔ (روح المعانی)

حضرات فقہاء نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال وحرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوشش کرے۔ الیٰ قولہ۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا جس کے اہل وعیال دین سے جاہل وغافل ہوں۔ (روح)

(معارف القرآن، صفحہ ۵۰۲۔۵۰۳، جلد ۸۔ سورہ تحریم آیت ۸، پارہ ۲۸)

آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر اولاد کی تعلیم وتربیت لازمی ہے اور اولاد عام ہے۔ لڑکے لڑکیاں سب اولاد میں داخل ہیں، لہٰذا جس طرح لڑکوں کی تعلیم وتربیت ضروری ہے اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم وتربیت بھی لازم اور ضروری ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اصلاح انقلاب" میں تعلیم

نسواں کے متعلق بہت ہی مفید مضمون بعنوان ''اصلاح معاملہ بہ تعلیم نسواں'' تحریر فرمایا ہے۔ پورا مضمون قابل مطالعہ ہے۔ (ملاحظہ ہو اصلاح انقلاب، صفحہ ۱۹۰ تا ۲۰۱) یہ مضمون بہشتی زیور حصہ اول میں بھی اسی عنوان سے صفحہ نمبر ۹۵ تا ۱۰۷ پر چھپا ہوا ہے اس مضمون میں حضرتؒ نے تحریر فرمایا ہے:

''غرض عقل اور مشاہدہ دونوں شاہد ہیں کہ بدون علم کے عمل کی تصحیح ممکن نہیں اور عمل کی تصحیح واجب اور فرض ہیں۔ تحصیل علم دین کا فرض ہونا جیسا اوپر دعویٰ کیا گیا ہے عقلاً بھی ثابت ہوا اور سمعاً فرض ہونا اس سے اوپر بیان کیا گیا ہے، تو دونوں طرح تحصیل علم دین فرض ہوا۔ پس ان لوگوں کا یہ خیال کہ جب عورتوں کو نوکری کرنا نہیں ہے تو ان کی تعلیم کیا ضروری ہے محض غلط ٹھہرا۔ الی قولہ۔ یہ بھی تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ مردوں میں علماء کا پایا جانا مستورات کی ضرورت دینیہ کے لئے کافی وافی نہیں۔ دو وجہ سے اولاً پردہ کے سبب (کہ وہ بھی اہم الواجبات ہے) سب عورتوں کا علماء کے پاس جانا قریباً ناممکن ہے اور گھر کے مردوں کو اگر واسطہ بنایا جائے تو بعض مستورات کو گھر کے ایسے مرد بھی میسر نہیں ہوتے اور بعض جگہ مردوں کو خود ہی اپنے دین کا اہتمام بھی نہیں ہوتا تو وہ دوسروں کے لئے سوال کرنے کا کیا اہتمام کریں گے۔ پس ایسی عورتوں کو دین کی تحقیق از بس دشوار ہے اور اگر اتفاق سے کسی کی رسائی بھی ہوگئی یا کسی کے گھر میں باپ بیٹا بھائی وغیرہ عالم ہیں تب بھی بعض مسائل عورتیں ان مردوں سے نہیں پوچھ سکتیں۔ ایسی بے تکلفی شوہر سے ہوتی ہے تو سب شوہروں کا ایسا ہونا خود عادتاً ناممکن ہے تو ان کی عام احتیاج رفع ہونے کی بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ کچھ عورتیں پڑھی ہوئی ہوں اور عام مستورات ان سے اپنے دین کی ہر قسم کی تحقیقات کرلیا کریں یہی کچھ عورتوں کو بطریق متعارف تعلیم دین دنیا واجب ہوا۔''

(اصلاح انقلاب، صفحہ ۱۹۴) (بہشتی زیور، صفحہ ۹۹، حصہ اول)

مندرجہ بالا حوالوں سے عورتوں اور لڑکیوں کی دینی تعلیم کی اہمیت ثابت ہوتی ہے لہٰذا ان کی تعلیم کی طرف توجہ دینا اور اس کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے عورتوں اور لڑکیوں کی دینی تعلیم کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر جگہ، ہر بستی میں مقامی طور پر ان کی تعلیم کا انتظام کیا جائے کہ عورتیں اور لڑکیاں پردہ کے پورے اہتمام کے ساتھ آمد ورفت کریں اور ایسی قابل اعتماد رفاقت اختیار کریں کہ وہ بدنامی سے بالکل محفوظ رہیں اور ان کی عصمت، پاک دامنی، عزت وآبرو پر کوئی داغ دھبہ نہ آنے پائے اور شام تک اپنے گھر واپس پہنچ جائیں۔ ان کے بڑے اور اولیاء بھی ان کی تعلیم اور آمد ورفت کی پوری نگرانی کریں۔ عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا یہ طریقہ انشاء اللہ

فتنوں سے محفوظ ہوگا۔

صورت مسئولہ میں آپ نے جو باتیں لکھی ہیں اگر وہ بالکل صحیح ہوں اور لڑکیاں پردہ کے مکمل انتظام اور اہتمام کے ساتھ آمد و رفت کرتی ہوں، معلمات بھی صحیح العقیدہ اور قابل اعتماد ہوں تو بہت ہی قابل مدح وستائش اور لائق مبارک باد ہیں۔ ہر مسلمان کو اپنی حیثیت کے مطابق اس میں تعاون کرنا چاہئے۔ لڑکیوں کے ماں باپ بھی اس کو غنیمت سمجھیں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ پیراستہ کرنے کی فکر اور سعی کریں۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔

www.ahlehaq.org

کتاب العلم

(۱۱) مسلمان لڑکیوں کا انگلش کی اعلیٰ تعلیم لینا

سوال:۔ مسلمان لڑکیوں کو انگلش پڑھنا کیسا ہے، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ انگلش میں نام اور پتہ لکھ سکے اتنا سیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ کبھی شوہر سفر میں ہو اور اس کو خط لکھنے میں انگلش پتہ کی ضرورت ہو تو غیر کے پاس جانا نہ پڑے۔ لڑکیوں کو اسکول اور کالج میں داخل کر کے اونچی تعلیم دلانا اور ڈگریاں حاصل کرنا جائز نہیں ہے کہ اس میں نفع سے نقصان کہیں زیادہ ہے۔ (اثمھا اکبر من نفعھا) تجربہ بتلاتا ہے کہ انگلش تعلیم اور کالج کے ماحول سے اسلامی عقائد و اخلاق و عادات بگڑ جاتے ہیں۔ آزادی، بے شرمی، بے حیائی بڑھ جاتی ہے جیسا کہ مرحوم اکبر الہ آبادی نے فرمایا ہے:

نظر ان کی رہی کالج میں بس علمی فوائد پر
گرا کیں چپکے چپکے بجلیاں دینی عقائد پر

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر انگریزی تعلیم کا آخری نتیجہ یہی ہے جو عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ نصرانیت کے رنگ میں رنگ جائیں یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب اور مذہب والوں کا مذاق اڑائیں یا حکومت وقت کی پرستش کرنے لگیں تو ایسی تعلیم پانے سے ایک مسلمان کے لئے جاہل رہنا ہی اچھا ہے۔ (خطبہ صدارت ۱۹۲۰ء۔ افتتاحیہ مسلم نیشنل یونیورسٹی علی گڑھ)

اور حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آج کل تعلیم جدید کے

متعلق علماء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ تعلیم جدید سے روکتے ہیں اور اس کو ناجائز بتلاتے ہیں حالانکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر تعلیم جدید کے یہ آثار نہ ہوتے جو علی العموم اس وقت اس پر مرتب ہو رہے ہیں تو علماء اس سے ہرگز منع نہ کرتے۔ لیکن اب دیکھ لیجئے کہ کیا حالت ہو رہی ہے۔ جس قدر جدید تعلیم یافتہ ہیں بہ استثناء شاذ و نادر ان کو نہ نماز سے غرض ہے، نہ روزے سے، نہ شریعت کے کسی دوسرے حکم سے۔ بلکہ ہر بات میں شریعت کے خلاف ہی چلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔ (فضل العلم والعمل، صفحہ ۸)

اور فرماتے ہیں مدارس اسلامیہ میں بیکار ہو کر رہنا لاکھوں کروڑوں درجہ انگریزی میں مشغول رہنے سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ گو لیاقت اور کمال نہ ہو لیکن کم از کم عقائد تو فاسد نہ ہوں گے، اہل علم سے محبت تو ہوگی۔ اگر چہ کسی مسجد کی جاروب کشی ہی میسر ہو یہ جاروب کشی اس انگریزی میں کمال حاصل کرنے اور وکیل بیرسٹر وغیرہ بننے سے کہ جس سے اپنے عقائد فاسد ہوں اور ایمان میں تزلزل ہو اور اللہ اور رسول ﷺ اور صحابہؓ و بزرگان دین کی شان میں بے ادبی ہو کہ جو اس زمانے میں انگریزی کا اکثری بلکہ لازمی نتیجہ ہے اور یہ ترجیح ایک محب دین کے نزدیک تو بالکل واضح ہے، ہاں جس کو دین کے جانے کا علم ہی نہ ہو وہ جو چاہے کہے۔ (حقوق العلم، صفحہ ۴۳۔۶۴) اور آپ کے ملفوظات میں ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت علی گڑھ کالج میں لڑکوں کو داخل کرتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں دین سے برباد نہ ہو جائیں۔ فرمایا میاں ہوگا تو وہی جو اللہ کو منظور ہوگا۔ مگر ظاہری اسباب میں یہ داخلہ بھی ایک قوی سبب ہے بربادی کا اور اس بنا پر کالج کے داخلہ سے فالج کا داخلہ اچھا ہے۔ اس لئے کہ اس میں تو دین کا ضرر اور اس میں جسم کا ضرر ان دونوں مرضوں میں حقیقی مرض وہی ہے جو کالج میں رہ کر پیدا ہوتا ہے۔ (ملفوظات، صفحہ ۱۰۷)

ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت کشمیر میں بھنگی کا پیشہ مسلمان کرتے ہیں، بہت برا معلوم ہوتا ہے اب کچھ تعلیم کا سلسلہ جاری ہوا ہے مطلب یہ کہ تعلیم کے بعد یہ پیشہ چھوڑ دیں گے۔ فرمایا کس قسم کی تعلیم؟ عرض کیا انگریزی ہی کی تعلیم کے اسکول کھولے گئے ہیں۔ فرمایا کہ اگر یہ بھنگی کا پیشہ چھوٹ جائے گا تو یہ انگریزی تعلیم کا پیشہ اس سے بدتر ہے اب تک تو ظاہری نجاست تھی اور یہ باطنی نجاست ہوگی اکثر یہ دیکھا ہے کہ اس تعلیم سے عقائد خراب ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات، صفحہ ۴۳۶۔ ملفوظات، صفحہ ۲۷۳، ج ۵)

(۱) ڈاکٹر ہنٹر کا قول ہے کہ ہمارے انگریزی اسکولوں میں پڑھا ہوا کوئی نوجوان ہندو یا مسلمان ایسا نہیں جس نے اپنے بزرگوں کے مذہبی عقائد کو غلط سمجھنا نہ سیکھا ہو۔ (مسلمانانِ ہند، صفحہ ۴۰۲)

(۲) گاندھی جی لکھتے ہیں ان کالجوں کی اعلیٰ تعلیم بہت اچھے صاف اور شفاف دودھ کی طرح ہے جس میں تھوڑا سا زہر ملا دیا گیا ہو۔ (خطبہ صدارت مولانا شیخ الہندؒ جامعہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ۱۹۲۰ء)

(۳) سرسید مرحوم لکھتے ہیں اسی طرح لڑکیوں کے اسکول بھی قائم کئے گئے جن کے ناگوار طرز نے یقین دلا دیا کہ یہ عورتوں کو بدچلن اور بے پردہ کرنے کے لئے طریقہ نکالا گیا ہے۔

(اسباب بغاوت ہند)

(۴) سرعبداللہ ہارون سندھ کی مسلمان طلبہ کی تعلیمی کانفرنس کی صدارتی تقریر میں فرماتے ہیں۔ تعلیم کا موجودہ طریقہ جسے لارڈ میکالے نے رائج کیا تھا ہر اس چیز کو تباہ کر چکا جو ہمیں عزیز تھی۔ (روزنامہ انجام دہلی، فروری ۱۹۴۱ء)

(۵) آنریبل مسٹر فضل حق وزیر اعظم صوبہ بنگال نے ۱۹۳۸ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل منعقد پٹنہ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس قسم کی تعلیم کالج اور اسکولوں میں ان کو دی گئی ہے دراصل اس نے ان کو نہ دنیا کا رکھا ہے نہ دین کا۔ اگر ایک مسلمان بچہ نے اونچی سے اونچی تعلیم کی ڈگری حاصل کر بھی لی لیکن اس کوشش میں مذہب کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تو اس کا ڈگریاں حاصل کرنا قوم کے لئے کیا مفید ہو سکتا ہے مفید اس وقت ہو سکتا ہے جب مسلمان رہ کر ترقی کرے گا۔

خوب کہا ہے اکبر الٰہ آبادی:

فلسفی کہتا ہے کیا پروا ہے گر مذہب گیا
اور میں کہتا ہوں بھائی یہ گیا تو سب گیا

(مدینہ، سہ روزہ بجنور، ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

(۶) مسلم لیگ اخبار منشور (دہلی) کے مدیر حسن ریاض، ۹ جون ۱۹۴۰ء کے اداریہ میں لکھتے ہیں کہ گذشتہ تیس ۳۰ برس سے مسلمان بچے بالعموم صرف انگریزی اسکولوں میں تعلیم پا رہے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دور کے جتنے تعلیم یافتہ ہیں وہ اسلامی کلچر، اخلاق اور اسلامی تصورات سے

بالکل ناپید ہیں۔ شریعت کا قانون ہے کہ فائدہ حاصل کرنے کے بجائے خرابی سے دور رہنا اور برائی سے بچنا ضروری ہے۔ (الاشباہ والنظائر میں ہے، صفحہ ۱۱۴)

وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنت ہے لیکن حلق میں پانی چلے جانے کے خوف سے روزہ دار کے لئے غرغرہ ممنوع ہے۔ اسی طرح بالوں کا خلال سنت ہے مگر بالوں کے ٹوٹ جانے کے خوف سے حالت احرام میں خلال مکروہ ہے۔

حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں عورتوں کو مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت تھی مگر بعد میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت عمر فاروقؓ نے عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکا اور حضرت عائشہؓ نے مذکورہ فیصلہ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں نے جو حالت بنالی ہے اگر آنحضرت ﷺ نے اس کو ملاحظہ فرمایا ہوتا تو (پہلے ہی) ان کو مسجد سے روک دیتے، اجازت نہ دیتے۔ (ابوداؤد شریف، صفحہ ۹۱، ج ۱)

مذکورہ قانون کے مطابق جب عورتوں کے لئے مسجد میں جا کر نماز پڑھنا ناجائز ٹھہرا تو ان کو انگریزی پڑھانا اور کالجوں میں داخل کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ جب کہ دین کا ضرر کہیں زیادہ ہے۔ مطلب یہ کہ ایسی تعلیم دلانا جس سے دین و ایمان پر برا اثر پڑتا ہے جو غیر اسلامی کلچر، غیر اسلامی اخلاق و عادات اختیار کرنے کا ذریعہ بنتی ہو ہر ایک کے لئے ناجائز ہے، لڑکی ہو یا لڑکا۔ البتہ فرق یہ کیا جا سکتا ہے کہ چونکہ لڑکیوں کی فطرت اثر بد کو جلدی قبول کر لیتی ہے اور مذہبی لحاظ سے معاشی ذمہ داریاں بھی ان پر نہیں ہوتیں تو ان کو انگریزی تعلیم سے علیحدہ رہنا چاہئے اور انہیں انگریزی اسکول اور کالج کی ہوا بھی نہ لگنی چاہئے، ہاں لڑکے اگر مذہبی بنیادی ضروری چیزیں پوری طرح حاصل کر لیں اور اسلامی تمدن، اسلامی اخلاق اور عادات پر بھی مضبوطی سے قائم رہیں تو بیشک ان کے لئے گنجائش ہے کہ وہ جتنی چاہیں انگریزی ڈگریاں حاصل کریں مگر موجودہ دور میں یہ گارنٹی ناممکن معلوم ہوتی ہے پس اسلامی عقائد اور اسلامی اخلاق وغیرہ پر مضبوطی سے قائم رہنے کا یقین نہ ہو اور اثر بد اور برے ماحول سے محفوظ رہنے کا بھی پورا اطمینان نہ ہو تو جس طرح مہلک مرض اور مفسد صحت آب و ہوا سے اولاد کی حفاظت کی جاتی ہے اسی طرح مذکورہ تعلیم اور کلچر سے بھی ان کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

اولاد کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ ان کے دین کی درستگی کی فکر دنیا کی درستگی کی فکر سے زیادہ ہو۔ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ:

www.ahlehaq.org

''آدمی کا دوست وہ ہے جو اس کی آخرت کی درستگی کی کوشش کرے، اگر چہ اس کی دنیا کا کچھ نقصان ہو، اور آدمی کا دشمن وہ ہے جو اس کی آخرت کے نقصان میں کوشش کرے اگر چہ اس میں اس کی دنیا کا فائدہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۲) فرائض، واجبات، مسنونات اور مستحبات کس کو کہتے ہیں؟

سوال:۔ فرض واجب سنت مستحب مکروہ مباح حرام ان کے معنی و مطلب کیا ہے؟

الجواب:۔ (۱) فرض جو دلیل قطعی سے ثابت ہو، یعنی اس کے ثبوت میں شک وشبہ نہ ہو ۔جیسے مثلاً قرآن شریف سے ثابت ہو، بلا عذر اس کا تارک فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ اور فرضیت کا منکر کافر ہے۔ فرض کی دو قسمیں۔ (الف) فرض عین، (ب) فرض کفایہ

(الف) فرض عین وہ ہے جس کے ادائیگی سب کے ذمہ ضروری ہو، جیسے نماز پنچگانہ وغیرہ۔

(ب) فرض کفایہ وہ ہے جس کی ادائیگی تمام کے ذمہ نہیں ایک دو کے ادا کرنے سے سب بری الذمہ ہو جاتے ہیں اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار رہوں گے۔ جیسا کہ نماز جنازہ وغیرہ۔ (درمختار مع الشامی، ج۱)

(۲) واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اس کا تارک عذاب کا مستحق ہے اس کا منکر فاسق ہے کافر نہیں۔

(۳) سنت وہ کام جس کو نبی کریم ﷺ نے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیا ہو اور اس کی تاکید کی ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) سنت مؤکدہ، (ب) سنت غیر مؤکدہ۔

(الف) سنت مؤکدہ وہ ہے جس کو حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کی تاکید کی ہو اور بلا عذر کبھی ترک نہ کیا ہو اس کا حکم بھی عملاً واجب کی طرح ہے یعنی بلا عذر اس کا تارک گناہ گار اور ترک کا عادی سخت گناہ گار اور فاسق ہے اور شفاعت نبی ﷺ سے محروم رہے گا۔ (درمختار مع الشامی، صفحہ ۲۹۵، ج۵)

(i) سنت عین وہ ہے جس کی ادائیگی ہر مکلف پر سنت ہے، جیسے کہ نماز تراویح وغیرہ۔

(ii) سنت کفایہ وہ ہے جس کی ادائیگی سب پر ضروری نہیں، یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گی اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ جیسا کہ محلّہ کی مسجد میں جماعت تراویح وغیرہ۔ (السنۃ تکون سنۃ کفایۃ قولہ سنۃ عین، الخ۔ شامی، صفحہ ۵۰۲، ج ۱

(ب) سنت غیر مؤکدہ وہ ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے اور صحابہ کرام نے اکثر مرتبہ کیا ہو مگر کبھی کبھار بلا عذر ترک کیا ہو اس کے کرنے میں بڑا ثواب ہے اور ترک کرنے میں گناہ نہیں۔ اس کو سنت زوائد اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔ (شامی، صفحہ ۹۵، ج ۱)

(۴) مستحب وہ کام ہے جس کو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے کبھی کبھار کیا ہو اور اس کو سلف صالحین نے پسند کیا ہو۔ (شامی، صفحہ ۱۱۵، ج ۱)

اس کے کرنے میں ثواب ہے اور نہ کرنے میں گناہ بھی نہیں۔ اس کو نفل مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔ "والنفل ومنہ المندوب یثاب فاعلہ ولا یسیئ تارکہ"۔ (شامی، صفحہ ۹۵، ج ۱)

(۵) حرام وہ ہے جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ اس کا منکر کافر ہے اور بلا عذر اس کا مرتکب فاسق اور مستحق عذاب ہے۔

(۶) مکروہ تحریمی وہ ہے جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو، بلا عذر اس کا مرتکب گناہگار اور عذاب کا مستحق اور اس کا منکر فاسق ہے۔ (شامی، صفحہ ۱۹۴، ج ۵)

(۷) مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کے ترک میں ثواب اور کرنے میں عذاب نہیں مگر ایک قسم کی قباحت ہے۔

(۸) مباح وہ ہے جس کے کرنے میں ثواب نہیں اور ترک کرنے میں گناہ اور عذاب بھی نہیں۔ (شامی، صفحہ ۲۹۴، ج ۵) فقط والسلام۔

تبلیغ دین

(۱۳) عورتوں کا تبلیغی جماعتوں میں جانا کیسا ہے؟

سوال:۔ عورتوں کا تبلیغی جماعتوں میں جانا کیسا ہے؟

الجواب:۔ تبلیغ والوں نے مستورات کے تبلیغ میں جانے کے لئے خاص اصول وشرائط رکھے ہیں۔ان اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے عورتوں کا تبلیغی جماعت میں جانا بہت ہی ضروری ہے اس سے دین کی فکراپنے اندر بھی پیدا ہوگی اور امت میں دین والے اعمال زندہ ہوں گے۔

خواتین کے لئے اصل حکم تو یہ ہے کہ وہ گھروں میں رہیں اور بغیر ضرورت شدیدہ کے باہر نہ نکلیں کیونکہ عورتوں کے باہر نکلنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے البتہ اگر ضرورت دین مثلاً روزہ نماز وغیرہ کے مسائل گھر میں محرم یا شوہر سے معلوم نہ ہوں تو اس کے لئے عورت حدود شرعیہ کا لحاظ کرتے ہوئے باہر نکل سکتی ہے۔آج کل چونکہ فتنہ کا دور ہے اور بے دینی کا سیلاب تیزی سے پھیل رہا ہے خاص طور سے عورت میں بے دینی بہت ہوگئی ہے اس لئے اگر عورتیں مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے گاہ بگاہ تبلیغ کے لئے نکلیں تو اس کی گنجائش ہے۔اگر ان شرائط کی پابندی نہ کریں تو ان کا تبلیغ کے لئے جانا ناجائز ہے اور وہ شرائط یہ ہیں:۔

(۱) عورت کے سرپرست یا شوہر کی اجازت ہو اور محرم یا شوہر ساتھ ہو۔
(۲) شوہر و بچوں اور اہل حقوق کے شرعی حقوق پامال نہ ہوں۔
(۳) کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔
(۴) مکمل شرعی پردہ ہو۔
(۵) زینت یا بناؤ سنگھار کر کے یا مہکنے والی خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔
(۶) جس گھر میں ٹھہریں وہاں پردہ کا مکمل انتظام ہو اور غیر محرم مردوں کا عمل دخل نہ ہو۔
(۷) دوران تعلیم عورتوں کی آواز غیر محرم نہ سن سکیں۔

مذکورہ بالا شرائط کا لحاظ کر کے عورتوں کا تبلیغ میں نکلنا قرآنی احکام کے خلاف نہیں۔قرآنی احکام کے خلاف اس وقت ہوگا جب مذکورہ شرائط کی خلاف ورزی ہوگی، لہٰذا مذکورہ شرائط کی پوری پابندی کے ساتھ خواتین کے تبلیغ میں جانے کی گنجائش ہے۔(ملخص)

(۱۴) کیا تبلیغ کے لئے پہلے مدرسہ کی تعلیم ضروری ہے؟

سوال:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تبلیغ عالموں کا کام ہے، اس میں جو لوگ کچھ نہیں جانتے ان کو چاہئے کہ وہ پہلے مدرسہ میں جا کر دین کا کام سیکھ لیں بعد میں یہ کام کریں ورنہ ان کی تبلیغ حرام

www.ahlehaq.org

ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟
الجواب:۔ غلط ہے، جتنی بات مسلمان کو آتی ہو اس کی تبلیغ کر سکتا ہے اور تبلیغ میں نکلنے کا مقصد سب سے پہلے خود دیکھنا ہے اس لئے تبلیغ کے عمل کو بھی چلتا پھرتا مدرسہ سمجھنا چاہئے۔

قرآن کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت

(۱۵) دل میں پڑھنے سے تلاوت قرآن نہیں ہوتی زبان سے قرآن کے الفاظ ادا کرنا ضروری ہے

سوال:۔ اکثر قرآن خوانی میں لوگ خاص کر عورتیں تلاوت اس طرح کرتی ہیں جیسے اخبار پڑھتے ہیں۔ آواز تو درکنار لب تک نہیں ہلتے دل میں ہی پڑھتی ہیں ان سے کہو تو جواب ملتا ہے، ہم نے دل میں پڑھ لیا ہے مرد تلاوت کی آواز سنیں گے تو گناہ ہوگا۔
الجواب:۔ قرآن مجید کی تلاوت کے لئے زبان سے الفاظ ادا کرنا شرط ہے، دل میں پڑھنے سے تلاوت نہیں ہوتی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶) نابالغ بچے قرآن کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں

سوال:۔ چھوٹے بچے بچیاں مسجد مدرسے میں قرآن پڑھتی ہیں، پیشاب کر کے آبدست نہیں کرتے۔ بلا وضو قرآن چھوتے ہیں معلم کا کہنا ہے کہ جب تک بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی تب تک وہ بلا وضو قرآن چھو سکتا ہے۔ چار پانچ سال کے اکثر بچے بار بار پیشاب کو جاتے ہیں۔ ریاح آتی رہتی ہے ان کے لئے ہر دس پندرہ منٹ پر وضو کرنا بہت مشکل کام ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتنی عمر کے بچے بلا وضو قرآن چھو سکتے ہیں۔
الجواب:۔ چھوٹے نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں ان کا بلا وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا درست ہے۔ (البتہ عادت ڈالنے کی کوشش کی جائے۔) (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۷) مرد استاد کا عورتوں کو قرآن مجید پڑھانے کی عملی تربیت دینا

سوال:۔ خواتین اساتذہ کو ناظرہ قرآن مجید کے پڑھانے کی عملی تربیت مرد اساتذہ سے دلوائی جاسکتی ہے یا نہیں، جبکہ استاد اور شاگرد کے درمیان کسی قسم کا پردہ بھی حائل نہ ہو؟ نیز یہ کہ کیا اس سلسلہ میں یہ عذر معقول ہے کہ خواتین کی تربیت کے لئے خواتین اساتذہ موجود نہیں ہیں لہذا مرد اساتذہ سے تعلیم دلوائی جارہی ہے۔

الجواب:۔ اگر ناظرہ تعلیم دینا اس قدر ضروری ہے تو کیا پردہ کا خیال رکھنا اس سے زیادہ ضروری نہیں۔ ایک ضروری کام کو انجام دینے کے لئے شریعت کے اتنے اہم اصول کی خلاف ورزی سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ناظرہ تعلیم اس قدر اہم ہے اور یقیناً ہے تو پردہ اور دیگر اسلامی اور اخلاقی امور کا خیال رکھتے ہوئے کسی دیندار متقی اور بڑی عمر کے بزرگ سے چند عورتوں کو ناظرہ تعلیم کی تربیت اس طرح دی جائے کہ آگے چل کر وہ خواتین دوسری عورتوں کو تعلیم کی تربیت دے سکیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۸) نامحرم سے قرآن کریم کس طرح پڑھے

سوال:۔ مولانا صاحب قاری صاحب سے جو کہ نامحرم ہوتا ہے اگر کوئی لڑکی ان سے قرآن پاک حفظ کرنا چاہے تو آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ گناہ تو نہیں ہوگا کیوں کہ میری کزن قاری صاحب سے قرآن مجید حفظ کر رہی ہے۔

الجواب:۔ نامحرم حافظ سے قرآن کریم یاد کرنا پردہ کے ساتھ ہو تو گنجائش ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ مثلاً دونوں کے درمیان تنہائی نہ ہو، اگر فتنہ کا احتمال ہو تو جائز نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۹) قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا درست نہیں

سوال:۔ مراھقہ لڑکی کو قرآن مجید پڑھانا کیسا ہے؟ آج کل جو حفاظ کرام یا مولوی صاحبان

www.ahlehaq.org

مسجد میں بیٹھ کر مراھقہ لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ قریب البلوغ لڑکی کا حکم جوان ہی کا ہے۔ بغیر پردے کے پڑھانا موجب فتنہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۰) قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

سوال:۔ اگر قرآن پاک ہاتھ سے گر جائے تو اس کے برابر گندم خیرات کر دینا چاہیئے، اگر کوئی دینی کتاب مثلاً حدیث فقہ وغیرہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ قرآن کریم ہاتھ سے گر جانے پر اس کے برابر گندم خیرات کرنے کا مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے یہ کسی کتاب میں نہیں۔ اس کوتاہی پر استغفار کرنا چاہیئے اور صدقہ خیرات کرنے کا بھی مضائقہ نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۱) ناپاک کپڑے ہوں تو تلاوت کا حکم

سوال:۔ جسم پر ناپاک کپڑے پہنے ہوئے ہوں تو اس حالت میں تلاوت، ذکر اذکار جائز ہیں یا نہیں؟ نیز ناپاک لحاف سر سے پیر تک منہ ڈھانپ کر تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نجاست کے قریب قرأت مکروہ ہے۔ نجس کپڑے پہن کر تلاوت جائز نہیں ہونی چاہیئے۔ البتہ تسبیح وتہلیل مکروہ نہیں ہے۔ اور لحاف اگر چہ پاک بھی ہو تب بھی منہ ڈھانپ کر تلاوت نہ کرے۔ (جیسا کہ فتاویٰ ھندیہ میں ہے۔) لہذا بصورت ناپاکی تو بطریق اولیٰ منہ ڈھانپ کر تلاوت کرنا درست نہ ہوگا۔ (مفتی عبدالستار)

(۲۲) قرآن کی تلاوت افضل ہے یا درود پاک بھیجنا

سوال:۔ عبادت کے وقت میں قرآن حکیم کی تلاوت افضل ہے یا درود پاک بھیجنا افضل ہے؟

الجواب:۔ تمام اذکار میں قرآن حکیم کی تلاوت افضل ہے۔ البتہ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسے اوقات میں تسبیح، دعا اور درود پاک پڑھنا تلاوت کرنے سے افضل ہے۔

www.ahlehaq.org

جیسا کہ ''نفع المفتی والسائل'' میں اس مسئلہ کو اسی طرح وضاحت سے لکھا ہے۔''القرآن افضل الاذکار لانہ کلام اللہ تعالیٰ'' الخ۔ (مفتی محمد انور)

(۲۳) تلاوت محض کا ثواب ملتا ہے

سوال:۔ کیا قرآن شریف کے محض الفاظ پڑھنے کا بھی ثواب ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے اور قرآن سے سند ہے تو تحریر فرمائیں یا حدیث کا حوالہ دیں۔

الجواب:۔ قرآن محض کا بھی ثواب ملتا ہے بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ کی جائے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

'' فاقرء وا ما تیسر من القرآن'' (مزمل، آیت نمبر)

اس میں ''فاقرء وا'' امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کا فائدہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل یقیناً موجب ثواب ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ یہاں مطلق قرآن کا حکم دیا گیا ہے جو قرآن بامعنی اور بلا معنی دونوں کو شامل ہے لہذا دونوں قسم کی قرآن پر ثواب ملے گا اور جو شخص تخصیص کا مدعی ہو وہ اس تخصیص پر قرآن وحدیث سے دلیل پیش کرے۔

سورہ فاطر رکوع نمبر ۴ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے قابل مدح اور پسندیدہ افعال کا تذکرہ فرمایا جن میں سے ایک قرآن کریم کی تلاوت بھی بتایا ہے۔ لہذا تلاوت قرآن حق تعالیٰ کے نزدیک ایک پسندیدہ عمل ہوا اور اس پر ثواب ملے گا۔ اس آیت میں بھی تلاوت بغیر کسی تقییذ کے ہے۔ لہذا وہ دونوں قسم کی تلاوت کو شامل ہوگی۔

(مشکوٰۃ، صفحہ ۱۸۶) پر ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا اسے دس نیکیاں ملیں گی۔ (صفحہ ۱۹۱) پر حضرت جابرؓ فرماتے ہیں ہم قرآن پڑھ رہے تھے، ہم میں عربی اور عجمی دونوں تھے تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا پڑھو سب اچھے ہو۔ (یعنی یہ ہر قسم کی تلاوت اچھی ہے) تو آپ ﷺ نے ان بدوی اور عجمی سب کی قرآن کو حسن فرمایا جن میں مطالب قرآنی اور حدود الٰہی سے لاعلمی غالب ہوتی ہے اور خصوصاً عجم کہ انہیں تو قرآن کا سرسری معنی بھی معلوم ہونا محل کلام ہے بلکہ وہ تو قرآن کے صحیح تلفظ پر بھی بظاہر قادر نہ تھے۔ پس جب کہ اس کے باوجود ان کی قرأت اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے تو اس پر

ثواب کیوں نہیں ہوگا۔ جس کا یہی تو معنی ہے کہ یہ اللہ کے نزدیک حسن ہے۔

الحاصل یہ کہ بے شمار نصوص قرآنی وحدیث سے مطلق قرأت پر اجر وثواب ثابت ہے، جن میں بطور نمونہ یہ آیات واحادیث لکھدی گئی ہیں اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

(مفتی عبدالستار)

(۲۴) کتب تفسیر کو بھی بے وضو ہاتھ نہ لگایا جائے

سوال:۔ قرآن پاک کی تفسیر وکتب حدیث وفقہ کو بغیر وضو ہاتھ لگانا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ کتب کو بھی باوضو ہاتھ لگانا چاہئے۔ فتاویٰ شامی میں ہے فتح القدیر میں اس بارے میں کراہت لکھی ہے۔ فرمایا کہ فقہا کا قول ہے کہ کتب تفسیر، کتب فقہ، کتب سنن کو بغیر وضو ہاتھ لگانا مکروہ ہے کیونکہ یہ کتب قرآنی آیات سے خالی نہیں ہوتیں۔ الخ۔

(مفتی محمد انور۔ مفتی عبدالستار)

(۲۵) میت کے قریب بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ میت کے پاس بیٹھ کر قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ منع کرتے ہیں۔

الجواب:۔ غسل سے پہلے میت مکمل ڈھکی ہوئی نہ ہو تو پاس بیٹھ کر جہراً پڑھنا مکروہ ہے۔ کتب فقہ میں ہے کہ غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن پڑھنا مکروہ ہے اور اس کی وجہ لکھی ہے کہ اس وقت میت نجس ہوتی ہے کیونکہ موت واقع ہوتے ہی میت نجس ہو جاتی ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ نجاست خبث نہیں بلکہ حدث ہے اس لئے جائز ہے۔ شامی نے لکھا ہے کہ جب میت کے قریب ہو تو مکروہ ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب میت ڈھکی نہ ہو اس وقت قریب اور آواز سے پڑھنا مکروہ ہے لہذا اگر ڈھکی ہو یا کھلے ہونے کی صورت میں دور بیٹھ کر پڑھا جائے تو مکروہ نہ ہوگا۔ الخ۔

(مفتی محمد انور)

www.ahlehaq.org

(۲۶) قرآن مجید میں مور کا پر رکھنے کا حکم

سوال:۔ قرآن مجید میں مور کا پر رکھنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ نشانی کے لئے اگر مور کا پر رکھا جائے تو جس طرح کاغذ یا دھاگے کے نشانی جائز ہے اس کے لئے بھی کوئی امر مانع نہیں، لہٰذا درست ہے۔ (ملخص)

(۲۷) تلاوت کے دوران اذان شروع ہو جائے۔

سوال:۔ اگر ہم گھر میں بیٹھے تلاوت کر رہے ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو تلاوت جاری رکھیں یا اذان کا جواب دیں؟

الجواب:۔ بہتر یہی ہے کہ تلاوت بند کر کے اذان کا جواب دیا جائے جیسا کہ فتاویٰ شامیہ میں ہے۔ واللہ علم۔ (مفتی محمد انور صاحب)

(۲۸) قرآن کھلا چھوڑ دیں تو کیا شیطان پڑھتا ہے؟

سوال:۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ قرآن پاک کو کھلا نہیں رکھنا چاہئے ورنہ شیطان قرآن پڑھتا ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب:۔ نصوص سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان قرآن نہیں پڑھ سکتا، البتہ مومن جنات قرآن پڑھتے ہیں (لہٰذا شیطان کے پڑھنے کا عقیدہ رکھنا غلط ہے۔)

حافظ ابن الصلاح سے یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بظاہر قرآن اس بات کی نفی کرتا ہے۔ البتہ فرشتے اسے سننا ضرور چاہتے ہیں اور ہمیں جنات کے بارے میں روایت پہنچی ہے کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ الخ۔ (دیکھئے لفظ المرجان فی احکام الجان للسیوطی) (مفتی محمد انور)

(۲۹) ''قضاء فوائت'' کی وجہ سے سنن موکدہ ترک نہ کرے

سوال:۔ زید کے ذمہ زندگی کی بہت سی نمازیں باقی ہیں وہ چاہتا ہے کہ ان کی قضاء کرتا رہے

مگر اس طرح کہ فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ ہیں ان کی جگہ وہ قضاء نمازیں پڑھ لیا کرے تو کیا یہ درست ہے؟

الجواب:۔ قضاء نمازوں کی وجہ سے سنن مؤکدہ ترک نہ کرے، ہاں البتہ غیر مؤکدہ اور عام نوافل کی بجائے قضاء نمازیں پڑھ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ ھندیہ، ج ا۔ صفحہ ۶۵)

(۳۰) ایک ہی جگہ بیٹھ کر پورا قرآن مجید پڑھا تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

سوال:۔ اگر کوئی شخص ایک ہی جگہ ہر نماز میں یا غیر نماز میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرے اور قرآن پاک کے اختتام پر وہ سجدہ تلاوت ایک کرے تو کیا ایک سجدہ کرنے سے باقی تیرہ سجدوں کی ادائیگی ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب:۔ سجدوں میں تداخل کے لئے آیت اور مجلس کا ایک ہونا شرط ہے۔ آیات یا مجالس کے تعدد ہونے کی صورت میں ان مجالس و آیات کے مطابق سجدوں کا وجوب ہوگا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ:

''تداخل کی شرط یہ ہے کہ آیت کا اور مجلس کا اتحاد ہو (یعنی ایک آیت کو بار بار پڑھا اور ایک ہی جگہ پڑھا) تو ایک ہی سجدہ کرے گا یا اگر مجلس مختلف ہوں اور آیت ایک ہی ہو یا آیت مختلف اور مجلس ایک ہوں تو اس صورت میں تداخل نہیں ہوگا۔''

مذکورہ عبارت سے پتہ چلا کہ شخص مذکور پر چودہ سجدے پورے کرنا ضروری ہیں۔ (تداخل کا مطلب ہے کہ ایک سجدہ دوسرے کے بھی قائم مقام ہو جائے۔) (فتاویٰ ہندیہ، ج ا، صفحہ ۶۹)

(۳۱) آیت سجدہ کا ترجمہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جائے گا سجدہ تلاوت واجب ہے

سوال:۔ سجدہ کی آیت کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ سجدہ تلاوت واجب ہے اور عربی الفاظ کے ساتھ ساتھ سجدہ تلاوت کی آیت کا ترجمہ سننے اور پڑھنے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

(دیکھئے فتاویٰ قاضی خان، ج ا، صفحہ ۷۵)

www.ahlehaq.org

(۳۲) ٹیپ ریکارڈ وغیرہ سے آیت سجدہ سننے کا حکم

سوال:۔ ٹیپ ریکارڈ، لاوڈ اسپیکر یا ٹی وی پر سجدہ تلاوت سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ٹیپ ریکارڈ سے آیت سجدہ سننے پر سجدہ واجب نہیں، ٹی وی سے ٹیپ شدہ پروگرام نشر ہو رہا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے، ہاں اگر براہ راست پروگرام نشر ہو رہا ہو تو سجدہ کیا جائے اور اسپیکر سے آیت سجدہ سننے پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ ٹیپ اور ٹی وی سے آیت سجدہ سننے پر بھی سجدہ تلاوت کیا جائے۔

(۳۳) سجدہ تلاوت کا طریقہ

سوال:۔ سجدہ تلاوت ادا کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

الجواب:۔ اگر خارج صلوٰۃ سجدہ تلاوت ادا کرنا ہو تو اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں اور پھر سجدہ میں تسبیحات اور دعائیں جو چاہیں پڑھیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھالیں۔ دائیں بائیں سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (بحر الرائق، ج ۲، صفحہ ۱۳۷) (مفتی محمد انور)

(۳۴) سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ چھوڑنا

سوال:۔ میرا معمول ہے کہ دوران کام تلاوت کرتی رہتی ہوں چونکہ زبانی پڑھنا ہوتا ہے تو بسا اوقات وضو بھی نہیں ہوتا تو کیسا ایسی صورت میں سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ چھوڑ سکتی ہوں، تاکہ سجدہ واجب نہ ہو؟

الجواب:۔ ایسا کرنا مکروہ ہے، چونکہ سجدہ فوراً ہی واجب نہیں ہوتا بعد میں جب باوضو ہوں تو ادا کرلیا کریں۔ (فتاویٰ کبیری، ج ۱، صفحہ ۴۷۰)

(مفتی محمد انور)

(۳۵) سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ

سوال:۔ بہت دفعہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے سجدہ تلاوت ادا کرتے دیکھا گیا ہے۔ براہ کرم سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

الجواب:۔ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلی جائے اور سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیں۔ اللہ اکبر کہہ کر اٹھ جائے۔ بس یہ سجدہ تلاوت ہے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جانا افضل ہے اور اگر بیٹھے بیٹھے کرلے تو بھی جائز ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۶) کیا سجدہ تلاوت سپارے پر بغیر قبلہ رخ کر سکتے ہیں؟

سوال:۔ سجدہ تلاوت قرآن پاک کیا اسی وقت کرنا چاہئے جس وقت ہی اس کو پڑھیں یا پھر دیر سے بھی کر سکتے ہیں۔ اور کیا سپارے پر سجدہ کر سکتے ہیں جبکہ سامنے قبلہ نہ ہو۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد کہتے ہیں کہ ایک انسان چودہ سجدے کرلے آیا یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ سجدہ تلاوت فوراً کرنا افضل ہے، لیکن ضروری نہیں بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے اور قرآن کریم ختم کر کے سارے سجدے کرلے تو بھی صحیح ہے لیکن اتنی تاخیر اچھی نہیں۔ کیا خبر کہ قرآن کے ختم کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اور سجدے جو کہ واجب ہے اس کے ذمہ رہ جائیں۔ سپارے پر سجدہ نہیں ہوتا، قبلہ رخ ہو زمین پر سجدہ کرنا چاہئے۔ سپارے کے اوپر سجدہ کرنا قرآن کریم کی بے ادبی بھی ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۷) سجدہ تلاوت فرداً فرداً کریں یا ختم قرآن پر تمام سجدہ ایک ساتھ

سوال:۔ ہر سجدہ تلاوت کو اسی وقت ہی کرنا مسنون ہے یا ختم قرآن الحکیم پر تمام سجدے تلاوت ادا کرلئے جائیں کونسا طریقہ افضل ہے؟

الجواب:۔ قرآن کریم کے تمام سجدوں کو جمع کرنا خلاف سنت ہے۔ تلاوت میں جو سجدہ

www.ahlehaq.org

آئے حتی الوسع اس کو جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے تاہم اگر اکٹھے سجدہ کئے جائیں تو ادا ہو جائیں گے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۸) جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟

سوال:۔ جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہیں اگر ان کو نماز میں پڑھا جائے تو سجدہ کیسے کیا جائے کیا تین سجدے کرے یا دو سجدے۔ یعنی نماز کے دو سجدوں کے بعد سجدہ تلاوت بھی ادا کریں ہو جائے گا؟

الجواب:۔ سجدہ والی آیت پر تلاوت ختم کر کے رکوع میں چلا جائے تو رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت ہو سکتی ہے اور رکوع کے بعد نماز کے سجدے میں بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے اس صورت میں مستقل سجدہ تلاوت کی ضرورت نہیں اور اگر سجدہ تلاوت والی آیت کے بعد بھی تلاوت کرنی ہو تو پہلے سجدہ تلاوت کرے پھر اٹھ کر آگے تلاوت کرے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۹) فجر اور عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدہ تلاوت جائز ہے

سوال:۔ تلاوت کا سجدہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک یا فجر کی نماز کے بعد جائز ہے یا نہیں؟ یعنی ان دونوں اوقات میں سجدہ ادا کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں "اہلسنت علماءؒ" نے منع کیا ہے، ہم خود بھی "اہلسنت" سے وابستہ ہیں۔ ہم دو آپس میں دوست ہیں۔ میں نے اس کو سجدہ کرنے سے منع کیا لیکن اس نے آپ کا حوالہ دیا۔

الجواب:۔ فقہ حنفی کے مطابق نماز فجر اور عصر کے بعد سجدہ تلاوت جائز ہے، البتہ طلوع آفتاب سے لے کر دھوپ کے سفید ہونے تک اور غروب سے پہلے دھوپ کے زرد ہونے کی حالت میں سجدہ تلاوت بھی منع ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۰) چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والی کب سجدہ تلاوت کرے؟

سوال:۔ اگر چارپائی پر بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور آیت سجدہ بھی دوران

تلاوت آتی ہے لہذا اس کے لئے سجدہ ادا کرنا فوراً ضروری ہے یا بعد تلاوت (جتنا قرآن پڑھے) سجدہ کرلیا جائے۔ صحیح طریقہ تحریر فرمائیں؟

الجواب:۔ فوراً کر لینا افضل ہے تلاوت ختم کر کے کرنا بھی جائز ہے اگر چار پائی سخت ہو کہ اس پر پیشانی دھنسے نہیں اور اس پر پاک کپڑا بھی بچھا ہوا ہو تو چار پائی پر بھی سجدہ ادا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۱) تلاوت کے دوران آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے

سوال:۔ قرآن کی تلاوت کرتے وقت جس رکوع میں سجدہ آجائے تو اس کو دل میں پڑھنا چاہئے یا کہ بلند آواز سے پڑھے۔ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ کی آیت کوئی سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہے، اگر سجدہ نہ کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے اور سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ مفصل بتائیں۔

الجواب:۔ سجدہ کی آیت پڑھنے سے اور پڑھنے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اس لئے کسی دوسرے کے سامنے سجدہ کی آیت آہستہ پڑھے تا کہ اس کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو۔ جس شخص کے ذمہ سجدہ تلاوت واجب تھا اور اس نے نہیں کیا تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ سجدہ کر لے۔ سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے۔ سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے اور تکبیر کہتا ہوا اٹھ جائے۔ بس سجدہ تلاوت ہو گیا۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۲) لاؤڈ اسپیکر پر سجدہ تلاوت

سوال:۔ اگر کسی شخص نے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت قرآن پاک سن لی اور اس میں سجدہ آئے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں اور سجدہ نہ کرنے والے شخص پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ کی آیت ہے اس پر سجدہ واجب ہے اور ترک واجب گناہ ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۴۳) قرآنی آیات کو جلا کر دھونی لینا درست نہیں

سوال:۔ ایک شخص اپنے مریدوں کو ایسے تعویذ دیتا ہے جن میں بسم اللہ اور دیگر قرآنی آیات ہوتی ہیں، وہ کہتا ہی ان کو جلا کر ان کی دھونی لو۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ قرآنی آیات کو لکھ کر اور جلا کر ان کی دھونی لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ بسم اللہ اور قرآنی آیات کو بطور تعویذ گلے میں یا بازو پر پاک کپڑے یا چمڑے میں لپیٹ کر باندھنا یا لٹکانا جائز ہے۔ حتی کہ جنب اور حائض کے لئے بھی (جیسا کہ شامی میں ہے) لیکن ان تعاویز کو جن میں اسماء الٰہیہ اور آیات قرانیہ ہوں دھونیاں بنا کر جلانا ناجائز ہے کیونکہ یہ توہین ہے۔ (مفتی محمد عبداللہ)

www.ahlehaq.org

(۴۴) ھاروت ماروت کا مشہور قصہ غلط ہے

سوال:۔ ھاروت ماروت (فرشتوں کا نام ہے) کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ایک عورت پر عاشق ہوئے اسے اسم اعظم سکھایا اور وہ عورت ناچ کے دوران اسم اعظم کی برکت سے آسمان پر چلی گئی اور اب زہرہ ستارہ کہلاتی ہے۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

الجواب:۔ یہ ہاروت ماروت والا قصہ بالکل غلط ہے اس کی کوئی سند نہیں۔ اگرچہ بعض تفاسیر میں بھی یہ ملتا ہے لیکن ان حضرات کو اس کے نقل کرنے میں دھوکہ ہوا ہے۔ چنانچہ دوسری تفاسیر صحیحہ نے اس کا رد کیا ہے۔ جیسے تفسیر روح البیان (صفحہ ۱۹۱) میں ہے کہ اس کا مدار یہودی روایات ہیں اس لئے یہ واقعہ درست نہیں ہے۔ تفسیر خازن میں بھی اس قصہ کو کئی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے مگر انکار رجحان بھی یہی ہے کہ یہ روایت اسرائیلیات میں سے ہے یہی وجہ ہے کہ اس واقعہ کو بیان القرآن میں ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ اس میں اس اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ جس بات کی پوری تحقیق نہ ہو یا کوئی غلط بات مشہور ہو اس کو اس میں ذکر نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا اس قصہ کو بھی اس میں ذکر نہیں کیا گیا۔

(مفتی اصغر علی غفرلہ۔ مفتی محمد عبداللہ)

کتاب التصوف

بیعت، تصوف وغیرہ سے متعلق
مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

کتاب التصوف

(۱) مروجہ بیعت کرنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے

سوال:۔ بیعت جو بزرگ حضرات کرتے ہیں یہ کہاں تک ٹھیک ہے؟ کیا یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نو آدمی تھے یا سات یا آٹھ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ اس پر ہم نے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا کس بات پر بیعت کریں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، پانچوں نمازیں پڑھو اور احکام سنو اور مانو۔ اس حدیث کو مسلم ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اس بیعت میں آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو خطاب کیا اور یہ بیعت نہ جہادی تھی نہ بیعت اسلام تھی لہذا اس حدیث میں اسی بیعت کا صریح ثبوت ہے جو مشائخ مریدوں سے لیتے ہیں۔ (شریعت وتصوف از مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحبؒ)

• اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیری مریدی کا ثبوت حدیث سے ہے اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔ (ملخص)

(۲) اصلاح نفس فرض عین اور بیعت مستحب ہے

سوال:۔ روحانی سلاسل میں مروجہ بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
الجواب:۔ اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرانا اور شریعت کے مطابق بنانا فرض عین ہے اور عادۃ وعموماً ہر شخص اپنی اصلاح خود نہیں کر سکتا، بلکہ کسی متبع سنت اور متبع شریعت شخص کے ذریعے جو کہ خود بھی ایسے ہی کسی مرشد سے اپنی اصلاح کرا چکا ہو اور اس سے اجازت بھی حاصل ہو اصلاح کرانے سے اصلاح ہوتی ہے اور ایسے شخص سے باقاعدہ بیعت ہوئے بغیر بھی صرف اصلاحی تعلق قائم کرنے سے اصلاح ہو سکتی ہے لیکن نفع تام اور سلسلہ کی برکات بیعت ہونے کے بعد حاصل ہوتی ہیں اس لئے اصلاح کے لئے بیعت ہونا مستحب ہے۔ خلاصہ یہ کہ اصلاح نفس فرض عین اور بیعت ہونا مستحب ہے۔ (ملخص)

www.ahlehaq.org

تصوف

(۳) بیعت کی تعریف اور اہمیت

سوال:۔ بیعت کے کیا معنی ہیں؟ کیا کسی پیر کامل کی بیعت کرنا لازمی ہے؟
الجواب:۔ بیعت کا مطلب ہے کہ کسی مرشد کامل، متبع سنت کے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ اس کی راہنمائی میں دین پر چلنے کا عہد کرنا۔ یہ صحیح ہے اور صحابہ کرام کا آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ثابت ہے۔ جب تک کسی اللہ والے سے رابطہ نہ ہو نفس کی اصلاح نہیں ہوتی اور دین پر چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق تو ضروری ہے البتہ رسمی بیعت ضروری نہیں۔

(۴) پیر کی پہچان

سوال:۔ کیا اہل سنت والجماعت حنفی مذہب میں ایسے پیروں بزرگوں کو مانا جائے جس کے سر پر نہ دستار نبوی ہو نہ سنت، یعنی داڑھی مبارک۔

الجواب:۔ پیر اور مرشد تو وہی ہو سکتا ہے جو سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرنے والا ہو، جو شخص فرائض و واجبات اور سنت نبوی ﷺ کا تارک ہو وہ پیر نہیں بلکہ دین کا ڈاکو ہے۔

(۵) بیعت کی شرعی حیثیت نیز تعویذات کرنا

سوال:۔ خاندان میں ایک خاتون ہیں جو ایک پیر صاحب کی مرید ہیں ان پیر صاحب کو میں نے دیکھا ہے۔ انتہائی شریف اور قابل آدمی ہیں۔ بہر حال اس خاتون سے کسی بات پر بحث ہو گئی جس میں وہ فرمانے لگیں پیری مریدی تو حضور ﷺ کے زمانے سے آ رہی ہے اور لوگ حضور ﷺ سے بھی تعویذ وغیرہ لیا کرتے تھے اس کے علاوہ جو شخص اولیاء اللہ اور پیروں فقیروں کی صحبت سے بھاگے گا وہ انتہائی گناہ گار رہے اور جو نذر و نیاز کا نہ کھائیں اور درود سلام نہ پڑھیں وہ کافروں سے بدتر ہیں۔ اور قیامت کے دن حضور ﷺ تمام مسلمانوں کو بخشوالیں گے۔ یہ میں نے ان کی ۲۰، ۲۵ منٹ کی باتوں کا نچوڑ نکالا ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایک دفعہ حضور ﷺ اپنی والدہ کی بخشش کی دعا فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سے منع فرمایا تو جب حضور ﷺ اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو ان گناہ گار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے۔ میں نے خاتون سے کہہ تو دیا لیکن مجھے یہ یاد نہیں آیا کہ یہ بات میں نے کسی حدیث میں پڑھی ہے یا کسی قرآنی آیات کا ترجمہ ہے۔ بہر حال اگر ایسا ہے تو آپ اوپر دی ہوئی تمام باتوں کی تفصیل قرآن سے دیں اور سپارہ کا نمبر اور آیت کا نمبر لکھ کر دیں۔ اور اگر حدیث میں ہو تو کتاب کا نام اور صفحہ نمبر مہربانی فرما کر لکھ دیں۔

الجواب:۔ یہ مسائل بہت تفصیل طلب ہیں بہتر ہو گا کہ آپ کچھ فرصت نکال کر میرے پاس تشریف لائیں تا کہ ان مسائل کے بارے میں اسلام کا صحیح نقطہ نظر عرض کر سکوں۔ مختصراً یہ ہے کہ:

ا۔ شیخ کامل جو شریعت کا پابند سنت نبوی ﷺ کا پیرو اور بدعات و رسوم سے آزاد ہے اس سے تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔ شیخ کامل کی چند علامات ذکر کرتا ہوں جو اکابر نے بیان فرمائی ہیں:

☆ ضروریات دین کا علم رکھتا ہو۔

☆ کسی کامل کی صحبت میں رہا ہو اور اس کے شیخ نے اس کو بیعت لینے کی اجازت دی ہو۔

☆اس کی صحبت میں بیٹھ کر آخرت کا شوق پیدا ہو اور دنیا کی محبت سے دل سرد ہو جائے۔
☆اس کے مریدوں کی اکثریت شریعت کی پابند ہو اور رسوم و بدعات سے پرہیز کرتی ہو۔
☆وہ نفس کی اصلاح کر سکتا ہو۔رذیل اخلاق کے چھوڑنے اور اخلاق حسنہ کی تلقین کی صلاحیت رکھتا ہو وہ مریدوں کی غیر شرعی حرکتوں پر روک ٹوک کرتا ہو۔

۲۔مشائخ سے جو بیعت کرتے ہیں یہ بیعت توبہ کہلائی ہے اور یہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔

۳۔تعویذات جائز ہیں مگر ان کی حیثیت صرف علاج کی ہے صرف تعویذات کے لئے پیری مریدی کرنا دکانداری ہے ایسے پیر سے لوگوں کو دین کا نفع نہیں پہنچتا۔

۴۔اولیاء اللہ سے نفرت غلط ہے پیر فقیر اگر شریعت کے پابند ہوں تو ان کی خدمت میں حاضری اکسیر ہے ورنہ زہر قاتل۔

۵۔نذر و نیاز کا کھانا غریبوں کو کھانا چاہئے مال دار لوگوں کو نہیں اور نذر صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے غیر اللہ کی جائز نہیں بلکہ شرک ہے۔

۶۔درود سلام آنحضرت ﷺ پر عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے جس مجلس میں آپ ﷺ کا نام آئے اس میں ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور جب بھی آپ ﷺ کا نام آئے درود شریف پڑھنا مستحب ہے درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور درود و سلام کی لاؤڈ اسپیکروں پر اذان دینا بدعت ہے جو لوگ درود و سلام نہیں پڑھتے ان کو ثواب سے محروم کہنا درست ہے مگر کافروں سے بدتر کہنا سراسر جہالت ہے۔

۷۔آپ کا یہ فقرہ کہ جب حضور ﷺ اپنی والدہ کو نہ بخشوا سکے تو گناہ گار مسلمانوں کی سفارش کیوں کریں گے نہایت گستاخی کے الفاظ ہیں ان سے توبہ کیجئے۔

۸۔آنحضرت ﷺ کی شفاعت قیامت کے دن گناہ گار مسلمانوں کے لئے برحق ہے اور اس کا انکار گمراہی ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔(رواہ الترمذی وابوداؤد عن انسؓ ورواہ ابن ماجہ عن جابر)

(ترجمہ)"میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔"

۹۔آنحضرت ﷺ کے والدین شریفین کے بارے میں زبان بند رکھنا ضروری ہے۔(مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۴۹۴)

(۶) شریعت اور طریقت کا فرق

سوال:۔ شریعت اور طریقت میں کیا فرق ہے؟

الجواب:۔ اصلاح اعمال سے جو حصہ متعلق ہے وہ شریعت کہلاتا ہے اور اصلاح قلب سے جو متعلق ہے اسے طریقت کہتے ہیں۔

اخلاقیات

(۹) نصیحت کرنے کے آداب

سوال:۔ اگر میرے ساتھ کام کرنے والا یا کوئی رشتہ دار مرد یا عورت کسی طریقہ یعنی تبلیغ یا نرمی سے سمجھانے پر بھی نماز پڑھنے یا غلط عمل کے ترک کرنے پر آمادہ نہ ہو تو اس کے ساتھ دین اسلام کی رو سے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

الجواب:۔ اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو نیکی کرنے اور برائی چھوڑنے کی ترغیب دینا تو فرض ہے مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ بات بہت نرمی اور خوش اخلاقی سے سمجھائی جائے۔ طعن و تشنیع کا لہجہ اختیار نہ کیا جائے اور تبلیغ کرتے وقت بھی اس کو اپنے سے افضل سمجھا جائے اگر آپ نے پیار محبت سے سمجھایا اور اس کے باوجود بھی وہ نہیں مانا تو آپ نے اپنا فرض ادا کر لیا اب زیادہ اس کے پیچھے نہ پڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہئے کہ اسے راہ راست کی توفیق عطا فرمائے اور کسی مناسب موقع پر پھر نصیحت کریں۔ بہر حال یہ خیال رہنا چاہئے کہ ہمیں بیماری سے نفرت ہے بیمار سے نہیں جو مسلمان بے عمل ہو اسے حقیر نہ سمجھا جائے بلکہ اخلاق و محبت سے اس کی کوتاہی دور کرنے کی پوری کوشش کی جائے، اس کے لئے تدابیر سوچی جائیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۰) جوان مرد اور عورت کا ایک بستر پر لیٹنا

سوال:۔ کیا عورتوں کے کمرے میں مرد اکٹھے سو سکتے ہیں جبکہ مردوں کے علیحدہ کمرے موجود ہوں۔ ان گناہ گار آنکھوں نے کئی بار عورتوں کے ساتھ مردوں کو رات بھر ایک بستر پر سوتے دیکھا ہے اور ان کو منع کیا مگر بدقسمتی سے تلخ جواب ملا یہ کہتے ہوئے کہ انسان تو چاند تک پہنچ گیا ہے اور تم ابھی تک دقیانوسی خیالات بار بار دہراتے ہو موجودہ ترقی یافتہ دور میں یہ سب ٹھیک ہے۔ پچاس برس کی ماں اپنے پچیس برس کے بیٹے کے ساتھ سو سکتی ہے اور اس طرح پچیس سال کا بھائی اپنی بیس برس کی بہن کے ساتھ سو سکتا ہے؟

الجواب:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچے دس سال کے ہو جائیں تو ان کے بستر الگ کر دو۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۵۸)

پس جوان بہن بھائیوں کا ایک بستر پر سونا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ انسان کے چاند پر پہنچ جانے کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس ترقی کے بعد انسان انسان نہیں رہا جانور بن گیا اور اب اسے انسانی اقدار اور قوانین فطرت کی پابندی کی ضرورت نہیں تو ہم اس ترقی کے مفہوم سے ناآشنا ہیں۔ ہمارے خیال میں انسان چاند چھوڑ مریخ پر جا پہنچے اس پر انسانیت کے حدود و قیود کی رعایت لازم ہے اور اسلام انسانیت کے فطری حدود و قیود ہی کا نام ہے جو لوگ اسلام کی مقدس تعلیمات کو دقیانوسی باتیں کہہ کر اپنی آزاد خیالی اور ترقی پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ دراصل یہ چاہتے ہیں کہ انسان اور حیوان کا امتیاز مٹ جانا چاہئے ایسے لوگوں کو مسلمان کہنا ہی غلط ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۱) جب کسی کی غیبت ہو جائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے یا اس کے لئے دعا خیر کرے

سوال:۔ مولانا صاحب میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ کسی کی غیبت نہیں کروں گی لیکن دوبارہ اس عادت بد میں مبتلا ہو گئی ہوں۔ فی زمانہ یہ برائی اس قدر عام ہے کہ اس کو برائی نہیں سمجھا جاتا ہے میں اگر خود نہ کروں تو دوسرے لوگ مجھ سے باتیں کرتے ہیں نہ سنو تو نک چڑھی کہلاتی

ہوں آپ برائے مہربانی فرمائیں کہ میں کس طرح اس عادت بد سے چھٹکارا حاصل کروں عہد توڑنے کا کیا کفارہ ادا کروں؟

الجواب:۔ عہد توڑنے کا کفارہ تو وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے۔ یعنی دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا اور اس کی طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا۔ باقی غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں اس کو زنا سے بدتر فرمایا ہے اس بری عادت کا علاج بہت اہتمام سے کرنا چاہئے اور اس میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے اور اس کا علاج یہ ہے کہ اول تو آدمی یہ سوچے کہ میں کسی کی غیبت کر کے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہا ہوں اور یہ کہ میں نیکیاں اس کو دے رہا ہوں دوسرے جب کسی کی غیبت ہو جائے تو فوراً اس سے معافی مانگ لے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس تدبیر سے یہ عادت جاتی رہے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۲) تکبر کیا ہے؟

سوال:۔ آپ نے اسلامی صفحہ کا آغاز کیا ہے یہ سلسلہ بہت پسند آیا ہماری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے۔ اگر آپ تکبر پر روشنی ڈالیں تو مہربانی ہوگی۔

الجواب:۔ تکبر کے معنی ہیں کسی دینی یا دنیوی کمال میں اپنے کو دوسروں سے اس طرح بڑا سمجھنا کہ دوسروں کو حقیر سمجھے، گویا تکبر کے دو جزء ہیں:

(۱) اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔

(۲) دوسروں کو حقیر سمجھنا۔

تکبر بہت ہی بری بیماری ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی اتنی برائی آئی ہے کہ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں آج ہم میں سے اکثریت اس بیماری میں مبتلا ہے اس کا علاج کسی ماہر روحانی طبیب سے باقاعدہ کرانا چاہئے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۳) قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹنا

سوال:۔ میرے ذہن میں کچھ الجھنیں ہیں جن کو صرف آپ ہی دور کر سکتے ہیں وہ یہ کہ بعض

www.ahlehaq.org

لوگ کہتے ہیں کہ قبلہ کی طرف پاؤں کر کے نہ تو سونا چاہئے اور نہ ہی بیٹھنا چاہئے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب: ۔قبلہ شریف کی طرف پاؤں کرنا بے ادبی ہے اس لئے جائز نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۷) خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر

سوال: ۔آپ سے ایک ایسا مسئلہ دریافت کرنا ہے جو کہ میرے ذہن میں عرصہ سے کھٹک رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ:

(الف) خواب کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ بعض خواب بشارت ہوتے ہیں اور بعض خواب شیطانی وسوسہ سے پیدا ہوتے ہیں؟

(ج) نیز یہ کہ کیا خواب کی تعبیر ہم علماء کرام سے یا کسی اور سے معلوم کر سکتے ہیں؟

الجواب: ۔خواب شرعاً حجت نہیں، اچھا خواب مومن کے لئے بشارت کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کی تعبیر کسی سمجھدار نیک آدمی سے معلوم کرنی چاہئے جو فن تعبیر کا ماہر ہو۔

(۸) حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی حقیقت

سوال: ۔پچھلے دنوں میرے ایک دوست سے گفتگو کے دوران اس نے کہا کہ حضور ﷺ کبھی بھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ یا ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خواب میں تشریف نہیں لائے تو کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ حضور ﷺ اس کے خواب میں تشریف لائے ہیں اس بات سے ہم پریشان ہیں کہ آیا پھر جو ہم پڑھتے ہیں کہ فلاں بزرگ کے خواب میں حضور ﷺ تشریف لائے ہیں کہاں تک صداقت ہے؟

الجواب: ۔آپ کے اس دوست کی یہ بات ہی غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ کبھی کسی صحابیؓ کے خواب میں تشریف نہیں لائے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کے متعدد واقعات موجود ہیں، خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت برحق ہے۔ صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ کا

ارشاد ہے۔(مشکوٰۃ، صفحہ نمبر۳۹۴)

''جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے سچ مچ مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔''(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو لوگ خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کے منکر ہیں وہ اس حدیث شریف سے ناواقف ہیں، خواب میں زیارت شریف کے واقعات اس قدر بے شمار ہیں کہ اس کا انکار ممکن نہیں۔

www.ahlehaq.org

کتاب الذکر والدعاء
والتعویذات

دعا، ذکر، تعویذ اور وظائف
سے متعلق مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

کتاب الذکر والدعاء والتعویذات

(۱) سحر اور رد سحر کا حکم

سوال:۔ زید اپنی زوجہ ہندہ اور سالے بکر کے ساتھ اپنی بہو صالحہ پر بلاوجہ محض خباثت نفس کی بناء پر طرح طرح کے ظلم وستم کرتا ہے اور طرح طرح کے الزامات اور تہمت تراش کر اس کو تمام عالم میں بدنام کر رہا ہے، حالانکہ وہ عفیفہ و پاک دامن ہے اس کے علاوہ جادو، سحر اور سفلی علم کرتا اور کراتا ہے اور اعلانیہ کہتا ہے کہ اگر صالحہ جادو سے نہ مرسکی تو میں خود خنجر سے جان لے لوں گا۔ چنانچہ صالحہ نہایت تکلیف میں مبتلا ہے، سحر ثابت ہوگیا ہے۔ ایسے موذیوں کے لئے حکم شریعت کیا ہے اور اگر ان سحر کرنے والوں پر صالحہ کے والدین جواب میں ویسا ہی سحر کرادیں تو صالحہ کے والدین یا صالحہ قابل مواخذہ تو نہیں ہوں گے؟ شرک تو عائد نہیں ہوتا؟

الجواب:۔ سحر کی مختلف اقسام ہیں، بعض تو کفر محض ہیں اور بعض نہیں، جو اقسام کفر ہیں ان کا استعمال کرنا یا سیکھنا سکھانا ہر حال میں حرام قطعی ہے۔ خواہ دفع ضرر کے لئے ہو یا کسی اور غرض سے۔ البتہ سحر کی جو قسم کسی عقیدہ کفریہ پر مشتمل نہیں وہ اگر دوسروں کے اضرار کے لئے بلاوجہ شرعی استعمال کیا جائے تو وہ بھی حرام ہے اور اگر رد سحر یا دفع ضرر کے لئے کیا جائے تو یہ دوسری قسم جائز ہے اور تفصیل ان دونوں قسموں کی یہ ہے کہ جس سحر میں شیاطین و جنات وغیرہ سے استعانت و امداد طلب کی جائے اور ان کو متصرف و موثر مانا جائے یا جن میں قرآن مجید یا دوسرے اسلامی شعائر کی توہین کرنی ہو تو وہ تو کفر ہے اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں بلکہ خواص ادویہ وغیرہ سے یا کسی اور خفی طریقہ سے اثر ڈالا جاتا ہو وہ کفر تو نہیں مگر اس کا کرنا تکلیف دینے کی نیت سے حرام

www.ahlehaq.org

ہے اور دفع ضرر کی نیت سے جائز ہے۔ لہذا صالحہ کے لئے قسم دوم کا سحر استعمال کرنا جائز ہے اور اگر جان بچنے کی کوئی دوسری صورت نہ ہو تو قسم اول کا استعمال بھی جائز مگر خلاف اولیٰ ہے بشرطیکہ دل میں عقیدہ اسلامیہ کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھے صرف زبان سے کلمات کہے جیسا کہ شامیہ کتاب العلم میں تفصیل سے لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد شفیع صاحب)

(۲) شوہر کو مطیع کرنے یا محبت کے لئے عمل کرانا کیسا ہے؟

سوال:۔ بلاد دکن میں دستور ہے کہ شوہر کو مطیع بنانے کے لئے پان کا بیڑا اس طرح کھلایا جاتا ہے کہ بیوی غسل کرتے وقت پان کا بیڑا انگوٹھے میں دبا لیتی ہے اور اس پر غسل کا سارا پانی گرتا ہے وہی پان شوہر کو عام طور سے کھلایا جاتا ہے یہ طریقہ موجب مواخذہ ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ شوہر کو بلا وجہ شرعی مطیع کرنے کی تدبیریں خواہ مذکور طریقے سے پان کھلانا یا کسی تعویذ وغیرہ کے ذریعے سے کرنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر شوہر ظلم کرتا ہے اور اس کے جائز حقوق ادا نہیں کرتا یا اس سے نفرت رکھتا ہے تو یہ تدبیریں جائز حدود کے اندر جائز ہیں اور اس صورت میں مذکور پان کا بیڑا کھلانا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس پر نجاست نہ لگی ہو غسل کا پانی مفتی بہ قول کے موافق نجس نہیں ہے۔ اگر خاوند ظلم کرتا ہو، حقوق ادا نہ کرتا ہو تو پھر محبت کا ایسا تعویز کرنا کرانا جائز ہے جس میں کوئی جنتر منتر وغیرہ یا کوئی ناجائز چیز اور شوہر کو مسحور مسلوب الاختیار کرنا نہ ہو۔ واللہ اعلم۔
(مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

(۳) ظالم شوہر سے طلاق کے لئے پاک عمل کرانا

سوال:۔ ھندہ نامی لڑکی حامد سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر اس کے والدین نے اس کا نکاح خالد سے کر دیا۔ نکاح کے بعد دونوں میں نااتفاقی رہی، اور ابھی یہ حال ہے کہ دو سال سے وہ اپنے والدین کے گھر ہے۔ اس کا شوہر نہ اسے بلاتا ہے اور نہ کچھ خرچ دیتا ہے بلکہ اب وہ دوسرا نکاح کر رہا ہے، کہتا ہے کہ میں زندگی بھر ھندہ کو تڑپاؤں گا، نہ طلاق دوں گا اور نہ اپنے پاس بلاؤں گا۔ ھندہ طلاق لے کر حامد سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اگر وہ کوئی ایسا پاک عمل کسی عامل سے کرالے

کہ اس کا شوہر اسے طلاق دے دے، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ یہ شوہر کی انتہائی ظلم اور تعدی ہے کہ نہ طلاق دیتا ہے نہ آباد کرتا ہے بلکہ عمر بھر اسے سڑانا چاہتا ہے۔ ایسے حالات میں ھندہ گناہ کی مرتکب ہوسکتی ہے۔ لہٰذا اسے ایسا پاک عمل ''جس سے شوہر اسے طلاق دے دے'' کرانے کی اجازت ہوگی۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۴) غیر مسلم کا تعویذ باندھنا

سوال:۔ ہندو (یا اور کسی غیر مسلم) سے تعویذ لے کر باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ہندو (وغیرہ) سے تعویذ لینا اور باندھنا احتیاط کے خلاف ہے کیونکہ یہ لوگ عموماً کلمات کفریہ سے استعانت وغیرہ کے الفاظ یا ایسے جنتر منتر لکھتے ہیں جن کا اعتبار کفر ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے تعویذ کا استعمال حرام ہے۔ البتہ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ اس نے تعویذ میں کوئی ایسی چیز لکھی جس کا اعتقاد حرام ہو تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن بہر حال ایک کافر کے لکھے ہوئے نقوش سے شفا طلب کرنا غیرت اسلامی کے بالکل خلاف ہے۔ (مفتی محمد شفیعؒ)

www.ahlehaq.org

اوراد و وظائف

(۴) قرض سے خلاصی کا وظیفہ

سوال:۔ ہم تین لاکھ کے قرض دار ہوگئے ہیں۔ آنجناب کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں؟

الجواب:۔ سورۃ الشوریٰ پارہ (۲۵) کے دوسرے رکوع کی آخری آیت اللّٰہ لطیف بعبادہ آخر تک اسی (۸۰) مرتبہ فجر کے بعد پڑھا کریں اور گناہ کبیرہ سے اجتناب کریں۔ اس سے توبہ کریں۔ والسلام (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۵) نوکری کے لئے وظیفہ

سوال:۔ مولانا صاحب میرا بیٹا انٹر پاس نوجوان ہے۔ نوکری نہیں ملتی، کوئی وظیفہ تحریر فرما

دیجئے۔

الجواب:۔ اسے چاہئے کہ ہر نماز با جماعت تکبیر اولیٰ کی پابندی کے ساتھ ادا کرے اور نماز کے بعد تین بار سورہ فاتحہ اور تین بار آیت الکرسی پڑھ کر دعا کیا کرے۔ والسلام۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۶) بچے کی بیماری اور اس کا وظیفہ

سوال:۔ گذارش ہے کہ میرے پوتے کا نام محمد عمر خان ہے۔ اکثر بیمار رہتا ہے والدین کا خیال ہے کہ شاید نام موافق نہیں آیا اگر ایسا ہے تو کیا نام تبدیل کر دیں؟

الجواب:۔ نام ٹھیک ہے بدلنے کی ضرورت نہیں۔ سورۃ فاتحہ سات مرتبہ، آیت الکرسی اور چاروں قل تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۷) رشتہ کے لئے وظیفہ

سوال:۔ میں ایک بیوہ عورت ہوں، میری ایک بیٹی ہے جس کا رشتہ کافی سالوں کی کوششوں کے باوجود نہیں ہو رہا ہے میری خواہش ہے کہ اس کا رشتہ کسی صالح اور دیندار گھرانے میں ہو جائے آنجناب اس کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں۔ میرا بیٹا دوبئی میں ملازمت کرتا ہے پہلے پہل تو کام صحیح ہوتا رہا لیکن کچھ عرصہ سے حالات صحیح نہیں ہیں ہمارے گھر میں تعویز بھی کوئی پھینکتا ہے اس کے بعد پریشانی آتی ہے۔

الجواب:۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔ نماز عشاء کے بعد اول و آخر ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں گیارہ سو مرتبہ یا لطیف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ رب العزت آپ کی مشکل کو آسان فرمائے؟ (مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۸) شہد کی مکھی کے کاٹنے کا دم

سوال:۔ ہمارے گھر میں کسی کو شہد کی مکھی کاٹ لیتی تھی تو ہماری والدہ سورۃ الناس پڑھ کر دم

www.ahlehaq.org

کرتی تھیں مگر سورۃ الناس پڑھتے ہوئے لفظ ناس کا س ہٹا کر صرف حرف نا پڑھتی تھیں کچھ دن پہلے میں نے بھی اسی طرح سورۃ پڑھی تو مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ قرآن شریف کی تحریف تو نہیں ہے آنجناب رہنمائی فرمائیں؟

الجواب:۔ اگر "نا" کا لفظ آیت کے ساتھ ملایا نہیں جاتا بلکہ آیت پوری پڑھ کر پھر یہ لفظ بولا جاتا ہے تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر آیت سے سین ہٹا دیتے ہیں تو جائز نہیں۔

(مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۹) سانس کی تکلیف کا وظیفہ:

سوال:۔ میرے بھائی کو ڈاکٹر حضرات بڑا ابخار بتاتے ہیں کہ بگڑ گیا ہے سانس کی تکلیف کی وجہ سے ایک ڈاکٹر نے ناک کا آپریشن بھی کیا ہے اکثر بیٹھے بیٹھے دماغ سن ہو جاتا ہے کوئی آسان عمل لکھ دیں۔

الجواب:۔ السلام علیکم۔ یہ ناکارہ عملیات کے فن سے تو واقف نہیں ہوں البتہ دعا کرتا ہوں۔ سورۃ فاتحہ کو حدیث میں شفا فرمایا گیا ہے۔ اکتالیس (۴۱) بار پڑھ کر پانی میں دم کر کے پلایا کریں کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی برکت سے شفاء عطا فرما دیں گے۔

(مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۰) جادو کا توڑ

سوال:۔ میں گزشتہ نو سال سے تجارت کے پیشہ سے وابستہ ہوں لیکن انتہائی سعی اور جہد وجہد کے باوجود حالات بتدریج خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ نوبت آ گئی ہے کہ گھر کا خرچہ اور بچوں کی فیسوں تک کے لالے پڑ گئے ہیں۔ شک پڑتا ہے کہ کسی بد اندیش نے مجھ پر جادو کر دیا ہو۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مجھ پر حسب البحر نامی جادو کیا گیا ہے آپ اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں؟

الجواب:۔ آپ کی پریشانی سے بہت دل دکھا، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیوں

کو دور فرما دے۔ کسی اچھے عامل کو دکھالو تو بہتر ہے میں تو ان عملیات کو جانتا نہیں ایک عمل بتا تا ہوں وہ کریں انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے۔

مغرب یا عشاء کے بعد گھر کے تمام افراد بیٹھ کر تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ آخری دونوں سورتیں (معوذین) پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں گے۔ گھر کے تمام افراد نماز کی پابندی کریں اور گھر میں ٹی وی وغیرہ نہ چلائیں دعا کرتا ہوں کہ آپ کی تمام مشکلات کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آسان فرمائے۔

(۱۱) پریشانیوں سے حفاظت کا وظیفہ:

سوال:۔ ہماری ساری زندگی عذابوں میں گزری۔ باپ نشئی اور غلط عورتوں کے چکر میں رہنے والا تھا، ماں اس غم میں چل بسی۔ ایک امید تھی کہ شادی ہوئی تو حالات بدل جائیں گے مگر شوہر بھی نشئی نکلا۔ ہم چار بہنیں ہیں مگر ایک بھی سکھی نہیں۔ ایک کو طلاق ہو چکی ہے ایک کی اتنی عمر ہونے کے باوجود شادی نہیں ہوئی۔ میرے شوہر روزانہ شراب کے نشے میں مار کٹائی کا بازار گرم رکھتے ہیں۔ طلاق تک نوبت پہنچتی ہے۔ چوتھی کا بھی یہی حال ہے۔ کوئی وظیفہ بتائیں اور دعا بھی فرمائیں؟

الجواب:۔ آپ نے جو حالات لکھے ہیں اس پر صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیوں کو دور فرمائے۔ یہ دنیا راحت کی جگہ نہیں بلکہ راحت کی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ اللہ نصیب فرمائے۔ اسی لئے جیسے بھی حالات ہوں صبر و شکر کے ساتھ وقت گزارنا چاہئے۔ پانچ وقت کی نماز کی پابندی کریں اور ہر نماز کے بعد سورۃ فاتحہ سات (۷) مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ یہ سب سے بڑا وظیفہ ہے اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوادیں۔ ٹی وی وغیرہ ہے تو اس کو گھر سے نکال دیں اور اپنے شوہر کو میرے پاس بھیجیں میں ان کو مفید مشورہ دوں گا۔

(مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۲) بے خوابی کا وظیفہ اور دوردتاج کا حکم

سوال:۔ میں بے خوابی کی تکلیف سے پریشان رہتی ہوں ایک صاحب نے مجھ کو دررود تاج اور

سورہ توبہ کی آخری دو آیات پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے کو کہا ہے مجھے پہلے سے آرام ہے مگر کچھ لوگوں نے مجھے کہا کہ درود تاج نہیں پڑھنا چاہئے کیا یہ بات صحیح ہے۔

الجواب:۔ سورہ یٰسین پڑھ کر دم کر کے پانی پی لیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۳) چلتے پھرتے مجلس میں ذکر کرتے رہنا، جبکہ ذہن متوجہ نہ ہو کیسا ہے؟

سوال:۔ میری عادت ہے کہ میں اکثر یہ کوشش کرتا ہوں کہ لا الہ اللہ کا ورد کرتا رہوں۔ چنانچہ یوں ہوتا ہے کہ میں کسی جگہ بھی بیٹھا ہوتا ہوں تو دل میں ورد کرتا رہتا ہوں اسی طرح کالج آتے جاتے یا کلاس روم میں بیٹھے ورد کرتا رہتا ہوں اور درمیان میں لوگوں سے بات چیت بھی کر لیتا ہوں یعنی یہ ذکر خشوع وخضوع کے بغیر ہوتا ہے اور دھیان اکثر کسی اور طرف ہوتا ہے۔ کیا جان بوجھ کر اس طرح ذکر کرنا صحیح ہے یا ذکر کی بے ادبی ہے؟ نیز ایک عالم فرماتے ہیں کہ صرف لا الہ الا اللہ کا ورد صحیح نہیں بلکہ نو دس دفعہ کے بعد لا الہ الا اللہ کے ساتھ کم از کم ایک بار محمد رسول اللہ (ﷺ) بھی کہنا ضروری ہے۔ نیز صرف یہ ذکر نہ کریں بلکہ بدل بدل کر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیر سب کا ورد کریں جبکہ میرے خیال میں تو یہ پابندی لازمی نہیں جبکہ احادیث میں کثرت کلمہ طیب کی ترغیب آتی ہے اور کسی میں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ صرف یہی ذکر کرنا منع ہے۔ اس بارے میں بھی آپ رہنمائی فرمادیں۔

الجواب:۔ کلمہ شریف کا لساناً یا قلباً ذکر کرتے رہنا مطلوب بھی اور محمود بھی ہے اور درمیان میں ضروری بات چیت کا ہو جانا خلاف ادب نہیں، خشوع وخضوع اگر نصیب ہو جائے تو سبحان اللہ ورنہ نفس ذکر بھی خالی از فائدہ نہیں کہ اس کی برکت سے انشاء اللہ خشوع بھی نصیب ہوگا وقفے وقفے سے درمیان میں محمد رسول اللہ ﷺ بھی ضرور کہہ لینا چاہئے اور دیگر اذکار بھی اگر وقتاً فوقتاً ہو تو بہت اچھا ہے ورنہ جس ذکر کے ساتھ قلب کو مناسبت ہو جائے وہی انفع ہے انشاء اللہ اسی سے بیڑا پار ہو جائے گا۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۴) درجات کی بلندی کے لئے وظائف پڑھنا

سوال:۔ سوال یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی مبارک حدیث ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی ہیئت پر بیٹھ کر اسی (۸۰) دفعہ درود شریف پڑھے گا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اسّی درجے جنت میں بڑھیں گے۔ سوال یہ ہے کہ جن کی عمر ابھی ۸۰ سال نہیں ہوئی تو ان کے ۸۰ سال کے گناہ کیسے معاف ہوں گے۔؟

الجواب:۔ اگر اسی سال کی عمر ہوئی تو گناہ معاف ہو جائیں گے ورنہ اتنے درجات بلند ہو جائیں گے۔

سوال:۔ استغفار درود شریف دعائیں تیسرا کلمہ سب سے زیادہ ثواب کس چیز کے پڑھنے کا ہے؟

الجواب:۔ کلمہ شریف سب سے افضل ہے (تیسرا کلمہ بھی اس میں داخل ہے) دوسرے مرتبہ پر درود شریف ہے اور تیسرے مرتبہ پر استغفار ہے۔ مگر ہم جیسے لوگ جو گناہ میں ملوث ہیں ان کے لئے استغفار افضل ہے تاکہ ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک ہو کر درود شریف اور کلمہ شریف پڑھ سکیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۵) حضور ﷺ کے لئے ہم دعائیں کیوں مانگتے ہیں؟

سوال:۔ حضور ﷺ امت کی دعاؤں کے محتاج نہیں، اگر یہ صحیح ہے تو ہم آپ ﷺ کے لئے دعا کیوں مانگتے ہیں؟

الجواب:۔ دو وجہ سے۔ ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ محتاج نہیں مگر ہم محتاج ہیں اور آنحضرت ﷺ کے لئے مانگنے کا حکم دینا ہمارے احتیاج کی وجہ سے ہے تاکہ آنحضرت ﷺ کی برکت سے رحمت خدا ہماری طرف متوجہ ہو اور ہمیں آنحضرت ﷺ سے تعلق و محبت میں اضافہ نصیب ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ ہمارے حق محبت کا تقاضا ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ قرب و رضائے خداوندی سے درجات عالیہ پر فائز ہیں اور ان میں ہر لمحہ میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور امت کے مخلصین کی جتنی بھی دعائیں اور درود و سلام آپ ﷺ کو پہنچیں اسی قدر ان درجات میں اضافہ ہوگا اور آپ ﷺ کے درجات قرب و رضا میں ترقی کے انوار بھی امت کی طرف منعکس ہوں

www.ahlehaq.org

گے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶) ماثورہ دعائیں پڑھنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟

سوال:۔ مختلف احادیث میں بعض دعاؤں کے پڑھنے پر جان و مال وغیرہ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے یا طلب پوری ہونے کی خوشخبری وغیرہ ہے۔ اس بارے میں ایک آدمی کی سوچ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کی ناطے ہمارا یہ ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ دوسری طرف بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ ہم حدیث میں منقول ہوئی دعا وغیرہ پڑھتے ہیں لیکن حدیث میں منقول مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ دراصل یقین کی کمی اور اعمال کی کمی ہوتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان برحق ہے، لیکن بعض اوقات ہمارے ان دعاؤں کے پڑھنے میں جیسا استحضار ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا اور کبھی ہمارے اعمال بد اس مقصود سے مانع ہو جاتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ اطباء ایک دوا کی خاصیت بیان کرتے ہیں جس کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے لیکن کبھی دوا کا وہ مطلوب اثر ظاہر نہیں ہوتا تو اس کا سبب یہ نہیں کہ یہ دوا اثر نہیں رکھتی بلکہ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ کوئی عارض اس اثر سے مانع ہو جاتا ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۷) ہماری دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

سوال:۔ آپ سے ایک بات پوچھنا ہے وہ یہ کہ ہماری دعائیں کیوں پوری نہیں ہوتیں؟ بعض لوگ نہ نماز، قرآن پڑھتے ہیں نہ حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں مگر پھر بھی انہیں کوئی پریشانی، کوئی غم نہیں، کوئی بیماری نہیں، خوشحال ہیں اور ہر طرح سے خوش اور دنیاداری میں مگن ہیں جبکہ بعض لوگ نماز قرآن کے پابند بھی ہیں پھر بھی مختلف پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں، بیماری جان نہیں چھوڑتی، ایسے میں بہت افسوس ہوتا ہے آخر اس طرح سے کیوں ہے؟ خدا تعالیٰ ان کی کیوں نہیں سنتا؟ اس پر خودکشی تک کے خیال آنے لگتے ہیں۔

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ یہاں چند باتیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیں۔

اول یہ کہ کسی شخص کی دعا بظاہر قبول ہونا اس کے مقبول عند اللہ ہونے کی دلیل نہیں اور کسی شخص کی دعا کا بظاہر قبول نہ ہونا اس کے مردود ہونے کی علامت نہیں بلکہ بعض اوقات معاملہ برعکس ہوتا ہے کہ ایک شخص عند اللہ مقبول ہے مگر اس کی دعائیں بظاہر مقبول نہیں ہوتیں دوسرا شخص عند اللہ ناپسندیدہ ہے مگر اس کی دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ میں نے شیخ تاج الدین ابن عطاء اللہ سکندری رحمۃ اللہ کی کتاب میں ایک حدیث پڑھی تھی جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اس کا کام کرنے میں توقف کرو کیونکہ اس کا ہاتھ پھیلانا اور میرے سامنے اس کا گڑگڑانا بہت اچھا لگتا ہے۔

دوم یہ کہ کسی شخص کو دعا کی توفیق ہو جانا بہت بڑی نعمت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس کو یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ اس کی دعا قبول ہوگی یا نہیں بلکہ یقین رکھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنی رحمت سے دعا ضرور قبول فرمائیں گے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں حدیث ہے کہ حق تعالیٰ بہت ہی کریم اور صاحب حیا ہیں جب بندے اس کی پاک بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتے ہیں تو اس کو شرم آتی ہے کہ وہ ان کو خالی ہاتھ واپس کردیں۔

سوم یہ کہ ہماری کوتاہ نظری اور غلط فہمی ہے کہ ہم جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اگر وہی چیز مل جائے تو ہم سمجھتے ہیں کہ دعا قبول ہوگئی اور اگر وہی مانگی ہوئی چیز نہ ملے تو سمجھتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ قبولیت دعا کی صرف یہی ایک شکل نہیں۔ مسند احمد کی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی بندہ مسلم دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔ یا تو جو کچھ اس نے مانگا وہی عطا فرما دیتے ہیں یا اس کی دعا کو ذخیرہ آخرت بنا دیتے ہیں یا اس دعا کی برکت سے اس شخص سے کسی آفت کو ٹال دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

الغرض دعا تو ضرور قبول ہوتی ہے لیکن قبولیت کی شکلیں مختلف ہیں اس لئے بندے کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے اور پورا اطمینان رکھے کہ حق تعالیٰ شانہ اس کے حق میں بہتر معاملہ فرمائیں گے۔ دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ سے تنگ دل ہو جانا اور اللہ تعالیٰ سے ناراض ہو کر خودکشی کے خیالات میں مبتلا ہونا آدمی کی کم ظرفی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بندے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ

لے۔عرض کیا گیا کہ جلد بازی کا کیا مطلب ارشاد فرمایا کہ جلد بازی یہ ہے کہ آدمی یوں سوچنے لگے کہ میں بہت سی دعائیں کیں مگر قبول ہی نہیں ہوئیں اور تھک کر دعا کرنا چھوڑ دے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۸) جب ہر چیز کا وقت مقرر ہے تو پھر دعائیں کیوں مانگتے ہیں؟

سوال:۔ میں نے سنا ہے اور یقین بھی ہے اس بات پر کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ مثلاً شادی، موت، پیدائش وغیرہ تو پھر ہم لوگ دعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ مثلاً بعض لڑکیاں شادی کے لئے وظیفہ پڑھتی ہیں تو کیا فائدہ؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے شادی کا وقت مقرر کیا ہے، شادی تو اسی وقت پر ہوگی۔ کیا مانگنے سے خدا تعالیٰ تقدیر کا لکھا بدل دے گا؟

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دارالاسباب بنایا ہے اور دعا بھی اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اسباب تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ تقدیر کے ماتحت ہیں دیکھئے ہم بیمار پڑتے ہیں تو علاج معالجہ کرتے ہیں یہ علاج معالجہ تقدیر کے ماتحت ہے اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو علاج معالجہ سے شفا ہو جائے گی اور اگر منظور نہیں ہوگا تو نہیں ہوگی۔ یہی حال دعاؤں کا سمجھنا چاہئے کہ یہ بھی تقدیر کے ماتحت ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگی تو مانگی ہوئی چیز مل جائے گی نہیں منظور تو نہیں ملے گی اور یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ دعا اپنی احتیاج اور بندگی کے اظہار کے لئے ہے اس لئے بندے کو اپنا کام (اظہار عجز و بندگی) سے کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا کام اس پر چھوڑ دینا چاہئے۔

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است وبس
در بند آن مباش کرنہ شنید یا شنید

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۹) حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا وظیفہ

سوال:۔ میں حضور ﷺ کی زیارت کرنا چاہتی ہوں مہربانی کر کے کوئی ایسا پڑھنے کا عمل بتائیے کہ ہمیں خواب میں یا بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ مجھے بڑا شوق ہے۔ کوئی ایسا

پڑھنے کا عمل بتائے کہ ہم آسانی سے کرسکیں اور میری طرح دوسرے لوگ جو اس کے خواہشمند ہیں وہ کرسکیں؟

الجواب:۔ آنحضرت ﷺ کا خواب میں زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے یہ ناکارہ تو حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے ذوق کا عاشق ہے۔ان کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت دعا کیجئے کہ خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت ہو جائے تو انہوں نے ارشاد فرمایا بھائی تمہارا بڑا حوصلہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت چاہتے ہو۔ بہر حال اکابر فرماتے ہیں کہ دو چیزیں زیارت میں معین و مددگار ہیں ایک ہر چیز میں اتباع سنت کا اہتمام، دوئم کثرت سے درود شریف کو ورد زبان بنانا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۰) بخشش کے لئے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھنا

سوال:۔ زید اپنی زندگی میں اپنے لئے پچھتر ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھ کر اپنے لئے ذخیرہ کرتا ہے کہ موت کے بعد میری بخشش ہو جائے۔ یا اسی طرح کسی کی موت کے بعد اسے پچھتر ہزار دفعہ پڑھ کر بخشتا ہے تو کیا ان دونوں کی بخشش ہو جائے گی؟ پورا کلمہ پڑھیں یا صرف لا الہ الا اللہ پڑھیں؟

الجواب:۔ بعض روایات میں وارد ہے کہ جس نے کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا، یہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ ہو جائے گا۔ شامی نے اسے رسالہ منۃ الجلیل میں نقل کیا ہے۔ اور امام قرطبیؒ سے اسی طرح منقول ہے کہ دوسرے کے لئے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ پس زید اور جس کے لئے پڑھا گیا ہے اس کی مغفرت کی امید ہے۔ صحیح تعداد ستر ہزار ہے اور کلمہ کا اول حصہ لا الہ الا اللہ البتہ کبھی کبھی دوران ورد پورا کلمہ بھی پڑھ لیا جائے۔ (مفتی عبدالستار)

(۲۱) سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ پڑھنے کا حکم

سوال:۔ آج کل یہ رواج عام ہوتا جارہا ہے کہ کسی بھی محلے یا گھر سے لوگ جمع ہو کر آیت کریمہ "لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین" پڑھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت

یونس علیہ السلام کو آیت کریمہ کے ورد سے مشکل سے نجات دی تھی اسی طرح ہماری مشکل بھی دور ہو جائے گی۔ اس ورد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور نیز مشکل کے وقت اسلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا کیا طریقہ سکھایا ہے؟

الجواب:۔ سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے کہ مصیبت کے وقت ایسا کرنا ضروری ہو بلکہ یہ دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے جیسے دوسرے طریقوں سے دعا کرنا جائز مشروع ہے ایسے ہی آیت کریمہ کا ورد مذکور کر کے دعا کی جائے تو قبولیت کی بہت امید ہے اور دفع بلاء کا ظن غالب ہے۔ بس اس ورد کی شرعی حیثیت یہی ہے۔ واللہ اعلم (مفتی عبدالستار)

(۲۲) مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

سوال:۔ خاص مواقع پر بعض لوگ کھانا پکواتے ہیں پھر لوگوں کو جمع کر کے قرآن خوانی کرواتے ہیں اور پھر کھانا کھلاتے ہیں۔ بعض گھروں میں آئے دن قرآن خوانی ہوتی ہے جس میں محلے کی عورتوں وغیرہ بلوائی جاتی ہیں۔ کبھی مدرسے کے بچے آتے ہیں جو قرآن کریم کو توجہ سے پڑھے بغیر بس جلدی سے ختم کر دیتے ہیں۔ اکثر تو پانچ منٹ میں پارہ پڑھ دیتے ہیں۔ بعض لوگ گھروں پر سپارے تقسیم کرا دیتے ہیں۔ ان سب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب:۔ فی نفسہ قرآن کریم کی تلاوت ایصال ثواب یا خیر و برکت کے لئے کرنا یا کرانا، اور غریبوں کو حصول ثواب یا ایصال ثواب کی نیت سے کھانا کھلانا بلاشبہ موجب اجر و ثواب ہے لیکن شریعت نے اس کے لئے نہ کوئی دن اور وقت مقرر کیا ہے اور نہ اس کے لئے لوگوں کو دعوت دے کر اجتماع منعقد کرنے کی کوئی ترغیب دی ہے۔ اب اس کے لئے اپنی طرف سے کوئی دن یا وقت اس طرح مقرر کر لیا جائے گویا وہ شریعت کی طرف سے مطلوب ہے یا ان امور کی ایسی پابندی کی جائے جیسی فرائض و واجبات کی، کی جاتی ہے اور جو شخص اس میں شریک نہ ہو اسے مستحق ملامت قرار دیا جائے تو یہ تمام باتیں اس اجتماع اور دعوت کو بدعت بنا دیتی ہیں اور آج کل ایصال ثواب کی محفلوں میں عموماً یہ باتیں پائی جاتی ہیں، بلکہ بعض لوگ خصوصاً خواتین صرف سر سے بلا ٹالنے کے لئے قرآن خوانی میں ہو آتی ہیں اور اگر نہ جائیں تو بلانے والوں کی ناراضگی مول لینی پڑتی ہے۔ سپارے گھر پر بانٹنے سے عموماً لوگ پڑھ کر نہیں دیتے بلکہ اسے بوجھ سمجھتے ہیں اس لئے

علماء کرام اجتماعی قرآن خوانی کی مطلق ہمت افزائی نہیں کرتے کہ اس سے بدعات میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے بجائے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ ہر شخص انفرادی طور پر تلاوت کر کے میت کو اپنے طور پر ثواب پہنچائے۔ مختلف کتب فقہ میں قرآن خوانی کے وقت کھانا وغیرہ پکوانے کو بدعت اور مکروہ لکھا ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ والفتح الرحمانی) (ملخص)

(۲۴) جب بیل میں بٹن دبانے پر اللہ اکبر کی آواز نکلے، گھر یا آفس میں اُسے استعمال کرنا

سوال:۔ آج کل بازاروں میں ایک "ڈور بیل"[1] بک رہا ہے، اس کی سوئچ دبانے (آن کرنے) سے اللہ اکبر کی آواز نکلتی ہے۔ جس سے گھر والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ پر کوئی آیا ہے یا آفس میں اسے لگایا جاتا ہے۔ کسی نوکر یا خادم کو بلانے کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے تو یہ بیل استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں اس بیل کا استعمال جائز نہیں۔ اس میں اللہ عزوجل کے مبارک اور بے حد قابل عظمت نام کو کسی کو اپنے آنے کی خبر دینے یا کسی کو بلانے کے لئے استعمال کرنا لازم آتا ہے اور یہ جائز نہیں گناہ کا کام ہے۔ اس کے اس طرح استعمال کرنے میں اللہ تعالیٰ کے پاک اور مبارک نام کی توہین ہے۔ لہذا گھر پر یا آفس میں اسے استعمال نہ کیا جائے اللہ تعالیٰ کا مبارک نام خالص ذکر الٰہی کی نیت اور ارادہ سے لینا چاہئے۔ اپنی کوئی دینوی غرض پوری کرنے کے لئے اس مبارک نام کو استعمال کرنا بہت ہی نامناسب اور ایمانی غیرت کے منافی ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں کو اپنی آمد کی خبر دینے کے لئے یا اللہ کہے تو یہ مکروہ ہے اور جیسے کوئی شخص سبق ختم ہونے کی خبر دینے کے لئے "اللہ یعلم" کہے تو یہ بھی مکروہ ہے یا کوئی چوکیدار زور سے لا الہ الا اللہ پڑھے اور اس سے اس کا مقصد اپنے بیدار ہونے کی خبر دینا ہو تو یہ بھی مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے وقد کرھوا واللہ اعلم ونحوہ لا علم ختم الدرس یقرء ردالمختار شامی میں ہے قولہ لا علم لم ختم الدرس اماذالم یکن اعلا ما بانتھا نہ لا یکرہ الخ۔ فقط (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

[1] دروازے کی گھنٹی

(۲۴) اوقات نماز کے علاوہ مسجد میں مجلس ذکر قائم کرنا اور بذریعہ مائیکرو فون عورتوں کو ذکر کی تلقین کر کے انکی مجلس ذکر مکان میں قائم کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔ ایک مشہور عالم عارف باللہ اور مسلم بزرگ ہیں ان کا فیض ہندو پاک انگلینڈ اور بہت سے ممالک میں جاری ہے ان کے ایک مجاز عالم نے ان کی اجازت سے ذکر کا حلقہ قائم کیا ہے۔ ہر ہفتہ مسجد میں جبکہ وہ نمازیوں سے اور تلاوت کرنے والوں سے خالی ہو مردوں کے لئے ذکر کا حلقہ قائم کرتے ہیں اور مسجد سے کافی فاصلہ پر ایک مدرسہ میں مستورات جمع ہوتی ہیں۔ مائیکرو فون کے ذریعہ سے ان کو ذکر کی تلقین کی جاتی ہے الحمد للہ اس سے مردوں عورتوں میں دین کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے اور نفع کی صورت پیدا ہو رہی ہے اگر یہ مرد اور عورتیں گھروں پر ہوتیں تو اپنا قیمتی وقت ٹیلیویژن، ویڈیو اور دیگر خرافات میں ضائع کرتیں۔ بہت سے علماء حضرات اس طریقہ ذکر (مسجد اور مدرسہ میں مردوں اور عورتوں کے اجتماع گاہ) کی ہمت افزائی نہیں کرتے اسی طرح ایک اور مجلس ذکر مسجد میں جب کہ وہ نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں سے خالی ہو مسلمانوں کی افادہ کی نیت سے شروع ہونے والی ہے جس میں ایک عالم مختصر بیان کریں گے اس کے بعد ختم خواجگان ہوگا۔ (حضرت تھانویؒ کی خانقاہ میں جس طرح ہوتا تھا) پھر ذکر ہوگا اور بعد میں اجتماعی دعا ہوگی۔ حضرت والا سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ بالا مجلس کے انعقاد میں شرعاً کوئی قباحت ہے؟

الجواب:۔ مشائخ حق کے یہاں خانقاہوں میں ذکر جہری ذکر سری مراقبہ کا عمل تواتر جاری ہے۔ یہ حضرات اپنے اپنے تجربات کی روشنی میں روحانی امراض کا علاج تجویز کرتے ہیں اور برائیوں گناہوں سے بچانے کی تدبیر بتاتے ہیں۔ مقصود تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اپنے مریدوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت محبت اور تعلق پیدا کرنے کے لئے اور ان کو یاد الٰہی میں مشغول رکھنے کے لئے شرعی حدود کے دائرہ میں رہ کر کوئی حلقہ ذکر جاری کریں اور اس طریقہ پر اصرار نہ ہو اس طریقہ میں شرکت نہ کرنے والوں سے بدگمانی اور ان کو گناہ گار نہ سمجھا جائے اور ان کی تحقیر و تذلیل نہ کی جائے اور ان کے ذکر سے نمازیوں اور سونے والوں کو تشویش اور خلل نہ ہو تو اس کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ البتہ عورتوں کا اجتماع امر نازک ہے۔ اگر گھروں میں رہتے ہوئے اس کی صورت کی

جاسکتی ہوتو بہت بہتر ہے۔ اگر ایسی صورت نہ بنتی ہو اور عورتیں پردہ کے پورے اہتمام کے ساتھ اپنے محرم کے ہمراہ آمد ورفت کریں یا ایسی قابل اعتماد رفاقت اختیار کریں کہ جس سے فتنہ اور بدنامی سے محفوظ رہ سکیں اور ان کی عزت وآبرو پر کسی طرح کا کوئی داغ دھبہ نہ آئے تو اپنے نفع کی امید پر اور گناہوں، خرافات اور برائیوں سے حفاظت (جس کی نشاندہی سوال میں کی گئی ہے) کی وجہ سے گنجائش نکل سکتی ہے۔ بشرطیکہ اسے دینی حکم اور سنت طریقہ نہ سمجھا جائے اور اس پر اصرار نہ ہو اور خدانخواستہ کسی وقت فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جائے تو پھر اس طریقہ کو چھوڑنا ضروری ہوگا۔ مستقلاً حلقہ ذکر کے بجائے تفسیر قرآن یا درس قرآن کے نام سے مجلس کا قیام ہو اور اس میں تفسیر قرآن ہو۔ اسی طرح ضروری مسائل کا مذاکرہ ہو اور ساتھ ساتھ کچھ وقت ذکر کے لئے بھی رکھا جائے تو یہ صورت زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتے ہیں ۔بحوالہ فضائل قرآن، صفحہ ۲۱۔۲۳ حدیث نمبر ۲۲۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہ۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲۵) دعا میں کسی بزرگ کا واسطہ دینا

سوال: ۔ دعا مانگتے وقت یہ کہنا کیسا ہے کہ یا اللہ فلاں نیک بندے کی خاطر میرا فلاں کام کر؟

الجواب: ۔ مقبولان الٰہی کے طفیل دعا کرنا جائز ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۶) فرض یا واجب یا سنت کے سجدوں میں دعا کرنا

سوال: ۔ فرض یا واجب، سنت یا نفل نمازوں کے سجدوں میں دعا کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ اگر غیر عربی میں ہو تو حرج ہے یا کہ نہیں؟

الجواب: ۔ نماز کے سجدے میں قرآن وحدیث میں وارد شدہ دعا کرنا جائز ہے غیر عربی میں

درست نہیں۔ فرض نماز میں اگر سجدہ کے طویل ہونے سے مقتدیوں کو تنگی لاحق ہو تو امام کو چاہئے کہ سجدہ میں تسبیحات پر اکتفا کرے اپنی الگ نماز میں جتنی چاہئے سجدے میں دعائیں کرے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۷) دعا کے وقت آسمان کی طرف نظر اٹھانا

سوال:۔ حضرت جابر بن سمرہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لوگو نماز میں نظریں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ، خدشہ ہے کہ یہ نظریں اچک لی جائیں اور واپس نہ آئیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ کیا یہ حدیث پاک دعا کے وقت آسمان پر جو انسان نظریں اٹھاتا اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے مانگتا ہے اس پر بھی صادق آتی ہے یعنی دعا کے وقت بھی کیا نظریں اوپر نہ اٹھائی جائیں؟ (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے۔)

الجواب:۔ امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض حضرات نے خارج نماز بھی دعا میں آسمان کی طرف نظریں اٹھانے کو مکروہ کہا ہے مگر اکثر علماء قائل ہیں کہ مکروہ نہیں کیونکہ آسمان دعا کا قبلہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۸) دعا کے بعد سینے پر پھونک مارنا

سوال:۔ جب لوگ دعا مانگ لیتے ہیں تو بعض لوگ اپنے سینے میں پھونک مارتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

الجواب:۔ کوئی وظیفہ پڑھ کر پھونکتے ہوں گے اور یہ جائز ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۹) پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:۔ پتی والا پان کھا کر قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ بدبودار چیز کھا کر تلاوت کرنا مکروہ ہے؟

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۰) بغیر وضو کے درود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:۔ کیا بغیر وضو کے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے درود شریف کا ورد کر سکتے ہیں جبکہ خدا کا ذکر تو ہر حال میں جائز ہے تو ذکر رسول ﷺ بھی جائز ہونا چاہئے۔ ذرا وضاحت فرمادیں کیونکہ میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ بغیر وضو کے درود شریف نہ پڑھا جائے۔ فرض کریں اگر حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک آجائے تو اگر بغیر وضو کے ہیں تو درود نہ پڑھیں، حالانکہ نام مبارک پر تو درود پڑھنا واجب ہے۔

الجواب:۔ بغیر وضو کے درود شریف کا ورد جائز ہے اور وضو کے ساتھ نور علیٰ نور ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۱) لفظ اللہ والا لاکٹ پہن کر بیت الخلاء جانا

سوال:۔ ایسے لاکٹ جن پر لفظ اللہ کندہ ہوتا ہے انہیں ہر وقت گلے میں پہنے رہنا اور پہن کر باتھ روم وغیرہ میں جانا جائز ہے۔ کیا اس طرح خدائے بزرگ و برتر کے نام کی بے ادبی نہیں ہوتی؟

الجواب:۔ بیت الخلاء میں جانے سے پہلے ان کو اتار دینا چاہئے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

www.ahlehaq.org

کتاب السیر والمناقب

(۱) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد کرام

سوال:۔ آنحضرت ﷺ کے کتنے حرم پاک تھے؟ اولاد کتنی تھی؟ اور کن کن حرم پاک سے ہوئی؟

الجواب:۔ آنحضرت ﷺ کے نکاح میں گیارہ خواتین آئیں جن میں سے دو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ آپ کی حیات مبارک میں ہی وفات پا گئیں۔ باقی نو وفات کے بعد زندہ تھیں۔ ان سب کے نام ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت خدیجہؓ بنت خویلد

(۲) حضرت زینبؓ بنت خزیمہ

(۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ

(۴) حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ

(۵) حضرت ام سلمہؓ

(۶) حضرت زینبؓ بنت جحش

(۷) حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان

(۸) حضرت جویریہؓ

(۹) حضرت میمونہؓ

(۱۰) حضرت صفیہؓ

(۱۱) حضرت سودہؓ

www.ahlehaq.org

آپ کی مؤنث اولاد چار لڑکیاں تھیں۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن۔ اور تین یا چار یا پانچ صاحبزادے تھے حضرت قاسمؓ، حضرت عبداللہؓ، حضرت طیبؓ، حضرت طاہرؓ، حضرت ابراہیمؓ۔ چار بیٹے حضرت خدیجہ سے تھے اور حضرت ابراہیمؓ حضرت ماریہؓ سے تھے، جو آپ ﷺ باندی تھیں۔

جو لوگ آپ ﷺ کے چار صاحبزادے بتاتے ہیں ان کے نزدیک حضرت عبداللہ کا نام طیب بھی ہے اور جو تین بتاتے ان کے نزدیک طاہر بھی حضرت عبداللہ کا نام ہے۔ یہ تمام صاحبزادے بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ البتہ صاحبزادیاں جوان ہوئیں اور ان کی شادیاں بھی ہوئیں۔ حضرت زینب کی شادی ابوالعاصؓ بن ربیع سے ہوئی۔ حضرت رقیہ اور ام کلثوم کی شادی یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے ہوئیں اور حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے ہوئی۔ فقط۔ (مفتی محمد اسحاق۔ مفتی محمد عبداللہ)

(۲) آنحضرت ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں

سوال:۔ آنحضرت ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں کتنے تھے اور کون کون ایمان لائے؟

الجواب:۔ نبی کریم ﷺ کے نو چچا اور چھ پھوپھیاں تھیں (عربی میں تایا اور چچا دونوں کو عم کہا جاتا ہے یہ سب آنحضرت ﷺ کے تایا ہیں۔)

(۱) حضرت عباس رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت حارث (کہتے ہیں کہ بعد میں یہ بھی ایمان لائے۔)

(۴) ابوطالب جن کا نام عبد مناف ہے۔

(۵) زبیر

(۶) حجل

(۷) المقوم

(۸) ضرار

(۹) ابولہب، جسکا نام عبدالعزی ہے۔

(زاد المعاد اور ابن سعد میں حجل کے بجائے غیداق لکھا ہے اور یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔)

چھ پھوپھیاں تھیں۔

(۱) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

(۲) حضرت اروٰی رضی اللہ عنہا

(۳) حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا

(۴) برہ

(۵) امیمہ

(۶) ام حکیم البیضاء

ان میں سے حضرت صفیہ کا ایمان لانا معروف ہے جبکہ ایک قول کے مطابق[1] اروئی اور عاتکہ بھی ایمان سے مشرف ہوئیں۔ (مفتی محمد انور)

(۳) حضرت علی کی ولادت کہاں ہوئی اور مزار کہاں ہے؟

سوال:۔ حضرت علیؓ کی ولادت کہاں ہوئی اور مزار کہاں واقع ہے؟

الجواب:۔ حضرت علیؓ کی ولادت کعبہ میں ہوئی اور انتقال کوفہ میں ہوا۔ جبکہ آپ کا مزار کوفہ میں جامع مسجد کے قریب قصر امارت میں ہے جیسا کہ ابن جریر طبری نے لکھا ہے (صفحہ ۴/۱۱۷) اس کے علاوہ کچھ اور بھی باتیں مشہور ہیں۔ (مفتی عبدالستار)

(۴) حضرت ابو بکرؓ کے والد اور صاحبزادے صحابی ہیں

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت ابو بکر کے والد اور بعض صاحبزادے بھی صحابی ہیں؟

الجواب:۔ جی ہاں یہ درست ہے۔ ان کے والد عثمان ابن ابی قحافہ اور صاحبزادے بھی صحابی ہیں۔ (ملخص)

---

[1] ان دونوں صحابیات کا مختصر تذکرہ ہماری مترجم کتاب ،،مومنات کا قافلہ اور ان کا کردار،، میں ملاحظہ فرمائیں (مرتب)

www.ahlehaq.org

(۵) امام اعظم ابوحنیفہؒ کا شجرہ نسب

سوال:۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا شجرہ نسب بیان فرمائیے؟
الجواب:۔ شجرہ نسب حسب ذیل مذکور ہے۔
امام ائمۃ المجتہدین، سراج الامۃ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں بادشاہ۔ (بحوالہ تاریخ ابن خلکان) (حدائق الحنفیہ، صفحہ ۱۷)
(مفتی محمد صدیق)

(۶) امام اعظم کو ابوحنیفہ کہنے کی وجہ

سوال:۔ امام اعظمؒ کو ابوحنیفہ کہنے کی وجہ کیا ہے، اس کنیت کی وجہ مطلوب ہے؟
الجواب:۔ حنیف اس شخص کو کہتے ہیں جو سب سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کا ہو جائے۔ اسلام کو دین حنیف اور ملت حنیفیہ کہتے ہیں کیونکہ اسلام بھی اپنے پیروکاروں کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ امام صاحبؒ نے چونکہ اپنی ساری زندگی ملت حنیفہ کی خدمت کے لئے وقف کی ہوئی تھی اس لئے ابوحنیفہ کنیت اختیار فرمائی، جس کے معنی ہیں ملت حنیفہ والا۔ اور حقیقت یہی ہے۔ اس کے علاوہ لوگ جو وجوہات بیان کرتے ہیں وہ درست نہیں ہیں۔ نہ تو حنیفہ نام کی کوئی امام صاحب کی بیٹی تھی اور نہ حنیفہ نامی کسی لڑکی کی موجودگی میں کوئی سوال و جواب کا قصہ پیش آیا۔ (الخیرات الحسان) (مفتی محمد انور)

(۷) غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کا مسلک

سوال:۔ شیخ عبدالقادر جیلانی حنفی تھے یا کسی اور مسلک پر تھے؟ ان کے مسلک کے لوگ کہاں ہیں؟
الجواب:۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک کے پیروکار تھے۔ حنبلی مسلک کے لوگ آج کل زیادہ تر عرب خصوصاً سعودی عرب میں ہیں۔ وہاں کے ائمہ، علماء اور حکمران کم و بیش سب ہی اس مسلک کے پیروکار ہیں۔ (ملخص)

باب حقوق المعاشرہ

و آدابها

والدین اور بچوں کے اور دیگر

رشتہ داروں کے تعلقات کا حکم

www.ahlehaq.org

والدین اور اولاد کے تعلقات[1]

(۱) بچوں کی بدتمیزی کا سبب اور اس کا علاج

سوال:۔ میرا بچہ جس کی عمر ساڑھے دس سال ہے، بہت غصہ والا ہے۔ غصہ میں آکر وہ انتہائی بدتمیزی کی باتیں کرتا ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ دوسروں کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑتی ہے کوئی ایسا وظیفہ بتادیں جس کی وجہ سے وہ بدتمیزی چھوڑ دے اور پڑھائی میں اچھا ہو جائے۔

الجواب:۔ بچوں کی بدتمیزی و نافرمانی کا سبب عموماً والدین کے گناہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ درست کریں اور ۳ بار سورۂ فاتحہ پانی پر دم کر کے بچے کو پلایا کریں۔

(۲) والدین کے اختلافات کی صورت میں والد کا ساتھ دوں یا والدہ کا؟

سوال:۔ میرے والدین میں آپس میں ناراضگی ہے، بہت زیادہ سخت اختلافات ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ دونوں علحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں اگر والد کا ساتھ دیتا ہوں تو والدہ صاحبہ ناراض ہو جاتی ہیں اور اگر والدہ کا ساتھ دیتا ہوں تو والد ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے گھر سے نکالنے پر آ جاتے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ میں والدہ کی خدمت کرتا رہوں یا والد کی۔ میرے چار بھائی ہیں جو مجھ سے چھوٹے ہیں وہ ماں کے ساتھ ہیں اور جو بڑے ہیں وہ والد کے ساتھ ہیں۔ والدہ کا خرچہ کوئی نہیں دیتا۔ میں نے اپنی سمجھ سے یہ وعدہ خدا سے کیا ہے کہ خدا کے بعد میری والدہ ہی سب کچھ ہیں۔ آیا میں یہ سب کچھ ٹھیک کر رہا ہوں؟

الجواب:۔ آپ کے والدین کے اختلافات بہت ہی افسوسناک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے آپ ایسا ساتھ تو کسی کا بھی نہ دیں کہ دوسرے سے قطع تعلق ہو جائیں، دونوں سے

---

[1] یہاں سے اکیس سوالوں کے جوابات حضرت مولانا مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے دیئے ہیں (مرتب)

تعلق رکھیں اور ان میں سے جو بھی بدنی یا مالی خدمت کا محتاج ہو اس کی خدمت کریں۔ ادب واحترام دونوں کا کریں اگر ان میں ایک دوسرے کی خدمت سے یا اس کے ساتھ تعلق رکھنے سے ناراض ہوتا ہو اس کی پرواہ نہ کریں نہ کسی کو پلٹ کر جواب دیں چونکہ آپ کی والدہ بوڑھی بھی ہیں اور ان کا خرچ اٹھانے والا بھی کوئی نہیں اس لئے ان کی جانی و مالی خدمت کو سعادت سمجھیں۔

(۳) ذہنی معذور والدہ کی بات کہاں تک مانی جائے

سوال:۔ میری والدہ صاحبہ تنہائی پسند اور مردم بیزار سی ہیں۔ شوہر سے یعنی میرے والد صاحب سے ہمیشہ ان کی لڑائی رہتی ہے اور وہ ان سے بے انتہا نفرت کرتی ہیں۔ اگرچہ ظاہری طور پر ان کی خدمت بھی کرتی ہیں مثلاً کھانا، کپڑے دھونا وغیرہ مگر دل میں ان کے خلاف بے انتہا نفرت ہے، اس حد تک کہ اگر والدہ صاحبہ کا بس چلے تو انہیں در بدر کر دیں ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ میری والدہ پانچ وقت کی نمازی اور قرآن کی تلاوت کرتی ہیں مجھے بھی وہ شوہر سے متنفر کرنے کی کوشش کرتی ہیں یہاں تک کہ ایک مرتبہ گھر میں بھی بیٹھا لیا تھا اور سسرال واپس بھیجنے سے منع کر دیا تھا۔ میری سسرال سے بھی انہیں شکایت ہیں ان حالات میں آپ سے درخواست ہے کہ میری والدہ کے اس طرز عمل پر روشنی ڈالیں کہ آیا والد صاحب کے ساتھ ان کا یہ طرز عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ہے یا نہیں؟ اور ان کی قرآن تلاوت وعبادت نماز وغیرہ کا کچھ حاصل ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ انہیں شوہر کی خوشنودی حاصل کرنی چاہئے یا نہیں؟ میرے والد صاحب کے کوئی اتنے بڑے جرائم نہیں ہیں، زیادتیاں بہر حال انہوں نے کچھ تھوڑی بہت کی ہوں گی؟

الجواب:۔ بعض آدمی ذہنی طور پر معذور ہوتے ہیں ان کے لاشعور (میں کوئی گرہ بیٹھ جاتی ہے۔ باقی تمام امور میں وہ ٹھیک ہوتے ہیں مگر اس خاص الجھن میں وہ معذور ہوتے ہیں آپ کی والدہ کی یہ ہی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی اصلاح تو مشکل ہے آپ ان کے کہنے سے اپنا گھر برباد نہ کریں۔ رہا یہ سوال کہ وہ گناہ گار ہیں کہ نہیں؟ اگر وہ عنداللہ بھی معذور ہوں تو معذور پر مواخذہ نہیں اور اگر معذور نہیں تو گناہ گار ہیں۔

(۴) بیوی کے کہنے پر والدین سے نہ ملنا

سوال:۔ ایک عورت اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ میں تیرے گھر میں رہوں گی تو تیرے والدین سے ملنے نہیں دوں گی۔

الجواب:۔ اپنے والدین سے نہ ملنا اور ان کو چھوڑ دینا معصیت اور گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب حرام اور ناجائز ہے۔ لہذا بیوی کی بات مان کر والدین سے نہ ملنا درست نہیں اور بیوی کی اس بات کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں اور خود وہ عورت بھی شوہر کو والدین سے ملنے سے روکنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی۔

www.ahlehaq.org

(۵) پردہ کے مخالف والدین کا حکم ماننا

سوال:۔ میرے والدین پردہ کرنے کے خلاف ہیں، میں کیا کروں؟

الجواب:۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بے پردگی کے خلاف ہیں آپ کے والدین کا اللہ اور رسول ﷺ سے مقابلہ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ اس مقابلہ میں اللہ اور رسول ﷺ کا ساتھ دیں۔ والدین اگر اللہ ورسول ﷺ کی مخالفت کر کے جہنم میں جانا چاہتے ہیں تو آپ ان کے ساتھ نہ جائیں۔

(۶) والدین کی خوشی پر بیوی کی حق تلفی ناجائز ہے

سوال:۔ میں آپ سے ایک مسئلہ معلوم کرنا چاہتی ہوں وہ یہ کہ میں اپنے سسرال والوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی بلکہ علیحدہ گھر چاہتی ہوں۔ میں اپنے شوہر سے کئی مرتبہ مطالبہ کر چکی ہوں لیکن ان کے نزدیک میری باتوں کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ میری بے بسی کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے سوچنے سے اور چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا وہی ہوگا جو میرے والدین چاہیں گے۔ تمہیں چھوڑ دوں گا لیکن اپنے والدین کو نہیں چھوڑوں گا۔ بچے بھی تم سے لے لوں گا۔ میرے شوہر اور سسرال والے دیندار، پڑھے لکھے اور باشرع لوگ ہیں اور اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ علیحدہ گھر عورت کا شرعی حق اور اللہ کے نبی ﷺ کی سنت ہے، اس کے باوجود مجھے چھوڑ دینے کی دھمکی دیتے ہیں اور میرے ساتھ سخت رویہ رکھتے ہیں، شوہر معمولی باتوں پر میری بے عزتی کرتے

ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے شوہر کم از کم میرا **چولہا** ہی علیحدہ کردیں اور رہنے کے لئے اسی گھر میں مناسب جگہ دے دیں تاکہ میں آزادی کے ساتھ اٹھ بیٹھ سکوں اور مرضی کے مطابق کام انجام دوں کیونکہ جوان دیوروں کی موجودگی میں مجھے بعض اوقات بالکل تنہا رہنا پڑتا ہے۔ بچے بھی اسکول چلے جاتے ہیں۔ میں خود بھی بالکل ابھی جوان ہوں اور دیوروں کے ساتھ اس طرح بالکل تنہا رہنا مجھے بہت برا لگتا ہے۔ شوہر بھی اس چیز کو برا سمجھتے ہیں لیکن سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی بالکل خاموش ہیں۔ دیندار شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح کا رویہ شرعاً درست ہے؟ کیونکہ میرے شوہر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ علیحدہ گھر بیوی کا جائز اور شرعی حق ہے تو جانتے بوجھتے بیوی کو اس کے شرعی حق سے محروم رکھنے والے دیندار شوہر کے لئے شرعی احکامات کیا ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسے شوہروں کے لئے کوئی سزا نہیں ہے؟ بیوی کی مرضی کے خلاف زبردستی اسے اپنے والدین کے ساتھ رکھنا کیا شرعاً جائز ہے؟ والدین کی خوشی کی خاطر بیوی کو دکھ دینا کیا جائز ہے؟

الجواب:۔ میں اخبار میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ بیوی کو علیحدہ جگہ میں رکھنا (خواہ اسی مکان کا ایک حصہ ہو جس میں اس کے سوا کسی دوسرے کا عمل دخل نہ ہو) شوہر کے ذمہ شرعاً واجب ہے بیوی اگر اپنی خوشی سے شوہر کے والدین کے ساتھ رہنا چاہے اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھے تو ٹھیک ہے لیکن اگر وہ علیحدہ رہائش کی خواہشمند ہو تو اسے والدین کے ساتھ رہنے پر مجبور نہ کیا جائے بلکہ اس کی اس جائز خواہش کا جو اس کا شرعی حق ہے احترام کیا جائے خاص طور سے جو صورت حال آپ نے لکھی ہے کہ جوان دیوروں کا ساتھ ہے ان کے ساتھ تنہائی شرعاً واخلاقاً کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ والدین کے خوشی کے لئے بیوی کی حق تلفی کرنا جائز نہیں قیامت کے دن آدمی سے اس کے ذمے کے حقوق کا مطالبہ ہوگا اور جس نے ذرا بھی کسی پر زیادتی کی ہوگی یا حق تلفی کی ہوگی مظلوم کو اس سے بدلہ دلایا جائے گا بہت سے وہ لوگ جو اپنے کو یہاں حق پر سمجھتے ہیں وہاں جاکر ان پر کھلے گا کہ وہ حق پر نہیں تھے اپنی خواہش اور چاہت پر چلنا دینداری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا دینداری ہے۔

www.ahlehaq.org

رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے تعلقات

(۷) کیا بدکردار عورتوں کے پاؤں تلے بھی جنت ہوتی ہے

سوال:۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے لیکن جو بدکردار قسم کی عورتیں اپنے معصوم بچوں کو چھوڑ کر گھروں سے فرار ہوتی ہیں ان کے بارے میں خدا اور رسول ﷺ کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا ایسی عورتوں کے بارے میں بھی یہ تصور ممکن ہے کہ ان کے قدموں کے نیچے بھی جنت ہے؟

الجواب:۔ ایسی عورتیں تو انسان کہلانے کی بھی مستحق نہیں ہیں ماں کا تقدس ان کو کب نصیب ہوسکتا ہے؟ اور جو خود دوزخ کا ایندھن ہوں ان کے قدموں تلے جنت کہاں ہوگی؟ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو چاہئے کہ اپنی ماں کو ایذا نہ دے اور اس کی بے ادبی نہ کرے۔

(۸) پھوپھی اور بہن کا حق دیگر رشتہ داروں سے زیادہ کیوں ہے؟

سوال:۔ حقوق العباد کے تحت ہر شخص کے مال و دولت پر اس کے عزیزوں، رشتہ داروں، غریبوں، ناداروں، مسافروں کے کچھ حقوق ہیں۔ لیکن کیا رشتہ داروں میں کسی رشتہ دار کے (ماں باپ کے علاوہ) کوئی خاص حقوق ہیں۔ ہمارے گھر میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ بہن اور پھوپھی کے کچھ زیادہ ہی حقوق ہیں؟

الجواب:۔ بہن اور پھوپھی کا حق اس لئے زیادہ سمجھا جاتا ہے کہ باپ کی جائیداد میں سے ان کو حق نہیں دیا جاتا بلکہ بھائی غصب کر جاتے ہیں، ورنہ ان کو ان کا پورا حصہ دینے کے بعد ان کا ترجیحی حق باقی نہیں رہتا۔

(۹) بغیر حلالہ کے مطلقہ عورت کو پھر سے اپنے گھر رکھنے والے سے تعلقات رکھنا

سوال:۔ ہمارے گاؤں میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق، دس طلاق، سو طلاق کے الفاظ سے طلاق دی۔ تمام علماء و مفتیان کرام نے فتوے دیئے کہ بغیر حلالہ نکاح ثانی جائز نہیں۔

www.ahlehaq.org

کچھ عرصہ گذرنے کے بعد لڑکی اور لڑکا ایک پیر صاحب کے پاس گئے، شاید وہاں جا کر بیان بدل دیا، طلاق کے الفاظ بدل دیئے۔ پیر صاحب نے نکاح ثانی کرنے کا فتویٰ دیا۔ یعنی طلاق بائن کہا تو انہوں نے نکاح کر لیا اس پر ہم لوگوں نے لڑکی والوں اور لڑکے والوں سے بائیکاٹ کر دیا اور ان کی شادی غمی میں شرکت چھوڑ دی لیکن دیگر گاؤں والے کہتے ہیں کہ انہوں نے پیر صاحب کے فتوے پر عمل کیا اس لئے وہ جاتے ہیں۔

الجواب:۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ طلاق مغلظہ تھی جس کے بعد بغیر شرعی حلالہ کے نکاح جائز نہیں۔ پیر صاحب کے سامنے اگر غلط صورت پیش کر کے فتویٰ لیا گیا تو پیر صاحب تو گناہ گار نہیں، مگر فتویٰ غلط ہے اور اس سے حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی بلکہ یہ جوڑا دوہرا مجرم ہے۔ ان سے قطع تعلق شرعاً صحیح ہے اور جو لوگ اس جرم میں شریک ہیں وہ سب گناہ گار ہیں سب کا یہی حکم ہے۔

مرد اور عورت سے متعلق مسائل

(۱۰) عورت کے اخراجات کی ذمہ داری مرد پر ہے

سوال:۔ کیا اسلام عورتوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ دفتروں میں مردوں کے دوش بدوش کام کریں؟ حالانکہ اسلام کہتا ہے کہ ان کا اصل گھر اور کام گھر میں ہے جہاں ان کو رہ کر ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں آخر یہ بات کہاں تک درست ہے؟

الجواب:۔ کما کر کھلانے کی ذمہ داری اسلام نے مرد پر ڈالی ہے عورتیں اس بوجھ کو اٹھا کر اپنے لئے خود ہی مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ اسلام میں کمائی کے لئے بے پردہ ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

(۱۱) مرد اور عورت کی حیثیت میں فرق

سوال:۔ کیا اللہ تعالیٰ نے عورت کو مرد کے غم کم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسے مرد حضرات کا دعویٰ ہے کہ عورت کی کوئی حیثیت نہیں، اسے اللہ تعالیٰ نے مرد کے لئے پیدا کیا ہے؟

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی بقاء کے لئے انسانی جوڑا بنایا ہے اور دونوں کے

www.ahlehaq.org

دل میں ایک دوسرے کا انس ڈالا ہے اور دونوں کو ایک دوسرے کا محتاج بنایا ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے بہترین مونس وغم خوار بھی ہیں، رفیق وہم سفر بھی ہیں، یار و مددگار بھی ہیں۔ عورت مظہر جمال ہے اور مرد مظہر جلال اور جمال وجلال کا یہ آمیزہ کائنات کی بہار ہے دنیا میں مسرتوں کے پھول بھی کھلاتا ہے ایک دوسرے کے دکھ درد بھی بٹاتا ہے اور دونوں کو آخرت کی تیاری میں مدد بھی دیتا ہے۔ فطرت نے ایک کے نقص کو دوسرے کے ذریعے پورا کیا ہے ایک کو دوسرے کا معاون بنایا ہے عورت کے بغیر مرد کی ذات کی تکمیل نہیں ہوتی اور مرد کے بغیر عورت کا حسن زندگی بھر نہیں نکھرتا۔ اس لئے یک طرفہ طور پر یہ کہنا کہ عورت کو صرف مرد کے لئے پیدا کیا ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہیں بالکل غلط ہے ہاں یہ کہنا صحیح ہے کہ دونوں کو ایک دوسرے کا غم خوار مددگار بنایا ہے۔

(۱۲) مرد کا اچھی عورت منتخب کرنا

سوال:۔ میں نے اکثر جگہ پڑھا ہے کہ مرد اچھی عورت کی طلب کرتے ہیں اور نیک بیوی چاہتے ہیں اکثر اپنی پسند کی شادی بھی کرتے ہیں کیونکہ وہ مرد ہیں۔ کیا یہ ٹھیک کرتے ہیں؟

الجواب:۔ نیک اور اچھے جوڑے کی خواہش دونوں کو ہے اور پسند کی شادی بھی دونوں کرتے ہیں۔ میں تو اس کا قائل ہوں کہ اپنے بزرگوں کی پسند کی شادی کی جائے۔

(۱۳) عورت کا والدین کے ذریعے شادی کرنا بہتر ہے

سوال:۔ کیا عورت اپنے لئے اچھے نیک شوہر کی خواہش نہ کرے؟ عورت کسی ایسے شخص کو پسند کرتی ہے اور اس سے عزت سے شادی کرنے کی خواہش رکھتی ہیں تو اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ کیونکہ ہمارے معاشرے میں ایسی حرکت عورت کو زیب نہیں دیتی جبکہ مرد اپنی خواہش پوری کرسکتا ہے۔

الجواب:۔ اوپر لکھ چکا ہوں، اکثر لڑکیاں کسی شخص کو پسند کرنے میں دھوکا کھالیتی ہیں اپنے خاندان اور کنبہ سے پہلے کٹ جاتی ہیں ان کی محبت کا ملمع چند دنوں میں اتر جاتا ہے پھر وہ نہ گھر کی

رہتی ہیں نہ گھاٹ کی۔ اس لئے میں تمام بچیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ شادی دستور کے مطابق اپنے والدین کے ذریعے کیا کریں۔

(۱۴) نبی کریم ﷺ کو نکاح کا پیغام حضرت خدیجہؓ کی طرف سے آیا تھا

سوال:۔ میں نے اکثر جگہ کتابوں میں پڑھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے نکاح کی خواہش کی تھی جو کہ حضورر اکرم ﷺ نے قبول کر لی تھی؟

الجواب:۔ صحیح ہے۔

(۱۵) موجودہ دور کی عورت کسی کو نکاح کا پیغام کیسے دے؟

سوال:۔ اگر آج ایک نیک مومن عورت کسی نیک شخص سے شادی کی خواہش کرے تو اس میں کوئی برائی تو نہیں ہے جبکہ عورت اپنی خواہش بیان نہ کر سکتی ہو تو کیا کرے۔ کیونکہ اگر بیان کرتی ہیں تو والدین کی بھائیوں کی عزت کا مسئلہ بن جاتا ہے اگر والدین کی بات مانے تو اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرنا ہوگا؟

الجواب:۔ اس کی صورت یہ ہے کہ خود یا اپنی سہیلیوں کے ذریعے اپنی والدہ تک اپنی خواہش پہنچا دے اور یہ بھی کہہ دے کہ میں کسی بے دین سے شادی کرنے کے بجائے شادی نہ کرنے کو ترجیح دوں گی اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتی رہے۔

(۱۶) پسند کی شادی پر مردوں کے طعنے

سوال:۔ اگر عورت اپنی خواہش سے شادی کر بھی لے تو یہ مرد حضرات طعنہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں، جبکہ عورت کم ہی ایسا کرتی ہوگی۔ ایسے حضرات کے بارے میں آپ کیا جواب دیں گے؟

الجواب:۔ جی نہیں۔ شریف مرد کبھی اپنی بیوی کو طعنہ نہیں دے گا اسی لئے تو میں نے اوپر عرض کیا کہ آج کل کچی عمر اور کچی عقل کی لڑکیاں محبت کے جال میں پھنس کر اپنی زندگی برباد کر لیتی ہیں۔ نہ کسی کا حسب و نسب دیکھتی ہیں نہ اخلاق و شرافت کا امتحان کرتی ہیں جبکہ لڑکی کے

www.ahlehaq.org

والدین زندگی کے نشیب و فراز سے بھی واقف ہوتے ہیں اور یہ بھی اکثر جانتے ہیں کہ لڑکی ایسے شخص کے ساتھ نبھا کر سکتی ہے یا نہیں۔ اس لئے لڑکی کو چاہئے کہ والدین کی تجویز پر اعتماد کرے اپنی ناتجربہ کاری کے ہاتھوں دھوکا نہ کھائے۔

(۱۷) شوہر کی تسخیر کے لئے ایک عجیب عمل:

سوال:۔ میری شادی کو دو سال ہوئے ہیں۔ مجھے شادی سے پہلے کچھ سورتیں، کچھ دعائیں اور آیات وغیرہ پڑھنے کی عادت تھی۔ اب وہ ایسی عادت ہوگئی ہے کہ پاکی، ناپاکی کا کچھ خیال نہیں رہتا اور وہ زبان پر ہوتی ہیں، خیال آنے پر رک جاتی ہوں مگر پھر وہی۔ اس لئے آپ سے یہ بات پوچھ رہی ہوں کہ اگر کسی گناہ کی مرتکب ہو رہی ہوں تو آگاہی ہو جائے اس کے علاوہ میں اپنے شوہر کی طرف سے بہت پریشان ہوں۔ مجھے بہت پریشان کرتے ہیں کوئی توجہ نہیں دیتے ہم دونوں میں آپس میں ذہنی ہم آہنگی کسی طور نہیں ہے۔ بہت کوشش کرتی ہوں لیکن بے انتہا شکی ہیں۔

الجواب:۔ ناپاکی کی حالت میں قرآنی دعائیں تو یاد ہیں مگر تلاوت جائز نہیں، اگر بھول کر پڑھ لیں تو کوئی گناہ نہیں، یاد آنے پر فوراً بند کر دیں۔ شوہر کے ساتھ ناموافقت بڑا عذاب ہے لیکن یہ عذاب آدمی خود اپنے اوپر مسلط کر لیتا ہے۔ خلاف طبع چیزیں تو پیش آتی ہی رہتی ہیں لیکن آدمی کو چاہئے کہ صبر و تحمل کے ساتھ خلاف طبع باتوں کو برداشت کرے۔ سب سے اچھا وظیفہ یہ ہے کہ خدمت کو اپنا نصب العین بنایا جائے شوہر کی بات کا لوٹ کر جواب نہ دیا جائے نہ کوئی چبھتی ہوئی بات کی جائے۔ اگر اپنی غلطی ہو تو اس کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی جائے۔ الغرض خدمت، اطاعت، صبر و تحمل اور خوش اخلاقی سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں یہی عمل تسخیر ہے جس کے ذریعے شوہر کو رام کیا جا سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی عمل تسخیر مجھے معلوم نہیں اگر بالفرض شوہر ساری عمر بھی سیدھا ہو کر نہ چلے تو بھی عورت کو دنیا و آخرت میں اپنی نیکی کا بدلہ دیر سویر ضرور ملے گا اور اس کے واقعات میرے سامنے ہیں اور جو عورتیں شوہر کے سامنے تڑتڑ بولتی ہیں ان کی زندگی دنیا میں بھی جہنم ہے آخرت کا عذاب تو ابھی آنے والا ہے۔ بہن بھائیوں کے لئے روزانہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر دعا کیا کیجئے۔

www.ahlehaq.org

(۱۸) خواتین کا گھر سے باہر نکلنا

سوال:۔ عورتوں کے گھر سے نکلنے یا نہ نکلنے پر شریعت اسلامیہ میں کس حد تک پابندی ہے؟

الجواب:۔ عورتوں کے لئے اصل کام تو یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے گھر سے باہر قدم نہ رکھیں۔ چنانچہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ میں ازواج مطہرات (رضی اللہ عنھن) کو حکم ہے:

''تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔''

مراد اس سے یہ کہ محض کپڑا اوڑھ کر پردہ کر لینے پر کفایت مت کرو بلکہ پردہ اس طریقے سے کرو کہ بدن مع لباس نظر نہ آئے جیسا آج کل شرفاء میں پردہ کا طریقہ متعارف ہے کہ عورتیں گھروں سے ہی نہیں نکلتیں البتہ مواقع ضرورت دوسری دلیل سے مستثنیٰ ہیں (اور اسی حکم کی تاکید کے لئے ارشاد ہے کہ) قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو (جن میں بے پردگی رائج تھی گو بلا فحش ہی کیوں نہ ہو) اور قدیم جاہلیت سے مراد وہ جاہلیت ہے کہ بعد تعلیم و تبلیغ احکام اسلام کے ان پر عمل نہ کیا جائے پس جو تبرج بعد اسلام ہوگا وہ جاہلیت آخری ہے۔ (تفسیر بیان القرآن از حکیم الامت)

اس پر شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ یہ حکم تو صرف ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن کے ساتھ خاص ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب احکام القرآن میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں پانچ حکم دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اجنبی لوگوں کے ساتھ نزاکت سے بات کرنا۔

۲۔ گھروں میں جم کر بیٹھنا۔

(۳) نماز کی پابندی کرنا۔

(۴) زکوٰۃ ادا کرنا۔

(۵) اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنا۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام احکام عام ہیں۔ صرف ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کے ساتھ مخصوص نہیں۔ چنانچہ تمام ائمہ مفسرین اس پر متفق ہیں کہ یہ احکام سب مسلمان خواتین کے لئے ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ یہ چند آداب ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی ازواج

www.ahlehaq.org

مطہرات کو حکم فرمایا ہے اور اہل ایمان عورتیں ان احکام میں ازواج مطہرات کے تابع ہیں۔
(احکام القرآن حزب خامس، صفحہ نمبر ۵۵)

البتہ ضرورت کے موقعوں پر عورتوں کو چند شرائط کی پابندی کے ساتھ گھر سے نکلنے کی اجازت ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے ''احکام القرآن'' میں اس سلسلہ کی آیات واحادیث کو تفصیل سے لکھنے کے دوران شرائط کا خلاصہ حسب ذیل نقل کیا ہے۔

۱۔ نکلتے وقت خوشبو نہ لگائیں اور زینت کا لباس نہ پہنیں بلکہ میلے کچیلے کپڑوں میں نکلیں۔
۲۔ ایسا زیور پہن کر نہ نکلیں جس میں آواز ہو۔
۳۔ زمین پر اس طرح پاؤں نہ ماریں کہ ان کے خفیہ زیورات کی آواز کسی کے کان میں پڑے۔
۴۔ اپنی چال میں اترانے اور مٹکنے کا انداز اختیار نہ کریں جو کسی کے لئے کشش کا باعث ہو۔
۵۔ راستے کے درمیان میں نہ چلیں بلکہ کناروں پر چلیں۔
۶۔ نکلتے وقت بڑی چادر (جلباب) اوڑھ لیں جس سے سر سے پاؤں تک پورا بدن ڈھک جائے صرف ایک آنکھ کھلی رہے۔
۷۔ اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں۔
۸۔ اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر کسی سے بات نہ کریں۔
۹۔ کسی اجنبی سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ان کے لب ولہجہ میں نرمی اور نزاکت نہیں ہونے چاہئے جس سے ایسے شخص کو طمع ہو، جس کے دل میں شہوت کا مرض ہے۔
۱۰۔ اپنی نظریں پست رکھیں حتیٰ الوسع نامحرم پر ان کی نظر نہیں پڑنی چاہئے۔
۱۱۔ مردوں کے مجمع میں نہ گھسیں۔

اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ پارلیمنٹ وغیرہ کی رکنیت قبول کرنا اور مردانہ مجمعوں میں تقریر کرنا عورتوں کی نسوانیت کے خلاف ہے کیونکہ ان صورتوں میں اسلامی ستر وحجاب کا ملحوظ رکھنا ممکن نہیں۔

www.ahlehaq.org

(۱۹) عورتوں کا تنہا سفر کرنا

سوال:۔ عورت کے تنہا سفر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ عورت کے بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں۔ حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ صحاح ستہ، موطا امام مالک، مسند احمد اور حدیث کے تمام متداول مجموعوں میں متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایت سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ ''کسی عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ بغیر محرم کے تین دن کا سفر کرے۔'' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر محرم کے سفر نہ کرنا عورت کی نسوانیت کا ایمانی تقاضا ہے۔ جو عورت اس تقاضائے ایمانی کی خلاف ورزی کرتی ہے وہ فعل حرام کی مرتکب ہے۔ کیونکہ اس فعل کو آنحضرت ﷺ ''لا تحل'' فرما رہے ہیں۔ (یعنی حلال نہیں)

(۲۰) عورتوں کا جج بننا

سوال:۔ اسلامی شریعت میں عورت کا جج بننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ایسے تمام مناصب جن میں ہر کس و ناکس کے ساتھ اختلاط اور (میل جول کی ضرورت پیش آتی ہے شریعت اسلامی نے ان کی ذمہ داری مردوں پر عائد کی ہے اور عورتوں کو اس سے سبکدوش رکھا ہے۔ (ان کی تفصیل اوپر شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانی نور اللہ مرقدہ کی عبارت میں آچکی ہے) انہی ذمہ داریوں میں سے ایک جج اور قاضی بننے کی ذمہ داری ہے۔ آنحضرت ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم کے زمانے میں بڑی فاضل خواتین موجود تھیں مگر کبھی کسی خاتون کو جج اور قاضی بننے کی زحمت نہیں دی گئی۔ چنانچہ اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ عورت کو قاضی اور جج بنانا جائز نہیں۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو کسی معاملہ میں اس کا فیصلہ نافذ ہی نہیں ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حدود و قصاص کے ماسوا میں اس کا فیصلہ نافذ ہو جائے گا۔ اس کو قاضی بنانا گناہ ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب درمختار میں ہے:

• (ترجمہ) اور عورت حد و قصاص کے ماسوا میں فیصلہ کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کو فیصلہ کے لئے مقرر کرنے والا گناہ گار ہوگا کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی

جس نے اپنا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا۔ (شامی طبع جدید صفحہ نمبر ۴۴۰ جلد نمبر ۵)

(۲۱) عورت کو سربراہ مملکت بنانا

سوال: ۔ کیا عورت سربراہ مملکت یا انتظامی سربراہ بن سکتی ہے؟

الجواب: ۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کو سربراہ مملکت بنانے کا کوئی تصور نہیں۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اطلاع ملی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ قوم کبھی فلاح یاب نہیں ہوگی جس نے اپنا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا۔'' (صحیح بخاری جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۴۳۔ ۱۰۲۵۔ نسائی، ج ۲، صفحہ نمبر ۳۰۴۔ ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۳۳)

ایک اور حدیث میں ہے:

جب تمہارے حکام تم میں سب سے اچھے لوگ ہوں، تمہارے مالدار سب سے سخی اور کشادہ دست ہوں اور تمہارے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لئے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام برے لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے۔ (یعنی ایسی صورت میں جینے سے مرنا اچھا ہے۔) چنانچہ امت کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ عورت کو سربراہ مملکت بنانا جائز نہیں۔ (بدایۃ المجتھد، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۴۹)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ازالۃ الخفا میں شرائط خلافت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(ترجمہ) اور ایک شرط یہ ہے کہ سربراہ مملکت مرد ہو، عورت نہ ہو کیونکہ صحیح بخاری میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: **ماافلح قوم ولوا امرھم امرأۃ** جب آنحضرت ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو بادشاہ بنالیا ہے تو فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنی بادشاہی کا معاملہ عورت کے سپرد کر دیا نیز اس لئے کہ عورت فطرۃً ناقص العقل والدین ہے جنگ و پیکار میں بیکار ہے اور محفلوں اور مجلسوں میں حاضر ہونے کے قابل نہیں ہیں اس سے مقاصد مطلوبہ پورے نہیں ہو سکتے ہیں۔

www.ahlehaq.org

(۲۲) سلام کا طریقہ اور اس کے متعلق مسائل

سوال:۔ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے یا غیر مسلم سے ملے تو سلام کا کیا طریقہ ہے جو طریقہ مسنون و مستحب ہو، نیز سلام کے آداب و مسائل بیان فرمائیں، ہماری رہنمائی فرمائیں۔

الجواب:۔ آپ کے سوال کے متعلق میں کچھ عرض کروں اس سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلاصۃ التفاسیر میں سلام کے متعلق ایک جامع اور تفصیلی مضمون ہے اسے نقل کروں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ خلاصۃ التفاسیر میں ہے اور جب دعا دیئے جاؤ تم کسی دعا سے، پس دعا دو اچھی اس سے یا پھیر دو اسی کو بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر حساب کرنے والا ہے۔ یعنی جب تم کو کوئی سلام کرے تو خواہ اسی قدر جواب دو اور بہتر یہ ہے کہ اس سے بہتر جواب دو۔ یعنی لفظ رحمۃ اللہ و برکاتہ کا زائد کرو۔ اللہ ہر شے کا حساب کرے گا۔ واضح رہے کہ سلام کا ذکر قرآن میں کئی جگہ ہے اور یہاں صرف مسئلہ جواب سلام مذکور ہو، مگر ہم یہیں پوری تفصیل کئے دیتے ہیں کہ احکام دوسری جگہ سے جمع کرنا نہ پڑیں۔

اول تحیہ (یعنی دعا) یہ لفظ مجمل ہے، تفصیل اس کی آیات و احادیث میں موجود ہے۔ آپس میں سلام کرو یہ دعا اللہ کی مقرر کی ہوئی ہے۔ **تحیتهم یلقونه سلام** دعا ان کی جس دن میں سلام ہے۔ (بخاری) جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو بنایا، فرمایا فرشتوں پر سلام کرو، جو جواب دیں وہ تمہارے اور تمہارے اولاد کی تحیۃ یعنی ''جوابِ سلام'' ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا السلام علیکم، فرشتے بولے ''السلام علیکم'' معلوم ہو گیا کہ تحیہ سے مراد سلام ہے دوسری دعا نہیں۔

دوم الفاظ (سلام مسنون) سلام یا السلام کا لفظ علیک یا علیکم کے ساتھ کہے۔

سوم (جائز) صرف سلام یا تسلیم اس لئے کہ یہ لفظ قرآن میں مذکور ہے مگر آنحضرت ﷺ سے ماثور نہیں پس صرف سلام یا تسلیم پر اکتفا کرنے والا ثواب سنت سے محروم رہے گا۔

چہارم (حرام) وہ لفظ جس میں تعظیم ممنوعہ نکلے، جیسے بندگی۔

پنجم (بدعت) کفار سے مشابہت۔

پس جو لفظ بنفسہ گناہ کے معنوں پر شامل نہیں، بدعت ضالہ ہیں۔ جیسے کورنش، مجرا، آداب جیسا کہ ابوداؤد نے عمران بن حصین سے روایت کی اور جو لفظ کفار کی پیروی سے اختیار کئے جائیں

تو یہ گناہ بالائے گناہ ہے۔ بدعت سیئہ ومشابہت وغیرہ ہے۔ ترمذی میں فرمایا۔ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے غیر کی مشابہت اختیار کرے۔ یہود کی مشابہت نہ کرو، بے شک یہود کا سلام ہاتھ کے اشارہ سے ہے۔ (ترمذی، صفحہ ۹۲ ج ۲)

(مسئلہ) صرف ہاتھ کے اشارے پر کفایت کرنا اسے جز سلام یا موجب ثواب سمجھنا مشابہت کفار اور بدعت ضالہ ہے۔

(مسئلہ) لفظ اور اشارے کا جمع کر لینا جیسا کہ ہمارے علاقوں میں معمول ہے، اگر چہ اولیٰ نہ ہو مگر جائز ہے خصوصاً جب کہ یہ اشارہ علامت تعظیم وتو قیر عرفاً قرار پا چکا ہے۔

(مسئلہ) کہ جب بُعد یا کسی اور وجہ سے آواز سلام سمجھ میں نہ آسکے تو ہاتھ سے اعلام و اعلان مباح ہے۔ ترمذی میں ہے آپ ﷺ مسجد گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے عورتیں تھیں تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

(مسئلہ) اس قدر جھکنا کہ قریب بہ رکوع ہو جائز نہیں۔

(مسئلہ) بعض جہاں سلام چھوڑ کر اللہ اللہ یا واللہ کہتے ہیں تو فی نفسہ یہ الفاظ محبوب ومحمود ہیں، لیکن ترک سنت سے عاصی[1] واختراع جدید[2] سے بدعتی اور استعمال بے محل سے بے ادب ہوگا۔ دیکھو کافر صرف "اللہ" کہنے سے مومن اور محمد رسول اللہ کہنے سے جانور "حلال" نہیں ہوتا۔ افضل "السلام علیکم" کے ساتھ ورحمتہ اللہ کا لفظ بڑھانا جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرنا، جیسا کہ حدیث میں آیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا السلام علیکم پر دس اور ورحمتہ اللہ پر بیس اور وبرکاتہ پر تیس نیکیاں ہوتی ہیں۔

سوم وقت سلام، جب ملاقات ہو۔ جب جانے لگے۔ ایسا ہی حدیث میں ہے۔

چہارم، کون سلام پہلے کرے؟ ہر چند سلام میں سبقت کرنا ہر شخص کو اچھا ہے۔ (مشکوٰۃ) فرمایا جو سلام میں پیش دستی کرتا ہے وہ کبر سے پاک ہے اور فرمایا پہلے سلام کرے وہ بہترین آدمیوں میں سے ہے۔ لیکن بخاری میں ہے کہ سوار پیدل کو اور چلنے والا بیٹھے کو اور چھوٹی جماعت بڑی کو سلام کرے۔

(مسئلہ) اگر چھوٹا پیدل ہو اور بڑا سوار تو دونوں مختار ہیں جو چاہے سبقت کرے اور آپ ﷺ سے چھوٹوں پر سلام کرنا اور سبقت (یعنی سلام میں پہل کرنا) ثابت ہے۔ قیاس قلیل اور صغیر کو سبقت کا حکم بوجہ تعظیم ہے۔ پس شاگرد استاد پر اور مرید پیر پر اور بیٹا باپ پر اور ملازم آقا پر پہلے سلام کرے۔

---

[1] گنہگار [2] نئی چیز ایجاد کرنا۔

www.ahlehaq.org

(مسئلہ) جن پر پہلے سلام کرنا ہے اگر وہ سہواً یا عمداً پیش دستی (پہل) نہ کریں تو دوسرے کو ترک جائز نہ ہوگا۔

پنجم، کسے سلام کرے؟ ہر مومن پر سلام کرنا چاہئے۔ (مسلم) سلام کہو پہچانے اور نہ پہچانے کو۔ (مالک) یہ حکم عورتوں کیلئے نہیں، عورتیں صرف محرم کو سلام کریں گی۔

طفیل کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کو بازار جایا کرتے تھے تو آپ ہر شخص کو سلام کرتے، مسکین ہو یا تاجر، اجنبی ہو یا آشنا، ایک دن میں آپ کے ساتھ تھا میں نے کہا آپ بازار میں کیا کرتے ہیں، نہ کچھ خرید و فروخت ہے نہ کہیں بیٹھتے ہیں۔ آیئے یہیں بیٹھ کر باتیں کریں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں سلام کرنے کے لئے آیا کرتا ہوں۔ مگر کفار اس عموم سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ یہود و نصاریٰ سے سلام میں پہل نہ کرو اور جب ان میں سے کسی کو راہ میں پاؤ تو کنارے کی طرف مجبور کرو اور آپ نے کفار کے خطوط میں لکھا السلام علی من اتبع الہدیٰ اس مسئلہ میں تو بہت اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا لفظ علیک کہے اور محمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آثار میں نقل کیا کہ ذمی کو جواب سلام دیا جائے مگر احکام مجبوری سے بدل جایا کرتے ہیں۔ مغلوبی اور حاجت اور مجبوری کے زمانہ میں اس کا ترک ابتداء یا جواباً موجب فتنہ ہے۔ پس مستحسن یہ ہوگا کہ ان کے سلام کے لئے اور (کوئی) لفظ آداب وغیرہ اختیار کرے۔

ششم (حکم سلام) فقہاء فرماتے ہیں کہ ابتداً سلام کرنا سنت مؤکدہ ہے اور جواب دینا واجب۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ میں گئے تھے تو پہلا حکم افشاء سلام کا دیا مگر یہ وجوب و سنت کفایہ ہے یعنی ایک نے بھی سلام کر لیا یا جواب دے لیا سب بری الذمہ ہوئے ورنہ ذمہ دار ہیں۔

(مسئلہ) جو لفظ سلام کرنے والا کہے وہی جواب میں کہنا جائز ہے۔ جیسا کہ فرمایا اور اس پر زیادتی کرنا افضل ہے۔

(مسئلہ) سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور جواب دینے والا وبرکاتہ زیادہ کرے اور اس کے سوا دوسرے لفظ احادیث سے ثابت نہیں۔ مگر ابو داؤد میں ومغفرتہ کا لفظ آیا ہے۔

لطیفہ:۔ رحمۃ اللہ وبرکاتہ کا لفظ قریب قریب اسی مقام کے قرآن مجید میں بھی مذکور ہے۔ (سورہ ہود، رکوع ۷)

لطیفہ:۔ اشارۃً آیت سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی ہم کو دعا دے تو ہم بھی اسے وہی دعا دیں یا اس سے اچھی بات کہیں اور اگر ہمارے حق میں کوئی کلمۃ الخیر کہے تو ہم بھی اس کا معاوضہ دیں۔

ہفتم، فضائل سلام مسلم:۔ جنت میں نہ جا سکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہ ہو گے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ کیا تم کو ایسی شے بتا دوں کہ جب اسے کرو آپس میں محبت ہو جائے، آپس میں سلام کا طریقہ شائع کرو اور آنحضرت ﷺ کا دوام اعلیٰ درجہ کی فضیلت ہے۔

(مسئلہ) سلام میں تمسخر کرنا یا لفظ کو دل لگی یا دشمنی سے بدلنا بہت بڑا گناہ ہے اور طریقۂ کفار و یہود ہے۔ (خلاصۃ التفاسیر، صفحہ ۴۲۳۔۴۲۴۔۴۲۵، ج ۱، پارہ ۵۔ سورہ نساء)

فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲۳) بڑوں کا ازراہ شفقت اپنے چھوٹوں کے سر پر ہاتھ رکھنا یا بوقت لقاء (ملاقات) یا دعا بزرگوں کا ہاتھ اپنے سر پر رکھوانا کیسا ہے

سوال:۔ کوئی بزرگ اپنے چھوٹوں کے سر پر ازراہ شفقت ہاتھ رکھیں یا ان کے خادم یا عوام اپنے بزرگوں سے اپنے سر پر برکت کی نیت سے ان کا ہاتھ رکھوا کر دعا کروائیں تو شرعاً کیا حکم ہے؟ اسی طرح ملاقات کے وقت اگر سر پر ہاتھ رکھیں یا چھوٹے رکھوائیں تو کیسا ہے؟

الجواب:۔ ملاقات کے وقت سلام کرنا اور معانقہ کرنا تو سنت ہے اس موقعہ پر سر پر ہاتھ رکھنے یا رکھوانے کا التزام شے زائد ہے۔ یہ ملاقات کی سنت نہیں ہے اگر اس کا التزام ہو تو اسے بدعت بھی کہا جا سکتا ہے البتہ گاہے بگاہے کسی بزرگ کا ازراہ شفقت چھوٹوں کے سر پر ہاتھ رکھنا یا کسی شخص کا اپنے کسی بزرگ کا ہاتھ ازراہ عقیدت حصول برکت کے خیال سے اپنے سر پر رکھوا کر دعا کروانا، اس کی گنجائش ہے۔ مگر اس کا دستور نہ بنایا جائے۔ امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں ایک باب باندھا ہے۔ باب الدعاء للصبیان بالبرکۃ ومسح رؤسھم: یعنی بچوں کے لئے برکت کی دعا کرنا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اس کے تحت حدیث لائے ہیں:

(ترجمہ) سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ کو میری خالہ حضور اقدس ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یہ میرا بھانجا بیمار ہے، حضور اقدس ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور

میرے لئے برکت کی دعا فرمائی پھر حضور اقدس ﷺ نے وضو فرمائی تو میں نے حضور اقدس ﷺ کی وضو کا پانی پیا پھر میں (اتفاقاً یا قصداً) حضور اقدس ﷺ کے پس پشت کھڑا ہوا تو میں نے مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی جو کبوتر کے بیضہ کے برابر بیضوی شکل میں اس پردہ میں لگی ہوئی ہوتی ہے جو مسہری پر لٹکایا جاتا ہے۔ (بخاری شریف، صفحہ ۹۴۰، ج ۲۔ کتاب الدعوات باب الدعاء للصبیان بالبرکتہ ومسح رؤسھم)

یہی حدیث امام ترمذی شمائل ترمذی میں باب ماجاء فی خاتم النبوۃ کے تحت لائے ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ مہاجر مدنی نے فضائل نبوی اردو میں اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

بعض علماء کے نزدیک حضور ﷺ کا (سائب بن یزیدؓ کے) سر پر ہاتھ پھیرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے سر میں کوئی تکلیف تھی لیکن بندہ ضعیف کے نزدیک اچھا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا شفقت کے لئے تھا اس لئے کہ سنہ ۲ ہجری میں ان کی ولادت ہے تو حضور ﷺ کے وصال کے وقت بھی ان کی عمر آٹھ نو سال سے زائد نہیں تھی اس لئے یہ ہاتھ پھیرنا شفقت کا تھا، جیسے کہ بزرگوں کا معمول ہوتا ہے۔

(فضائل نبوی اردو شرح شمائل ترمذی۔ صفحہ ۱۶)

نشر الطیب میں ہے یعنی آپ ﷺ کبھی کسی بچہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو حضور ﷺ کے دست مبارک کی خوشبو کی وجہ سے اس کا سر خوشبودار ہو جاتا اور وہ بچہ اس خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں میں پہچانا جاتا تھا۔ (نشر الطیب۔ صفحہ ۱۳۴، فصل وصل چہارم شیم الحبیب)

جیسا کہ مشکوٰۃ میں (صفحہ ۶۳) پر ہے۔

مظاہر حق میں ہے اور روایت ہے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ سکھاؤ مجھ کو طریقہ اذان کا۔ کہا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلے جانب ان کے سر پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر۔ الخ

(ف) ان کے سر پر یعنی حضرت ﷺ نے ابو محذورہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تاکہ دست مبارک کی برکت اس کے دماغ کو پہنچے اور یاد رکھے دین کی باتیں، چنانچہ ایک نسخہ صحیحہ میں ہے۔ فمسح رأسی پس وہ مؤید[1] ہے اس تقریر کی یا حضرت نے اتفاقاً اپنے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا۔ راوی نے تمام قصہ بیان کرنے میں وہ بھی بیان کر دیا۔ (مظاہر حق قدیم، صفحہ ۲۲۰، ج ۱، باب الاذان،

[1] تائید کرتی ہے۔

فصل نمبر۲)

جیسا کہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں:

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے جس حصہ پر حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا آپ نے برکت کے لئے ان بالوں کی حفاظت فرمائی اور ان بالوں کو حضرت ابومحذورہ نہیں کاٹتے تھے ابوداؤد میں ایک روایت کے آخر میں ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صرف رضاء الٰہی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو ہر ہر بال کے بدلہ جس پر اس کا ہاتھ گذرے گا نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کسی یتیمہ یا یتیم سے حسن سلوک کرے جو اس کی پرورش میں ہے تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور حضور اقدس ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتلایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اسی آخری حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ از راہ شفقت چھوٹوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے بلکہ بعض اوقات باعث ثواب بھی ہے۔

تلاش سے اور بھی واقعات اور دلائل مہیا ہو سکتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

اسلام میں سلام کرنے کی اہمیت

سوال:۔ اسلام میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا اہمیت رکھتا ہے۔ کیا مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کرنی چاہئے؟ صرف مسلمان کے سلام کا جواب دینا چاہئے یا غیر مسلم کو بھی سلام کا جواب دینا چاہئے؟

الجواب:۔ سلام کرنا سنت اور اس کا جواب دینا واجب ہے جو پہلے سلام کرے اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جواب دینے والے کو دس۔ غیر مسلم کو ابتداء میں سلام نہ کیا جائے اور اگر وہ سلام کہے تو جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا جائے۔

مسلم و غیر مسلم مرد و عورت کا باہم مصافحہ کرنا کیسا ہے

سوال: ۔ عورت مسلمان ہو اور مرد غیر مسلم یا مرد مسلمان ہو اور عورت غیر مسلم تو ایسی صورت میں باہم مصافحہ کے لئے اسلام میں کوئی گنجائش ہے؟

الجواب: ۔ نہیں۔ کسی بھی صورت میں جائز نہیں چاہے مرد و عورت دونوں مسلمان ہوں البتہ عورت اپنے ایسے محارم سے جہاں فتنے کا اندیشہ نہ ہو مصافحہ کر سکتی ہے۔

نامحرم کو سلام کرنا

سوال: ۔ کیا نامحرم عورتوں کو سلام کرنا چاہئے یا ان کے سلام کا جواب دینا چاہئے؟ اگر سلام نہیں کرتے تو کہتے ہیں کہ ان کو ان کے ماں باپ نے کچھ سکھایا نہیں ہے اور اگر کوئی سلام کرتا ہے تو اس کا جواب نہیں دیتے تو ان کی دل آزاری ہوتی ہے کیا نامحرم عورتوں کو سلام کرنا یا جواب دینا جائز ہے؟ ذرا تفصیل سے جواب دیں؟

الجواب: ۔ نامحرم جوان عورت کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا خوف فتنہ کی وجہ سے ناجائز ہے۔ البتہ کوئی بڑی بوڑھی ہو تو اس کو سلام کہنا جائز ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو ماں باپ نے کچھ سکھایا ہی نہیں ان سے یہ کہا جائے کہ ماں باپ نے نہیں بلکہ خدا اور رسول ﷺ نے یہ ہی سکھایا ہے کہ فتنے کی جگہ سے بچا جائے اگر اللہ اور رسول ﷺ کے حکم پر عمل کرنے سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہے تو اس کی پروا نہ کی جائے کیونکہ کسی کی دل شکنی سے بچنے کے بجائے اپنی دین شکنی سے بچنا زیادہ اہم ہے۔

صلہ رحمی کی عظمت

(۲۴) قرآن وحدیث کی روشنی میں رشتے داروں سے صلہ رحمی کی برکت وفضیلت اور قطع رحمی کی مذمت اور وعید شدید

سوال: ۔ رشتے داروں اور عزیزوں کے ساتھ تعلقات کیسے رکھنے چاہئیں۔ قرآن وحدیث

میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں، تفصیل سے ان کو تحریر فرمائیں۔ آج کل عموماً رشتے داروں میں تعلقات اچھے نہیں ہیں معمولی معمولی باتوں پر تعلقات توڑ دیئے جاتے ہیں۔ ہفتوں نہیں برسوں تک سلام کلام تک بند رکھتے ہیں کیا شرعاً بات چیت اور سلام کلام بند رکھنا جائز ہے۔ رشتے داروں کی آپس کی نااتفاقی کی وجہ سے آج گھر گھر فتنہ ہے گھروں کا چین وسکون ختم ہوگیا ہے ہر ایک دوسرے کی غلطی نکالتا ہے کوئی چھوٹا بن کر پہل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ (الا ماشاء اللہ) امید ہے کہ آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس اہم مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈال کرامت کی رہنمائی فرمائیں گے۔ اللہ دارین میں آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

الجواب:۔ قرآن وحدیث میں صلہ رحمی یعنی رشتے داروں کی حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ اور حسن سلوک کی از حد تاکید اور اس کے بے حد فضائل اور اس پر بڑے اجر وثواب کا وعدہ کیا گیا ہے اور قطع رحمی یعنی اہل قرابت کے حقوق ادا نہ کرنے اور ان کے ساتھ برا معاملہ اور بدسلوکی کرنے پر بہت سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

رشتے داروں سے صلہ رحمی ایسا مبارک اور مقدس عمل ہے کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ رزق میں وسعت اور فراخی اور عمر میں اضافہ اور برکت عطا فرماتے ہیں جیسا کہ آئندہ حدیث سے معلوم ہوگا۔ انسان کبھی اپنے مال سے اہل قرابت کی مدد کرتا ہے اور کبھی اپنا کچھ وقت ان کے کاموں میں لگاتا ہے تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق اور مال میں وسعت اور عمر میں برکت اور اضافہ بالکل قرین قیاس ہے۔ یہ صلہ رحمی کا دنیوی فائدہ ہے۔ آخرت کا اجر وثواب علیحدہ ہے۔

اس کے برعکس جب کوئی شخص رشتہ داروں سے قطع رحمی کرتا ہے اور ان کے حقوق ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے خاندانی جھگڑے اور الجھنیں کھڑی ہوتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں دلی پریشانی اور اندرونی گھٹن پیدا ہوتی ہے، جس کا اثر کاروبار صحت بلکہ ہر چیز پر پڑتا ہے اور وہ ہر وقت پریشان رہتا ہے زندگی بے لطف ہوجاتی ہے نہ کاروبار میں برکت معلوم ہوتی ہے اور نہ دلی سکون رہتا ہے۔ قطع رحمی کا یہ دنیوی نقصان ہے اور آخرت میں جو عذاب اور سزا ہے وہ الگ ہے اللہ پاک قطع رحمی سے محفوظ رکھے۔ فقط والسلام۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

جن رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنا ہے قرآن وحدیث میں ان کے لئے عموماً دو لفظ

(۱) ذوی الارحام (۲) ذوی القربیٰ استعمال کیے گئے ہیں۔

ذوی الارحام یا ذوی القربیٰ میں وہ تمام رشتے دار داخل ہیں جن سے نسبی رشتہ ہو، چاہئے وہ رشتہ والد کی طرف سے ہو یا والدہ کی طرف سے۔ اور چاہے وہ رشتہ کتنا ہی دور کا ہو۔ والد کی طرف سے رشتہ داری ہو جیسے دادا، دادی پر دادا، پردادی، بھائی، بھتیجے، بھتیجی اور ان دونوں کی اولاد کا سلسلہ، بہن، بھانجا، بھانجی اور ان دونوں کا سلسلہ، اولاد چچا اور ان کی اولاد در اولاد، پھوپھی اور ان کی اولاد آخر تک، والدہ کی طرف سے رشتہ داری ہو جیسے نانا، نانی پرنانا، پرنانی خالہ، ماموں اور ان دونوں کی پوری نسل وغیرہ اسی طرح بیوی کے رشتہ دار جیسے بیوی کے ماں باپ، بھائی، بہن اور ان کی اولاد در اولاد کے ساتھ بھی حسن سلوک اور صلہ رحمی کا معاملہ کرنا چاہئے حسن سلوک کے لئے والدین سب سے مقدم ہیں۔ الحاصل اقارب اجانب کے مقابلہ میں ہے، جن سے کسی طرح کا بھی رشتہ ہو وہ اقارب ہیں ورنہ اجانب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صلہ رحمی کرنے کو بیان فرمایا ہیں چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

(ترجمہ) اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطہ سے سوال کرتے ہو آپس میں اور خبر دار رہو قرابت والوں سے۔ (سورہ نساء، آیت نمبر ۱، پارہ نمبر ۴)

یہ آیت صلہ رحمی کے بارے میں بہت ہی واضح ہے اور بہت بلیغ اور محکم انداز میں صلہ رحمی کا حکم کیا گیا ہے۔ مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فوائد عثمانی میں تحریر فرمایا ہے:

(اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے بعد) تم کو یہ حکم ہے کہ قرابت سے بھی ڈرو، یعنی اہل قرابت کے حقوق ادا کرتے رہو اور قطع رحم اور بدسلوکی سے بچو۔ بنی نوع یعنی تمام افراد انسانی کے ساتھ علی العموم سلوک کرنا تو آیت کے پہلے حصہ میں آچکا تھا اہل قرابت کے ساتھ چونکہ قرب واتحاد مخصوص اور بڑھا ہوا ہے اس لئے ان کی بدسلوکی سے اب خاص طور پر ڈرایا گیا۔ کیونکہ ان کے حقوق دیگر افراد انسانی سے بڑھے ہوئے ہیں چنانچہ حدیث قدسی میں ہے:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور میں نے لفظ رحم کو اپنے نام (رحمٰن) سے مشتق کیا ہے (نکالا ہے)۔ پس جو شخص اس کو ملائے گا (یعنی صلہ رحمی کرے گا) میں اس کو اپنی رحمت سے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا (قطع رحمی کرے گا) میں اس کو اپنی رحمت سے کاٹوں گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

www.ahlehaq.org

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو ان کی پیدائش سے پہلے ہی ان صورتوں کے ساتھ اپنے علم ازلی میں مقدر کردیا جن پر وہ پیدا ہوں گی اور جب ان سے فارغ ہوا تو رحم یعنی رشتہ ناتا کھڑا ہوا اور پروردگار کی کمر تھام لی۔ پروردگار نے فرمایا کہہ کیا چاہتا ہے۔ رحم نے عرض کیا یہ کاٹے جانے کے خوف سے تیری پناہ چاہنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ یعنی میں تیرے روبرو کھڑا ہوں اور تیرے دامن عزت وعظمت کی طرف دست سوال دراز کئے ہوئے ہوں تجھ سے اس امر کی پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص مجھ کو کاٹ دے اور میرے دامن کو جوڑنے کے بجائے اس کو تار تار کردے۔ پروردگار عالم نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ جو شخص رشتہ داروں اور عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک کے ذریعہ تجھ کو قائم و برقرار رکھے اس کو میں بھی اپنے احسان وانعام اور اجر و بخشش کے ذریعہ قائم و برقرار رکھوں اور جو شخص رشتہ داری اور تعلق کے حقوق کی پامالی کے ذریعہ تجھ کو منقطع کردے میں بھی اپنے احسان و انعام کا تعلق اس سے منقطع کرلوں۔ رحم نے عرض کیا پروردگار بے شک میں اس پر راضی ہوں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا اچھا تو یہ وعدہ تیرے لئے ثابت و برقرار ہے ایسا ہی ہوگا۔

(مظاہر حق جدید)

رحم کا لفظ رحمٰن کے لفظ سے نکلا ہے اللہ تعالیٰ نے (رحم سے) فرمایا جو شخص تجھ کو جوڑے گا (تیرے حق ملحوظ رکھے گا) میں بھی اس کو اپنی رحمت کے ساتھ جوڑوں گا اور جو شخص تجھ کو کاٹے گا تیرے حق کا لحاظ نہیں کرے گا میں بھی اس کو اپنی رحمت سے جدا کروں گا اور حدیث میں ہے:

(ترجمہ) رحم یعنی رشتہ ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے اور بطریق دعا یا خبر کے کہتا ہے جو شخص مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ اپنی رحمت سے جوڑیں گے اور جو شخص مجھ کو توڑے گا اللہ اس کو اپنی رحمت سے جدا کردے گا۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲۵) عدل اور احسان کے معنی

سوال:۔ عدل اور احسان کا مطلب کیا ہے؟

الجواب:۔ عدل کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے تمام عقائد، اعمال، اخلاق، معاملات، جذبات، اعتدال و انصاف کے ترازو میں تلے ہوئے ہوں۔ افراط وتفریط سے کوئی پلہ جھکنے یا

اٹھنے نہ پائے۔ سخت سے سخت دشمن کے ساتھ بھی معاملہ کریں تو انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو جو بات اپنے لئے پسند نہ کرتا ہو اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرے۔

احسان کے معنی یہ ہے کہ بذات خود نیکی اور بھلائی کا پیکر بن کر دوسروں کا بھلا چاہے مقام عدل و انصاف سے ذرا اور بلند ہو کر فضل و عفو اور تلطف و ترحم کی حد اختیار کرے۔ فرض ادا کرنے کے بعد تطوع و تبرع کی طرف قدم بڑھائے۔ انصاف کے ساتھ مروت کو جمع کرے اور یقین رکھے کہ جو کچھ بھلائی کرے گا خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ادھر سے بھلائی کا جواب ضرور بھلائی کی صورت میں ملے گا۔ **الاحسان ان تعبداللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک** (صحیح بخاری) **ھل جزاء الاحسان الا الاحسان**۔ (رحمٰن، رکوع ۲) یہ دونوں خصلتیں یعنی عدل و انصاف یا بالفاظ دیگر (انصاف و مروت) تو اپنے نفس اور ہر ایک خویش و بیگانہ اور دوست و دشمن سے متعلق تھیں، لیکن اقارب کا حق اجانب سے کچھ زیادہ ہے جو تعلقات قرابت قدرت نے باہم دکھ دیئے ہیں انہیں نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ اقارب کی ہمدردی اور ان کے ساتھ مروت واحسان اجانب سے کچھ بڑھ کر ہونا چاہئے۔ صلہ رحمی ایک مستقل نیکی ہے جو اقارب و ذوی الارحام کے لئے ذرجہ بدرجہ استعمال ہونی چاہئے۔ گویا احسان کے بعد ذوی القربیٰ کا بالتخصیص ذکر کر کے متنبہ فرمادیا کہ عدل و انصاف تو سب کے لئے یکساں ہے لیکن مروت واحسان کے وقت بعض مواقع بعض سے زیادہ رعایت و اہتمام کے قابل ہیں فرق مراتب کو فراموش کرنا ایک طرح قدرت کے قائم کئے ہوئے قوانین کو بھلا دینا ہے۔ اب ان تینوں لفظوں کی ہمہ گیری کو پیش نظر رکھتے ہوئے سمجھدار آدمی فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ کون سی فطری خوبی بھلائی اور نیکی دنیا میں ایسی رہ گئی ہے جو ان تین فطری اصولوں کے احاطہ سے باہر ہو۔ (فوائد عثمانی)

فقط و سلام۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

صلہ رحمی حدیث سے

احادیث مبارکہ میں بھی مختلف پیرایوں سے صلہ رحمی کی اہمیت اور اس پر اجر و ثواب اور قطع رحمی کی مذمت اور اس پر شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

(الحدیث۔ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا رشتہ داروں سے اچھا سلوک (صلہ رحمی) کرنا خاندان میں محبت مال میں برکت اور موت میں ڈھیل کا سبب ہے۔(مشکوٰۃ شریف ،صفحہ۴۲۲ ،باب البر والصلۃ)(ترمذی شریف ،صفحہ۱۱ ،ج ۲ باب ماجائی لتعلیم النسب)

(الحدیث۔ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص روزی میں وسعت اور فراخی چاہتا ہو اور اس کی یہ خواہش ہو کہ دنیا میں اس کے آثار قدم تادیر رہیں ،یعنی اس کی عمر دراز ہو اور اس میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ رشتے داروں سے صلہ رحمی کرے۔(مشکوٰۃ شریف ،صفحہ۴۱۹)

رشتے داروں سے صلہ رحمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے طاعات کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور زندگی کی قیمتی لمحات ایسے کاموں میں گذارتے ہیں جو آخرت میں نفع بخش ہوں۔ بیکار کاموں میں وقت ضائع کرنے سے اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں اور جو شخص صلہ رحمی کرتا ہے اس کے انتقال کے بعد لوگ اس کا ذکر خیر کرتے ہیں اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے:

احدها ان الزیادة بالبرکته فی العمر بسبب التوفیق فی الطاعات و عمارة اوقاته بما ینفعه فی الاخرة وصیانتها عن الضیاع وغیر ذلک ۔الی قوله ۔ وثالثها ان المراد بقاء ذکره الجمیل بعده مکانه لم یمت

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ،صفحہ۱۴۰ ج ۹ ملتانی)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

(ترجمہ) فی الجملہ صلہ رحمی واجب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور قطع رحمی گناہ کبیرہ ہے۔صلہ رحمی کے درجات ہیں۔بعض بعض سے ارفع ہیں۔صلہ رحمی کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بات چیت بند نہ کرے۔ کسی وجہ سے بات چیت بند ہو جائے تو صلہ رحمی یہ ہے کہ آپس میں بات چیت شروع کردے اگرچہ سلام ہی سے ہو۔(مرقات شرح مشکوٰۃ ،صفحہ ۱۹۶ ،ج ۹)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ،جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا ہو اس قوم (جماعت) پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل نہیں ہوتی۔(مشکوٰۃ شریف۔صفحہ ۴۲۰)

علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں مراد وہ قوم ہے جو قطع رحمی کرنے والے کی مدد کرتی ہو اور قطع رحمی کرنے کے باوجود اس پر نکیر نہ کرتی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ رحمت سے بارش مراد ہو، قطع رحمی کرنے والے کی وجہ سے بارش روک دی جاتی ہے۔ (مرقات، شرح مشکوٰۃ، صفحہ ۲۰۲، ج ۹)

غور کیجئے کتنی سخت وعید ہے۔ قاطع رحم کو جو گناہ ہوتا ہے وہ تو ہوتا ہی ہے جو لوگ اس پر اس کی مدد کرتے ہیں وہ بھی رحمت خداوندی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف۔ صفحہ ۴۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ احسان جتلانے والا، والدین یا ان میں سے کسی ایک کی نافرمانی کرنے والا اور شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۴۲۰)

قطع رحمی کی سزا دنیا میں بھی جلد دی جاتی ہے

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ظلم اور قطع رحمی سے زیادہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے کہ اس گناہ کرنے والے کو جلد دنیا میں سزا دی جاتی اس عذاب کے ساتھ جو اس کے لئے آخرت میں بطور ذخیر رکھا گیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۴۲۰)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں:

(ف) یعنی یہ دو گناہ ظلم اور قطع رحمی ایسے ہیں کہ آخرت میں تو ان پر جو کچھ وبال ہوگا وہ تو ہوگا ہی، آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی ان کی سزا بہت جلد ملتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ہر گناہ کی جب چاہے مغفرت فرما دیتے ہیں مگر والدین کی قطع رحمی کی سزا مرنے سے پہلے دے دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر گناہ کی سزا اللہ جل شانہ آخرت پر مؤخر فرما دیتے ہیں لیکن والدین کی نافرمانی کی سزا کو بہت جلد دنیا میں دے دیتے ہیں۔ (جامع الصغیر)

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

کتاب الطهارة

پاکی وناپاکی سے متعلق
مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

باب الوضو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بغیر کلی وضو کرنا درست ہے

سوال:۔ کسی کو کلی کرتے وقت منہ سے خون نکلتا ہے اور تھوڑی دیر بعد بند ہوتا ہے تب اس کا وضو ختم ہوتا ہے، چونکہ کلی کرنے سے وضو ٹوٹنے کا اندیشہ ہے اس لئے اگر وہ کلی نہ کرے، نماز پڑھ لے تو درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اسی حالت میں کلی نہ کرنا درست ہے۔ بغیر کلی کئے نماز صحیح ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۲) مسواک کی مقدار

سوال:۔ مسواک کی مقدار کیا ہے؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ مسواک کی مقدار ایک بالشت ہونا مستحب ہے۔ لیکن ظاہر بات یہ ہے کہ دراصل اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جس قدر بھی کارآمد ہو سکے کافی ہے۔ البتہ شروع میں ایک بالشت کا رکھنا علماء نے پسند فرمایا ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ بالشت سے کم ہو تو ہو مگر بالشت سے زیادہ لمبی ہونا اچھا نہیں ہے۔ (مفتی ظفیر الدین)

www.ahlehaq.org

مستحبات وضو

(۳) وضو کے بعد رومال سے ہاتھ منہ پونچھنا

سوال:۔ وضو کر کے رومال سے بدن سکھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ وضو کے اعضاء کو رومال سے پونچھنا مستحب اور آداب میں سے ہے۔ درمختار میں اسے آداب میں شمار کیا ہے۔ شامی نے بھی اس کی بہت تفصیل لکھی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رومال سے پونچھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ (مفتی عزیز الرحمنؒ)

(۴) ایک ہاتھ سے وضو کرنا خلاف سنت ہے

سوال:۔ ایک ہاتھ سے وضو کرنا درست ہے یا نہیں اور گردن کا مسح کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ ایک ہاتھ سے وضو کرنا درست ہے مگر خلافت سنت ہے۔ بلاضرورت ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ گردن کا مسح انگلیوں کی پشت کو کھینچ کر جیسا کہ معروف ہے، درست ہے۔

(مفتی عزیز الرحمنؒ)

www.ahlehaq.org

نواقض وضو

(۵) خون تھوک پر غالب ہوتو ناقض وضو (وضو کو توڑنے والی) ہے نہیں؟

سوال:۔ دانتوں سے خون نکل آئے اور نماز میں ہوں تو کیا کرے؟

الجواب:۔ ایسی صورت میں اگر خون تھوک پر غالب ہو جائے یعنی زیادہ مقدار اس کی ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور اس کا اندازہ ذائقہ سے ہو سکتا ہے کہ خون کا ذائقہ تھوک میں محسوس ہونے لگے تو اس وقت خون کی مقدار تھوک سے زیادہ ہوگی۔

(کمافی الھدایۃ والشامیہ) (ملخص)

(۶) عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنا ناقض وضو نہیں

سوال:۔ عورت کے پستان سے دودھ کا نکلنا یا بہنا وضو توڑتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ناقض وضو نہیں، درمختار میں ہے کہ وضو انسانی بدن سے نجس چیز کے نکلنے سے ٹوٹتا ہے۔ لہذا جو چیز نجس نہیں، اس کا نکلنا ناقض وضو نہیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷) گھٹنا یا ستر کھلنے یا اسے ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال:۔ مشہور ہے کہ گھٹنا کھلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کس کس ستر کے کھلنے سے وضو ٹوٹتا ہے؟ نیز کیا ستر کو دیکھنے یا چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ برہنہ غسل کرنے سے یا کھلی جگہ نہانے سے وضو نہیں رہتا۔

الجواب:۔ یہ غلط مشہور ہے کسی ستر کے کھلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ ہی اسے دیکھنے یا چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی برہنہ نہانے سے وضو ٹوٹتا ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸) جو رطوبت باہر نہ آئے وہ ناقض وضو نہیں

سوال:۔ بواسیر کی پھنسی مواد نکلنے کے بعد داد کی طرح ہو جائے اور اس کے اندر رطوبت ہو مگر بہنے والی نہیں ہو البتہ اٹھتے بیٹھتے کپڑے کو لگتی ہو تو اس صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور کپڑا ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جو رطوبت زخم سے باہر نہ بہے اور بہنے والی نہ ہو تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کذا فی کتب الفقہ اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا کیونکہ فقہاء نے قاعدہ کلیہ لکھا ہے کہ جو چیز حدث کا باعث نہیں، وہ نجس بھی نہیں۔ لہذا جو صورت آپ نے تحریر فرمائی ہے اس میں نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔ فقط۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۹) آنکھ سے نکلنے والے پانی کا حکم

سوال:۔ بہشتی زیور حصہ اول نواقض وضو کے ذیل میں لکھا ہے کہ اگر آنکھیں آئی ہوں اور کھٹکتی ہوں تو پانی بہنے اور آنسو نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ آئی ہوں اس میں کچھ کھٹک ہو تو آنسو نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ آگے چل کر بطور قاعدہ کلیہ درج ہے کہ جس چیز کے نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے وہ نجس ہے۔ ایسی صورت میں جب بچوں کی آنکھیں دکھتی ہیں اور ان کی آنکھوں کا پانی اکثر ماں وغیرہ کے کپڑے کو تر کر دیتا ہے کیا اس کپڑے سے بغیر دھوئے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس مسئلہ میں ایک قول یہ ہے جو بہشتی زیور میں منقول ہے اور قاعدہ مذکورہ بھی صحیح ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ آنکھیں دکھنے والے کی آنکھ سے جو پانی نکلے وہ ناقض وضو نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ نجس بھی نہ ہوگا۔ شامی میں ''منیہ'' کے حوالے سے امام محمد سے پیپ کے خوف سے ہر وقت نماز کے لئے وضو کرنے کا قول منقول ہے۔ فتح القدیر میں اس قول کو استحباب پر معمول کیا ہے۔ (شامی) لہٰذا اس بناء پر وہ پانی جو دکھتی آنکھ سے نکلے، جب تک متغیر نہ ہو مثلاً اس میں سرخی وغیرہ نہ ہو بلکہ صاف پانی ہو تو وہ ناقض وضو نہ ہوگا اور نہ ہی نجس ہوگا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰) درد کی وجہ سے آنکھ سے پانی آنا ناقض وضو ہے

سوال:۔ آنکھوں سے جو پانی درد کے ساتھ برآمد ہو وہ ناقض وضو ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ درد کے ساتھ آنکھوں سے پانی نکلنا ناقض وضو ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۱) غسل سے پہلے وضو کرنے کی تفصیل

سوال:۔ آپ نے غسل اور وضو کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ غسل کرنے سے وضو ہو جاتا ہے اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھی جاسکتی ہے بلکہ جب تک اس غسل سے کم از کم دو رکعت نہ پڑھ لی جائیں دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے۔ تسلی و تشفی کے لئے اور دیگر مجھ جیسے

قارئین کی بھلائی کی خاطر ذرا تفصیلاً اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ وضو میں ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے اب اگر ایک شخص پر غسل کرنا فرض ہے تب تو وہ وضو بھی کرے گا لیکن ایک شخص پاکی کی حالت میں غسل کرتا ہے تو ظاہر ہے وہ وضو نہیں کرے گا پھر چوتھائی سر کا مسح چہ معنی دارد؟ اور وہ کس طرح صرف غسل سے نماز پڑھ سکتا ہے ایک حدیث پیش خدمت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے اور غسل سے پہلے جو وضو کرتے تھے اسی پر اکتفا فرماتے تھے (ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ) مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور اکرم ﷺ غسل سے پہلے کے وضو پر اکتفا فرماتے تھے یعنی وضو ضرور فرماتے تھے، لہٰذا مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں تحریر فرمائیں کہ بغیر وضو کے غسل سے نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں جبکہ سر کا مسح وضو میں فرض ہے؟

الجواب: ۔ وضو نام ہے تین اعضاء (منہ، ہاتھ اور پاؤں) کے دھونے اور سر کے مسح کرنے کا اور جب آدمی نے غسل کر لیا تو اس کے ضمن میں وضو بھی ہو گیا غسل سے پہلے وضو کر لینا سنت ہے جیسا کہ آپ نے حدیث شریف نقل کی ہے۔ لیکن اگر کسی نے غسل سے پہلے وضو نہیں کیا تب بھی غسل ہو جائے گا اور غسل کے ضمن میں وضو بھی ہو جائے گا۔ مسح کے معنی تر ہاتھ سر پر پھیرنے کے ہیں جب سر پر پانی ڈال کر مل لیا تو مسح سے بڑھ کر غسل ہو گیا۔ بہر حال عوام کا یہ طرز عمل کہ وہ غسل کے بعد پھر وضو کرتے ہیں بالکل غلط ہے وضو غسل سے پہلے کرنا چاہئے تاکہ غسل کی سنت ادا ہو جائے غسل کے بعد وضو کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۲) نہانے کے بعد وضو غیر ضروری ہے

سوال: ۔ نہانے کے بعد بعض لوگوں سے سنا ہے کہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا نہانے کے بعد وضو کے نہ کرنے کا طریقہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔ نہانے سے وضو بھی ہو جاتا ہے بعد میں وضو کی ضرورت نہیں۔

(مفتی محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۳) وضو میں نیت شرط نہیں

سوال:۔ وضو کرنے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے ہم نے کتاب میں پڑھا ہے کہ منہ ہاتھ دھونے میں وہی کام کیا جاتا ہے جو وضو کرے میں کرتے ہیں اگر وضو کی نیت نہیں کی گئی تو وضو نہیں ہوگا بلکہ صرف منہ ہاتھ دھونا ہوا۔ اس کے علاوہ وضو میں جو فرائض ہیں وہی اگر چھوٹ گئے تو پھر وضو کیسے ہوا؟

الجواب:۔ نیت کرنا وضو میں فرض نہیں۔ اگر منہ ہاتھ پاؤں دھو لئے جائیں اور سر کا مسح کرلیا جائے کہ (یہی چار چیزیں وضو میں فرض ہیں) تو وضو ہو جاتا ہے البتہ وضو کا ثواب تب ملے گا جب وضو کی نیت بھی کی ہو۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۴) بغیر وضو کئے محض نیت سے وضو نہیں ہوتا

سوال:۔ اکثر مقامات پر/مساجد میں پانی کا انتظام نہیں ہوتا اور پھر وضو کے لئے کافی تکلیف ہو جاتی ہے ہم نے سنا ہے کہ اگر کہیں پانی دستیاب نہ ہوتو وضو کی نیت کرنے سے وضو ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے اگر وضو ہو سکتا ہے تو اس کی نیت بھی ایسے ہی کرنی ہوتی جیسے ہم پانی کے ساتھ وضو کرتے وقت کرتے ہیں۔

الجواب:۔ محض وضو کی نیت کرنے سے وضو نہیں ہوتا آپ نے غلط سنا ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی جگہ وضو کے لئے پانی دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کیا جائے اور پانی دستیاب نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پانی کم سے کم ایک میل دور ہو۔ اس لئے شہر میں پانی کے دستیاب نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ جنگل میں ایسی صورت پیش آسکتی ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۵) آبِ زمزم سے وضو اور غسل کرنا

سوال:۔ مولانا صاحب میں مکہ مکرمہ میں رہتا ہوں کئی دنوں سے اس مسئلے پر دل میں الجھن رہتی ہے، برائے مہربانی اس کا شرعی حل بتائیں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ مولانا صاحب ہم پاکستان میں تھے تو آبِ زمزم کے لئے اتنی محبت تھی کہ کچھ بتا نہیں سکتے اب بھی وہی ہے ایک

قطرے کے لئے ترستے تھے۔ یہاں لوگ وضو کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے یا نہیں۔ نماز کے لئے وضو کرنا جائز ہے یا ادب کے خلاف ہے۔ تفصیل سے جواب لکھیں۔

الجواب:۔ جو شخص باوضو اور پاک ہو وہ اگر محض برکت کے لئے اب زمزم سے وضو یا غسل کرے تو جائز ہے، اسی طرح کسی پاک کپڑے کو برکت کے لئے زمزم سے بھگونا بھی درست ہے۔ لیکن بے وضو آدمی کا زمزم شریف سے وضو کرنا یا کسی جنبی کا اس سے غسل کرنا مکروہ ہے۔ ضرورت کے وقت (جبکہ دوسرا پانی نہ ملے) زمزم شریف سے وضو کرنا تو جائز ہے مگر غسل جنابت بہر حال مکروہ ہے۔

اسی طرح اگر بدن یا کپڑا پر نجاست لگی ہو اس کو زمزم شریف سے دھونا بھی مکروہ بلکہ بعض جگہ حرام ہے۔ یہی حکم زمزم سے استنجا کرنے کا ہے۔ نقل کیا گیا ہے کہ بعض لوگوں نے آب زمزم سے استنجا کیا تو ان کو بواسیر ہوگئی۔ خلاصہ یہ کہ زمزم نہایت متبرک پانی ہے اس کا ادب ضروری ہے۔ اس کا پینا موجب خیر و برکت ہے اور چہرے پر، سر پر اور بدن پر ڈالنا بھی موجب برکت ہے۔ لیکن نجاست زائل کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنا ناروا ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶) پہلے وضو سے نماز پڑھے بغیر دوبارہ وضو کرنا گناہ ہے

سوال:۔ اگر کسی کو غسل کی حاجت نہیں ہے یعنی وہ پاک ہے وہ صرف نہاتی ہے ظاہر ہے نہانے میں اس کا جسم سر سے لے کر پیر تک بھیگے گا اس صورت میں وہ عورت بغیر وضو کے نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں یاد رہے کہ وہ عورت صرف نہائی ہے۔ اس نے نہ نہانے سے پہلے نہ نہانے کے بعد وضو کیا بلکہ سر سے پیر تک پانی بہایا ہے۔

الجواب:۔ غسل کرنے سے وضو ہو جاتا ہے اس لئے غسل کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، نماز پڑھ سکتی ہے بلکہ جب تک اس غسل سے کم سے کم دو رکعت یا کوئی دوسری عبادت جس میں وضو شرط ہے، ادا نہ کر لی جائے دوبارہ وضو کرنا مکروہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۷) جس غسل خانہ میں پیشاب کیا ہو اس میں وضو

سوال:۔ ہمارے گھر میں ایک غسل خانہ ہے جہاں ہم سب نہاتے ہیں اور رات کو اٹھ کر

پیشاب بھی کرتے ہیں اور مجھے نماز پڑھنی ہوتی ہے کیا اس غسل خانہ میں وضو کرنا جائز ہے؟
الجواب:۔ غسل خانہ میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے اس سے وسوسہ کا مرض ہو جاتا ہے اور اگر اس میں کسی نے پیشاب کر دیا ہو تو وضو سے پہلے اس کو دھوکر پاک کر لینا چاہئے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۸) مسواک کرنا خواتین کے لئے بھی سنت ہے

سوال:۔ کیا نماز سے پہلے وضو میں مسواک کرنا عورتوں کے لئے بھی اسی طرح سنت ہے جیسے مردوں کے لئے؟
الجواب:۔ مسواک خواتین کے لئے بھی سنت ہے، لیکن اگر ان کے موڑھے مسواک کے متحمل نہ ہوں تو ان کے لئے دنداسہ کا استعمال بھی مسواک کے قائم مقام ہے، جبکہ مسواک کی نیت سے اس کا استعمال کریں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۹) رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے

سوال:۔ کیا رات کو سوتے وقت وضو کرنا افضل ہے؟
الجواب:۔ جی ہاں افضل ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۰) دانت سے خون نکلنے پر کب وضو ٹوٹے گا؟

سوال:۔ کلی کرتے وقت منہ میں سے خون نکل جاتا ہے خون حلق میں نہیں جاتا بس دانت میں سے نکل جاتا ہے اور میں فوراً تھوک دیتا ہوں تو آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ منہ میں خون آنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ کیا دوبارہ وضو کرنا چاہئے؟
الجواب:۔ خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ اتنا خون نکلا ہو کہ تھوک کا رنگ سرخی مائل ہو جائے یا منہ میں خون کا ذائقہ آنے لگے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۲۱) وضو کرتے وقت عورت کا سر کا ننگا رہنا

سوال:۔ کیا وضو کرتے وقت عورت کا سر پر دوپٹہ اوڑھنا ضروری ہے؟

الجواب:۔ عورت کو حتی الوسع سر ننگا نہیں کرنا چاہئے مگر وضو ہو جائے گا۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۲) وضو کے درمیان سلام کا جواب دینا

سوال:۔ وضو کرتے ہوئے اور کھانے کے دوران سلام کا جواب دینا ضروری ہے یا نہیں، جبکہ سلام کرنے والے کو مسئلہ معلوم نہ ہو تو وضو میں مصروف ہونے کی وجہ سے ناراضی اور غلط فہمی ہو سکتی ہے۔

جواب:۔ وضو کے دوران سلام اور جواب میں کوئی حرج نہیں، کھانے کے دوران سلام نہیں کہنا چاہئے اور کھانے والے کے ذمہ سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۳) گٹر لائن کی آمیزش اور بدبو والے پانی کا استعمال

سوال:۔ بعض مرتبہ ہم کسی مسجد میں جاتے ہیں اور وضو کے لئے نلکا کھولتے ہیں تو شروع میں بدبودار پانی آتا ہے، پانی بظاہر صاف نظر آتا ہے اور کوئی رنگ کی آمیزش نہیں ہوتی لیکن پانی میں بدبو سی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا اس پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے یا یہ پانی ناپاک تصور ہوگا اور اس پانی سے وضو نہیں ہوگا؟

الجواب:۔ نلوں کے ذریعہ جو بدبودار پانی آتا ہے اور پھر صاف پانی آنے لگتا ہے اس بارے میں جب تک بدبودار پانی کی حقیقت معلوم نہ ہو یا رنگ اور بو سے ناپاکی کا پتہ نہ چلتا ہو اس وقت تک اس کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا، کیونکہ پانی کا بدبودار ہونا اور چیز ہے اور ناپاک ہونا دوسری چیز ہے اور اگر اِتحقیق ہو جائے کہ یہ پانی گٹر کا ہے تو نل کھول دینے کے بعد وہ جاری پانی کے حکم میں ہو جائے گا اور پاک ہو جائے گا۔ بس بدبودار پانی نکال دیا جائے، بعد میں آنے والے صاف پانی سے وضو اور غسل صحیح ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۲۴) ناپاک پانی گندا صاف شفاف بنا دینے سے پاک نہیں ہوتا

سوال:۔ آج کل سائنس دانوں نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ گندی نالیوں کے پانی صاف و شفاف بنا دیتے ہیں۔ بظاہر اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آتی، اب کیا یہ پانی پلید ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ صاف ہو جائے گا، پاک نہیں۔ صاف اور پاک میں بڑا فرق ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۵) ٹنکی میں پرندہ گر کر پھول جائے تو کتنے دن کی نماز لوٹائی جائیں؟

سوال:۔ پانی کی ٹنکی میں اگر پرندہ گر کر مر جائے اور پھول جائے یا پھٹ جائے اور اس کے گرنے کا وقت بھی معلوم نہ ہو تو کتنے روز کی نمازیں لوٹائی جائیں گی؟

الجواب:۔ اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ اگر جانور پھولا پھٹا ہوا پایا جائے تو اس کو تین دن کا سمجھا جائے گا اور تین دن کی نمازیں لوٹائی جائیں گی، دوسرا قول یہ ہے کہ جس وقت علم ہوا اسی وقت سے نجاست کا حکم کیا جائے گا، پہلے قول میں احتیاط ہے اور دوسرے میں آسانی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۶) مسواک کے بجائے برش استعمال کرنا

سوال:۔ اگر کوئی شخص بلا عذر بجائے مسواک کے بالوں کا برش استعمال کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ مسواک کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جو صورت علی المواظبت ثابت ہے وہ یہی ہے کہ لکڑی کی مسواک کی جائے اور لکڑیوں میں بھی پیلو کی لکڑی زیادہ پسندیدہ ہے۔ لیکن اگر لکڑی کی مسواک اتفاقاً موجود نہ ہو تو انگلی یا موٹے کپڑے وغیرہ سے دانت صاف کر لینا مسواک کے قائم مقام ہو سکتا ہے۔ ھدایہ میں ہے کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی سے کام چلا لے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے برش کا بھی یہی حکم ہے، اگر اتفاقاً مسواک موجود نہ ہو تو اس کا استعمال مسواک کے قائم مقام ہو جائے گا، لیکن بطور فیشن اس کی عادت ڈال لینا مناسب نہیں اور

نہ بلاضرورت وہ مسواک کا قائم مقام ہوسکتا ہے۔ بالخصوص ان برشوں میں خنزیر کے بالوں کے استعمال کا احتمال بھی ہوتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ برش کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔ کہیں مسواک ہاتھ نہ آئے تو انگلی وغیرہ سے صاف کر لینے پر اکتفا کریں۔ (مفتی محمد شفیعؒ)

ایک دوسرے جواب میں حضرت مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں کہ:

برش اگر خنزیر کے بالوں کا ہے تو اس کا استعمال حرام ہے اور اگر مشکوک ہے تو ترک اولیٰ ہے اور اگر مشکوک بھی نہیں تو اس کا استعمال جائز ہے۔ لیکن بلاضرورت مسواک کی سنت کے قائم مقام نہ ہوگا کیونکہ سنت مسواک لکڑی ہی سے ثابت ہے، البتہ اگر کسی وقت لکڑی مسواک کے قابل موجود نہ ہو تو صرف انگلی یا موٹے کپڑے یا برش وغیرہ سے دانت صاف کر لینا اس کے قائم مقام ہو جاتا ہے لیکن بلاضرورت اس کی عادت ڈالنا خلاف سنت ہے اور دوسری قباحت یہ بھی ہے کہ اصل شعار اہل اسلام کا یہ نہیں۔

(۷) ناخن پالش لگانا کفار کی تقلید ہے اس سے نہ وضو ہوتا ہے نہ غسل نہ نماز

سوال:۔ آج کل نوجوان لڑکیاں اس کشمکش میں مبتلا ہیں کہ آیا لڑکیاں جو ناخن کو پالش لگاتی ہیں، اس کو صاف کرنے کے بعد وضو کریں یا پالش کے اوپر سے ہی وضو ہو جائے گا۔ کئی سمجھدار اور تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخنوں کی پالش صاف کئے بغیر ہی وضو ہو جائے گا۔

الجواب:۔ ناخنوں سے متعلق دو بیماریاں عورتوں میں خصوصاً نوجوان لڑکیوں میں بہت ہی عام ہوتی جا رہی ہیں، ایک ناخن بڑھانے کا مرض اور دوسرا ناخن پالش۔

ناخن بڑھانے سے آدمی کے ہاتھ بالکل درندوں جیسے ہو جاتے ہیں اور پھر ان میں گندگی بھی رہ سکتی ہے جس سے ناخنوں میں جراثیم پیدا ہوتے ہیں اور مختلف النوع بیماریاں جنم لیتی ہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دس چیزوں کو فطرت سے شمار کیا ہے ان میں ایک ناخن تراشنا بھی ہے پس ناخن بڑھانے کا فیشن انسانی فطرت کے خلاف ہے جس کو مسلم خواتین کا فروں کی تقلید میں اپنا رہی ہے۔

مسلم خواتین کو اس خلاف فطرت تقلید سے پرہیز کرنا چاہئے، دوسرا مرض ناخن پالش کا

ہے۔ حق تعالیٰ شانہ نے عورت کے اعضاء میں فطری حسن رکھا ہے، ناخن پالش کا مصنوعی لبادہ محض غیر فطری چیز ہے پھر اس میں ناپاک چیزوں کی آمیزش بھی ہوتی ہے وہی ناپاک ہاتھ کھانے وغیرہ میں استعمال کرنا طبعی کراہت کی چیز ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ناخن پالش کی تہہ جم جاتی ہے اور جب تک اسے صاف نہ کر دیا جائے پانی نیچے نہیں پہنچ سکتا۔ پس نہ وضو ہوتا ہے نہ غسل ،آدمی ناپاک، کا ناپاک رہتا ہے۔ جو تعلیم یافتہ لڑکیاں اور معزز نمازی عورتیں یہ کہتی ہیں کہ ناخن پالش کو صاف کئے بغیر آدمی پاک نہیں ہو،تا نہ نماز ہوگی نہ تلاوت جائز ہوگی وہ اسی معنی میں ہے جو ہم نے بیان کیا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۸) ناخن پالش والی میت کی پالش صاف کر کے غسل دیں

سوال:۔ اگر کہیں موت آ گئی تو ناخن پالش لگی ہوئی عورت کی میت کا غسل صحیح ہو جائے گا؟

الجواب:۔ اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا، اس لئے ناخن پالش صاف کر کے غسل دیا جائے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۹) نیل پالش اور لپ سٹک کے ساتھ نماز

سوال:۔ چند روز قبل ہمارے گھر آیت کریمہ کا ختم تھا، جن میں چند رشتہ دار عورتیں آئیں جن میں کچھ فیشن میں ملبوس تھیں۔ فیشن سے مراد ناخن میں نیل پالش، بدن میں پرفیوم، ہونٹوں میں لپ اسٹک وغیرہ تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو نماز کے لئے کھڑی ہوگئیں، جب ان سے کہا گیا کہ ان چیزوں سے وضو نہیں رہتا تو نماز کیسے ہوگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نیت دیکھتا ہے۔ تو کیا مولانا صاحب نیل پالش یا پرفیوم، لپ اسٹک وغیرہ سے وضو برقرار رہتا ہے۔ کیا ان سب چیزوں کے استعمال کے بعد نماز ہو جاتی ہے؟ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیں، نوازش ہوگی۔

الجواب:۔ خدا تعالیٰ صرف نیت کو نہیں دیکھتا بلکہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جو کام کیا گیا وہ اس کی شریعت کے مطابق بھی ہے یا نہیں۔ مثلاً کوئی شخص بے وضو نماز پڑھے اور یہ کہے کہ خدا نیت کو دیکھتا ہے تو اس کا یہ کہنا خدا اور رسول کا مذاق اڑانے کے ہم معنی ہوگا اور ایسے شخص کی عبادت عبادت ہی نہیں رہتی۔ اس لئے فیشن ایبل خواتین کا یہ استدلال بالکل مہمل ہے کہ خدا نیت کو

www.ahlehaq.org

دیکھتا ہے، ناخن پالش اور لپ اسٹک اگر بدن تک پانی کو نہ پہنچنے دے تو وضو نہیں ہوگا اور جب وضو نہ ہوا تو نماز بھی نہ ہوئی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۰) ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں

سوال:۔ جس طرح وضو کر کے موزہ پہن لیا جائے تو دوسرے وضو کے وقت پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف جراب کے اوپر مسح کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح وضو کر کے ناخن پالش لگا لیا جائے تو دوسرا وضو کرتے وقت اسے چھڑانے کی ضرورت تو نہیں ہے؟

الجواب:۔ چمڑے کے موزوں پر تو مسح بالاتفاق جائز ہے، جرابوں پر مسح امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں اور ناخن پالش کو موزوں پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ اس لئے اگر ناخن پالش لگی ہو تو وضو اور غسل نہیں ہوگا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۲) خوشی سے یا جبراً ناخن پالش لگانے کے مضمرات

سوال:۔ ہم نے غسل کے فرائض میں پڑھا ہے کہ سارے جسم پر پانی اس طرح بہایا جائے کہ جسم کا کوئی حصہ بال برابر بھی خشک نہ رہے آج کل یہ بات فیشن میں آگئی ہے کہ ہمارے گھروں میں عورتیں ناخنوں پر پالش کرتی ہیں جو زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اور ناخنوں پر اس کی ایک تہہ جم جاتی ہے اور ایسے ہی بعض مرد حضرات رنگ کا کام کرتے ہیں جو جسم کے کسی حصہ پر لگ جائے تو آسانی سے نہیں اترتا، ایسی صورت میں ہر دو کس غسل جنابت سے پاکی حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اسلام نے عورت کو اپنے شوہر کے سامنے زینت، بناؤ سنگھار کی اجازت دی ہے کیا ناخن لگانا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو ایسی حالت والی عورت کے لئے نماز تلاوت اور کھانے پینے کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ناخن پالش کی اگر تہہ جم گئی ہو تو اس کو چھڑائے بغیر وضو اور غسل نہیں ہوگا یہی حکم اور چیزوں کا ہے جو پانی بدن تک پہنچنے سے مانع ہوں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

باب الغسل (غسل کے مسائل)

(۳۲) غسل میں غرغرہ کرنا فرض نہیں

سوال:۔ غسل میں غرغرہ کرنا فرض ہے، یا کلی کرنا۔ واضح کر کے تشفی فرمائیں۔

الجواب:۔ غسل میں کلی کرنا فرض ہے، اس طرح کہ پانی پورے منہ میں پہنچ جائے اور غرغرہ کرنا غیر روزے دار کے لئے سنت ہے۔ کلی یہ ہے کہ سر جھکائے ہوئے بغیر غرغرے کے منہ میں جہاں تک پانی جائے (اس پر کلی کا اطلاق ہوتا ہے) اسی قدر منہ اندر سے دھونا فرض ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۳۳) دانتوں میں چھالیہ اٹکی ہو تو غسل ہوگا یا نہیں

سوال:۔ داڑھ کے درمیانی سوراخ میں اگر چھالیہ اٹک جائے تو بغیر اسے نکالے غسل جنابت درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ غسل صحیح ہو جائے گا، اگر چھالیہ آسانی سے نکل آئے تو نکال دینی چاہئے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۴) عورت کو غسل جنابت میں سر کی مینڈھیاں کھولنا ضروری ہے یا نہیں

سوال:۔ غسل جنابت میں مرد کو تو تمام بدن کا غسل اور سر کے بال جڑ تک تر کرنا ضروری ہیں، تو عورت جس کے سر کے بال بہت لمبے اور گندھے ہوں تو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب:۔ عورت کے سر کے بال اگر گندھے ہوئے ہیں اور مینڈھیاں گندھی ہوئی ہیں تو ان کو کھولنا اور تمام بالوں کا تر کرنا غسل میں ضروری نہیں ہے بلکہ بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچادینا کافی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ سر پر پانی ڈال کر بالوں کو دبادے کہ جڑ میں پانی پہنچ جائے اور اگر بال کھلے ہوں تو تمام بالوں کا تر کرنا ضروری ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۵) بے وضو اور حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت و ذکر کرنا جائز ہے

سوال:۔ حالت جنابت یا حالت حیض میں قرآن کریم کی تلاوت درود شریف پڑھنا اور دوسرے اذکار پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ حالت حیض اور حالت جنابت میں قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں، البتہ ذکر اذکار اور درود شریف پڑھ سکتی ہیں۔

(۳۶) چار دیواری میں برہنہ ہوکر غسل کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔ غسل خانہ کی دیواریں بڑی بڑی ہوں اور چھت بنی ہوئی نہ ہو تو ایسی جگہ برہنہ غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ غسل خانے کی دیواریں بڑی بڑی ہوں کہ کہیں سے بے پردگی نہ ہوتی ہو تو اس میں برہنہ ہوکر نہانا درست ہے، اگرچہ چھت بھی نہ بنی ہو۔ لیکن بہتر اور اولیٰ یہ ہے کہ ننگے ہوکر نہ نہائیں۔ (فقط مفتی عزیز الرحمٰن)

موجباتِ غسل (غسل کو واجب کرنے والی چیزیں)

(۳۷) دوران مباشرت سپاری کا مکمل دخول نہ ہو تب بھی غسل واجب ہے

سوال:۔ اگر مرد کے پیشاب کے مقام کی سپاری (عضو خاص کا نرم حصہ) کا نصف تہائی یا پاؤ حصہ فرج میں داخل ہو جائے اور جوش کے ساتھ منی بھی فرج میں داخل ہو جائے تو اس صورت

میں عورت پر غسل فرض ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورت پر غسل واجب نہیں۔ کیونکہ عورت پر غسل کے وجوب کے لئے ایلاج حشفہ ضروری ہے اور ایلاج حشفہ (سپاری) کے مکمل دخول سے ممکن ہوگا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۸) وضو اور غسل میں پانی کی مقدار

سوال:۔ غسل اور وضو میں پانی خرچ کرنے کی مقدار کیا ہے؟

الجواب:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک صاع سے سوا صاع تک پانی سے غسل فرماتے اور ایک مُد سے وضو فرماتے تھے۔ یہ مقدار کفایت کی ادنیٰ مقدار ہے اور شامی میں ''حلیہ'' سے منقول ہے کہ اس میں کچھ تحدید شرعی نہیں، جس قدر پانی سے وضو اور غسل ہو سکے درست ہے لیکن اسراف نہ ہو۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۹) مباشرت کے فوراً بعد غسل ضروری نہیں

سوال:۔ بعض حضرات مباشرت کے فوراً بعد غسل کرنے کا حکم دیتے ہیں جس میں بیماری کا احتمال ہے۔ کیا شرعی حکم بھی ایسا ہی ہے؟

الجواب:۔ ایسا کرنا بہتر ہے، لیکن اگر کچھ تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج اور گناہ نہیں۔ فقط

(۴۰) عورت کو احتلام ہونے یا شہوت سے جاگتے میں منی نکلنا باعث وجوب غسل ہے

سوال:۔ عورتوں کو اگر شہوت سے مردوں کی طرح منی نکل آئے تو ان پر غسل فرض ہے یا نہیں؟ اور اگر انہیں احتلام ہو جائے تو غسل فرض ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ دونوں صورتوں میں عورتوں پر غسل فرض ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۱) فرج کے اندر انگلی یا دوا ڈالنے سے غسل فرض نہیں ہوتا

سوال:۔ ایک عورت (ڈاکٹرنی یا دایہ) اگر دوسری عورت کے جسم میں دوا پہنچانے یا کوئی اندرونی خرابی دیکھنے کے لئے ہاتھ یا انگلی (اس کی فرج میں) داخل کرے یا خواہ مخواہ ہی کرے یا عورت خود یا اس کا شوہر یہ فعل کرے تو عورت پر غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ ان صورتوں میں غسل واجب نہیں ہوگا۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۲) نابالغہ سے مباشرت کرنے سے اس پر غسل فرض نہیں

سوال:۔ نابالغہ لڑکی سے مباشرت کی جائے تو اس پر غسل فرض ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ نابالغہ پر غسل فرض نہیں ہے مگر غسل کر لینا اچھا ہے۔

www.ahlehaq.org

(۴۳) جنابت کے بعد حیض آ گیا تو کیا کرے؟

سوال:۔ ایک عورت اپنے شوہر سے رات کو ہمبستر ہوئی اور غسل سے پہلے حیض آ گیا تو عورت پر غسل جنابت فرض ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ غسل جنابت اس صورت میں فرض نہیں رہا وہ حیض سے پاک ہو کر غسل کرے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۴) غسل فرض ہونے کی حالت میں عورت کو عورت کے سامنے غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بہشتی گوہر میں ہے کہ کسی پر غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہ ہو تو ایسی حالت میں مرد کو مرد کے سامنے اور عورت کو عورت کے سامنے غسل کرنا واجب ہے۔ زید کہتا ہے کہ عربی عبارت میں واجب کا لفظ نہیں ہوگا۔ صحیح مسئلہ بیان فرمائیں۔

الجواب:۔ یہ مسئلہ صحیح ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی حالت میں غسل نہ چھوڑے اس کا مطلب

یہ ہے کہ غسل کرنا ہر حال میں واجب ہے۔ (چاہے پردہ ہو یا نہ ہو) البتہ اگر غیر مرد ہوں تو عورت کو تاخیر کرنا ضروری ہے۔

(۴۵) قضائے حاجت اور غسل کے وقت کس طرف منہ کرے

سوال:۔ غسل کرتے وقت کون سی سمت ہونی چاہئے؟ آج کل غسل خانہ اور بیت الخلاء ایک ساتھ ہی ہوتے ہیں ایسے میں غسل کے لئے کس طرح سمت کا اندازہ لگایا جائے۔ نیز بیت الخلاء کے لئے کون سی سمت مقرر ہے؟

الجواب:۔ قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہئے اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہونی چاہئے قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ غسل کی حالت میں اگر غسل بالکل برہنہ ہو کر کیا جارہا ہو تو اس صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تنزیہی ہے بلکہ رخ شمالاً جنوباً ہونا چاہئے اور اگر ستر ڈھانک کر غسل کیا جارہا ہے تو اس صورت میں کسی بھی طرف رخ کر کے غسل کیا جاسکتا ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۴۶) غسل جنابت کے بعد پہلے والے کپڑے پہننا

سوال:۔ یہ بتائیں کہ اگر ایک شخص کو غسل کی حاجت ہو جائے یا اس پر غسل جنابت فرض ہو جائے تو کیا وہ غسل کر کے دوبارہ وہی کپڑے پہن سکتا ہے جبکہ وہ کپڑے مثلاً سوئیٹر یا قمیض وغیرہ ہو جن پر کوئی نجاست نہ لگی ہو؟

الجواب:۔ بلاشبہ پہن سکتا ہے اور عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے بشرطیکہ اگر نجاست لگی ہو تو پہلے دھولیا جائے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۴۷) ننگے بدن غسل کرنے والا بات کرلے تو غسل جائز ہے

سوال:۔ اگر ننگے بدن غسل کرتے وقت کسی سے بات چیت کرلی جائے تو غسل دوبارہ کرنا ہوگا؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ برہنگی کی حالت میں بات چیت نہیں کرنی چاہئے لیکن غسل دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

کن چیزوں سے غسل واجب ہوجاتا ہے اور کن سے نہیں

(۴۸) ہم بستری کے بعد غسل جنابت مرد عورت دونوں پر واجب ہے

سوال:۔ ہم بستری کے بعد عورت پر بھی جنابت واجب ہو جاتا ہے؟

الجواب:۔ مرد اور عورت دونوں پر غسل واجب ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۴۹) اینما کے عمل سے غسل واجب نہیں

سوال:۔ پتہ کے ایکسرے کے لئے مریض کا ایکسرے سے قبل اینما کیا جاتا ہے یعنی اجابت کی جانب سے ایک خاص نلکی کے ذریعہ مریض کی آنتوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے پانی اتنا پہنچایا جاتا ہے کہ آنتیں خوب بھر جاتی ہیں اور پانی اسی دوران واپسی آنے لگتا ہے جس سے مریض کی ٹانگیں کپڑے وغیرہ بھیگ جاتے ہیں اس حالت سے مریض کو طہارت خانہ پہنچا دیا جاتا ہے جہاں مریض کو پہنچایا ہوا پانی اجابت کے ذریعے خارج ہو جاتا ہے شاید اس طریقہ کا مقصد آنتوں کی صفائی ہو۔

(الف) کیا اس صورت میں غسل واجب ہے؟

(ب) اگر غسل واجب نہیں تو ٹانگیں وغیرہ دھونا اور کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے؟

(ج) اگر غسل واجب نہیں تو کیا اس حالت میں نماز ہو جائے گی؟

الجواب:۔ اینما کے عمل سے غسل واجب نہیں ہوتا، مگر خارج شدہ پانی چونکہ نجس ہے اس لئے بدن اور کپڑوں پر جو نجاست لگ جاتی ہے اس کا دھونا ضروری ہے۔ نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے بعد بغیر غسل کئے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی)

www.ahlehaq.org

(۵۰) عورت کو بچہ پیدا ہونے پر غسل فرض نہیں

سوال:۔ عورت کے جب بچہ پیدا ہوتا ہے کیا اسی وقت غسل کرنا واجب ہے، چونکہ ہم نے سنا ہے کہ اگر عورت غسل نہ کرے گی تو اس کا کھانا پینا سب حرام اور گناہ ہے جبکہ کراچی کے ہسپتالوں میں کوئی نہیں نہاتا؟

الجواب:۔ حیض ونفاس والی عورت کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اس پر غسل فرض نہیں اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اسی وقت غسل کرنا واجب ہے بلکہ جب خون بند ہو جائے تو اس کے بعد غسل واجب ہوگا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۵۱) غسل کے آخر میں کلی اور غرارے کرنا یاد آنا

سوال:۔ کوئی شخص حالت جنابت میں ہے اور وہ غسل کرتا ہے جب وہ تمام بدن پر پانی ڈالتا ہے تو بعد میں اس کو کلی اور غرارے کرنا یاد آتے ہیں اور اسی وقت وہ کلی اور غرارے کرتا ہے اس وقت اس شخص کا غسل مکمل ہو جاتا ہے۔ کیا اب اسے دوبارہ پانی ڈالنا پڑے گا۔

الجواب:۔ غسل ہوگیا دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۵۲) پانی میں سونا ڈال کر نہانا

سوال:۔ میرے بڑے بھائی گھر میں آکر سونے کی انگوٹھی پانی میں ڈال کر نہالیا، وجہ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے اوپر چھپکلی گر گئی تھی ان کو مشورہ دیا گیا کہ آپ جا کر سونے کی کوئی چیز پانی میں ڈال کر نہالیں ورنہ آپ پاک نہیں ہوں گے، تو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب مرد کے لئے سونا پہنا حرام ہے تو آپ یہ وضاحت کر دیں کہ سونے کے پانی سے نہانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ پانی میں سونے کی چیز ڈال کر نہانے میں تو گناہ نہیں مگر ان کو کسی نے مسئلہ غلط بتایا کہ جب تک سونے کی چیز پانی میں ڈال کر نانہیں نہائیں گے پاک نہ ہوں گے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی)

www.ahlehaq.org

وضو اور غسل کے متعلق متفرق مسائل

(۵۳) مریضہ سیلان کے متعلق چند مسائل

سوال:۔ (الف) مجھے لیکوریا (سیلان رحم) کی بیماری ہے، جس کی وجہ سے بار بار وضو ٹوٹ جاتا ہے تو ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟

(ب) اگر میں بیٹھ کر نماز پڑھوں تو پانی خارج کم ہوتا یا ہوتا ہی نہیں۔ کیا میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہوں؟

(ج) اگر میں کوئی دہشت کی آواز سنوں تو زیادہ اخراج ہوتا ہے ایسے ہی اگر کوئی ڈراؤنا خواب دیکھوں تو خواب میں رطوبت ہو جاتی ہے کہتے ہیں کہ اگر خواب میں (رطوبت) کا اخراج ہو جاتا ہے خواہ وہ نفسانی خواہش کے تحت نہ بھی ہو تو غسل واجب ہو جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

(د) نیز میں نے پڑھا ہے کہ ایسا ویسا خواب نہ بھی ہو اگر سو کر اٹھیں تو رطوبت ہونے پر غسل کر لیا جائے مبادا وہ منی ہو، عورتوں میں کچھ پانی موجود ہوتا ہے خاص کر میرے اندر بیماری ہے کیا میں ہر روز غسل کروں۔

(س) بعض صورتوں میں آنحضرت ﷺ نے بھی اجازت دی ہے کہ بیمار یا معذور نماز کے آخری وقت میں وضو کر کے اس وقت کی اور اگلے وقت کی دونوں نمازیں پڑھ سکتا ہے ایسی رعایت کن مریضوں کے لئے ہے نیز معذور کے لئے کیا حکم ہے کہ ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرے جب تک اس نماز کا وقت رہے گا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(ہ) کسی کی صبح کی نماز قضاء ہو گئی اب قضاء کو پڑھے بغیر ظہر ادا کر سکتا ہے یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر بغیر کسی عذر کے چاروں نمازیں پڑھ لے اور پھر دوسرے دن صبح کے وقت قضا پڑھی تو ان چاروں کو لوٹانا چاہے کیا یہ درست ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر چھ نمازیں بغیر قضاء شدہ کے پڑھے تو باقیوں کو نہ لوٹائے۔ کیا یہ بھی درست ہے؟ (ایک خاتون از سیالکوٹ)

الجواب۔ (الف) اس رطوبت کے نکلنے سے احتیاطاً وضو کر لینا چاہئے۔

(ب) اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے رطوبت خارج نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے۔ کذا فی

www.ahlehaq.org

الشامیه و کذا لوسال عند القیام یصلی قاعدا۔ (ج۱،صفحہ ۲۲۵)

(ج) جب یقین ہو کہ رطوبت وہی ہے جو جاگتے میں بھی بوجہ بیماری خارج ہوتی ہے تو ایسی صورت میں غسل واجب نہیں ہوگا۔

(د) جس مسئلہ کا سوال میں ذکر ہے وہ غیر مریض کے بارے میں ہے

(س) معذور ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کو نماز کے پورے وقت میں اتنا وقت نہ مل سکے کہ باوضو ہو کر نماز کے فرض ادا کر لے ایسا شخص معذور بنے گا، یہ نماز کے وقت میں وضو کر کے نماز فرض ادا کرے، عذر (مثلاً سیلان رطوبت) سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اس نماز کا وقت ختم ہوتے ہی وضو ٹوٹ جائے گا۔ آئندہ نماز کے لئے دوسرا وضو کرنا ہوگا مگر جو شخص بیٹھ کر خالی از عذر ہونے کی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے وہ معذور نہیں۔ (کمافی الشامیه والدر المختار، ج ۱ ص ۲۸۳، وخرج مرده عن ان یکون صاحب عذر)

(ہ) قضاء نماز یاد آنے پر فوراً (سوائے اوقات مکروہہ) کے نماز پڑھ لینا ضروری ہے۔ یاد ہوتے ہوئے اگر وقتیہ کو ادا کیا تو وقتیہ ادا صحیح نہیں ہوگی اس کا اعادہ واجب ہے یہ صاحب ترتیب کے لئے ہے۔ اگر قضاء یاد نہ ہونے کی صورت میں وقتیہ پڑھ لی تو ادا صحیح ہوگئی۔ قضاء کی ادائیگی مؤخر نہ کرے۔ چھ نمازوں کی قضاء کا مسئلہ کسی محرم رشتہ دار کے ذریعہ محقق عالم سے پوچھ لے۔

(بندہ عبداللہ)

(۵۴) خروج مسہ بواسیر ناقص وضو ہے

سوال:۔ ایک آدمی خونی بواسیر کا مریض ہے، نماز میں مسہ جائے مقعد سے باہر نکلا مگر اس کے ساتھ خون وغیرہ کچھ نہیں نکلا پھر مسہ خود بخود گم ہوگیا کیا وضو ٹوٹ گیا یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر یہ معذورین کے حکم میں نہیں ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ لعموم وینقض الوضوء علیٰ ماخرج عن السبیلین اھ۔ عالمگیری میں ہے

(۵۵) کھڑے ہو کر وضو کرنے کا حکم

سوال:۔ کیا نلکے وغیرہ پر کھڑے ہو کر وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ وضو کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اونچی جگہ پر قبلہ رو بیٹھ کر وضو کیا جائے۔

فآداب الو ضوء الجلوس فی مکان مرتفع
تحرزا عن الغسالة واستقبال القبلة

اھ (مراقی الفلاح ص ۴۳)

(۵۶) جنبیہ دودھ پلاسکتی ہے؟

سوال:۔ (۱) جنبی عورت بچے کو دودھ پلاسکتی ہے یانہیں؟
(۲) بلا عذر یا عذر میں کوئی فرق ہے یانہیں۔؟

الجواب:۔ جائز ہے پلاسکتی ہے۔

(۵۷) پاؤں دھونے سے مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو تو ان پر مسح کرلیا جائے

سوال:۔ عارضہ تنفس میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اگر (مرد یا عورت) کو پاؤں دھونے سے نزلہ میں مبتلا ہو کر تکلیف بڑھ جاتی ہو تو ایسی حالت میں اگر پاؤں پر مسح کرلیں اور باقی وضو کیا جائے صرف پاؤں پر مسح کرلیں تو شریعت میں اس کی اجازت ہے یانہیں؟

الجواب:۔ اگر تکلیف شدید ہو اور اس سے بچنے کی کوئی دوسری صورت نہ ہو تو پاؤں پر مسح کر لیا جائے اور باقی اعضاء کو حسب دستور دھولیا جائے۔ (جیسا کہ الشرح الکبیر للمدیۃ میں اس کی اجازت مترشح ہوتی ہے۔) (مفتی محمد شفیعؒ)

جواب صحیح ہے۔ اگر ٹھنڈے پانی سے نقصان ہو گرم پانی سے پاؤں دھو کر فوراً خشک کر لئے جائیں اگر کوئی ترکیب بھی نافع نہ ہو تو سردی کے اوقات میں مسح کرلیا جائے۔

(مولانا اصغر حسین صاحبؒ)

(۵۸) جو عورت غسل سے معذور ہو اس سے مباشرت کرنا

سوال:۔ ایک عورت دائم المریضہ ہے، غسل سے معذور رہتی ہے اور کمزور بہت ہے۔ غسل

سے تکلیف ہو جاتی ہے مگر خاوند ضرورتاً ہمبستر ہو گیا اور اسے کہا کہ غسل کی نیت سے تیمم کر کے نماز پڑھتی رہنا تاوقتیکہ غسل نہ کر سکو۔ تو کیا یہ جائز ہوگا؟ یعنی شوہر کا ہمبستر ہونا اور بیوی کا تیمم سے نمازیں پڑھنا؟

الجواب:۔ یہ صورت جائز ہے۔ شوہر کا ہمبستر ہونا بھی اور بیوی کے لئے تیمم سے نمازیں پڑھنا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد شفیعؒ)

(۵۹) کاغذ پر بول و براز کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔ بمبئی میں عام رواج ہے کہ مائیں چھوٹے بچوں کو کاغذ بچھا کر پیشاب پاخانے کے لئے بٹھاتی ہیں، تو اس پر پیشاب پاخانہ کرانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ مذکورہ رواج غلط ہے اور اس کا ترک کرنا ضروری ہے۔ کاغذ لکھا ہوا ہو یا کورا بہرصورت اس پر پیشاب وغیرہ ممنوع ہے، کیونکہ کاغذ حصول علم کا ذریعہ ہے اس بناء پر قابل احترام ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ جو حال پتوں کا ہے وہی حال کاغذ کا ہے۔ یعنی کاغذ بھی پتوں کی طرح چکنا ہے (نجاست دور نہیں کرے گا بلکہ اور بھی پھیلا دے گا) اور کاغذ قیمتی بھی ہے، شریعت میں اس کی حرمت بھی ہے اس لئے کہ وہ علم کا آلہ ہے۔ (شامی کتاب الطہارۃ)

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۰) انجکشن اور جونک کے ذریعے خون نکالنا ناقض وضو ہے یا نہیں؟

سوال:۔ انجکشن (کی سرنج) کے ذریعے خون نکالتے ہیں اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر نکالا ہوا خون بہہ پڑنے کی مقدار میں ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ کبیری میں ہے کہ "اگر فصد لگایا اور بہت سارا خون زخم سے نکلا اور زخم کے ظاہری حصہ کو ذرا سا بھی خون نہ لگا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ الخ" (صفحہ ۱۲۹)

پہلے زمانے میں سینگی آلہ فصد تھی آج کے جدید دور میں انجکشن اسی آلہ فصد کی بدلی ہوئی صورت ہے۔ جونک کے ذریعے خون نکالا جاتا ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے جیسا کہ کبیری اور دیگر کتب فقہ میں جونک کے لئے مذکور ہے کہ اگر اس نے اس قدر خون پیا کہ وہ بھر گئی اور اگر گر جائے

اور پھٹ جائے تو اس سے خون بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر تھوڑا سا پیا کہ جس سے اس کے پھٹنے سے خون نہ بہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ الخ (صفحہ ۱۳۴) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۱) چھوٹے بچے کی قے کا حکم

سوال:۔ چھوٹے شیر خوار بچے کی قے پاک ہے یا ناپاک؟ اگر ناپاک ہے تو غلیظہ ہے یا خفیفہ؟

الجواب:۔ چھوٹا شیر خوار بچہ یا بڑا آدمی منہ بھر تے کر دے تو وہ ناپاک ہے اور نجاست غلیظہ ہے۔ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو دھونا ضروری ہے۔ البتہ اگر منہ بھر نہ ہو، تھوڑی سی قے ہوئی جس سے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ ناپاک نہیں ہے۔ جیسا کہ ''مراقی الفلاح'' میں لکھا ہے کہ جن چیزوں کا انسانی بدن سے نکلنا وضو کو توڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔ جیسے منی، مذی، ودی، استحاضہ اور منہ بھر قے وغیرہ۔ (صفحہ ۸۳) اور جو وضو نہیں توڑتیں وہ ناپاک نہیں جیسے وہ قے جو منہ بھر نہ اور نہ بہنے والا خون صحیح قول کے مطابق پاک ہے۔ (طحطاوی علی المراقی، صفحہ ۸۳)

بہشتی زیور میں ہے کہ چھوٹا بچہ جو دودھ ڈالتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر منہ بھر نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور جب منہ بھر ہو تو نجس ہے۔ اگر بے دھوئے نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۵۱، حصہ اول) واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۲) کان آنکھ سے پانی وغیرہ کا نکلنا ناقض وضو ہے یا نہیں؟

سوال:۔ اگر کان یا آنکھ میں درد و تکلیف ہے اور اس وقت کان یا آنکھ سے مواد یا پانی نکلے اور نکل کر باہر آ جائے تو یہ ناقض وضو ہے یا نہیں؟ ایسی حالت میں نماز پڑھ لی ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اگر کان یا آنکھ میں کچھ درد یا تکلیف ہو اور اس وقت کان یا آنکھ سے مواد یا پانی خارج ہو اور ایسی جگہ تک آ جائے کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور وضو کئے بغیر نماز پڑھنا صحیح نہ ہوگا۔ پڑھی ہو تو اعادہ ضروری ہے اور اگر کچھ درد و تکلیف نہ ہو، ایسے ہی پانی نکل آئے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں لکھا ہے۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۶۳) دودھ پینے والے بچوں کے پیشاب کا حکم

سوال:۔ ہمارے یہاں عورتوں میں مشہور ہے کہ چھوٹا بچہ جو صرف دودھ پیتا ہو غذا کھانا شروع نہ کی ہو وہ بچہ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا اس کا پیشاب ناپاک نہیں یہی وجہ ہے کہ چھوٹے بچے اگر کپڑوں پر پیشاب کر دیں تو بچہ کی ماں بہن وغیرہ اس کو دھونے کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ یہ خیال بالکل غلط ہے، ایسے شیر خوار بچے کا چاہے لڑکا ہو یا لڑکی پیشاب ناپاک ہے۔ فقہاء نے اس کو نجاست غلیظہ میں شمار کیا ہے لہٰذا اگر بچہ کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کا دھونا ضروری ہے، اگر بدن پر لگ گیا ہو تو بدن بھی پاک کرنا ضروری ہے اگر کپڑا اور بدن پاک کئے بغیر نماز پڑھی جائے گی تو نماز صحیح نہ ہوگی لوٹانا ضروری ہوگا۔

درمختار میں ہے کہ وہ نجاست غلیظہ جو بہنے والی ہو اور پھیلاؤ میں ہتھیلی کی مقدار (روپے کے بڑے سکے) کی مقدار ہو معاف ہے۔ جیسے غیر ماکول اللحم حیوان کا پیشاب اگر چہ ایسے چھوٹے بچے کا پیشاب ہو جس نے کھانا شروع نہ کیا ہو الخ۔ اور مراقی الفلاح میں بھی چھوٹے بچے کے پیشاب کو جس نے کھانا شروع نہ کیا ہو چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی نجاست غلیظہ میں شمار کیا ہے۔ الخ۔ بہشتی زیور میں بھی اسے نجاست غلیظہ لکھا ہے۔ (صفحہ ا حصہ دوم)

بہر حال پیشاب سے بچنے کا بہت اہتمام کرنا چاہئے۔ احادیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ قبر کا عام عذاب پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں پیشاب سے عذاب ہونے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب سے بچو اس لئے کہ قبر کا عام عذاب اسی سے ہوتا ہے۔ (الحدیث)

اس مضمون کی احادیث مجمع الزوائد ترمذی، مشکوٰۃ طبرانی وغیرہ میں کئی احادیث آئی ہیں۔ ان تمام احادیث کو مدنظر رکھا جائے اور پاکی کا پورا اہتمام کیا جائے۔ پیشاب لگ جانے کو ہلکا سمجھنا اور اس کو دھونے کا اہتمام نہ کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ استنجاء بھی اس طرح کیا جائے کہ چھینٹے نہ اڑیں اور قطرے بدن اور کپڑوں پر نہ لگیں۔ بڑوں کو اس کا بھرپور اہتمام کرنا چاہئے اور اس بارے میں بڑی توجہ اور فکر کی ضرورت ہے۔ اسے ہلکا نہ سمجھا جائے۔ واللہ اعلم۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۶۴) انجکشن کے ذریعے عورت کے رحم میں مادہ منویہ پہنچایا تو عورت پر غسل واجب ہے یا نہیں

سوال:۔ انجکشن کے ذریعے منی فرج کے راستے سے عورت کے رحم میں پہنچائی تو کیا عورت پر غسل واجب ہوگا؟

الجواب:۔ اگر اس عمل سے شہوت پیدا ہوئی تو وجوب غسل راجح ہے اور اگر مطلقاً شہوت پیدا نہ ہوئی تو غسل واجب نہیں، کر لینے میں احتیاط ہے۔ اگر یہ عمل ڈاکٹر یا شوہر کرے تو شہوت کا گمان زیادہ ہے۔ لہذا اس صورت میں وجوب غسل کا حکم راجح ہوگا۔ (مگر ڈاکٹر سے یہ عمل کرانا قطعاً حرام ہے۔) (ملاحظہ ہو فتاویٰ رحیمیہ، صفحہ ۲۸۱/۶) بوقت ضرورت سوائے شوہر کے یہ عمل کسی سے نہ کرایا جائے۔ (کمافی الدرالمختار فی خشب، وما یصنع من نحو خشب، فی الدبر والقبل علی المختار الخ. درمختار ور دالمختار وطحطادی علی الدر، صفحہ ۱۳۹. ومراقی الفلاح مع طحطاوی، صفحہ ۵۵)

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۵) وضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا ایک نادر مسئلہ

سوال:۔ ایک عورت جب نماز شروع کرتی ہے تو عموماً آگے کی راہ سے ہوا خارج ہو جاتی ہے، اس کے لئے کیا حکم ہے وضو ٹوٹ جائے گا؟ نماز کس طرح پڑھے؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں صحیح قول کے مطابق اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ لہذا وہ اسی حالت میں نماز پڑھ سکتی ہے۔ بہشتی زیور میں ہے کہ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے، جیسا کہ کبھی بیماری میں ہو جاتا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۴۷) عالمگیری درمختار وغیرہ میں ہے آگے کے راستے سے ہوا نکلنے پر وضو نہیں ٹوٹتا، سوائے یہ کہ عورت مفضاۃ ہو (آگے پیچھے کے مقام ایک ہو گئے ہوں) تو ایسی عورت کے لئے مستحب ہے۔ الخ۔ (نواقص الوضو)

واللہ اعلم۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۶۶) بیت الخلاء کی نشست گاہ قبلہ رخ ہے یا اس کی پشت قبلہ کی طرف ہے تو اس کی درستگی ضروری ہے؟

سوال:۔ ہمارے مسافر خانہ میں جو بیت الخلاء بنے ہوئے ہیں ان میں سے بعض میں نشست گاہ ایسی بنی ہوئی ہے کہ قضاء حاجت کے لئے بیٹھنے کے وقت قبلہ کی طرف رخ ہوتا ہے اور بعض میں قبلہ کی طرف پشت ہوتی ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان نشست گاہ کو بدلنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ قضاء حاجت (پیشاب پاخانہ) کے وقت قبلہ کی طرف رخ اور پشت کرنا سخت ممنوع اور گناہ کا کام ہے۔ حدیث میں ہے:

(ترجمہ) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم استنجاء کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو، نہ پشت۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۴۲)

درمختار میں ہے۔ **کما کرہ تحریماً استقبال قبلة و استدبار ها لاجل بو ل او غائط الخ۔** (درمختار مع ردالمختار۔ صفحہ ۳۱۴)

لہٰذا مذکورہ مسافر خانہ میں جس میں استنجاء خانہ کی نشست قبلہ کی جانب ہو، بیٹھنے کے وقت چاہے چہرہ قبلہ کی طرف ہوتا ہو یا پشت دونوں سخت ممنوع اور گناہ کا کام ہے اس لئے پہلی فرصت میں ان نشستوں کو درست کرنا ضروری ہے۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۷) ریح خارج نہیں ہوئی لیکن ایسی آواز کا وہم ہوتا ہے

سوال:۔ ریح یعنی ہوا کے پیچھے سے خارج ہونے سے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر ایک شخص ایسا ہے کہ اس کی ریح تو خارج نہیں ہوئی، البتہ اوپر سے ہلکی ہلکی آواز کا وہم ہوتا ہے۔ اس طرح کے وہم سے وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ جب ہوا نکلنے کا یقین نہیں ہے تو صرف وہم ہوتے رہنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں بادی کا علاج کرے اور ریاح پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرے۔ فقط و سلام۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

باب: زخم کی پٹی، جرابوں اور خفین پر مسح کرنے کے بیان میں

(۶۸) عورتیں بھی موزوں پر مسح کر سکتی ہیں؟

سوال:۔ ہماری والدہ ماجدہ کافی معمر ہیں، سردیوں میں انہیں وضو کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ موزیں پہن لیں، تو کیا عورتیں بھی موزوں پر مسح کر سکتی ہیں؟

الجواب:۔ عورتیں بھی مسح کرنے میں مردوں کی طرح ہیں۔ (مفتی محمد انور)

(۶۹) معروف جرابوں پر مسح کا حکم

سوال:۔ بازار میں جو عام جرابیں ملتی ہیں جن کو بعض لوگ موزوں سے بھی موسوم کرتے ہیں، کیا ان پر مسح جائز ہے اور جب کہ اس دور میں حضور ﷺ والے دور کے موزے مقصود ہیں، تو کیا اب حکم کا اطلاق ان پر نہ ہوگا؟

الجواب:۔ حضور پاک ﷺ کے زمانہ مبارک کے چمڑے کے موزوں کا مقصود ہونا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مدعی کے ذمہ اس کا اثبات ہے بلکہ یہ دعویٰ غلط ہے کیونکہ بے شمار احادیث میں آپ کا موزوں پر مسح کرنا موجود ہے۔ احادیث کی کوئی کتاب باب مسح علی الخفین سے غالباً خالی نہیں ہوگی۔ بلکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اہل سنت والجماعت سے ہونے کے لئے مسح علی الخفین کے قائل ہونے کی شرط لگائی ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ قاضی خان، ج۱، ص۲۲)

www.ahlehaq.org

حضرت امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''جو مسح علی الخفین کا انکار کرے، اس پر کفر کا خوف ہے۔''

اسی طرح حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

''میں نے ستر بدری صحابہ کو دیکھا جو مسح علی الخفین جائز سمجھتے ہیں۔''

ابن عبدالبرؒ نے لکھا ہے کہ مسح علی الخفین تمام اہل بدر اہل حدیبیہ اور انصار و مہاجر اور تمام صحابہ نے کیا ہے۔ ان عبارات سے معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے صحابہؓ اور ان کے بعد تابعین رحمہم اللہ وغیرہ حضرات کا معمول مسح علی الخفین کا تھا۔ خف اصل میں چمڑے کے موزے کو کہا جاتا ہے اور جو فقہاء جرابوں پر مسح جائز قرار دیتے ہیں وہ بھی اس قسم کے جراب پر جواز مسح کے قائل ہیں جو موزوں کے حکم میں ہوتے ہیں۔ مثلاً جسے پہن کر دو تین میل جوتے کے بغیر چلا جا سکے اور وہ پھٹیں نہ۔ بغیر ربڑ وغیرہ کے باندھے وہ پنڈلی پر کھڑے رہیں، اور اگر پانی اوپر گر پڑے تو اندر داخل نہ ہو، دیکھنے سے دوسری طرف نظر نہ آئے۔ وغیر ذالک۔

بازاری جراب موزے کے حکم میں نہیں ہے، اصل یہ ہے کہ موزوں پر بھی مسح جائز نہ ہوتا کیونکہ قرآن میں غسل رجلین کا حکم ہے اور موزوں پر مسح کر لینے سے غسل رجلین حقیقتاً پایا نہیں جاتا۔ لیکن چونکہ احادیث متواترہ میں آنحضرت ﷺ کا مسح کرنا ثابت ہوتا ہے اس لئے ہم جواز مسح علی الخفین کے ہوئے ہیں۔ مسح علی الجوربین کے بارے میں اس درجہ کی روایات موجود ہیں۔ اس وجہ سے حضرت امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ بعض احادیث میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جوربین پر مسح موجود ہے تو اس کے متعلق ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ اہل علم نے ایک ضابطہ لکھا ہے:

اذاجاء الاحتمال بطل الا ستدلال

اس ضابطے کے پیش نظر یہ سمجھنا چاہے کہ ہوسکتا ہے کہ موزوں کا نام راوی نے جرابیں رکھ دیا ہو یا آپ کی جرابیں مجلد یا منعل یا موٹی ہوں۔ واللہ اعلم۔

(مفتی انور)

احکام معذور

(۷۰) طہارت کے لئے معذور ہونے کی شرائط

سوال:۔ طہارت کے بارے میں شرعی طور پر معذور کسے شمار کیا جائے گا، اس کی کیا شرائط ہیں؟
الجواب:۔ ابتداء میں معذور شرعی ہونے کے لئے یہ شرط کتب فقہ میں لکھی ہے کہ ایک نماز کا وقت اس پر ایسا گذر جائے کہ اس میں اسے اتنی سی مہلت بھی نہ ملے کہ وہ وضو کر کے بغیر اس عذر کے نماز پڑھ سکے۔ (یعنی دوران وضو اور نماز یہ عذر لاحق نہ ہو) اور اگر کسی ایک وقت بھی ایسا ہو چکا ہے کہ اس کو نماز ادا کرنے کی مہلت بغیر اس عذر کے میسر نہیں ہوئی تو یہ شخص شریعت کی نظر میں معذور ہو گیا۔ اس کے بعد پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی عذر مذکور کا وقوع کافی سمجھا جائے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۱) نماز کے وقت نکسیر جاری ہو جائے تو کیا کرے؟

سوال:۔ نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد کسی کے نکسیر جاری ہو جائے اور آخر وقت تک بند نہیں ہوئی تو نماز کس طرح پڑھے؟
الجواب:۔ اگر وقت داخل ہونے کے بعد کسی کو نکسیر کا عذر لاحق ہو جائے تو وہ انتہائی وقت تک انتظار کرے پھر بھی اگر نکسیر جاری رہے تو اسی حالت میں نماز ادا کر لے اور اگر دوسری نماز کے وقت تک بھی نکسیر جاری رہے تو نماز کا اعادہ لازم نہیں۔ (مفتی عزیز الرحمان)

(۷۲) نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ناپاکی کے اندیشے میں پاکی کا طریقہ

سوال:۔ جس شخص کو قطرہ وغیرہ آتا ہو اور وہ معذور ہو جب اس نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو کپڑا دھو لیا لیکن پھر کپڑا ناپاک ہو گیا تو دوبارہ اس کو کپڑا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟
الجوب:۔ معذور اگر ایسا ہے کہ اگر وہ کپڑے کو دھوئے تو گمان یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر نجس ہو جائے گا تو دھونے کی ضرورت نہیں، بلکہ دوسرے وقت میں دھونا ضروری ہو گا۔

www.ahlehaq.org

(۷۳) ناسور والا شخص معذور ہے یا نہیں؟

سوال:۔ جس کے کوئی ناسور ہو وہ معذور ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ ناسور اگر ہر وقت بہتا ہو تو ایسے ناسور والا معذور ہے۔ (مفتی عزیز الرحمان)

(۷۴) خروج ریح کا مرض ہو تو وہ معذور ہے یا نہیں؟

سوال:۔ کسی کو اکثر ریاح جاری رہتی ہیں اور بعض دفعہ نماز کا پورا وقت گذر جاتا ہے۔ اور اس دوران ریح بالکل نہیں آتی، کیا ایسے مریض کو معذور شرعی کہہ سکتے ہیں اور حالت ابتلاء میں ایک وضو سے اس کی نماز ادا ہو سکتی ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ ابتداء میں معذور شرعی کہلانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ تمام وقت نماز میں اس کو اتنا وقت نہ ملے کہ وضو کر کے بغیر اس عذر کے نماز پڑھ سکے تو اگر ایک بار بھی ایسا وقت آ چکا ہے کہ اس کو اتنا موقع نہیں ملا کہ پورے وقت میں بغیر اس عذر کے وضو اور نماز پوری کر سکے تو وہ معذور بن گئی۔ اب اسکو ایک وضو سے تمام وقت نماز میں فرض و نفل نماز پڑھنا درست ہے اور جب وقت نکل جائے گا تو وضو اس کا باقی نہیں رہے گا۔ پھر وہ اس وقت تک معذور رہے گی کہ پورے وقت نماز میں ایک بار بھی اس کو عذر مذکور واقع ہو جائے۔ کما قال فی الدر المختار۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۵) آنکھ کے آپریشن میں نماز پڑھنے کا حکم

سوال:۔ آنکھ بنوانے کی صورت میں طبیب کے منع کرنے کی وجہ سے اس کے بتائے ہوئے وقت تک نماز کو مؤخر کر دے یا اشارے سے نماز پڑھے اگر اشارہ کر سکے تو کیسے کرے۔ آیا سر کو سینے کی طرف تھوڑا سا جھکائے اور سجدے کے اشارے میں اس سے کچھ اور زیادہ کرے۔ بعض عبارات سے معلوم ہوتا ہے اشارے کے لئے بیٹھنے کے مشابہ ہو جائے اور "استلقاء" بظاہر ایسے چت لیٹنے کو کہتے ہیں کہ جس میں تمام جسم بستر سے ملا ہوا ہو۔

الجواب:۔ آنکھ بنوانے کی صورت میں طبیب کے منع کرنے کے بعد اشارے سے نماز پڑھے۔ نماز مؤخر کرنا درست نہیں، اور اگر مؤخر کردی تو استغفار کریں اور نماز کی قضا کریں اور اشارے سے نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹ کر سر کے نیچے تکیہ رکھ لیں تکیہ چاہے موٹا ہو یا پتلا لیکن اگر طبیب بڑے تکیہ کی اجازت دیدے تو اچھا ہے کہ اس میں رکوع وسجود کا اشارہ اچھی طرح اور آسانی سے ہوگا اور رکوع کا اشارہ سر کو سینہ کی طرف تھوڑا سا جھکانے سے ادا ہو جائے گا اور سجدے کا اشارہ اس سے کچھ زیادہ ہو۔ شامی اور درمختار میں رکوع وسجود کے اشارے کی جو تشریح ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ رکوع کے لئے تھوڑا سا سر جھکانا کافی ہے اور سجدے کے لئے اس سے کچھ زیادہ ہو۔ لیکن اگر کسی کو شبہ رہے تو اس نماز یا ان نمازوں کا اعادہ کرے جن میں شبہ رہا۔ اشارہ میں سر کا کسی قدر حرکت دینا ضروری ہے محض ٹھوڑی وغیرہ کو سینہ کی طرف مائل کرنا کافی نہیں۔ فقط (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۶) مجبور سجدہ کے لئے آگے کوئی چیز رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال:۔ مریض یا حاملہ عورت جو سجدے پر قادر نہ ہو تو آگے کوئی چیز (مثلاً ٹیبل یا تکیہ وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ یا اشارہ سے سجدہ کریں؟

الجواب:۔ جو مریض سجدہ نہ کر سکے وہ اشارہ کرے، سجدے کے لئے آگے کوئی چیز نہ رکھے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۷) ہاتھ پیر پر زخم ہو تو مسح کس طرح کرے؟

سوال:۔ کسی کے ہاتھ پیر پر زخم ہو اور پانی لگانے سے اندیشہ زخم بڑھنے کا ہو تو کس طریقہ سے مسح کریں؟ زخم کے آس پاس تو جگہ خشک رہ جاتی ہے اگر پھایہ رکھا ہوا ہے تو کیا پھایہ پر مسح کرلیں اگر اس سے پانی اندر جانے کا اندیشہ ہو تو کیا آس پاس مسح کرلیں اور اس کا کیا طریقہ ہے؟ اگر پٹی زخم سے زیادہ جگہ پر ہو تو کس طرح مسح کریں؟ اور غسل کی ضرورت میں کیا کریں؟

الجواب:۔ جب دھونے سے زخم کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح کرنا درست ہے۔ مسح

میں زخم کی جگہ پر ہاتھ پھیرنا ہوتا ہے۔ اول تو یہ حکم ہے کہ اگر بغیر پٹی اور پھایہ کے ہاتھ پھیرنے میں کوئی اندیشہ نہیں تو اس جگہ پر تر ہاتھ پھیریں، اگرچہ کچھ جگہ وہاں خشک رہ جائے اور بغیر پٹی مسح کرنے میں زخم بڑھنے کا خوف ہو تو پٹی یا پھایہ پر تر ہاتھ پھیرلیں۔ آس پاس کی جگہ خشک رہ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگرچہ زخم کی جگہ سے زیادہ ہو، تب بھی پوری پٹی پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جب غسل کی ضرورت ہو تب بھی یہی حکم ہے کہ زخم کی جگہ مسح کریں جیسے کہ اوپر لکھا گیا اور باقی بدن کو دھوئیں اور پانی بہائیں۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۸) خروج ریح اس قدر ہو کہ وضو تک کی مہلت نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال:۔ بعض مرتبہ خروج ریح اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ اطمینان سے پورا وضو بھی نہیں ہو پاتا نماز تو درکنار، اور بعض مرتبہ یوں ہوتا ہے کہ وضو بھی ہو جاتا ہے اور دو تین رکعت بھی پڑھ لیتے ہیں۔ مگر ریاح نہیں آتی، ایسی حالت میں نماز کے بارے میں شارع علیہ السلام کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اس کا حکم معذور شرعی کا حکم ہے، ہر وقت نماز کے لئے الگ وضو کرے (یعنی ظہر کے لئے وضو کرے پھر جو چاہے فرض، نفل تلاوت قرآن کرے اور ریاح بھی جاری رہے، لیکن عصر کا وقت آتے ہی وضو ختم ہو جائے گا اور عصر کے وقت کا الگ وضو ہوگا۔ پھر مغرب کے لئے پھر عشاء کے لئے) اور وظائف، تسبیح وتہلیل اور درود شریف کا ورد تو بغیر وضو بھی ہو سکتا ہے۔ فقط۔
(مفتی عزیز الرحمان)

(۷۹) رطوبت والی بواسیر کا حکم

سوال:۔ بادی بواسیر جس میں ہر وقت رساوٹ رہے اور جس کا روکنا ممکن نہ ہو ایسی صورت میں نماز کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب:۔ جب بواسیر کی رساوٹ کسی وقت بھی بند نہیں ہوتی ہو تو یہ خاتون معذور ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے وقت ایک مرتبہ وضو کرلے اور پھر اسی وضو سے اس وقت کے اندر جتنی چاہے نمازیں پڑھے۔ قرآن کی تلاوت کرے، سب درست ہوں گی اگرچہ رساوٹ جاری

رہے اور کپڑے بھی خراب ہوں۔ البتہ جب دوسری نماز کا وقت آیا تو یہ وضو کافی نہ ہوگا دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔ (جیسا کہ ہدایہ۔ درمختار وغیرہ میں تفصیل سے موجود ہے) (مفتی محمد شفیعؒ)

نجاست کا بیان

(۸۰) حیض ونفاس کے بعد کی سفیدی کپڑے یا بدن پر لگنے کا مسئلہ

سوال:۔ حیض ونفاس سے فارغ ہوکر جو سفیدی آتی ہے وہ اگر کپڑے کو یا بدن کو لگ جائے تو وہ بدن یا کپڑا پاک رہے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ رطوبت فرج خارج کی پاک ہے۔ (کمافی الدرالمختار) اور فرج داخل کی رطوبت ناپاک ہے۔ (کمافی الشامیۃ) اس لئے وہ سفید پانی اگر اندر سے آیا ہے تو وہ ناپاک ہے اور اگر درہم ہتھیلی کے اندرونی پھیلاؤ کے برابر یا اس سے زیادہ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۱) پیشاب کی چھینٹ اگر کپڑے پر پڑ جائے تو اس کپڑے سے نماز کا حکم

سوال:۔ کبھی کبھار پیشاب میں جلدی ہوتی ہے اس وجہ سے اکثر پیشاب کرنے میں ایسی چھینٹیں پائنچوں پر پڑ جاتی ہیں کہ جو معلوم نہیں ہوتیں، اس کپڑے سے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور مرض پیشاب میں جو قطرے گرتے ہیں ان سے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ایسی چھینٹیں جو باریک ہوں اور معلوم نہ ہوں معاف ہیں ان سے کپڑا اور بدن ناپاک نہیں ہوتا، ایسے کپڑے سے نماز صحیح ہے۔ اور جب قطروں کی صورت میں پیشاب گرنے سے اگر مقدار ناپاکی کی مقدار درہم سے بڑھ جائے تو کپڑے کو دھوکر اور پاک کر کے نماز پڑھے۔

(۸۲) زخم کی رطوبت بہے بغیر کپڑے کو لگ گئی تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ اگر کوئی نجاست مثلاً پیپ، خون وغیرہ کپڑے کو لگ جائے مگر مقدار درہم سے کم

لگے۔ اس طور پر کہ ابھی وہ زخم کے منہ سے بہہ کر علیحدہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ فوراً پاجامہ کو لگ گئی اور پھر پانی پڑ کر مقدار درہم سے بھی زیادہ ہوگئی تو وہ کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟ اسی طرح بدن پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب:۔ جو پیپ کہ زخم سے باہر نہیں تھی وہ ناپاک نہیں ہے اگر کپڑے یا بدن کو لگ جائے اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ ہو، کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا۔ وہ اگر پانی لگ کر اور زیادہ بھی ہوجائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ درمختار میں ہے کہ جو چیز حدث کا باعث نہیں وہ نجس نہیں اور نجاست اگر درہم سے کم بدن کو لگے اور پانی لگ کر زیادہ ہوجائے تو وہ نماز سے مانع نہیں ہے۔ کمافی الشامی۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۳) عیسائیوں کے برتن پاک ہیں یا ناپاک؟ انکے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟

سوال:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی اہل کتاب ہیں، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا جائز ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے برتن وغیرہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتے۔ اس مسئلے کا جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب:۔ نصاریٰ دراصل اہل کتاب ہیں، باقی پابندی اپنے دین کی بھی وہ کرتے ہیں یہ دوسری بات ہے۔ مگر وہ لوگ چونکہ محرمات شرعیہ اور نجس اشیاء کا استعمال کرتے ہیں، جیسے شراب اور خنزیر، اس لئے ان کے برتنوں میں ان کے ساتھ کھانا نہیں چاہئے۔ یہ خیال غلط ہے کہ نصاریٰ کا جھوٹا پاک نہیں: وسکتا ہر ایک ناپاک چیز برتن وغیرہ پاک ہو سکتے ہیں۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۴) شیر خوار بچہ کا پیشاب نجس ہے

سوال:۔ کیا شیر خوار بچہ کا پیشاب نجس (ناپاک) ہے؟

الجواب:۔ بچہ کا پیشاب نجس ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ پیشاب کی ناپاکی سے بچو۔ (الحدیث)

www.ahlehaq.org

(۸۵) جس چیز میں شراب ڈال کر اڑا دی جائے، سور کی چربی سے بنا صابن، شراب کا سرکہ وغیرہ پاک ہیں یا ناپاک؟

سوال:۔ کسی چیز میں شراب ڈال کر دھوپ میں رکھ دی گئی بعد میں اس چیز کو تیل میں ڈالا گیا۔ تو اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اسی طرح وہ دوا جس میں ڈال کر دھوپ سے اڑ وائی وہ پاک ہے یا ناپاک؟ دیگر یہ کہ سور کی چربی کسی صابن میں پڑتی ہے، اس کی نسبت کسی نے بیان کیا ہے کہ اس کے استعمال کا فتویٰ علماء دیوبند نے دیا ہے۔ یہ بات صحیح ہے یا غلط؟ ناپاک چیز جب بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے، اس کی کیا صورت ہے؟ شراب میں نمک ڈال کر سرکہ ہو جاتا ہے اس کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ حلال ہے یا ناپاک یا مکروہ ہے؟

الجواب:۔ اس تیل اور دوا کا استعمال ناجائز ہے۔ صابن کے استعمال کے متعلق درمختار اور شامی میں یہ لکھا ہے کہ ناپاک تیل اور نجس چربی اور مردار کی چربی سے جو صابن بنایا جائے وہ پاک ہے۔ انقلاب حقیقت (حقیقت بدل جانے) کی وجہ سے، جیسا کہ نمک میں اگر کوئی مردار جانور گر جائے اور نمک ہو جائے تو وہ بھی پاک ہے۔ درمختار اور شامی میں صابن کے بارے میں جو بحث کی گئی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر کی چربی کا حکم بھی یہی ہے کہ صابن بن کر پاک ہو جائے۔ (واللہ اعلم) اور یہی حکم شراب کے سرکہ بنانے میں بھی ہے کہ سرکہ بن کر انقلاب عینی ہو جاتا ہے اور شراب شراب نہیں رہتی، استعمال اس کا حلال ہے اور وہ پاک ہے۔ (کمافی الشامیۃ) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۶) کتے کے چھونے سے ہاتھ کا کیا حکم ہے

سوال:۔ کتے کو ہاتھ سے چھو کر اسی ہاتھ سے کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا عرب میں کتے کی کھال کے ڈول بنائے جاتے تھے، اور کیا جہاں کتے کے بال گرتے ہیں وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا؟

الجواب:۔ کتے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا، البتہ جو فقہاء کتے کے نجس العین ہونے کے قائل ہیں ان کے نزدیک اگر کتے کا بدن گیلا ہو تو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جائے

گا اور اگر خشک ہے تو ناپاک نہ ہوگا۔ بہرحال اس فعل سے احتراز کرنا ہی بہتر ہے۔ اسی طرح کتے کی کھال کو دباغت دے کر ڈول بنانا بھی درست ہے۔ جو حضرات نجس العین کہتے ہیں ان کے نزدیک ڈول بنانا درست نہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ خنزیر کی طرح نجس العین نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رحمت کے فرشتے وہاں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔ اس حدیث میں بالوں کے گرنے کا ذکر نہیں ہے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۷) اچار میں چوہیا گر گئی تو اچار ناپاک ہے؟

سوال:۔ ایک برتن میں تیل کا اچار تھا اور تیل برتن کے اوپر منہ تک بھرا ہوتا اس میں ایک چوہیا گر کر مر گئی تو وہ اچار ناپاک ہے یا پاک ہے؟ اگر تیل کو اوپر اوپر سے ہٹا کر پھینک دیں تو اچار کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ وہ تیل اور اچار سب ناپاک ہو گیا، کام کا نہیں رہا۔ تیل اگر جلانے کے کام کا ہو تو گھر کے چراغ میں جلا لیا جائے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۸) کتے کا لعاب ناپاک ہے اور باقی بدن نہیں، یہ کیوں؟

سوال:۔ بہشتی زیور میں یہ تحریر ہے کہ کتے کا لعاب ناپاک ہے اور کتا پورا پاک ہے، یہ کس طرح ہے؟

الجواب:۔ کتے کے بارے میں یہ قول صحیح ہے کہ وہ خنزیر کی طرح نجس العین نہیں ہے۔ اس لئے اس کے لعاب دہن کے سوا وہ پورا پاک ہے۔ بہشتی زیور کا یہ مسئلہ صحیح اور مفتی بہ ہے۔ (کما فی الدر المختار) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۹) حالت جنابت وغیرہ کا پسینہ پاک ہے

سوال:۔ گرمی کے دنوں میں اگر حالت جنابت میں پسینہ آ جائے تو اس سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ جنبی کا پسینہ ناپاک نہیں ہے اس پسینہ سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۹۰) منی کا داغ دھونے کے بعد پاک ہے

سوال:۔ اگر منی کپڑے پر گر جائے اور کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جائے مگر اس کا داغ نہ جائے تو کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر داغ اور دھبہ ختم نہ ہو تو کچھ حرج نہیں ہے، کپڑا پاک ہے۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۱) مٹی، المونیم، اسٹیل وغیرہ کے برتن دھونے سے پاک ہو جائیں گے

سوال:۔ مٹی کے یا المونیم کے برتن ناپاک ہو جائیں تو کس طرح پاک کئے جائیں؟
الجواب:۔ ایسے برتن دھونے اور مانجھنے سے پاک ہو جائیں گے۔ مٹی کے برتن تین مرتبہ دھوئے جائیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۹۲) ناپاک گھی، شہد اور تیل کے پاک کرنے کا طریقہ

سوال:۔ تیل یا گھی یا شہد میں چوہا گر کر مر گیا تو شرعاً کوئی تدبیر ایسی بھی ہے کہ جس سے یہ نجس تیل یا گھی پاک کر لیا جائے اور اس کو کھانے پینے اور سر یا بدن میں استعمال کرنا درست ہو جائے۔ اگر بعد تطہیر اس کا استعمال غیر اکل وشرب ہی میں جائز ہو تو بحوالہ تحریر فرمایا جائے اور یہ سوال پگھلے ہوئے گھی کے متعلق ہے، جمے ہوئے کے متعلق نہیں ہے؟
الجواب:۔ درمختار میں جو لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ دودھ اور شہد اور تیل تین دفعہ جوش دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ یعنی ہر ایک دفعہ اس قدر جوش دیا جائے کہ پانی جل جائے اور یہی حکم جو تیل کا ہے گھی غیر جامد کا ہے اور شامی میں ہے کہ تیل میں جوش دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہر دفعہ پانی ڈال کر اس کو خوب ہلا لیا جائے جب جب کچھ ٹھہرنے سے تیل اوپر آ جائے، اس کو علیحدہ اٹھا لیا، اسی طرح تین دفعہ کیا جائے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۳) کوا یا مرغی کا دودھ یا پانی میں چونچ ڈالنے سے ناپاک نہیں ہوتا

سوال:۔ کوا یا مرغی نے دودھ میں یا پانی میں چونچ ڈال دی تو وہ دودھ اور پانی پاک ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ وہ دودھ اور پانی پاک ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۴) جانور کا دودھ نکالتے وقت اس کا پیشاب دوذھ میں گرنے کا حکم

سوال:۔ دودھ نکالتے وقت اسی جانور کا پیشاب دودھ میں گر گیا وہ دودھ پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب:۔ وہ دودھ جس میں پیشاب گر گیا وہ ناپاک ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۹۵) چوہے کی مینگنی کا حکم

سوال:۔ چوہے کی مینگنی کی بابت مفصل احکام کیا ہیں؟ تیل یا گھی یا کسی شربت یا سرکہ دودھ وغیرہ میں اگر پائی جائے تو کس حالت میں وہ چیز ناپاک سمجھی جائے گی، پھولنے یا ریزہ ریزہ ہونے سے نجاست میں کچھ اثر بڑھے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ چوہے کی مینگنی کے بارے میں الدرالمختار میں ہے کہ چوہے کی مینگنی کا جب تک اثر ظاہر نہ ہو یعنی زیادہ نہ ہوں اور ان کا اثر کھانے میں رنگ وغیرہ پر غالب نہ ہو جائے تب تک وہ کسی چیز کو ناپاک نہیں کرتی۔ اور فتاویٰ خانیہ کے آخر میں مسائل شتیٰ میں لکھا ہے۔ مینگنی تیل پانی اور گندم وغیرہ کو ناپاک نہیں کرتی۔ للضرورۃ (ضرورت کی وجہ سے) سوائے یہ کہ اس کے ذائقہ یا رنگ میں اس کا اثر ظاہر نہ ہو۔ الخ۔ لہذا جتنی اشیاء آپ نے لکھی ہیں چوہے کی مینگنی گرنے پر پاک رہیں گی جب تک کہ وہ کثیر فاحش ہو کر ان کے رنگ یا ذائقہ کو نہ بدل دے۔ ریزہ ریزہ ہونا یا پھولنا اور نہ پھولنا سب اس بارے میں برابر ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۶) جانور کے پتے کا استعمال بطور مالش درست ہے یا نہیں؟

سوال:۔ حلال جانور کا پتہ اگر کسی دوا میں ڈالا جائے اور وہ دوا کھانے میں استعمال نہ کی جائے بلکہ بدن میں ملنے کی ہو تو جائز ہے یا نہیں؟ اس سے بدن ناپاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ ہر حیوان کی مرارت جیسے کہ پیشاب وغیرہ سب نجس ہیں تو لہذا جب پیشاب نجس ہے تو پتہ بھی نجس ہے اور اسے بطور دوا استعمال کرنا بضرورت (ضرورت کی وجہ سے) جائز ہے۔ لہذا نماز کے وقت اس کو دھولینا چاہئے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۷) جس برتن میں بچہ ناپاک ہاتھ ڈال دے اس کا حکم

سوال:۔ اگر مشاہدہ ہو کہ بچے نے پیشاب سے لتھڑا ہوا ہاتھ برتن میں ڈالا لیکن گھر کی عورتوں نے سستی سے برتن پاک نہیں کیا، اسی میں کھانا دے دیا یا ناپاک ہاتھ سے کھانا پکا کر دیا تو کثرت وقوع کی وجہ سے وہ کھانا یا اس برتن میں پانی پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جو کھانا اس برتن میں کھایا گیا یا پیا گیا، غفلت ولاعلمی میں معاف ہے۔ لیکن آئندہ اس برتن کو پاک رکھنا چاہئے یہ نہیں کہ کثرت وقوع کی بناء پر ناپاک برتن کو پاک نہ کیا جائے بلکہ پاک ضرور کرنا چاہئے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۸) شرمگاہ سے نکلنے والی رطوبت (تری) نجس ہے

سوال:۔ بوقت ہمبستری جو رطوبت عورت کے جسم مخصوص سے نکلتی ہے وہ نجس ہے یا نہیں؟ اگر نجس ہے تو غلیظہ ہے یا خفیفہ؟ نیز جس کپڑے کو وہ لگ جائے، بغیر دھوئے اس کا استعمال کیسا ہے؟

الجواب:۔ وہ رطوبت جو بوقت ہمبستری عورت کے مخصوص حصہ سے نکلے وہ نجس ہے اور نجاست غلیظہ ہے، جس کپڑے یا عضو کو وہ رطوبت لگے اس کو دھونا ضروری ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۹۹) معصوم لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں کوئی فرق نہیں؟

سوال: ۔ سنا ہے کہ معصوم لڑکے کا پیشاب کم ناپاک ہوتا ہے اور لڑکی کا زیادہ یہ فرق کیوں ہے؟
الجواب: ۔ لڑکے اور لڑکی دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور ناپاکی میں دونوں برابر ہے۔ اور جس حدیث میں (ان کے پیشاب کے دھونے میں بظاہر فرق کا ذکر ہے) اس کا مطلب ہے کہ لڑکی کے پیشاب کو خوب اچھی طرح دھویا جائے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰۰) گندے بچے کا پسینہ پاک ہے یا نہیں؟

سوال: ۔ ایک بچہ ہر وقت پیشاب کرتا ہے اور اس میں خوب لتھڑتا ہے، بار بار اس کو دھونا بچہ کو نقصان دہ ہے تو جب اس کا بدن سوکھ جائے پھر اگر پسینہ آئے تو وہ پسینہ پاک ہے یا ناپاک؟
الجواب: ۔ جب اس کے بدن پر کپڑا بھی ہو اور اس بچہ کو پسینہ آئے تو اٹھانے والے کے کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰۱) جوتے میں پیشاب لگ جائے پھر خشک ہو جائے تو پاک ہوگا یا نہیں؟

سوال: ۔ جوتا پیشاب میں تر ہو جائے اور خشک ہو جائے، دھونے کے بعد یا پہلے یا پھر دوبارہ تر ہو جائے یا بھیگے ہوئے پاؤں اس میں ڈالے جائیں تو پاؤں ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اور جوتے کی نجاست دوبارہ لوٹ آتی ہے یا نہیں اور جوتا خشک ہونے سے ایسی نجاست سے پاک ہو سکتا ہے یا نہیں؟
الجواب: ۔ اگر نجاست جسم والی ہو تو رگڑنے سے جوتا پاک ہو جائے گا اور جس کا جسم نہ ہو، جیسے پیشاب وغیرہ تو وہ دھونے سے پاک ہوگا۔ اور جب رگڑ کر پاک کیا گیا ہو تو تر ہونے کی وجہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰۲) ناپاک گوشت کو کیسے پاک کریں؟

سوال: ۔ پاک صاف گوشت اگر دم مسفوح (ذبح کے وقت نکلنے والے خون) سے آلودہ

www.ahlehaq.org

ہو جائے یا یہود ونصاریٰ کے خون آلود ہاتھ لگ جائیں (یا اور کوئی نجاست لگے) تو اس گوشت کو کس طرح پاک کر کے کھائیں؟

الجواب:۔ تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، جیسا کہ شامی میں ظہیر یہ کے حوالے سے منقول ہے کہ اگر پکنے سے پہلے گوشت کی ہانڈی میں شراب (وغیرہ) گر جائے تو گوشت تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰۳) ناپاک رومال سے پسینہ سے تر چہرہ صاف کرنے کا حکم

سوال:۔ ناپاک رومال سے اپنا منہ صاف کیا جو کہ پسینہ سے تر تھا جس کی وجہ سے رومال تر ہو گیا۔ایسی صورت میں منہ ناپاک ہو گیا یا پاک رہا؟

الجواب:۔ حلبی کبیر وغیرہ میں جو لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر رومال اس قدر تر ہو گیا ہے کہ نچوڑنے سے نچڑ جائے تو ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

نجاست اور پاکی کے مسائل

(۱۰۴) نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ کی تعریف

سوال:۔ ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ اگر تین حصے بدن کے کپڑے ناپاک ہو اور ایک حصہ پاک ہو، تب بھی نماز قبول ہو جاتی ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ جی نہیں، مسئلہ سمجھنے سمجھانے میں غلطی ہوئی ہے۔دراصل یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں۔ایک یہ کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے تو کس حد تک معاف ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ نجاست کی دو قسمیں ہیں۔غلیظہ اور خفیفہ۔

نجاست غلیظہ مثلاً آدمی کا پاخانہ، پیشاب، شراب، خون، جانوروں کا گوبر اور حرام جانوروں کا پیشاب وغیرہ یہ سب سیال ہو تو ایک روپے کے پھیلاؤ کے بقدر معاف ہے۔اور اگر گاڑھی ہو تو پانچ ماشے وزن تک معاف ہے اس سے زیادہ ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

نجاست خفیفہ، مثلاً حلال جانوروں کا پیشاب کپڑے کے چوتھائی حصے تک معاف ہے۔ چوتھائی کپڑے سے مراد کپڑے کا وہ حصہ ہے جس پر نجاست لگی ہو۔ مثلاً آستین الگ شمار ہوگی، دامن الگ شمار ہوگا۔

اور معاف ہونے کا مطلب ہے کہ اس حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔ دوبارہ لدٹانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس نجاست کا دور کرنا اور کپڑے کا پاک کرنا بہر حال ضروری ہے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کپڑا نہ ہو اور ناپاک کپڑے کو بھی پاک کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو آیا ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے یا کپڑا اتار کر برہنہ نماز پڑھے؟ اس کی تین صورتیں ہیں۔ اول یہ کہ وہ کپڑا ایک چوتھائی پاک ہے اور تین چوتھائی ناپاک ہے۔ ایسی صورت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ برہنہ ہو کر پڑھنے کی اجازت نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کپڑا چوتھائی سے کم پاک ہو، اس صورت میں اختیار ہے کہ خواہ اس ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھے یا کپڑا اتار کر بیٹھ کر رکوع کر کے سجدہ کے اشارے سے نماز پڑھے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کپڑا کل کا کل ناپاک ہے، تو اس صورت میں ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز نہ پڑھے، بلکہ کپڑا اتار کر نماز پڑھے۔ لیکن برہنہ آدمی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ رکوع سجدہ کی جگہ اشارہ کرے تاکہ جہاں تک ممکن ہو ستر چھپا سکے۔ الغرض آپ نے جو مسئلے بزرگوں سے سنا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی کے پاس کپڑا نہ ہو بلکہ صرف ایسا کپڑا ہو جس کے تین حصے ناپاک ہوں اور ایک حصہ پاک ہو تو اسی کپڑے سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۰۵) کیا واشنگ مشین سے دھلے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں؟

سوال:۔ کیا واشنگ مشین نے دھلے ہوئے ناپاک کپڑے پاک ہو جاتے ہیں اور کیا ان سے نماز ہو سکتی ہیں؟

الجواب:۔ دھلائی مشین میں صابن کے پانی میں کپڑوں کو دھویا جاتا ہے اور پھر اس پانی کو نکال کر اوپر سے نیا پانی ڈالا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کپڑوں سے صابن نکل جاتا ہے۔ اس لئے دھلائی مشین میں دھلے ہوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں۔

(۱۰۶) روئی اور فوم کا گدا پاک کرنے کا طریقہ

سوال:۔ فوم اور روئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے، اگر بستر کے طور پر استعمال کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے کیونکہ عموماً چھوٹے بچے پیشاب کر دیتے ہیں۔

الجواب:۔ ایسی چیز جس کو نچوڑ نا ممکن نہ ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھو کر رکھ دیا جائے۔ یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں اس طرح تین بار دھو لیا جائے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۰۷) چھپکلی گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

سوال:۔ عام چھپکلی پانی میں گر گئی اور پھر نکال دی گئی وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ یہ پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ (ہدایۃ ج ا، صفحہ ۲۰)

(مفتی محمد انور)

(۱۰۸) بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو پانی کا حکم

سوال:۔ اگر بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو اس کے بارے میں شرعی حکم سے مطلع فرمائیں؟

الجواب:۔ اگر علم ہو کہ بچے کا ہاتھ یقیناً پاک تھا تو بلا شبہ وضو درست ہے، اور اگر پلید ہونے کا یقین ہو تو پھر کسی بھی صورت میں درست نہیں اور اگر شک ہو تو بھی احتیاط کا تقاضا ہے کہ اس پانی سے وضو نہ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر وضو کر لیں گے تو درست ہو جائے گا جیسا کہ (فتاویٰ خانیہ، ج ا، صفحہ ۵ پر ہے)

(مفتی انور)

(۱۰۹) بالکل چھوٹے بچے کے لئے استقبال واستدبار (قبلہ کی طرف رخ یا پشت کر کے پیشاب کرنا)

سوال:۔ کیا قضاء حاجت کے وقت چھوٹے بچوں کے لئے بھی استقبال واستدبار قبلہ کا کوئی حکم ہے؟

الجواب:۔ والدہ یا جو انہیں قضاء حاجت کرائے۔ اسے حکم ہے کہ وہ اسے قبلہ رو یا مستدبر قبلہ لے کر نہ بیٹھے۔ (فتاویٰ شامی، ج۱، صفحہ ۲۵۱) (مفتی محمد انور)

(۱۱۰) ناپاکی کی حالت میں ناخن کاٹنا

سوال:۔ ناپاکی کی حالت میں اگر ناخن کاٹ لئے جائیں تو کیا جب تک وہ بڑھا کر دوبارہ نہ کاٹے جائیں پاک نہ ہو سکے گی؟

الجواب:۔ ناپاکی کی حالت میں ناخن نہیں اتارنے چاہئیں مگر یہ غلط ہے کہ جب تک ناخن نہ بڑھ جائیں آدمی پاک نہیں ہوتا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

جھوٹے پانی کے احکام

(۱۱۱) انگریز کے برتن اور جھوٹے دودھ کا حکم

سوال:۔ انگریز کے برتن کو دھو کر اس میں پانی پینا جائز ہے یا نہیں، اور اس کا بچا ہو دودھ استعمال کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الجواب:۔ اس کے برتن میں پینا جائز اور اس کے بچے ہوئے جھوٹے کا استعمال شرعاً جائز ہے۔ (مفتی عزیز الرحمان)

بشرطیکہ اس نے شراب پینے (یا کوئی اور حرام چیز مثلاً خنزیر وغیرہ کھانے کے فوراً بعد اسے نہ پیا ہو۔) اور یہی حکم اس مسلمان کے جھوٹے کا بھی ہے۔ جس نے (نعوذ باللہ) شراب پینے کے فوراً بعد پانی پیا ہو۔ (مفتی کفایت اللہ)

لیکن اگر یہ انگریز مرد ہو تو عورت کو پینا درست نہیں۔ (مفتی ظفیر)

(۱۱۲) بلی اور چوہے کا جھوٹا پاک ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بلی اور چوہے کا جھوٹا حلال ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ چوہے اور بلی کا جھوٹا پاک ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

شامی، خلاصہ عالمگیری وغیرہ میں ہے کہ ان کا جھوٹا مکروہ تنزیہی ہے۔ (مفتی ظفیر)

اور اگر چوہا نالی وغیرہ میں رہتا ہو پھر تو پینا درست نہیں ہے، کیونکہ آج کل کے چوہے گھروں میں عموماً نالی وغیرہ میں رہتے ہیں تو ناپاکی کا خدشہ یقینی ہے اور مذکورہ حکم اس وقت ہے جب چوہے کپڑوں کی جگہ یا اسٹور یا گودام وغیرہ کے ہوں۔ (مرتب)

(۱۱۳) غیر مرد کا جھوٹا پینا عورت کے لئے مکروہ ہے؟

سوال:۔ کیا کوئی شادی شدہ یا غیر شادی شدہ عورت کسی غیر محرم مرد کا جھوٹا پانی جھوٹی چائے یا جھوٹا دودھ وغیرہ پی سکتی ہے؟

الجواب:۔ اصولی بات یہ ہے کہ مسلمان کا جھوٹا پاک ہے بشرطیکہ اس نے ناپاک چیز کھا پی کر پانی یا دوسری چیز نہ پی ہو، لیکن عورت کے لئے نامحرم مرد کا جھوٹا پانی پینے میں کئی قباحتیں ہیں جس میں ایک یہ ہے کہ فتنے کا اندیشہ ہے اور اس سے ایک دوسرے کے دل میں ناپاک خیالات جنم لیتے ہیں۔ ہاں اگر ان چیزوں کا خطرہ نہ ہو اور کوئی دوسرا پانی میسر نہ ہو تو مجبوری میں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن عام حالات میں پینا پھر بھی مناسب نہیں۔ (ملخص)

مسائل استنجاء

(۱۱۴) کیا کلوخ عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے؟

سوال:۔ کلوخ (مٹی کے ڈھیلے) سے استنجاء کرنا پیشاب و پاخانہ کی جگہوں پر جس طرح

www.ahlehaq.org

مردوں کے لئے ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ کلوخ وغیرہ سے استنجا کرنا عورتوں کے لئے بھی ایسا ہی مستحب ہے جیسا کہ مردوں کے لئے ہے۔ شامی میں ہے کہ:

''میں کہتا ہوں بلکہ فتاویٰ غزنویہ میں تصریح ہے کہ عورت بھی ایسا ہی کرے گی جیسا کہ مرد استنجاء میں کرتا ہے۔ قضائے حاجت سے جب وہ فارغ ہو تو معمولی سا رُکے اور پھر آگے پیچھے کی شرمگاہوں کو ڈھیلے سے صاف کر کے پھر پانی سے استنجاء کرے۔ الخ۔''

شامی میں یہ بھی لکھا ہے، کپڑا ہو یا مٹی کا ڈھیلہ، سب برابر ہیں۔ (اس زمانے میں ٹشو پیپر کا بھی یہی حکم ہے۔ مرتب)

شامی ہی میں مرقوم ہے کہ اگر صرف پانی سے استنجاء کیا جائے تو سنت ادا ہو جائے گی مگر افضل یہ ہے کہ دونوں جمع کرے، یعنی ڈھیلے یا کپڑے (یا ٹشو) سے استنجاء کر کے پانی سے استنجاء کرے۔ الخ۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۱۵) کعبہ کی طرف رخ کر کے پیشاب پاخانہ کرنے کا حکم

سوال:۔ کعبہ کی طرف پیٹھ یا منہ کر کے پیشاب وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا مکروہ ہے، جسے ناجائز کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے واضح الفاظ میں حکم فرمایا کہ قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے قضائے حاجت نہ کی جائے۔ اور اگر کوئی بیت الخلاء اس رخ پر بنا ہو، جیسا کہ غیر مسلم ممالک میں ہو جاتا ہے تو اگر مجبوری میں وہاں کرنا پڑ جائے تو قبلہ سے منحرف ہو کر بیٹھا جائے، اگر ممکن نہ ہو سکے تو پھر تو یہ واستغفار کے ساتھ انجام دے لیا جائے۔ لیکن انحراف کا اہتمام ضروری ہے۔ (ملخص)

(۱۱۶) قطب تارے کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔ قطب تارے (شمال) کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ قطب تارے کی طرف منہ کر کے پیشاب پاخانہ کرنا درست ہے، کیونکہ یہ حکم کعبہ شریف کے لئے ہے کہ اس کی طرف قضائے حاجت میں منہ یا پیٹھ نہ ہو۔ (یہی مسئلہ سوتے

میں اس طرف پیر کرنے کا ہے) بعض لوگ غلط عقیدے کی بناء پر کہتے ہیں اس طرف قطب ہے پیر نہ کرو۔ یہ عقیدہ محض وہم اور غلط ہے۔ مرتب) (مفتی عزیز الرحمٰن)

کنوئیں کے مسائل

(۱۱۷) کنوئیں میں چھپکلی گرنے کا حکم

سوال:۔ چھپکلی میں بہنے والا خون ہے یا نہیں ؟ اور چھپکلی کے کنوئیں میں گرنے اور مرنے سڑنے سے کیا حکم کیا جائے گا؟

الجواب:۔ چھپکلی میں بہنے والا خون نہیں سمجھا گیا، البتہ اگر رنگ بدلتی ہو جیسا کہ گرگٹ، کہ اس میں بہنے والا خون ہے اس کے گرنے سے کنواں نجس ہو جائے گا، چھپکلی سے نہیں ہوگا۔ لیکن احتیاطاً بیس یا تیں ڈول نکال دیئے جائیں اگر گرگٹ پھول کے پھٹ جائے تو سارا پانی نکالا جائے۔ شامی باب المیاہ میں لکھا ہے کہ بڑی چھپکلی (گرگٹ وغیرہ) میں بہنے والا خون ہوتا ہے۔
(مفتی ظفیر۔ مفتی ظفیر الدین)

(۱۱۸) سانپ کے گرنے سے کنوئیں کا حکم

سوال:۔ سنا ہے کہ کہ اگر کنوئیں میں سانپ گر کر مر جائے تو اس سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ کیا یہ بات صحیح ہے؟

الجواب:۔ اس میں تفصیل یہ ہے کہ سانپ اگر پانی کا ہے جس میں خون نہیں ہوتا اس کے مرنے سے کنوئیں کا پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اگر سانپ جنگلی ہے اور اس میں خون ہو تو اس کے مرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ ردمختار میں ہے اور وہ مینڈک جو بری نہ ہو کہ جس میں بہنے والا خون ہو تو اس سے اصح قول کے مطابق کنواں ناپاک ہو جائے گا اور خشکی کے سانپ سے ''اگر اس میں خون ہو تو'' کنواں ناپاک ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ اگر بحری سانپ ہو تو اس سے بالکل بھی ناپاک نہ ہوگا۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۱۹) مٹکے میں چھپکلی گرنے کا حکم

سوال:۔ مٹکے (یا ناند) میں چھپکلی گر جائے تو اس سے وضو وغیرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟
الجواب:۔ چھپکلی اگر چھوٹی ہے کہ جس میں بہنے والا خون نہیں ہے جو عموماً گھروں میں ہوتی ہے اس کے گرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا (لہٰذا اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔)
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۰) پانی کا مینڈک کنوئیں میں گر کر مر جائے

سوال:۔ اگر کنوئیں میں مینڈک گر کر مر جائے اور پھول جائے اس میں بدبو بھی پیدا ہو جائے، لیکن ریزہ ریزہ نہ ہو اور وہ مینڈک بھی پانی ہی کا ہو یعنی جو اسی میں پیدا ہوتا اور پلتا ہے اور پانی میں ہی رہتا ہے۔ اس کنوئیں کا کیا حکم ہے؟
الجواب:۔ کسی کنوئیں میں اگر مینڈک پانی میں مر کر پھول جائے تو اس کا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے وضو کرنا اور پینا درست ہے اور اگر پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے تب بھی اس سے وضو کرنا درست ہے، البتہ اس کا پینا جائز نہیں ہے۔
جیسا کہ درمختار میں ہے، اگر کنوئیں میں بغیر خون والا اور پانی میں پیدا ہونے والا جانور مر جائے جیسے مچھلی، کیکڑا اور مینڈک تو اگر یہ مر کر پھٹ جائے تو اس سے وضو کرنا جائز ہے، مگر اسے پیا نہیں جائے گا اس کی حرمت کی وجہ سے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۱) کنوئیں کو پاک کرنے کیلئے مسلسل پانی نکالنا ضروری نہیں

سوال:۔ کنواں ناپاک ہونے کے بعد اس میں سے پانی مسلسل نکالا جائے یا بتدریج؟
الجواب:۔ پے در پے (مسلسل) نکالنا شرط نہیں ہے۔

(۱۲۲) بچوں کی گیند کنوئیں میں گرنے کا حکم

سوال:۔ کپڑے کی گیند (ٹینس بال وغیرہ) سے جو بچے کھیلتے ہیں وہ اکثر نالی وغیرہ میں گرتی

رہتی ہے اور نجس بھی ہو جاتی ہے اگر وہ کنوئیں میں گر گئی اور ڈوب کر نیچے بھی بیٹھ گئی تو کنواں کیسے پاک ہوگا؟

الجواب:۔ جب تک اس گیند کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو اور نجاست لگنا اس کو خاص دیکھا نہ گیا ہو اس وقت تک کنوئیں کے پانی کو ناپاک نہیں کہا جائے گا کیونکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۳) خشکی کا مینڈک اگر کنوئیں میں گر جائے

سوال:۔ مینڈک اگر کنوئیں میں گر جائے اور اس کی انگلیوں پر پردہ نہ ہو (یعنی خشکی کا ہو) تو کنواں ناپاک ہو جائے گا یا نہیں؟ اور بڑے چھوٹے مینڈک میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ مینڈک میں اگر بہنے والا خون ہو تو کنواں ناپاک ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ (ردمختار) میں ہے کہ خشکی کا مینڈک جس کا بہنے والا خون ہو یہ وہ مینڈک ہے جس کی انگلیوں پر پردہ نہیں ہوتا۔) (ردمختار، باب المیاہ) (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۱۲۴) کنوئیں میں چوزہ گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا

سوال:۔ مرغی یا چڑیا کا چوزہ جو ایک دو دن کا ہو یا مردہ ہی پیدا ہوا ہو کنوئیں کو ناپاک کر دیتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس کے گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

فتاویٰ شامی میں ہے کہ کبوتر وغیرہ گرنے سے کنوئیں سے چالیس سے لے کر ساٹھ ڈول نکالنا واجب ہے اور نجاست کا حکم دیکھنے کے وقت سے کیا جائے گا۔ (مفتی ظفیر الدین)

(۱۲۵) کنوئیں میں چوہا گر کر مر جائے اس کا حکم

سوال:۔ جس کنوئیں میں چوہا گر کر مر جائے اور اس کو نکال دیا جائے لیکن ناپاک پانی بالکل نہ نکالا جائے تو وہ کنواں ہمیشہ ناپاک رہے گا یا کچھ مدت کے بعد پاک ہو جائے گا۔ ہندوؤں کی

بعض بستیوں میں ایسا ہوتا ہے؟

الجواب:۔ بغیر پانی نکالے کنواں پاک نہیں ہوگا لیکن اگر ہندو اس کنوئیں سے پانی بھرتے رہیں تو جس وقت اندازاً اس قدر ڈول نکل جائیں جس قدر لازم تھے (بیس سے تیس ڈول) تو کنواں پاک ہو جائے گا کیونکہ وقفہ وقفہ سے بھی پانی نکل جانا طہارت کا موجب ہے پھر مسلمانوں کو بھی اس کنوئیں سے پانی بھرنا اور استعمال کرنا درست ہوگا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۶) غیر مسلم شخص کے کنوئیں میں اترنے سے کنواں ناپاک ہے

سوال:۔ اگر کوئی کافر نجس کپڑوں سمیت کنوئیں میں اتر جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اس کنوئیں کا پانی نکال دینا چاہئے پانی نکالنے کے بعد کنواں پاک ہوگا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا فتویٰ ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

شامی میں ہے کہ کافر جب کنوئیں میں گر جائے تو اس کا سارا پانی نکالا جائے گا کیونکہ کافر نجاست حقیقی یا حکمی سے خالی نہیں ہوتا۔ (مفتی ظفیر الدین)

(۱۲۷) بکری یا بلی کنوئیں میں گرے اور پیشاب کردے تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک کنوئیں میں بکری، کتا یا بلی گر گئی اور اس نے کنوئیں میں پیشاب کر دیا تو اس کنوئیں کا پانی کتنا نکالا جائے گا؟

الجواب:۔ اس کنوئیں کا سارا پانی نکالا جانا لازم ہے لیکن فقہاء نے بجائے سارا پانی نکالنے کے تین سو ڈول نکالنے کو جائز فرمایا ہے، اس لئے تین سو ڈول ہی کافی ہیں اس سے باقی پانی پاک ہو جائے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۸) کتا کنوئیں میں گرے اور زندہ نکال لیا جائے

سوال:۔ اگر کتا کنوئیں میں گر جائے اور فوراً ہی زندہ نکال لیا جائے تو کنواں کتنا پانی نکالنے سے پاک ہوگا؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ تین سوڈول نکال لئے جائیں اس سے کنواں پاک ہو جائے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۹) برتن میں پیشاب کر کے کنوئیں میں ڈال دیا

سوال:۔ ایک لڑکے نے برتن میں پیشاب کر کے کنوئیں میں ڈال دیا، کتنے ڈول نکالنے سے کنواں پاک ہوگا؟

الجواب:۔ تین سوڈال نکالنے سے کنواں اور پانی پاک ہو جائے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۳۰) مرغی کی بیٹ گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا

سوال:۔ اگر کنوئیں میں مرغی کی بیٹ یا وہ خود گر جائے تو کتنے ڈول نکالنے چاہئے؟

الجواب:۔ مرغی کی بیٹ کنوئیں میں گرنے سے تین سوڈول پانی نکالنا چاہئے اور پہلے وہ پاخانہ (بیٹ) نکالنا چاہئے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

اگر بیٹ نہ نکل سکے تو کچھ دن چھوڑ دینا چاہئے تاکہ وہ گل کر مٹی ہو جائے پھر کنواں پاک کیا جائے۔ (مفتی ظفیر الدین)

اگر مرغی گر کر مر جائے تو اور اگر زندہ نکل آئے تو احتیاطاً بیس ڈول پانی نکال دیا جائے۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۳۱) خون کا ایک قطرہ بھی کنواں ناپاک کر دیتا ہے

سوال:۔ کوئی خون آلود انسان یا جانور کنوئیں میں گر جائے تو کنوئیں کا کیا حکم ہے نیز وہ کتنا خون ہے، جس سے کنواں پاک ہو جاتا ہے؟

الجواب:۔ بہتا ہوا خون ناپاک ہے اس کا ایک قطرہ بھی کنواں نجس کر دے گا لہذا کنواں ناپاک ہے، تین سوڈول پانی نکالنے سے پاک ہوگا۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۱۳۲) بچہ کنوئیں میں گر گیا تو کیا حکم ہے

سوال:۔ ایک بچہ کنوئیں میں گر گیا اسے نکال لیا گیا تھا اس صورت میں کنواں پاک ہے یا ناپاک؟ کتنا پانی نکالا جائے گا؟

الجواب:۔ اگر بچہ زندہ نکال لیا گیا تھا تو کنواں پاک ہے۔ پانی نکالنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے کپڑے یا بدن ناپاک ہو جیسا کہ عام طور پر بچوں کے ہوتے ہیں تو تین سو ڈول نکال لئے جائیں۔ اور اگر بچہ اسی میں مر گیا تھا تو بھی تین سو ڈول نکال لئے جائیں۔ بہر حال دونوں صورتوں میں جو بھی صورت ہو تین سو ڈول نکالے جائیں۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۳۳) ثابت مینگنی نکلنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا

سوال:۔ ایک کنوئیں میں سے ثابت مینگنی نکلی اب اختلاف ہو گیا کچھ لوگ پانی کو پاک کہتے ہیں کچھ ناپاک فیصلہ فرمادیں؟

الجواب:۔ ثابت مینگنی نکلنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا یہ قول صحیح ہے۔ جیسا کہ شامی میں ہے کہ بکری، اونٹ وغیرہ کی مینگنی گر جائے تو کنوئیں سے پانی نہیں نکالا جائے گا۔ فقط (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

باب التیمّم

(۱) بخار، سخت سردی اور ٹھنڈ کی وجہ سے تیمّم جائز ہے یا نہیں؟

سوال:۔ کسی کو بخار ہو یا وہ سخت سردی اور ٹھنڈ کے علاقے میں ہو، گرم کرنے کے اسباب نہ ہوں تو ان حالت میں تیمّم جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ حالت مرض اور خوف مرض میں تیمّم کرنا جائز ہے لیکن ٹھنڈے پانی سے غسل یا وضو کرنے میں ہلاکت یا بیماری کا اندیشہ ہو تو جائز ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۲) محض وقت میں تنگی کے باعث تیمّم کرنا جائز نہیں

سوال:۔ اگر نمازی صبح کے وقت ایسے وقت سو کر اٹھے کہ اس کے مکان میں گرم پانی نہ ہو، ٹھنڈے پانی سے سردی کی وجہ سے غسل نہ کر سکے اور نہ اتنا وقت باقی ہے کہ گرم کر کے نماز اس وقت میں پڑھ سکے تو کیا (قضا کے خوف سے) تیمّم کر کے نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جب اسے اس بات کی قدرت ہے کہ گرم پانی کر سکے تو تیمّم جائز نہیں۔ نماز قضا کر کے پڑھ لے مگر غسل و وضو کر کے پڑھے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳) غسل کے بجائے تیمّم کرنا کس وقت درست ہے؟

سوال:۔ کسی کو سردی کے اثر سے نزلہ ہو جاتا ہو تو اسے سردی کے ایام میں صبح یا اور کسی ٹھنڈے

وقت میں نزلہ کے خوف سے بجائے غسل جنابت کے تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس تیمم سے نماز فجر یا اور کسی نماز کو ادا کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب: ۔ تیمم کے جواز کے لئے پانی کے استعمال سے عاجز ہونا شرط ہے خواہ پانی نہ ملنے کی صورت میں ہو یا پانی کے استعمال سے مرض کی طوالت یا بڑھنے کا خوف ہو، یا سردی کی وجہ سے ہلاکت یا بیماری کا اندیشہ ہے اور پانی گرم مل نہیں سکتا۔ لہذا اگر مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات پائی جائے تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔ اس لئے صورت مسئولہ میں ٹھنڈے پانی سے مرض کا اندیشہ ہے تو گرم پانی استعمال کرے اور اگر گرم پانی سے بھی ظن غالب کی بناء پر یا ماہر طبیب کے کہنے کے مطابق اگر مرض کا اندیشہ ہے تو تیمم جائز ہے، ورنہ نہیں۔ (کما فی الدر المختار)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴) پردہ نشین خواتین پانی کی قلت میں تیمم کرسکتی ہیں یا نہیں؟

سوال: ۔ بعض دیہات میں پانی کی بہت قلت ہے اس لئے بعض پردہ نشین و بیوہ خواتین کو بعض اوقات پانی نہیں ملتا اس لئے وہ خواتین نماز قضا کرتی رہتی ہیں کیا ان کے لئے ایسے وقت میں تیمم جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔ تیمم کی اجازت اس وقت ہے جب پانی نہ ملے۔ شہر، قصبہ اور گاؤں میں ایسی صورت بہت کم پیش آتی ہے کہ پانی نہ ملے لیکن اگر ایسا کبھی اتفاق ہو جائے تو پردہ دار عورتوں کو ملنے کی کوئی صورت نہ ہو اور وقت تنگ ہوا جارہا ہے تو وہ تیمم سے نماز پڑھ لیں قضا نہ کریں۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

اور بعد میں وضو کر کے اپنی نماز دہرالیں۔ (مفتی ظفیر الدین)

(۵) پتھر، لکڑی اور کپڑے وغیرہ پر تیمم درست ہے یا نہیں؟

سوال: ۔ لکڑی، پتھر، کپڑا، پختہ فرش یا دیوار، خشک یا سبز گھاس۔ ان میں جب کسی پر ذرا سا غبار بھی نہ ہو تو ان سے تیمم کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔ لکڑی، اور کپڑے پر بغیر غبار کے تیمم درست نہیں۔ اسی طرح گھاس سبز اور خشک

کا حکم ہے اور پتھر، دیوار، پکی پکی اینٹ اور چونا پر بلا غبار بھی تیمم کرنا درست ہے۔ لکڑی وغیرہ پر تھوڑا غبار بھی تیمم کے لئے کافی ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)
(جیسا کہ فتاویٰ شامی، غنیۃ المستملی، فتح القدیر وغیرہ میں ہے۔ مفتی ظفیر)

(۶) زخم یا پٹی پر مسح کرنا دشوار ہو تو کیا کریں؟

سوال:۔ اگر زخم یا پٹی پر مسح کرنا دشوار ہو تو کیا کرنا چاہئے؟
الجواب:۔ اگر زخم یا پٹی پر مسح نہیں ہوسکتا تو پھر تیمم کرنا درست ہے۔ کمافی الدر۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷) حالت بخار میں تیمم سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بخار کی حالت میں تیمم سے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ بخار اگر ایسا ہے کہ پانی سے مضرت اور مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا درست ہے۔ کمافی الدر المختار۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸) جنابت کے لئے کیا جانے والا تیمم کیسے ختم ہوگا؟

سوال:۔ حالت جنابت میں عذر شرعی کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہو تو کیا وہ نواقض وضو سے ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ حالت جنابت میں کسی شرعی عذر کی وجہ سے اگر تیمم کیا تو اس عذر کے ختم ہونے پر وہ تیمم بھی زائل ہو جائے گا۔ مثلاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو اگر پانی مل گیا تو تیمم بھی ختم ہو جائے گا۔ یا اگر مرض کی وجہ سے تیمم کیا تھا تو جس وقت وہ مرض زائل ہوگا اس وقت تیمم بھی ٹوٹ جائے گا۔ یا کوئی ایسی بات ہوئی جس سے غسل واجب ہوتا ہے تو اس سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔ نواقض وضو سے بالکل بھی نہیں ٹوٹے گا، یعنی اس نے مرض کی بناء پر یا پانی نہ ملنے کی بناء پر جنابت میں تیمم کیا اور وہ حدث لاحق ہوا جس سے وضو ٹوٹتا ہے تو جنابت کا تیمم اس وجہ سے نہیں

www.ahlehaq.org

ٹوٹے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹) پانی ہوتے ہوئے قرآن چھونے کے لئے تیمّم درست نہیں

سوال:۔ قرآن کریم چھونے کے لئے پانی کی موجودگی میں تیمّم درست ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ درست نہیں ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۱) شیر خوار بچے کی بیماری کے ڈر سے تیمّم کرنا

سوال:۔ ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے جو پاخانہ، پیشاب اگر ماں کے کپڑوں پر کرتا ہے۔ ماں اس خدشہ کے پیش نظر کہ میرے متواتر غسل سے بچہ علیل ہو جائے گا یا میں خود بھی بیمار ہو جاؤں گی، نہاتی نہیں ہے۔ اس حالت میں اس کے لئے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟
الجواب:۔ بار بار غسل کرنے سے عورت کو اگر اپنے یا بچے کے بیمار ہونے کا خوف ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لیا کرے۔ پھر دھوپ کے وقت یا گرم پانی سے غسل کر کے ان نمازوں کا پھر اعادہ کر لیا کرے اور تیمّم کے بعد قرآن شریف کی تلاوت بھی درست ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۱) عورت کو نہانے سے بیمار ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ شوہر کو جماع کرنے سے روک سکتی ہے یا نہیں؟

سوال:۔ زید کی صرف ایک بیوی ہے اور وہ اکثر بیمار رہتی ہے اور جب وہ غسل کرتی ہے تو کمزوری کی وجہ سے کبھی اس کو زکام ہو جاتا ہے۔ کبھی کان اور سر میں درد ہو جاتا ہے۔ اسی خوف کی وجہ سے وہ اپنے شوہر کی ہمبستری کی خواہش کو مسترد کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے زید کو گناہ کے ارتکاب کا خوف ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں زید کی بیوی تیمّم سے نماز ادا کر سکتی ہے یا نہیں اور اگر نہیں کر سکتی تو غسل کے متعلق کون سی صورت ہے جو وہ اختیار کر سکتی ہے۔ زید کی بیوی کا اس حالت میں ہمبستری سے انکار کرنا درست ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ اگر عورت کو سر دھونے سے نقصان ہوتا ہو تو وہ سر نہ دھوئے۔

ایک قول ہے کہ وہ سر پر مسح کرلے اور اپنے شوہر کو پاس آنے سے منع نہ کرے الخ۔ یعنی اگر عورت کو سر کا دھونا تکلیف دے تو وہ نہ دھوئے۔ ایک قول ہے کہ وہ مسح کرلے۔ یہی زیادہ احتیاط کا قول ہے۔

درمختار میں ایک جگہ مسح کو واجب لکھا ہے، یعنی اگر سر کے مسح سے کوئی خوف بیماری کا نہ ہو تو مسح کرے ورنہ پٹی سر پر باندھ کر اس پر مسح کرے۔ اور اپنے شوہر کو جماع سے منع نہ کرے۔ درمختار میں ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ جس کے سر میں ایسا درد ہو کہ وہ مسح بھی نہ کرسکے تو وہ تیمم کرے۔ اور فتاویٰ شامی میں اس بات کی تصریح ہے کہ تندرست آدمی کو اگر غسل سے بیمار ہونے کا غالب گمان ہو یا سابقہ تجربہ کے موافق ہو تو وہ تیمم کرسکتا ہے۔

لہذا اس صورت میں وہ عورت تیمم کرے اور شوہر کو جماع سے نہ روکے۔ تیمم کرنا اس عورت کے لئے اس وقت تک درست ہے جب تک مذکورہ عوارض لاحق ہونے کا خوف رہے پھر جب یہ خوف نہ رہے تو غسل کیا کرے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲) صرف زخم کی جگہ مسح کریں یا پورے عضو پر

سوال:۔ اگر پورے عضو پر یا اس سے کم یا زیادہ پر مثلاً پیر پر زخم ہو تو مسح پورے پیر پر کرنا چاہئے یا محض اتنی ہی جگہ پر جہاں زخم ہے؟ اگر پورے پیر پر مسح کیا تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جتنی جگہ میں زخم ہے صرف اسی پر مسح کیا جائے اور باقی عضو کو دھونا چاہئے، اور پٹی پر مسح کرتے وقت صرف پٹی پر مسح کیا جائے، باقی کو دھونا چاہئے؟

الجواب:۔ ان سب صورتوں میں مسح صرف اسی مقدار میں کرنا چاہئے جس جگہ زخم ہے اور جگہ کو دھونا چاہئے۔ لیکن اگر صحیح حصہ کو دھونے سے زخم پر پہنچتا ہو اور زخم کے لئے نقصان دہ ہو تو پورے عضو پر مسح کرنا درست ہے۔ لہذا ان لوگوں کا کہنا درست ہے جو کہتے ہیں کہ صرف زخم یا پھنسی کی جگہ کا مسح کیا جائے اور باقی حصہ کو دھویا جائے اس لئے اگر بغیر مذکورہ خوف کے پورے عضو کا مسح کرلیا گیا تو نماز نہیں ہوگی۔ پٹی پر مسح میں بے شک صرف پٹی پر ہی مسح کرنا چاہئے باقی صحیح عضو کو دھونا چاہئے لیکن اس قدر تخفیف اس میں کی گئی ہے کہ پٹی کے درمیان میں اگر کچھ جگہ کھلی ہوئی ہو تو اس پر بھی مسح کرنا درست ہے اور پٹی کے نیچے جو حصہ صحیح ہے اس پر بھی مسح درست

www.ahlehaq.org

ہے اس کے علاوہ باقی عضو کو دھونا چاہئے۔ کما فی الدر المختار۔ (مفتی عزیز الرحمان)

(۱۳) پانی نہ ملنے پر تیمّم کیوں ہے؟

سوال:۔ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرایا جاتا ہے، اس میں کیا مصلحت ہے؟

الجواب:۔ ہمارے لئے سب سے بڑی مصلحت یہی ہے کہ اللہ پاک کا حکم ہے اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔ ویسے قرآن کریم نے اس کی مصلحتوں کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی ڈالے بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کردے اور تم پر اپنی نعمت پوری کردے تاکہ تم شکر کرو۔ (سورہ مائدہ)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں مٹی کو پاک کرنے والی بنایا ہے جس طرح پانی انسانی بدن کو پاک کرنے والا ہے اسی طرح پانی پر قدرت نہ ہونے کی حالت میں مٹی سے تیمم کرنا بھی پاک کرنے والا ہے۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ اپنے ترجمہ کے فوائد میں لکھتے ہیں۔ مٹی طاہر (پاک) ہے اور بعض چیزوں کے لئے مثل پانی کے مطہر (پاک کرنے والی) بھی ہے۔ مثلاً، خف (چمڑے کا موزہ) یا تلوار، آئینہ وغیرہ اور جو نجاست زمین پر گر کر خاک ہوجاتی ہے وہ بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اور نیز ہاتھ اور چہرہ پر مٹی ملنے میں عجز بھی پورا ہے جو گناہوں سے معافی مانگنے کی اعلیٰ صورت ہے۔ سو جب مٹی ظاہری اور باطنی دونوں طرح کی نجاست کو زائل کرتی ہے تو اس لئے بوقتِ معذوری پانی کے قائم مقام کی گئی۔ اس کے سوا سہل الوصول ہو، سو زمین کا ایسا ہونا ظاہر ہے کیونکہ وہ سب جگہ موجود ہے معہذا خاک انسان کی اصل ہے اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرنے میں گناہوں اور خرابیوں سے بچاؤ ہے۔ کافر بھی آرزو کریں گے کہ کسی طرح خاک میں مل جائیں، جیسا کہ پہلی آیت میں مذکور ہے (ترجمہ شیخ الہند۔ سورہ نسا آیت ۴۳) (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۴) تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

سوال:۔ ہمارے خاندان کی اکثر خواتین تیمم کر کے نماز پڑھتی ہیں، جبکہ گھر میں پانی بھی موجود ہوتا ہے اور ان خواتین کو کوئی ایسی بیماری بھی نہیں ہے جس میں پانی سے نقصان پہنچنے کا

اندیشہ ہو۔ کیا ایسی نمازیں قبول ہوں گی ایسی نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ تیمّم کی اجازت صرف ایسی صورت میں ہے کہ پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو، جو شخص پانی استعمال کرسکتا ہے اس کا تیمم جائز نہیں، نہ اس کی نماز صحیح ہوگی اور پانی کے استعمال کی قدرت نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ پانی میسر ہی نہ آئے یہ صورت عموماً سفر میں پیش آسکتی ہے۔ پس اگر پانی ایک میل دور ہو یا کنواں تو ہو مگر کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی صورت نہیں، یا پانی پر کوئی درندہ بیٹھا ہے یا پانی پر دشمن کا قبضہ ہے اور اس کے خوف کی وجہ سے پانی تک پہنچنا ممکن نہیں تو ان تمام صورتوں میں اس شخص کو گویا پانی میسر نہیں اور وہ تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے اور وضو یا غسل سے جان کی ہلاکت کا یا کسی عضو کے تلف ہوجانے کا یا بیماری میں شدت ہوجانے کا یا بیماری کے طول پکڑ جانے کا اندیشہ ہے یا خود وضو یا غسل کرنے سے معذور ہے اور کوئی دوسرا آدمی وضو اور غسل کرانے والا موجود نہیں تو ایسا شخص تیمّم کرسکتا ہے جو خواتین ان معذوریوں کے بغیر تیمّم کرلیتی ہیں ان کا تیمّم کیسے جائز ہوسکتا ہے اور طہارت کے بغیر نماز کیسے صحیح ہوسکتی ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۵) تیمّم کرنے کا طریقہ

سوال:۔ تیمّم کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب:۔ پاک ہونے کی نیت کر کے دونوں ہاتھ پاک مٹی پر پھیر کر ان کو جھاڑ لیجئے اور اچھی طرح منہ پر مل لیجئے کہ ایک بال کی جگہ بھی خالی نہ رہے پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک مل لیجئے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۶) تیمّم مرض میں صحیح ہے کم ہمتی سے نہیں

سوال:۔ میں ٹی بی کی دائمی مریض ہوں، اگست سے لے کر اپریل مئی تک مجھے مسلسل بخار، نزلہ، زکام اور جسم میں کہیں نہ کہیں درد رہتا ہے۔ اسی تکلیف کی وجہ سے میں عصر سے عشا تک تیمّم کرتی ہوں۔ اسلامی رو سے یہ طریقہ صحیح ہے یا غلط؟ تحریر فرمائیں۔

الجواب:۔ اگر پانی نقصان دیتا ہو اور اس سے مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو آپ وضو کی جگہ تیمّم کر سکتی ہیں۔ لیکن محض کم ہمتی کی وجہ سے وضو ترک کر کے تیمم کر لینا صحیح نہیں۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۷) پانی لگنے سے مہاسوں سے خون نکلنے پر تیمّم جائز ہے؟

سوال:۔ میری عمر ۱۸ سال ہے اور میرے تمام چہرے پر مہاسے ہیں، جن میں خون اور پیپ ہے۔ جب میں وضو کرتی ہوں تو چہرے پر پانی لگنے سے مہاسے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ کیا میں ایسی حالت میں تمام اوقات میں تیمم کر کے نماز پڑھ سکتی ہوں؟

الجواب:۔ اگر تکلیف واقعی اتنی سخت ہے، جتنی آپ نے لکھی ہے اور مسح بھی نہیں کر سکتیں تو تیمّم جائز ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۸) تیمّم کن چیزوں پر کرنا جائز ہے؟

سوال:۔ تیمّم کرنا کن چیزوں سے جائز ہے؟

الجواب:۔ مٹی کی جنس سے ہر چیز مٹی، ریت، چونا وغیرہ، پچی پکی اینٹ، ان کی دیواریں وغیرہ۔ اس کے علاوہ دوسری چیزیں جن پر خوب غبار موجود ہو ان پر بھی تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

www.ahlehaq.org

کتاب الحیض (ماہواری کا بیان)

(۱) (ماہواری) حیض کی تعریف۔ اور اس کی عمر

سوال:۔ حیض کیا ہے اور کتنی عمر میں عورت کو لاحق ہوتا ہے؟

الجواب:۔ عورت کو آگے کے راستے سے جو خون ہر ماہ آتا ہے اسے حیض کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے اور پچپن برس کی عمر کے بعد کسی کو حیض نہیں آتا اس لئے نو برس سے چھوٹی لڑکی کو جو خون آئے گا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہوگا۔ اگر پچپن برس کی عمر کے بعد کسی کو خون آئے تو اگر وہ خوب سرخ ہو یا خوب کالا ہو تو وہ حیض کا خون ہے اور اگر زرد، سبز یا خاکی رنگ ہو تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے البتہ اگر عورت کو پچپن برس کی عمر سے پہلے بھی زرد سبز یا خاکی رنگ کا خون آتا تھا تو پچپن سال کی عمر کے بعد بھی اسے حیض شمار کیا جائے گا اور اگر عادت کے خلاف ایسا ہوا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

(۲) حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

سوال:۔ حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے، اس سے زیادہ یا کم کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ حیض (ماہواری) کی مدت جو شریعت میں معتبر ہے کم سے کم تین دن، تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ اگر تین دن سے کم آکر بند ہو جائے تو اس پر حیض کے احکام جاری نہ ہوں گے اسی طرح اگر دس دن سے زیادہ آجائے تو جتنا دس دن سے زائد آیا

ہے، وہ استحاضہ ہے اور اگر عادت مقرر تھی تو عادت سے جتنا زیادہ خون ہوگا وہ استحاضہ ہوگا۔
(مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۳) حیض کے رنگ کتنے ہیں؟

سوال:۔ حیض کا خون کتنے رنگ کا ہوتا ہے اور سفید رنگ کیا ہے؟
الجواب:۔ حیض کی مدت کے اندر سرخ، زرد، سبز، خاکی، گدلا (سرخی مائل سیاہ یا بالکل سیاہ رنگ کا) خون آئے تو سب حیض ہے۔ جب تک گدی (وہ کپڑا جو ان ایام میں مخصوص جگہ رکھا جاتا ہے) سفید نہ دکھلائی دے اور گدی بالکل سفید رہے جیسی رکھی تھی تو اب حیض سے پاک ہوگئی۔
(مولانا اشرف علی تھانوی)

www.ahlehaq.org

(۴) حیض کب سے شروع ہوتا ہے

سوال:۔ حیض کب سے شروع سمجھا جاتا ہے؟ آیا خون ٹپک جانا ضروری ہے؟
الجواب:۔ شرمگاہ کے سوراخ کے شروع سے اندر تک (اندام نہانی) کا حصہ فرج داخل ہے اور اس سے پہلے باہر کی کھال جو سوراخ سے علاوہ ہے فرج خارج کہلاتی ہے۔ اس فرج داخل سے خون جب باہر آجائے، چاہے فرج خارج سے باہر نہ نکلے (انگلی یا کپڑے کے داخل کرنے سے معلوم ہو جائے) تو حیض شروع ہوگیا۔ اور جس وقت سے اس کا اثر محسوس ہوگا اس وقت سے حیض کا حکم لگے گا۔ ملخص۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ و مولانا عاشق الٰہیؒ)

(۵) طہر کی تعریف اور طہر کی مدت

سوال:۔ عورت حیض سے کتنے دن پاک رہ سکتی ہے، اس کی کم از کم مدت کیا ہے؟
الجواب:۔ ایک حیض کے اختتام سے دوسرے کے شروع ہونے تک کی کم از کم مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے اگر کسی عورت کو کسی بھی وجہ سے حیض آنا بند ہو جائے تو جب تک حیض بند رہے گا وہ پاک رہے گی۔ اس لئے اگر کسی عورت کو تین دن خون آیا پھر پندرہ

دن پاک رہی اور پھر تین دن خون آیا تو یہ دونوں تین تین دن حیض کے شمار ہوں گے اور پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے (جسے طہر کہتے ہیں)۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ و مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۶) خون اگر میعاد سے کم ہو یا بڑھ جائے تو استحاضہ (ماہواری کے علاوہ خون) ہے

سوال:۔ جو خون میعاد سے بڑھ جاتا ہے اس کے احکامات کیا ہیں؟ بعض عورتوں کو کئی کئی مہینوں تک خون آتا رہتا ہے یہ کیا ہے؟

الجواب:۔ عورتوں کو معلوم ہے کہ جو خون ماہواری کا آتا ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بند ہی نہیں ہوتا اور دس دن دس رات سے بڑھ جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو کئی مہینوں تک آتا رہتا ہے جو عورتیں مسئلہ نہیں جانتیں وہ خون کے اختتام تک نہ نماز پڑھتی ہیں نہ روزے رکھتی ہیں، ان کا یہ عمل غلط ہے اور خلاف شرع ہے۔ جس طرح حدیث میں آیا ہے اس طرح کرنا لازم ہے کہ جس عورت کو برابر خون آرہا ہو بند ہی نہیں ہوتا تو یہ عورت غور کرے کہ گذشتہ ماہ میں (سب سے آخری مرتبہ) کتنے دن خون آیا پس آخری بار جتنے دن خون آیا تھا، ہر ماہ سے صرف اتنے ہی دن حیض کے ہیں اور اس سے زیادہ جو خون ہے وہ استحاضہ ہے۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۷) استحاضہ (دس دن سے زیادہ یا تین دن سے کم خون کا آنا استحاضہ کہلاتا ہے) کے دوران نماز اور وضو کس طرح سے ادا کرے؟

سوال:۔ مستحاضہ کے لئے نماز کا حکم کیا ہے؟ وہ نماز کیسے پڑھے اور وضو کب کرے کیونکہ اسے تو خون ہر وقت جاری ہے یا اسے نماز معاف ہے؟

الجواب:۔ استحاضہ والی عورت پر نماز روزہ فرض ہے۔ یہ عورت وضو کر کے کعبہ شریف کا طواف بھی کر سکتی ہے اور قرآن مجید کو چھو بھی سکتی ہے، قرآن کریم کی تلاوت بھی کر سکتی ہے۔ نماز کا وقت آجانے پر وضو کر کے نماز پڑھے، اگر خون بند نہیں ہوتا تو تب بھی وضو کر کے نماز شروع کر دے۔ (یعنی ہر نماز کے لئے الگ وضو نہیں کرے گی بلکہ پانچ وقت کی نمازوں کے لئے پانچ مرتبہ وضو کرے گی۔ فجر کے وقت آنے پر، ظہر کا وقت آنے پر۔ اور اسی ایک وضو سے مختلف عبادات تلاوت نفل وغیرہ کر سکتی ہے۔ دوسری نماز کا وقت ہوتے ہی یہ وضو ختم ہو جائے گا۔)

اگر چہ نماز پڑھنے میں کپڑے خون سے بھر جائیں اور جائے نماز پر خون لگ جائے۔

بس قاعدے کے مطابق حیض کے ایام پورے ہونے پر غسل کر لے اس کے بعد اگر خون آتا ہے تو تب اپنے آپ کو پاک سمجھے اور وضو کر کے نماز پڑھتی رہے۔ اگر خون بالکل بند نہیں ہوتا تب اس پر معذور کے احکام جاری ہوں گے۔ اگر استحاضہ کا خون ہر وقت نہیں آتا بلکہ کبھی کبھی آتا ہے اور بہت سا وقت ایسا بھی گذرتا ہے جب خون جاری نہیں ہوتا، بند رہتا ہے تو نماز کا وقت آنے پر اس وقت کا انتظار کر لے اور جب خون بند ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھ لے۔
(مفتی عاشق الہیؒ)

(۸) حیض کے دوران ایک گھنٹہ سے لیکر ایک رات یا زیادہ وقت خون بند ہوسکتا ہے

سوال:۔ عورت کو حیض کے ایام میں کبھی ایک گھنٹہ، کبھی دو گھنٹہ یا کبھی ایک رات بھی خون بند رہتا ہے، کبھی ایک دن بھی، تو اس دن کو کیا شمار کریں گے؟

الجواب:۔ حیض کے دنوں میں مسلسل خون آنا ضروری نہیں ہے بلکہ قاعدہ کے مطابق جب حیض کا خون آئے تو عادت کے ایام میں یا دس دن، دس رات کے اندر اندر بیچ میں جو ایسا وقت گذرے گا جس میں خون نہ آیا (کبھی ایک گھنٹہ کبھی دو گھنٹہ، کبھی ایک رات کبھی ایک دن) صاف رہی پھر خون آ گیا تو یہ ایک دن جو صاف رہنے کا تھا، حیض ہی میں شمار ہوگا۔ (مفتی عاشق الہیؒ)

(۹) طہر کے پندرہ دن کے بعد آ کر تین دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو استحاضہ ہے

سوال:۔ ایک عورت کو گذشتہ حیض کے بعد پندرہ دن طہر کے گذر جانے کے بعد خون آیا۔ اس نے سمجھا کہ یہ حیض ہے اور نمازیں نہ پڑھیں، پھر وہ خون تین دن تین رات سے پہلے ہی موقوف ہو گیا تو اب ان ایام کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ یہ ایام استحاضہ ہیں اور ان دنوں میں نہ پڑھی جانے والی نمازیں قضاء پڑھنا اس عورت پر فرض ہیں۔ (مفتی عاشق الہی)

(۱۰) دوران نماز حیض آ گیا، اب کیا کریں؟

سوال:۔ ایک عورت نے نماز پڑھنی شروع کی، دوران نماز حیض آ گیا تو اب وہ کیا کرے؟

الجواب:۔ اس عورت نے نماز کا وقت ہونے پر فرض نماز شروع کر دی تھی تو حیض آنے پر وہ فاسد ہوگئی اور اس عورت پر اس نماز کی قضا لازم نہ ہوگی۔ اور اگر نماز کا وقت ہو جانے پر نماز نہ پڑھی بلکہ بالکل آخر وقت میں پڑھنے لگی تھی تو حیض آنے سے یہ نماز بھی معاف ہے اس کی قضا بھی نہیں ہے۔ لیکن اگر سنت یا نفل پڑھتے ہوئے ایسا ہوا تو ان کی قضا لازم ہے۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۱۱) حیض بند ہونے پر کس وقت نماز لازم ہوگی؟

سوال:۔ ایک عورت کا حیض بند ہو گیا اور اب بہت تھوڑا وقت، موجودہ نماز کا وقت گذرنے میں باقی ہے تو عورت کیا کرے؟

الجواب:۔ اگر خون دس دن سے کم عادت پر بند ہوا اور نماز کا وقت اتنا تنگ ہے کہ وہ جلدی اور پھرتی سے غسل کر سکتی ہے اور اس کے پاس صرف اتنا وقت بچے گا کہ جس میں وہ صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کر دے اور پوری پڑھ لے۔ فجر میں اگر سورج نکل آئے تو توڑ دے اور سورج نکل آنے کے بعد لوٹا لے، لیکن اگر خون پورے دس دن پر بند ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ عورت صرف تکبیر کہہ سکتی ہے (غسل نہیں کر سکتی) تو تب بھی اس پر اس وقت کی نماز لازم ہو جائے گی۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

حیض کے متفرق مسائل

(۱) حیض والی عورت کا جسم لعاب اور جھوٹا پاک ہے

سوال:۔ حیض والی عورت کا جسم، کپڑے، اور لعاب پاک ہے یا ناپاک، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے، جس میں ہے کہ وہ اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن سے پانی پیتے اور گوشت کے ٹکڑے کو ایک ہی جگہ سے باری باری اپنے دانتوں سے توڑتے۔ (الحدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ ماہواری کے زمانے میں عورت کے ہاتھ پاؤں، منہ اور لعاب اور پہنے ہوئے کپڑے ناپاک نہیں ہوجاتے البتہ جس جگہ بدن یا کپڑے میں خون لگے گا وہ جگہ ناپاک ہوگی اسے دھولیا جائے تو پاک ہوجائے گی، اور اس عورت کا دوسری عورتوں یا اپنے بچوں اور شوہر کے پاس اٹھنا بیٹھنا منع نہیں ہوجاتا۔ اس کو ناپاک سمجھنا، اچھوت بنادینا یہود و ہنود کا دستور ہے۔
(مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۲) حیض کے زمانے میں بے تکلفی کی حد کیا ہے؟

سوال:۔ میاں بیوی کے تعلقات کی حد زمانہ حیض میں کیا ہے؟
الجواب:۔ حیض کے زمانے میں شوہر سے صحبت کرنا درست نہیں، البتہ شوہر کے ساتھ کھانا پینا، لیٹنا، پیار کرنا اور سونا درست ہے۔ لیکن ناف سے لے کر گھٹنے تک کا بدن کھولنا مناسب نہیں اور نہ ہی اس جگہ سے شوہر کو لذت حاصل کرنا جائز ہے۔ (یعنی بغیر کسی کپڑے کے حائل کئے اس حصہ کو نہ چھوئے۔) اسی طرح اس حصہ کو برہنہ دیکھنا بھی جائز نہیں۔ ساتھ سونے میں اگر شہوت کا غلبہ ہونے اور شوہر کو خود پر قابو نہ رکھنے کا گمان غالب ہو تو ساتھ سونا بھی منع اور گناہ ہے۔ کیونکہ دوران حیض جماع کرنا قرآن کی رو سے منع ہے اس لئے باوجود معلوم ہونے کے کسی نے جماع کرلیا تو سخت گناہ گار ہوگا۔ (ملخص) (مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۳) کیا دوران حیض نمازیوں کی ھیئت بنانا ضروری ہے؟

سوال:۔ کیا حائضہ عورت کو دوران حیض اوقات نماز میں نمازیوں کی سی ھیئت بنانا ضروری ہے؟
الجواب:۔ حیض والی عورت کے لئے یہ مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وہ وضو کر کے جائے نماز پر آ بیٹھے اور نماز پڑھنے وقت کی مقدار بیٹھ کر تسبیح، درود، استغفار وغیرہ پڑھتی رہے۔ تا کہ نماز کی عادت قائم رہ سکے۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

www.ahlehaq.org

(۴) حیض بند ہونے کے کتنی دیر بعد جماع کیا جا سکتا ہے؟

سوال:۔ عورت کو حیض آنا بند ہونے کے کتنی دیر بعد جماع کیا جا سکتا ہے؟

الجواب:۔ حیض اگر پورے دس دن پر بند ہو تو شوہر کو غسل سے پہلے جماع کر لینا جائز ہے، خواہ پہلی بار حیض آیا ہو یا عادت والی عورت ہو۔ مستحب بہر حال یہ ہے کہ غسل کر لینے کے بعد جماع کیا جائے۔ لیکن خون اگر دس دن سے پہلے بند ہو تو اگر عادت کے مطابق خون بند ہوا ہے تو نہانے سے پہلے جماع کرنا درست نہیں لیکن اگر عورت نے غسل کرنے میں اتنی تاخیر کر دی کہ ایک نماز کا وقت گذر گیا تو غسل سے پہلے بھی جماع کرنا جائز ہے۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۵) نفاس والی عورت کا حکم

سوال:۔ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، جماع وغیرہ کے بارے میں نفاس والی عورت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ نفاس کے زمانے میں بھی میاں بیوی والا خاص کام (صحبت) نہیں ہو سکتا اس زمانے میں وہ بھی شرعاً حرام ہے، البتہ نفاس والی عورت کے ساتھ اس کا شوہر اولاد یا دوسرے محرم کھا پی سکتے ہیں۔ اور اٹھ بیٹھ سکتے ہیں۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۶) حیض کے دوران پہنا ہوا لباس پاک ہے یا ناپاک؟

سوال:۔ حیض کے دوران پہنا ہوا سوٹ پاک ہے یا ناپاک؟ اگر اس پر داغ دھبے نہ لگے ہوں تو اسے پہن کر نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے (اور سوکھ جائے) تو اس کو (کسی لکڑی وغیرہ) سے کھرچ دے، پھر پانی سے دھودے اس کے بعد اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔ (الحدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ خون نجاست غلیظہ ہے، چاہے نفاس کا ہو یا استحاضہ کا یا بدن سے کہیں سے نکلا ہو تو کپڑا اس سے ناپاک ہو جائے گا۔ لیکن جہاں خون لگا ہے وہ جگہ ناپاک ہوگی اس جگہ کو پانی سے دھو دیا تو پاک ہو جائے گا، پورا کپڑا دھونا لازم نہیں۔ یہ سمجھ کر کہ پورا کپڑا دھونا ضروری

ہے اگر دھو دیا تو بدعت ہوگا۔ اگر خون سوکھ جائے تو پہلے کھرچ ڈالنا بہتر ہے پھر دھویا جائے۔ (اور اگر کہیں خون نہیں لگا تو کپڑا ویسے ہی پاک ہے۔) (مفتی عاشق الٰہی)

(۷) عورت ناپاکی کے ایام میں نہا سکتی ہے؟

سوال:۔ میں نے سنا ہے کہ ناپاکی کے دنوں میں نہانا نہیں چاہئے کیونکہ نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا، اگر گرمی کی وجہ سے صرف سر بھی دھولیا جائے تو سر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ کم سے کم سات دن میں ناپاکی دور ہوتی ہے اور گرمیوں میں سات دن بغیر نہائے رہنا بہت مشکل ہے۔ برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ واقعی مجبوری کے دنوں میں بالکل نہیں نہانا چاہئے؟

الجواب:۔ عورت کو ناپاکی کے ایام میں نہانے کی اجازت ہے اور یہ نہانا ٹھنڈک کے لئے ہے طہارت کے لئے نہیں۔ یہ کسی نے بالکل جھوٹ کہا کہ اس حالت میں نہانے سے جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۸) حیض سے پاک ہونے کی کوئی آیت نہیں

سوال:۔ حیض کے بعد پاک ہونے کی کیا کوئی مخصوص آیت ہے؟

الجواب:۔ نہیں۔ عورتوں میں یہ جو مشہور ہے کہ فلاں فلاں آیتیں یا کلمے پڑھنے سے عورت پاک ہوتی ہے یہ قطعاً غلط ہے۔ ناپاک آدمی پانی سے پاک ہوتا ہے آیتوں یا کلموں سے نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۹) کیا بچے کی پیدائش سے کمرہ ناپاک ہوجاتا ہے؟

سوال:۔ بچہ کی پیدائش کے بعد ماں اور بچے کو جس کمرہ یا گھر میں رکھا جاتا ہے چالیس دن بعد اس کو اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے اور اس میں رنگ و روغن کیا جاتا ہے اور جب تک ایسا نہیں کیا جاتا وہ گھر یا کمرہ ناپاک رہتا ہے، جبکہ براہ راست عورت کی ناپاکی سے گھر یا کمرہ کا تعلق بھی نہیں

ہوتا۔ آپ اس غیر اسلامی رسم کا قرآن وحدیث کی رو سے جواب عنایت فرمائیں۔
الجواب:۔ صفائی تو اچھی چیز ہے مگر گھر یا کمرہ کے ناپاک ہونے کا تصور غلط اور توہم پرستی ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۱۰) عورت کو غیر ضروری بال لوہے کی چیز سے دور کرنا پسندیدہ نہیں

سوال:۔ کیا عورتوں کو کسی لوہے کی چیز سے غیر ضروری بالوں کا دور کرنا گناہ ہے؟
الجواب:۔ غیر ضروری بالوں کے لئے عورتوں کے چونا پاؤڈر، صابن وغیرہ استعمال کرنے کا حکم ہے لوہے کا استعمال ان کے لئے پسندیدہ نہیں مگر گناہ بھی نہیں۔
(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۱) دوران حیض استعمال کئے ہوئے فرنیچر وغیرہ کا حکم

سوال:۔ ان چیزں کے پاک کرنے کے بارے میں ضرور بتائیے جن کو دوران حیض استعمال کر چکے ہیں۔ مثلاً صوفہ سیٹ، نئے کپڑے، چارپائی یا ایسی چیز جن کو پانی سے پاک نہیں کر سکتے ہیں؟
الجواب:۔ یہ چیزیں استعمال سے ناپاک نہیں ہوجاتیں جب تک نجاست نہ لگے۔
(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۱۲) کیا عورت ایام مخصوصہ میں زبانی الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے

سوال:۔ مخصوص ایام میں عورت کو اگر کچھ قرآنی آیات یاد ہوں تو کیا وہ پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ عورتوں کے مخصوص ایام میں قرآن کریم کی آیات پڑھنا جائز نہیں، البتہ بطور دعا کے الفاظ قرآن پڑھ سکتی ہے اس حالت میں حافظ کو چاہئے کہ زبان ہلائے بغیر ذہن میں پڑھتی رہے اور کوئی لفظ بھولے تو قرآن مجید کسی کپڑے کے ساتھ کھول کر دیکھ لے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۳) حیض کے دنوں میں حدیث یاد کرنا اور قرآن کا ترجمہ پڑھنا

سوال:۔ میں ریاض الصالحین عربی جلد اول کی حدیث پڑھتی اور یاد کرتی ہوں۔ کیا میں خاص ایام میں بھی ان عربی احادیث کو پڑھ اور یاد کر سکتی ہوں؟ نیز قرآن کا ترجمہ بغیر عربی پڑھے بغیر ہاتھ لگائے صرف اردو ترجمہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہوں اور ان کو خاص ایام میں یاد کر سکتی ہوں؟

الجواب:۔ دونوں مسئلوں میں اجازت ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۴) عورت سر سے اکھڑے ہوئے بالوں کیا کرے

سوال:۔ جب عورت سر میں کنگھا کرتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں کہ سر کے بال پھینکنا نہیں چاہئے، ان کو اکٹھا کر کے قبرستان میں دبا دینا چاہئے؟ کیا یہ بات درست ہے؟

الجواب:۔ عورتوں کے سر کے بال بھی ستر میں داخل ہیں اور جو بال ستر میں آجاتے ہیں ان کا دیکھنا بھی نامحرم کو جائز نہیں، اس لئے ان بالوں کو پھینکنا نہیں چاہئے بلکہ کسی جگہ دبا دینا چاہئے۔
(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۵) حیض ونفاس میں دم کرانا

سوال:۔ حیض ونفاس والی عورت پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)

(۱۶) ایام عادت کے بعد خون آنا

سوال:۔ ایک عورت کی مستقل عادت ہے کہ ہر مہینہ میں پانچ روز حیض آتا ہے، کبھی کبھی چھٹے دن بھی آجاتا ہے، کبھی کبھی تو یہاں تک نوبت آجاتی ہے کہ نہادھو کر دو تین نماز پڑھتی ہے پھر خون آجاتا ہے۔ اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب:۔ پانچ دن کے بعد جب خون بند ہو جائے تو نماز کے آخر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھ لے۔ اگر خون آجائے تو نماز چھوڑ دے۔ (مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)

(۱۷) پہلی مرتبہ خون دیکھنے والی عورت ایک دو دن خون دیکھے پاک ہو جائے، پھر خون آ جائے

سوال:۔ ایک لڑکی کو پہلی مرتبہ خون آیا ہے ایک دو دن آ کر بند ہو گیا پھر پندرہ دن پاک رہی پھر ایک دو دن خون آ گیا۔ یہ خون کیا کہلائے گا؟

الجواب:۔ خون کے یہ ایام استحاضہ ہیں۔ پندرہ دن کے فاصلے کی وجہ سے دونوں خون علیحدہ ہیں اور تین دن سے کم ہونے کی بنا، پر یہ دونوں خون حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہیں۔ لہذا یہ لڑکی ابھی حائضہ نہیں بنی۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۱۸) پانچ دن خون پھر تیرہ دن پاکی پھر خون کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔ پہلی مرتبہ خون دیکھنے والی لڑکی نے پانچ دن خون دیکھا، پھر تیرہ دن پاک رہی اس کے بعد پھر خون آ گیا تو اب اس خون کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اس صورت میں شروع کے دس دن حیض ہیں، پاکی کے بعد آنے والا خون استحاضہ ہے اور بیچ میں پاکی کے سات دن پاکی اور پہلے پانچ دن حیض میں شامل ہوں گے اور یہ حیض حکمی ہوگا۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

لیکن اگر عورت کو مسلسل خون جاری رہے اور بیچ میں پاکی کا وقفہ نہ آئے تو ہر ماہ شروع کے دس دن حیض اور بیس دن استحاضہ شمار ہوں گے۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۱۹) ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا غسل کرے یا نہیں؟

سوال:۔ ایک عورت کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو اب نہانا اس پر واجب ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں نہانا واجب نہیں، وضو کر کے نماز پڑھ لے، البتہ نماز کے آخر وقت تک انتظار کر لینا مستحب ہے۔

(مولانا اشرف علی تھانویؒ)

www.ahlehaq.org

(۲۰) ایام عادت (عادت کے دن) سے پہلے خون آ جانے کا حکم

سوال:۔ ایک عورت کو ایام عادت سے چار دن پہلے خون آ گیا اور تقریباً گیارہ دن جاری رہا، پھر پاکی کا زمانہ آ گیا اس۔ خون کا شرعی حکم کیا ہے؟ عادت اس کی سات دن کی ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ صورت میں ایام عادت سے پہلے آنے والا خون استحاضہ ہے، اس لئے استحاضہ کے دنوں کی نمازیں اور روزے قضا کرے گی۔

(۲۱) ایام عادت کے ایک دو دن گزرنے کا بعد خون کا حکم

سوال:۔ ایک عورت کو ایام عادت کے تین دن گذرنے کے بعد خون آیا، عادت سات دن کی تھی، مگر بارہ دن خون آتا رہا ایسی صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ مذکورہ صورت میں شروع کے چار دن حیض کے ہیں اور باقی استحاضہ کے ہیں اور اس صورت میں عورت کی عادت بدل چکی ہے، لہٰذا اگلے ماہ بھی اسی طریقے سے چار دن خون آنے پر عادتِ جدید مستحکم ہو جائے گی، اس لئے استحاضہ کے ایام کی نمازیں قضاء پڑھے گی۔

www.ahlehaq.org

(۲۲) عادت سے زائد خون آیا، دس دن سے بڑھ گیا

سوال:۔ ایک عورت کی تین دن خون آنے کی عادت ہے لیکن ایک مہینہ میں ایسا ہوا ہے کہ تین دن کے بعد بھی خون آتا رہا، اب اگر وہ دس دن پورے ہو کر بند ہو یا گیارہ دن پر بند ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اگر یہ خون دس دن پورے ہونے پر یا کم پر بند ہو جائے تو سمجھیں گے کہ عادت بدل گئی، لہٰذا ان دنوں کی نمازیں معاف ہیں، کوئی قضاء وغیرہ نہیں پڑھے گی اور یہ سب دن حیض شمار ہوں گے۔ لیکن اگر گیارہ دن پر یا زیادہ پر بند ہوا تو وہی عادت کے تین دن حیض ہوں گے باقی استحاضہ ہوں گے۔ اس لئے گیارھویں دن نہا لے اور بقیہ سات دن کی نمازیں قضاء پڑھ لے۔

(مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۲۳) عادت سے پہلے خون بند ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک عورت کی عادت سات دن خون کی تھی، لیکن اسے چھ دن خون آ کر بند ہو گیا اس کے بعد نہ آیا تو ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟

الجواب:۔ مذکورہ صورت میں اگر خون بند ہو گیا ہے تو اسے غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے، کیونکہ وہ بظاہر پاک ہو چکی ہے۔ لیکن عادت کے سات دن پورے ہونے تک اس سے ہمبستری کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ خون آ جائے۔ (اور ہمبستری دوران حیض واقع ہو جائے۔) (مفتی عاشق الٰہیؒ)

www.ahlehaq.org

(۲۴) نفاس میں جس رنگ کا بھی خون آئے وہ نفاس ہو گا

سوال:۔ ایک عورت کو بارہ روز نفاس آ کر سفید پانی آ گیا، بعد میں پھر خون آ گیا اس خون کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ مدت نفاس یعنی چالیس روز کے اندر اندر جو خون آئے گا وہ نفاس ہو گا اور جو درمیان میں دن خالی گذریں گے وہ بھی نفاس میں شمار ہوں گے۔ کمافی الھدایہ وشرح الوقایہ۔

(مفتی محمد شفیعؒ)

(۲۵) حائضہ کو عادت کے خلاف خون آنے کا حکم

سوال:۔ ایک عورت کو حیض میں پانچ دن خون کی عادت تھی بعد میں کبھی دس دن خون آتا ہے کبھی گیارہ دن، تو یہ عورت پانچ دن کے بعد حائضہ ہے یا پاک ہے؟

الجواب:۔ اگر دس دن کے اندر اندر خون آیا ہے تو یہ سب کا سب حیض شمار ہو گا، لیکن اگر دس دن سے آگے بڑھ گیا تو صورت مذکورہ میں پانچ دن حیض اور باقی استحاضہ شمار ہو گا۔ (کمافی الھدایہ وشرح الوقایہ)

(مفتی محمد شفیعؒ)

(۲۶) حالت حیض ونفاس میں جماع کرنے سے کفارہ لازم ہے یانہیں؟

سوال:۔ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے حالت حیض یا نفاس میں جماع کرے تو اس پر کفارہ لازم ہے یانہیں؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ حالت حیض ونفاس میں اپنی زوجہ سے وطی کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، اس فعل پر توبہ کرنا ضروری ہے اور ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا مستحب ہے ایک دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کے برابر ہوتا ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۲۷) حیض کے بعد غسل سے پہلے جماع کرنے سے کفارہ ہے یانہیں؟

سوال:۔ عورت جس وقت حیض سے فارغ ہو جائے تو غسل سے پہلے جماع جائز ہے یانہیں؟ اور اگر کسی نے کرلیا تو کفارہ واجب ہے یانہیں؟

الجواب:۔ اگر حیض دس دن میں جا کر ختم ہوا ہے جو کہ اس کی شرعی اکثر مدت ہے تو غسل سے پہلے جماع کرنا درست ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد کیا جائے۔ (کمافی الدر المختار) اور اگر دس دن سے کم مگر عادت کے مطابق مثلاً چھ سات دن میں حیض بند ہوا تو جماع اس وقت درست ہے کہ یا تو غسل کرلے یا پھر اتنا وقت گذر جائے کہ اس میں غسل کر کے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکے یا یوں کہا جائے کہ نماز کا وقت حیض بند ہونے کے بعد گذر جائے اور وہ نماز عورت کے ذمہ لازم ہو جائے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۲۸) عورت حالت حیض ونفاس میں تسبیح پڑھ سکتی ہے؟

سوال:۔ عورتوں کو حالت حیض ونفاس میں وضو کر کے دلائل الخیرات، حزب الاعظم وغیرہ اور دیگر اوراد وظائف مثلاً تسبیح فاطمی وغیرہ پڑھنا جائز ہے یانہیں؟ اور ان میں آیات قرآنیہ کو چھوڑ دے اور انہیں نہ پڑھے؟

الجواب:۔ وظیفہ مذکورہ اور تسبیح وتہلیل جائز ہے، آیات قرآنیہ کا بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے۔ (جیسا کہ درمختار میں حائضہ اور جنبی کے لئے دعا پڑھنا، انہیں چھونا جائز لکھا ہے اور شامیہ میں

سورہ فاتحہ کو دعا کے طور پر پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۲۹) حیض میں اختلال ہو تو حیض کتنے دن شمار ہوگا؟

سوال:۔ ایک عورت کو ہمیشہ پانچ دن حیض آتا ہے، چند ماہ سے اختلال پیدا ہوا، کبھی ایک قطرہ ظاہر ہوا اور چار روز بند رہا، پانچویں روز کچھ ظاہر ہوا پھر بند رہا یا برابر آتا رہا، یا ایک روز ہو کر سات آٹھ روز کے بعد پھر متواتر پانچ دن خون جاری رہا، اس صورت میں حیض کتنے دن شمار ہوگا؟

الجواب:۔ اگر دس دن سے زیادہ تک ایسی حالت رہے تو اس کے مطابق پرانی عادت کے پانچ دن حیض کے اور باقی دن استحاضہ کے شمار کرنے چاہئیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۰) دس دن سے زیادہ حیض آیا، عادت بھول گئی

سوال:۔ کسی عورت کو دس دن سے زیادہ خون آیا اور پچھلی عادت کو بھول گئی تو اب حیض کے دن کتنے شمار کرے؟

الجواب:۔ دس دن حیض کے شمار کرے اور باقی استحاضہ ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۱) قرآن کی معلّمہ حیض کے دوران کیسے پڑھائے؟

سوال:۔ میں ایک معلّمہ ہوں، خاص ایام میں پڑھاتے وقت بڑی مشکل ہوتی ہے۔ بعض بڑی بچیوں سے سننے اور سبق دینے کا کہہ دیتی ہوں۔ ایک مفتی صاحب نے مسئلہ بتایا ہے کہ بچوں کو رواں پڑھاتے وقت پوری آیت کے بجائے ایک ایک کلمہ کر کے پڑھا دوں اور ہجے بھی کرا سکتی ہوں، کیا دو کلموں کے درمیان وقف کر کے پڑھا سکتی ہوں؟

الجواب:۔ ہجے کرانا درست ہے، مکروہ بالکل بھی نہیں ہے۔ انہوں نے جو مسئلہ بتایا ہے بالکل درست ہے۔ ملخص۔

(مفتی عاشق الٰہی۔ مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۲) حیض ونفاس وحالت جنب میں مسجد میں دخول کا حکم؟

سوال:۔ حیض ونفاس کے دوران عورت مسجد میں داخل ہوسکتی ہے یا نہیں؟ طواف کے لئے بیت اللہ میں جاسکتی ہے یا نہیں؟ اسی طرح روضہ اقدس پر سلام پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ حیض ونفاس اور جنب کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، اسی لئے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے اندر بھی نہیں جاسکتی۔ اسی طرح طواف بھی نہیں کرسکتی، البتہ مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوئے بغیر صلوٰۃ وسلام پڑھ سکتی ہے۔

(۳۳) حالت حیض میں اعتکاف نہیں ہوسکتا

سوال:۔ حالت حیض میں اعتکاف کرنے کا کیا حکم ہے، اگر دوران اعتکاف حیض آجائے تو کیا کریں؟

الجواب:۔ حالت حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں، اگر دوران اعتکاف حیض آگیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ بعد میں صرف اسی دن کی قضا کرے گی جس دن اعتکاف ٹوٹا تھا۔
(مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۳۴) روزے کے دوران حیض آجائے تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ ایک عورت کو روزے کے دوران حیض آجائے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ روزے کے دوران حیض آجائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، روزہ چاہے نفلی ہو یا فرض، دونوں کی قضا لازم ہے۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۳۵) رمضان میں دن کے وقت پاک ہوجانے کا حکم

سوال:۔ ایک حائضہ عورت رمضان میں دن کے وقت پاک ہوئی، اس کے لئے روزے کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اگر دن کے وقت پاک ہوئی ہے تو پاک ہونے کے بعد کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے، روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے اور اس دن کے روزے کی قضا بھی لازم ہوگی۔
(مولانا اشرف علی تھانوی)

(۳۶) حائضہ عورت یا نفاس والی عورت رمضان میں علی الصبح پاک ہو جائے

سوال:۔ عورت حیض یا نفاس سے عین صبح صادق کے وقت پاک ہو جائے تو اب اس کے لئے روزہ رکھنے کی بابت کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اگر رات کو پاک ہوئی اور حیض میں پورے دس دن اور نفاس کے پورے چالیس دن خون آیا ہو تو ایسی صورت میں اگر اتنا سا وقت بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر بھی نہ کہہ سکے تب بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔ اور اگر حیض و نفاس کی اکثر مدت سے پہلے ہی پاک ہو گئی تو اگر اتنا وقت ہو کہ پھرتی سے غسل کر لے گی مگر اس کے بعد ایک مرتبہ اللہ اکبر نہ کہہ سکے گی تب بھی روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اگر غسل نہ کیا تو تب بھی یہی حکم ہے کہ روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لے بعد میں غسل کر لے۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ)

اگر اس سے بھی کم وقت ہو کہ وہ غسل نہ کر سکے تو اس دن کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن روزے داروں کی طرح رہے اور روزے کی قضا بھی کرے گی۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۳۷) حیض و نفاس میں سجدہ تلاوت سننے سے واجب نہیں

سوال:۔ حیض و نفاس کے دران اگر عورت سجدہ کی آیت سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟ نیز وہ سجدہ شکر ادا کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اسی عورت پر سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا، حتیٰ کہ اگر خود پڑھ بھی لے تب بھی واجب نہیں۔ اور سجدہ شکر بھی نہیں کر سکتی۔ البتہ اگر جنابت کی حالت میں سن لے تو غسل کے بعد سجدہ کرنا واجب ہے۔

(مفتی عاشق الٰہیؒ)

www.ahlehaq.org

(۳۸) حج کے راستے میں یا دوران طواف حیض آ جانے کا حکم

سوال:۔ حج کو جاتے ہوئے راستے میں یا طواف کے دوران حیض آ جائے تو کیا کرے؟

الجواب:۔ اگر حج کو جاتے ہوئے یا راستے میں حیض آ گیا تو اسی حالت میں احرام باندھ لے، اگر میسر ہو تو صفائی کے لئے غسل کر کے احرام باندھے اور طواف کے دوران حیض آ جائے تو فوراً مسجد سے باہر آ جانا ضروری ہے۔ اس حالت میں طواف پورا نہیں ہو سکتا، مسجد میں حالت حیض میں رکے رہنا گناہ ہے۔ اگر طواف کے چار چکر ہو گئے ہیں تو طواف ادا سمجھا جائے اور باقی طوافوں کا صدقہ دے دیں۔ اگر چار سے کم ہوئے تو طواف ادا نہیں ہوا، پاک ہونے کے بعد قضا کی جائے گی۔ طواف کا صدقہ یہ ہے کہ ہر چکر کے بدلے گندم یا ساڑھے تین کلو جو یا اس کی قیمت فقراء کو دی جائے۔ (مفتی عاشق الٰہی)

(۳۹) حالت حیض میں حج کے کون سے افعال ادا کر سکتی ہے کونسے نہیں؟

سوال:۔ عورت حالت حیض میں کون سے افعال حج ادا کر سکتی ہے کون سے نہیں کر سکتی؟ اجمالی طور پر بیان کر دیں۔

الجواب:۔ حج میں صرف ایک فعل (طواف) ہے جو حیض و نفاس کی حالت میں ادا نہیں ہو سکتا، باقی دوسرے احکام جو عرفات، مزدلفہ، اور منیٰ میں ادا کئے جاتے ہیں ان کے لئے پاک ہونا شرط نہیں ہیں اور وہ حالت حیض و نفاس میں اور جنابت میں اور بے وضو بھی ادا ہو سکتے ہیں۔
(مفتی عاشق الٰہی)

(۴۰) طواف قدوم اور طواف زیارت کا حالت حیض میں حکم

سوال:۔ طواف قدوم اور طواف زیارت حالت حیض میں ادا نہیں ہو سکتے تو عورت ان کے لئے کیا کرے؟

الجواب:۔ اگر عورت حالت حیض میں مکہ معظّمہ پہنچ جائے تو طواف قدوم نہ کرے بلکہ پاک ہونے کے بعد تک انتظار کر لے، لیکن اگر پاک ہونے سے پہلے حج کے افعال شروع ہو جائیں تو

طواف قدوم معاف ہے۔
طواف زیارت دس، گیارہ، بارہ، ان تین تاریخوں میں کرنا ضروری ہے۔ طواف زیارت فرض ہے جو کہ کرنا ضروری ہے، لیکن اگر عورت ان تاریخوں میں حائضہ ہو تو حیض ونفاس سے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرلے، اس تاخیر سے اس پر کوئی دم بھی واجب نہ ہوگا۔ اگر طواف وداع میں حالت حیض ہو اور آنے کا وقت ہو جائے تو بغیر طواف وداع کے ہی واپس وطن روانہ ہو جائے، طواف وداع اس صورت میں معاف ہو جائے گا۔ (مفتی عاشق الٰہی)

نفاس (بچے کی ولادت کے بعد آنے والا خون) کے احکام

(۱) نفاس کی کم از کم اور اکثر مدت کیا ہے؟

سوال:۔ نفاس جو کہ ولادت کے بعد عورت کو خون آتا ہے اس کی کم از کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

الجواب:۔ نفاس کی کم از کم کوئی مدت نہیں، البتہ (ابوداؤد اور ترمذی کی) روایت میں اس کی اکثر مدت چالیس دن بتائی گئی ہے۔ چالیس دن میں جب بھی خون بند ہو جائے۔ چاہے ایک دن آکر ہی بند ہو تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے، اور اگر چالیس دن تک نفاس بند نہ ہو بلکہ خون جاری رہے تب بھی غسل کر کے نماز پڑھتی رہے، کیونکہ اس پر پاک عورت کے احکامات جاری ہو گئے۔ خون جاری رہنے کی صورت میں ہر نماز کے وقت پر وضو کر کے نماز پڑھے گی۔

بعض عورتوں میں یہ دستور ہے کہ خواہ مخواہ چالیس دن تک نماز روزے سے رکی رہتی ہیں اگرچہ خون آنا بند ہو چکا ہو۔ یہ عمل غلط اور خلاف شرع ہے۔

اس میں بھی پہلی مرتبہ اور عادت سابقہ کا خیال رکھنا ضروری ہے لہذا پچھلی مرتبہ جتنے دن خون آیا تھا اس مرتبہ بھی اتنے ہی دن خون نفاس کا مانا جائے گا باقی وہ پاکی کے ایام سمجھتے ہوئے خون کو استحاضہ کہیں گے۔ (مفتی عاشق الٰہی ومولانا اشرف علی تھانوی)

اور اگر دوران حمل خون آئے تو وہ استحاضہ ہے۔

(۲) ولادت کے بعد خون آئے ہی نہیں تو کیا کرے؟

سوال:۔ اگر کسی عورت کو ولادت کے بعد خون آئے ہی نہیں تو کیا کرے؟
الجواب:۔ اگر عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد خون آئے ہی نہیں تو وہ بچہ کی ولادت کے بعد ہی سے غسل کر لے، نماز پڑھ لے۔ لیکن اگر غسل کرنے سے بیمار ہونے کا اندیشہ ہو یا اس سے جان جانے کا خوف ہو تو اور گرم پانی سے بھی کام نہ بنے تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور جب نقصان کا اندیشہ ختم ہو جائے تو غسل کر لے اور پھر اگر ولادت کے بعد سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے، ورنہ لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے۔
(مفتی عاشق الٰہیؒ و مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۳) حمل گرنے کی صورت میں آنے والے خون کا حکم

سوال:۔ اگر کسی کا حمل گر گیا تو اس کے بعد جو خون آئے گا، وہ نفاس کہلائے گا یا نہیں؟
الجواب:۔ حمل گرنے کی صورت میں اگر بچے کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو گرنے کے بعد جو خون آئے گا وہ نفاس ہے، اور اگر بچہ بالکل نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو یہ نفاس نہیں تو اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہوگا اگر حیض نہ بن سکے تو مثلاً تین دن سے کم آئے یا پاکی کا زمانہ ابھی پورے پندرہ دن نہیں ہوا تو وہ استحاضہ ہے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)
اسے بعض صورتوں میں استحاضہ اور بعض صورتوں حیض کہہ سکتے ہیں ضرورت کے وقت کسی عالم سے مسئلہ دریافت کرالیں۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۴) جڑواں بچوں کو پیدائش پر خون کا حکم

سوال:۔ جڑواں بچوں کی پیدائش پر خون آنے کا کیا حکم ہے؟
الجواب:۔ ایک عورت کے دو بچے ایک حمل سے ہوئے اگر ان کی پیدائش کے درمیان ایک گھنٹہ دو گھنٹہ یا ایک دن سے زیادہ (چھ ماہ سے کم) وقفہ ہو تو پہلے بچے کی پیدائش سے ہی نفاس کا خون مانا جائے گا۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۵) بچہ پورا نہ نکلا اور اس وقت خون کا حکم

سوال:۔ بچہ پورا نہ نکلا ہو تو اس وقت جو خون ہے کیا وہ استحاضہ ہے؟ ایسے وقت میں نماز معاف ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آنے پر خون آیا تو وہ نفاس ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا ہو تو وہ خون استحاضہ کا ہے۔ اور ایسے وقت میں اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو اس وقت نماز نہ پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی، ممکن نہ ہو تو اشارہ سے پڑھ لے، مگر قضا نہ کرے۔ لیکن اگر نماز پڑھنے سے بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز نہ پڑھے۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

www.ahlehaq.org

(۶) سیلان رحم (لیکوریا) کا پانی پاک ہے یا ناپاک؟

سوال:۔ بعض عورتوں کو آگے کی راہ سے بیماری کے باعث پانی کی طرح رطوبت بہتی رہتی ہے، اُس کا کیا حکم ہے یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب:۔ یہ رطوبت سیلان رحم (لیکوریا) کی ہے، عورت کی شرمگاہ کے اندر سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ نجس ہوتی ہے، لہٰذا یہ بھی ناپاک ہے۔ اس لئے جس جسم یا کپڑے پر لگ جائے وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔ اگر وہ رطوبت ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر کپڑے یا جسم پر لگی ہو تو اسے دھوئے بغیر نماز نہیں ہوتی اور اگر اس سے کم ہے، تو نماز ہو جائے گی بلا ضرورت اسے نہ دھونا مکروہ ہے۔ ہتھیلی کے پھیلاؤ کا مطلب ہے کہ (انگلیوں اور انگوٹھے کو چھوڑ کر) ہتھیلی میں پانی بھرا جائے اور ہاتھ سے پیالہ کی طرح گول دائرہ کر لیا جائے تو پانی ہتھیلی کے جس قدر حصے میں ٹھہرے گا وہ ہتھیلی کا پھیلاؤ ہے۔ (مفتی ظفیر الدین)

جس عورت کو یہ رطوبت مسلسل جاری ہو وہ عورت معذور ہے، یعنی کپڑا وغیرہ لگا کر ہر نماز کے وقت پر وضو کر کے نماز پڑھے گی، اس کا وضو صرف وقت آنے پر ہی ٹوٹے گا۔ اور جسے رطوبت مسلسل نہ ہو بلکہ ٹھہر ٹھہر کر آئے تو وہ اس وقت نماز پڑھے جس وقت رطوبت نہ آتی ہو اگر دوران نماز رطوبت آ گئی تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

ایسی عورت کو وضو برقرار رکھنے کا ایک طریقہ ہے وہ یہ کہ وہ کوئی اسفنج یا پیڈ گدی وغیرہ اندر

رکھ لے تو جب تک گدی کے خارج حصہ تک رطوبت نہیں آئے گی اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طرح استحاضہ کا بھی حکم ہے کہ وہ عورت اندر گدی رکھ لے، جب تک خون باہر نہ آئے گا اس وقت تک اس کا وضو برقرار رہے گا۔ ملخص (مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)

(۷) رطوبت کے رنگوں میں اگر فرق ہو تو کیا کرے؟

سوال:۔ یہ رطوبت سفید ہوتی ہے، اگر دوسرے رنگوں میں آئے تو کیا حکم ہے؟
الجواب:۔ رطوبت سفید ہو تو مذکورہ احکامات ہیں، لیکن اگر رطوبت حیض کے دوسرے رنگوں میں سے ہو تو اگر ایام حیض نہ ہوں تو استحاضہ میں شمار ہوگی، لیکن اگر ایام حیض میں ہو تو اسے حیض شمار کریں گے تاوقتیکہ گدی وغیرہ سفید نہ نظر آئے۔ اسی طرح رطوبت کا جو رنگ خارج ہوتے وقت ہوگا، وہی معتبر ہوگا۔ سوکھ کر تبدیل ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (ملخص)

(۸) نفاس مکمل ہونے کے آٹھ دن بعد خون آئے تو اس کا حکم

سوال:۔ ایک عورت کو پورے چالیس روز نفاس رہا، چالیس روز کے بعد آٹھ، سات دن پاک رہی، پھر سرخ خون آیا، یہ خون کیا ہے؟ استحاضہ یا حیض یا نفاس؟ پہلی مرتبہ نفاس کا خون تیس دن رہا تھا؟
الجواب:۔ اس مرتبہ اس عورت کا نفاس چالیس دن کا ہے اور آٹھ دن بعد جو خون آیا ہے یہ استحاضہ ہے، کیونکہ نفاس کے بعد ابھی پندرہ دن طہر کے نہیں گذرے (اس لئے حیض نہیں ہوسکتا۔) کمافی الشامیۃ۔ (مفتی محمد شفیعؒ)

(۹) آپریشن کے ذریعے ولادت کی صورت میں نفاس کا حکم

سوال:۔ بعض اوقات ولادت میں پیچیدگیوں کی وجہ سے بڑے آپریشن کے ذریعے پیٹ سے بچہ نکالا جاتا ہے، تو اس صورت میں نفاس کے احکام کیا ہوں گے؟
الجواب:۔ اگر آپریشن کے بعد رحم سے خون جاری ہو جائے تو وہ نفاس کے حکم میں ہے، اس پر نفاس والے احکام جاری ہوں گے اور اگر صرف آپریشن کی جگہ سے ہی نکلے اور رحم سے نہ

آئے تو وہ زخم کے حکم میں ہے، اس صورت میں نماز وغیرہ ساقط نہیں ہوں گے۔ کمافی الشامیۃ۔
(مفتی محمد انور)

(۱۰) مستحاضہ سے جماع کرنے کا مسئلہ

سوال:۔ ایک عورت کو یہ مرض لاحق ہو گیا ہے کہ اس کا خون کبھی بھی بند نہیں ہوتا، ہر وقت جاری رہتا ہے تو اب اس کا خاوند اس سے ہمبستری کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں جتنے دن حیض کے بنتے ہیں ان میں مجامعت کرنا حرام ہے باقی ایام میں کر سکتے ہیں۔ کمافی مراقی الفلاح۔ وطحطاوی۔ (مفتی محمد انور)

(۱۱) مانع حیض گولیوں کا حکم

سوال:۔ بازار میں ایسی گولیاں دستیاب ہیں جو عورت کی ماہانہ عادت (حیض) کو روک دیتی ہیں یا اسے مؤخر کر دیتی ہیں، حیض کے خوف سے روزے، حج یا شادی کے دن کے لئے یہ گولیاں استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ مذکورہ وجوہات کے لئے ان گولیوں کے استعمال کرنے کی گنجائش ہے لیکن عورت کی صحت وسلامت کے پیش نظر ماہر معالج سے مشورہ کرنا ضروری ہے، لہذا اگر طبی طور پر نقصان دہ ہوں استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (مرتب)

(۱۲) حائضہ عورت یا مستحاضہ کا استنجاء میں پانی استعمال نہ کرنا

سوال:۔ میں ایام مخصوصہ میں پیشاب کے بعد استنجاء کے لئے پانی استعمال نہیں کرتی، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ پانی کا استعمال مجھے نقصان پہنچائے گا اس بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب:۔ پیشاب سے نظافت کے لئے پاک رومال، تولیہ یا کوئی بھی ایسی ٹھوس اور پاک چیز استعمال کی جا سکتی ہے جو نجاست کو زائل کر سکے۔ مثلاً لکڑی، پتھر، مٹی کا ڈھیلا وغیرہ، ان اشیاء کو تین یا اس سے زائد بار استعمال کیا جائے تا کہ نجاست زائل ہو جائے۔

www.ahlehaq.org

احادیث طیبہ میں استنجاء کا پتھروں سے جو حکم ہے وہ عام ہے۔ مرد اور عورت دونوں کے لئے مستحب ہے اور مجبوری میں ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی کرنا چاہئے۔ حضرت عائشہؓ سے مسند احمد ابوداؤد وغیرہ میں اور حضرت سلمان فارسیؓ سے صحیح مسلم اور ترمذی وغیرہ میں تین مرتبہ استنجاء (پتھروں کے ذریعے) کا ذکر ہے۔ یہی مسئلہ استنجاء کے مسائل میں گذر چکا ہے اور مفتی عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔

(۱۳) حائضہ عورت کے لئے مہندی کا استعمال جائز ہے

سوال:۔ میں نے سنا ہے کہ ماہواری کے دوران بالوں یا ہاتھوں پر مہندی لگانا جائز نہیں ہے؟ کیا یہ بات صحیح ہے؟

الجواب:۔ ماہواری کے دوران عورت کے لئے بالوں اور ہاتھوں پر مہندی کا استعمال منع نہیں ہے۔ اس کا رنگ پاکی سے مانع نہیں ہے، کیونکہ اس کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔

(۱۴) کیا دوران حیض قرآن کریم لکھ سکتے ہیں؟

سوال:۔ دوران حیض قرآن کریم کی کوئی آیت وغیرہ لکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ دوران حیض قرآن کریم کا لکھنا جائز نہیں، البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو ضرورت کے وقت جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ لکھے۔ (مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)

(۱۵) حیض ونفاس کے دوران چہرے پر کسی کریم کا استعمال کرنا

سوال:۔ حیض ونفاس کے زمانے میں کریم وغیرہ جیسی چیزیں استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟ کیا احادیث میں ایسی کوئی بات ملتی ہے؟

الجواب:۔ حضرت ام سلمہؓ سے ترمذی میں مروی ہے کہ ہم جھائیاں دور کرنے کے لئے چہرے پر ورس ملا کرتے تھے۔ (یہ ایک قسم کی گھاس ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ نفاس کے زمانے میں نہانے دھونے کا موقع نہ ملنے کے باعث چہرہ پر

www.ahlehaq.org

جھائیاں پڑ جاتی ہیں اور مرجھانے کا اثر آ جاتا ہے اس کے لئے ورس ملا کرتے تھے اس سے کھال درست ہو جاتی تھی۔ بعض علاقوں میں سنترہ (کینو) وغیرہ سے یہ کام لیا جاتا ہے اب اس کی جگہ کریم و پاؤڈر چل گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چہرے کو صاف ستھرا رکھنا اور اچھا بنانا بھی اچھی بات ہے مگر کافروں اور فاسقوں کے ڈھنگ پر نہ ہو۔ (مفتی عاشق الٰہیؒ)

(۱۶) حیض میں استعمال شدہ کپڑے کا حکم۔

سوال:۔ حیض میں استعمال شدہ کپڑے کو جلا دینا کیسا ہے؟ اس میں انسانی خون لگا ہوتا ہے اور اگر نہ جلایا جائے بلکہ کپڑے میں پھینک دیا جائے تو غیر مردوں کی اس پر نگاہ پڑتی ہے شرعی حکم سے مطلع فرمائیں؟

الجواب:۔ اگر دھونے کے بعد دوبارہ استعمال نہ ہو سکیں تو جلا دیا جائے۔ (مفتی عبدالستار)

(۱۷) حیض کی ابتداء کا سبب

سوال:۔ عورتوں کو حیض کس وجہ سے شروع ہوا اور کب شروع ہوا؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ حیض کی ابتداء کا سبب گندم کھانے کی وجہ سے حضرت حواء کو اللہ کی طرف سے اس میں مبتلا کر دینا ہے۔ شامی میں ہے کہ اور یہ حضرت حواء کی بیٹیوں میں قیامت تک کے لئے باقی رکھ دیا گیا۔ ایک قول ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا مگر اس کی تردید امام بخاری نے کی ہے اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث اس معاملہ میں بڑی (حیثیت والی) ہے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ چیز (حیض) اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقرر فرما دیا ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یعنی یہ تمام بنات آدم میں عام ہے (سب کو لاحق ہوتا ہے۔) (شامی)

روایت بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض تمام عورتوں کو آتا ہے اور اس کی ابتداء اس وقت ہوئی جبکہ حضرت حوا نے گندم کا دانہ کھایا تھا۔ (مفتی محمد اسحاق) الجواب صحیح (مفتی خیر محمدؒ)

www.ahlehaq.org

مسائل نفاس

(۱۸) نفاس میں خلل ہو تو عورت کیا کرے؟

سوال:۔ رمضان المبارک میں میرے گھر ایک مردہ بچہ اسقاط ہوا جو غالباً پانچ یا چھ ماہ کا تھا، بچے کے اعضاء سب مکمل تھے۔ اب کیفیت نفاس کی یہ ہے کہ تیسرے یا چوتھے روز قدرے تھوڑا زرد یا مٹی کے سے رنگ کا پانی بجائے نفاس کے خارج ہوتا ہے، آیا جب تک یہ دھبہ رہے نماز روزہ موقوف رکھا جائے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس صورت میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر نفاس کے دنوں کی پہلے سے کچھ عادت نہ ہو تو چالیس دن تک نفاس کا حکم جاری رہے گا اور اس میں نماز روزہ کچھ نہ ہوگا البتہ جب بالکل دھبہ نہ آئے یا ایام عادت کے پورے ہو جائیں، اس وقت پھر غسل کر کے نماز روزہ کیا جائے۔ فقط۔

(مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۱۹) نفاس میں عادت کے مطابق خون بند ہونے پر عورت پاک ہے اور اس پر نماز روزہ لازم ہے

سوال:۔ ایک عورت کے نفاس کی یہ عادت ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد دس پندرہ دن میں خون بند ہو جاتا ہے اور اس کو ہمیشہ یہی عادت ہے تو وہ خون بند ہونے کے بعد نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس کا شوہر اس سے صحبت کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر اس کی نفاس میں یہی عادت ہے تو خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اس پر فرض ہو جاتا ہے۔ اور شوہر کا اس سے ہمبستری کرنا بھی درست ہے۔

(مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۲۰) بارہ دن خون آیا پھر سفید پانی، پھر خون آ گیا؟

سوال:۔ ایک عورت کو بارہ دن نفاس آ کر سفید پانی آ گیا، بعد میں پھر خون آ گیا اس خون کا

www.ahlehaq.org

کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ مدت نفاس چالیس دن ہے۔ مدت میں جو خون آئے گا وہ سب نفاس میں شمار ہوگا، درمیان میں جو دن خالی گذریں گے وہ بھی نفاس میں شمار ہوں گے البتہ اگر چالیس دن سے زائد خون جاری رہا تو پھر دیکھا جائے گا کہ اس عورت کی نفاس سے متعلق پہلے سے کوئی عادت متعین ہے۔ (یعنی اس کے پہلے بھی بچے ہو چکے ہیں) یا نہیں؟

اگر متعین ہے تو ایام عادت کے بعد کا خون استحاضہ شمار ہوگا، مثلاً تیس دن کی عادت تھی اور خون پچاس دن تک جاری رہا تو تیس دن نفاس اور باقی بیس دن استحاضہ ہوگا۔ (کمافی الھدایہ، وشرح الوقایہ) اور اگر پہلے سے کوئی عادت معین نہ تھی تو چالیس دن نفاس اور باقی دس دن استحاضہ شمار ہوگا۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۲۱) چالیس روز خون کے بعد ہفتہ بعد پھر خون آ گیا

سوال:۔ ایک عورت کو پورے چالیس روز نفاس رہا، چالیس روز کے بعد آٹھ سات دن پاک رہی پھر سرخ خون آ گیا، یہ خون حیض شمار ہوگا یا استحاضہ؟ پہلے بچے کی مرتبہ نفاس کا خون تیس دن آیا تھا؟

الجواب:۔ نفاس اس کا اس مرتبہ چالیس دن کا شمار ہوگا اور آٹھ سات دن کے بعد جو خون آیا ہے وہ استحاضہ کا ہے۔ کیونکہ نفاس کے بعد پندرہ دن طہر کے ابھی پورے نہیں ہوئے۔ کمافی الشامیۃ۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۲۲) بچہ ہونے کے بعد جماع کی کب تک ممانعت ہے؟

سوال:۔ جس عورت کے بچہ پیدا ہو، اس کے ساتھ کب تک جماع کرنا منع ہے؟

الجواب:۔ جس عورت کے بچہ پیدا ہو اس کے لئے نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے تو اگر کسی عورت کو اس مدت میں برابر تھوڑا بہت خون آتا رہے تو اس کا شوہر چالیس دن تک اس سے مجامعت نہیں کر سکتا ہے، چالیس دن کے بعد جائز ہے اور چونکہ نفاس کی کم مقدار کوئی مقرر نہیں، لہٰذا اگر چالیس دن سے پہلے (پہلی مرتبہ میں یا عادت کے مطابق) خون بند ہو جائے تو غسل کے بعد اس سے صحبت کرنا جائز ہوگا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

مسائل استحاضہ

(حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ آنے والا خون)

(۲۳) طہر (پاکی) کا کیا مطلب ہے؟

سوال:۔ طہر کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کی مدت کیا ہے؟

الجواب:۔ طہر کے معنی ہیں حیض کا نہ آنا (یعنی جب حیض عادت کے مطابق یا دس دن پر بند ہو جائے اور اس کے بعد حیض نہ آئے تو حیض کے نہ آنے والی اس مدت کو طہر کہا جاتا ہے۔) اس کی کم از کم مدت پندرہ دن اور پندرہ رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جبکہ حیض کی کم از کم مدت تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات ہے۔ ملخص۔ (مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ و مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۲۴) تین ماہ مسلسل حیض کا خون آئے تو اس کا حکم

سوال:۔ اگر کسی عورت کو بلا ناغہ تین مہینہ تک خون آتا رہے تو حیض کو کس طرح شمار کریں گے؟

الجواب:۔ ہر ماہ عادت کے مطابق (اگر عادت مقرر ہو تو) ایام شمار کریں گے باقی ایام کو طہر (پاکی) کا حکم لگائیں گے۔ اگر عادت مقرر نہ ہو تو دس دن جو کہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہے، حیض شمار کریں گے اور باقی ایام جو مدت حیض یا عادت کے ایام سے زائد ہیں ان کو استحاضہ شمار کریں گے۔

(مفتی عزیز الرحمٰنؒ و مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۲۵) عادت والی عورت کے ایام کی بے ترتیبی کا حکم

سوال:۔ ایک عورت کی عادت پانچ دن حیض کی تھی بعد میں کبھی دس دن خون آتا کبھی گیارہ دن۔ اب بتایئے کہ پانچ دن کے بعد یہ عورت حائضہ کے حکم میں ہے یا پاک ہے؟

الجواب: ۔اگر دس دن کے اندر اندر خون آیا ہے تو سارا کا سارا حیض شمار ہوگا اور اگر دس دن سے تجاوز کر گیا تو مذکورہ صورت میں ایام عادت پانچ دن حیض کے اور باقی استحاضہ شمار ہوگا۔ (کما فی الہدایہ وشرح الوقایہ) فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

www.ahlehaq.org

کتاب الصّلوٰۃ

نماز سے متعلق
مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

اہمیت نماز

(۱) ہر طبقہ کے مسلمانوں کیلئے نماز کی پابندی کی کیا صورت ہے؟

سوال:۔ ہر طبقہ کے مسلمان نماز کے کس طرح پابند ہو سکتے ہیں؟

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے شک نماز بھاری ہے مگر ان لوگوں پر (نہیں) جو فروتنی اور عاجزی کرنے والے ہیں جن کو یقین ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے اور اسی کے طرف لوٹنا ہے۔ (الآیۃ)

پس معلوم ہوا کہ اولاً خوف الٰہی اور خوف قیامت، احوال قیامت اور بارگاہ الٰہی میں پیشی کا خیال دل میں پیدا کرے اور ان میں فکر کرے اور پھر وہ بشارت اور ثواب جو احادیث طیبہ میں نماز پڑھنے والوں کے لئے وارد ہیں انہیں دیکھے اور سنے اور فضائل نماز کو پیش نظر کرے تو اس طریقے سے امید ہے کہ اسے نماز کا شوق ہو جائے گا۔

انسان جب اس پر غور کرے گا کہ پسندیدہ ترعمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس پر دوام اور مواظبت ہو اور نیز اس قسم کی احادیث میں غور کرے گا کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ اگر کسی کے دروازے کے آگے ایک نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس میں دن رات میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ بندہ ان کی وجہ سے گناہوں سے پاک صاف ہو جائے گا۔ ان جیسی احادیث کو پڑھنے سے وہ شخص پکا نمازی ہو جائے گا اور وقتاً فوقتاً مسائل نماز کی تحقیق اور جستجو میں لگا رہے گا اور کوشش کرکے پانے کے وعدے کے بموجب اپنی

کوشش میں کامیاب ہوگا۔

پس یہ ضروری ہوا کہ نماز کی فضیلت اور عظمت کی جو احادیث وارد ہوئی ہیں انہیں مشکوٰۃ شریف یا اس کے ترجمہ مظاہر حق میں دیکھتے رہیں، الغرض امید ہے کہ اس طریقے سے ہر طبقہ کے مسلمانوں کو نفع ہوگا اور نماز کا شوق ہوگا۔

جو لوگ خود اس طریق پر کاربند نہ ہوسکیں ان کو دوسرے لوگ جو کہ واقف ہیں یہ باتیں سنائیں اور بشارت وتحذیر (خوشخبری اور ڈرانا) کی آیات واحادیث کا ترجمہ اور مطلب بتائیں تو ضرور بضرور آیات قرانی کے بموجب یہ نصائح انہیں فائدہ دیں گے اور نہ صرف نماز کے قائم کرنے بلکہ تمام احکام دینیہ کے اتباع پر ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۲) نمازیں کب فرض ہوئیں؟

سوال:۔ کیا نماز شب معراج ہی سے فرض ہوئی ہیں؟

الجواب:۔ نماز شب معراج ہی میں فرض ہوئی ہے، جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (باب المعراج فصل اول) (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

نماز کی فرضیت واہمیت

(۳) علامت بلوغت نہ ظاہر ہونے پر پندرہ سال کے لڑکے لڑکی پر نماز فرض ہے

سوال:۔ یہ بات تفصیل سے بتایئے کہ نماز کب فرض ہوتی ہے؟ بہت سے حضرات کہتے ہیں کہ اس وقت نماز فرض ہوتی ہے جب احتلام ہوتا ہے اس سے پہلے نماز فرض نہیں ہوتی؟

الجواب:۔ نماز بالغ پر فرض ہوتی ہے، اگر بالغ ہونے کی علامتیں ظاہر ہو جائیں تو نماز اسی وقت سے فرض ہوتی ہے اور اگر کوئی علامت ظاہر نہ تو لڑکا لڑکی پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بالغ سمجھے جائیں گے اور جس دن سولہویں سال میں قدم رکھیں گے اس دن سے ان پر نماز وروزہ فرض ہوں گے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۴) تارک نماز کا حکم

سوال:۔ مجھے اس چیز کی سمجھ نہیں آرہی ہے کہ بے نمازی کے لئے اسلام کے کیا احکام ہیں؟ کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہو جاتا ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ کافر نہیں ہوتا۔ میں نے سنا ہے کہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے کیا یہ سچ ہے اور اسی طرح سنا ہے کہ عبدالقادر جیلانیؒ اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اسے (بے نمازی) کو مار ڈالا جائے۔ اس کی لاش کو گھسیٹ کر شہر سے باہر پھینک دیا جائے کیا یہ بھی حقیقت ہے؟ ویسے زیادہ لوگوں سے میں نے یہ سنا ہے کہ وہ اس وقت تک کافر نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنی زبان سے یہ نہ کہہ دے کہ میں نماز نہیں پڑھتا یعنی اگر وہ زبان سے کہہ دے کہ اگر وہ کافر یا مرتد نہیں ہوتا تو اسے قتل کا حکم کیوں دیا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید میں بھی کسی مسلمان کے قتل کو جائز قرار نہیں دیا گیا برائے مہربانی مجھے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابو حنیفہؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بے نمازی کے بارے میں جو صحیح صحیح احکامات ہیں بتادیں مع حوالہ بہت مہربانی ہوگی؟

الجواب:۔ تارک صلوٰۃ اگر نماز کی فرضیت ہی کا منکر ہو تو باجماع اہل اسلام کافر و مرتد ہے (الا یہ کہ وہ نیا مسلمان ہوا ہو اور اسے فرضیت کا علم نہ ہو سکا ہو، یا کسی ایسے کوردہ میں رہتا ہو کہ وہ فرضیت سے جاہل رہا ہو اس صورت میں اس کو فرضیت سے آگاہ کیا جائے گا اگر مان لے تو ٹھیک ورنہ مرتد اور واجب القتل ہوگا اور جو شخص فرضیت کا تو قائل ہو مگر سستی کی وجہ سے پڑھتا نہ ہو تو امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک وہ مسلمان تو ہے مگر بدترین فاسق ہے۔ اور امام احمدؒ سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ مرتد ہے اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور نماز پڑھنے کے لئے کہا جائے اگر نماز پڑھنے لگے تو ٹھیک ورنہ ارتداد کی وجہ سے اس کو قتل کیا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن نہ کیا جائے۔ غرض اس کے تمام احکام مرتدین کے ہیں۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اور امام احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت کے مطابق اگرچہ بے نمازی مسلمان ہے، مگر اس جرم یعنی ترک صلوٰۃ کی سزا قتل ہے الا یہ کہ وہ شخص توبہ کر لے لہٰذا اس کو تین دن تک کی مہلت دی جائے اور ترک نماز سے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے اگر توبہ کر لے تو اس سے قتل کی سزا ساقط ہو جائے گی۔ ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اور قتل کے بعد اس کا

جنازہ پڑھا جائے گا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

الغرض اگر بے نمازی توبہ نہ کرے تو ان حضرات کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بے نمازی کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو ہمیشہ قید رکھا جائے گا اور روزانہ اس کے جوتے لگائے جائیں گے، یہاں تک کہ وہ ترک نماز سے توبہ کر لے۔ ان مذاہب کی تفصیل فقہ شافعی کی کتاب (شرح مذہب، صفحہ ۱۲، ج ۳) اور فقہ حنبلی کی کتاب (المغنی، صفحہ ۲۹۸، ج ۲ مع الشرح الکبیر) اور فقہ حنفی کی کتاب (فتاویٰ شامی، صفحہ ۳۹۲، ج ۱) میں ہے۔

جو حضرات بے نمازی کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ یہ سب سے بڑا جرم ہے اس کے علاوہ ان کے اور بھی دلائل ہیں۔ حضرت پیران پیر شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کی کتاب دیکھنے کا موقع نہیں ملا مگر وہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں اور میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ امام احمدؒ کی ایک روایت میں یہ مرتد ہے اور اس کے ساتھ مرتدین جیسا سلوک کیا جائے گا۔ اس لئے اگر حضرت پیران پیرؒ نے یہ لکھا ہو کہ بے نمازی کا کفن دفن نہ کیا جائے بلکہ مردار کی طرح گھسیٹ کر اس کو کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے تو ان کے مذہب کی روایت کے عین مطابق ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۵) نماز کے لئے مصروفیت کا بہانہ لغو ہے۔

سوال:۔ اسلام چودہ سو سال پرانا مذہب ہے، اس زمانے میں لوگوں کی ضروریات بہت کم ہوتی تھیں، مصروفیات بھی کم ہوتی تھیں، فارغ وقت لوگوں کے پاس بہت ہوتا تھا۔ پانچ وقت نماز ادا کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی، مگر اب حالات بہت مختلف ہیں، زندگی بہت مصروف ہوگئی ہے۔ اگر نماز صرف صبح و شام پڑھ لی جائے تو اس بارے میں آپ لوگ کیا کہیں گے کیونکہ رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو دفتر جانے سے پہلے یا دیگر کاموں سے پہلے ہی دو اوقات ذرا فرصت کے ہوتے ہیں جن میں انسان خدا کو دل سے یاد کرسکتا ہے؟

الجواب:۔ پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور ان کے جو اوقات متعین ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی، مصروفیت کا بہانہ محض لغو ہے۔ سوال کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی شریعت صرف آپ ﷺ کے زمانے کے لوگوں کے لئے تھی بعد کے

لوگوں کے لئے نہیں، ایسا خیال کفر کے قریب ہے۔ آج کے دور میں لوگ تفریح پر، دوستوں کے ساتھ گپ شپ پر اور کھانے وغیرہ پر گھنٹوں خرچ کر دیتے ہیں۔ اس وقت کا سارا نزلہ نماز ہی پر کیوں گرایا جاتا ہے اور وقت میں کفایت شعاری صرف نماز ہی کے لئے کیوں روا رکھی جاتی ہے؟

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۶) کیا پہلے اخلاق کی درستی ہو پھر نماز پڑھنی چاہئے

سوال:۔ آج کل لوگوں کا خیال ہے کہ پہلے اخلاق درست کے لئے جائیں، پھر نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب:۔ یہ خیال درست نہیں بلکہ خود اخلاق کی درستی کے لئے بھی نماز ضروری ہے اور یہ شیطان کا چکر ہے کہ وہ عبادت سے روکنے کے لئے ایسی الٹی سیدھی باتیں سمجھاتا ہے۔ مثلاً یہ کہہ دیا کہ جب تک اخلاق درست نہ ہو نماز کا کیا فائدہ؟ اور شیطان کو پورا اطمینان ہے کہ یہ شخص مرتے دم تک اپنا اخلاق درست نہیں کر سکے گا، لہذا نماز سے ہمیشہ کے لئے محروم رہے گا۔ حالانکہ سیدھی بات ہے کہ آدمی نماز کی بھی پابندی کرنے اور ساتھ ساتھ اصلاح اخلاق کی کوشش کرے۔ نماز چھوڑ کر اخلاق کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۷) تعلیم کے لئے عصر کی نماز چھوڑنا درست نہیں

سوال:۔ میں پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں اب کالج میں داخلہ لینے والی ہوں۔ کالج ٹائم ایسا ہے کہ میں عصر کی نماز نہیں پڑھ سکتی، کیا میں ہمیشہ مغرب کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز فرض پڑھ لیا کروں کیا مجھے اتنا ہی ثواب ملے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ حدیث میں ہے کہ جس کی نماز عصر قضاء ہوگئی اس کا گویا گھر بار لٹ گیا اور گھر کے سارے لوگ ہلاک ہو گئے اس لئے نماز قضاء کرنا تو جائز نہیں اب یا تو کالج ہی میں نماز ٹھیک وقت پر پڑھنے کا انتظام کیجئے یا لعنت بھیجئے ایسے کالج اور تعلیم پر جس سے نماز غارت ہو جائے۔

(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

باب الاذان

(۸) عورتوں کو اذان کا جواب دینا چاہئے یا کلمہ طیبہ پڑھنا؟

سوال:۔ اذان کے وقت اس کا جواب دینا حدیث میں آیا ہے مگر ہمارے گھروں میں اذان ختم ہونے کے بعد کلمہ طیبہ پڑھنے کا رواج ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب:۔ اذان کے وقت سننے والوں کو اس کا جواب دینا مستحب ہے۔ جو کلمات مؤذن کہے سننے والے بھی کہیں اور حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کا جواب، **لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم** سے دیں اور اذان ختم ہونے کے بعد دعائے ماثورہ **اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ الخ** پڑھیں۔ کلمہ طیبہ پڑھنا اذان کے بعد ثابت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ سنت ماثورہ کی اتباع اولیٰ اور پسندیدہ ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۹) جمعہ کی دوسری اذان کا جواب دینا

سوال:۔ جمعہ کے روز منبر کے روبرو جو اذان دی جاتی ہے اس کے جواب دینے کو بعض کتب میں مکروہ لکھا ہے اور بعض کتب میں جواب دینے کو مستحب کہا گیا ہے، صحیح کیا ہے جواب دینا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:۔ شامی میں اس پر بحث کی گئی ہے جس کا حاصل ہے کہ اذان ثانی کا جواب دینا مکروہ ہے۔

(۱۰) قرآن پڑھتے ہوئے اذان سنیں تو کیا کریں؟

سوال:۔ قرآن کے حفظ کرنے یا لکھ کر پڑھنے میں اذان کا جواب دینا چاہئے یا کہ قرآن کی تلاوت جاری رکھنا جائز ہے؟

الجواب:۔ اذان کا جواب دینا مستحب ہے۔ اگر قرآن مجید کو بند کر کے اذان کا جواب دیا جائے تو اچھا ہے لیکن اگر قرآن پڑھتے رہیں اور جواب نہ دیں تو کچھ گناہ نہیں۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۱۱) اذان کے دوران انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟

سوال:۔ اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا اور آنکھوں سے لگانا اور "قُرَّۃُ عَیْنِی بِکَ یَارَسُولَ اللّٰہ" کہنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے کہ اس بارے میں کوئی مرفوع صحیح حدیث ثابت نہیں ہے اس سے معلوم یہ ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا درست نہیں ہے، چونکہ اس زمانے میں لوگ سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور نہ کرنے والے کو لعنت ملامت کرتے ہیں اس لئے علماء محققین نے اس کو متروک قرار دیا ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(اگر سنت سمجھ کر نہ کریں تب بھی یہ ایک مخصوص فرقہ کا شعار بن چکا اور فقہاء کا قاعدہ ہے کہ اگر کوئی سنت، اہل بدعت کا شعار بن جائے تو اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ لہذا جب سنت کے بارے میں یہ فیصلہ ہے تو جو فعل سنت ہی نہیں اس کا ترک کرنا تو واجب ہوگا۔ (مرتب)

(۱۲) اذان کے وقت پانی پینا

سوال:۔ ایک دن مغرب کی اذان کے وقت پانی پینے لگی تو میری ایک دوست نے کہا کہ اذان کے وقت پانی پینے سے سخت گناہ ہوتا ہے۔ میں نے وقتی طور پر اس کی بات مان لیا لیکن دل میں یہ عہد کر لیا کہ اس مسئلہ کو آپ کی خدمت میں پیش کروں گی۔

الجواب:۔ مغرب کی اذان یا کسی بھی اذان کے وقت پانی پینا جائز ہے۔آپ کی دوست کا خیال صحیح نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۱۳)اذان کے دوران تلاوت بند کرنے کا حکم

سوال:۔ سنا ہے کہ اذان کے وقت تلاوت معطل کر کے اذان سننا چاہئے دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مختلف مساجد سے وقفہ وقفہ سے آدھ گھنٹے تک اذانیں ہوتی رہتی ہیں تو کیا جب تک اذان کی آواز آتی رہے اس وقت تک تلاوت معطل رکھی جائے۔

الجواب:۔ بہتر یہ ہے کہ اذان کے وقت تلاوت بند کردی جائے اپنے محلہ کی مسجد کی اذان کا جواب دینا ضروری ہے جس کے بعد مختلف اذانوں کا جواب ضروری نہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو اذان سب سے پہلے سنو اس کا جواب دیا جائے اور اگر قرآن پڑھتے رہیں تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۱۴)اذان کے وقت ریڈیو سے تلاوت سننا

سوال:۔ ایک طرف مسجد سے تلاوت یا اذان ہو رہی ہے اور دوسری طرف ریڈیو پر اذان یا تلاوت ہو رہی ہے تو کیا ریڈیو بند کر لینی چاہئے یا نہیں؟

الجواب:۔ ریڈیو کی تلاوت عموماً جو ریڈیو پر نشر کرنے سے پہلے ریکارڈ کر لی جاتی ہے تلاوت کا حکم نہیں رکھتی، اس لئے اذان سن کر فوراً بند کر دینا چاہئے اور یوں بھی اذان سن کر تلاوت بند کرنے کا حکم ہے۔

اذان اور اقامت

(۱۵)اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

سوال:۔ اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اذان کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا منقول نہیں صرف زبان سے دعائے ماثور پڑھ

www.ahlehaq.org

لے اور دعائے ماثور یہ ہے کہ پہلے درود شریف پڑھے پھر دعائے وسیلہ پڑھے پھر چوتھا کلمہ پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔

رضیت باللّٰہ ربا و بمحمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم نبیاً و بالا سلام دینا۔

(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۱۶) اذان صحیح سمجھ نہ آرہی ہو تو جواب دیں یا نہ دیں

سوال:۔ اگر اذان کی آواز ہوا کی وجہ سے صحیح نہ آرہی ہو کوئی لفظ سنائی دیتا ہو اور کوئی نہیں تو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب:۔ الفاظ سمجھ میں آئیں تو جواب دیں ورنہ نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۷) ٹی وی ریڈیو والی اذان کا جواب دینا

سوال:۔ ٹی وی اور ریڈیو پر جو اذانیں ہوتی ہیں تو کیا ان کو سن کر اذان کا جواب دیا جا سکتا ہے؟

الجواب:۔ ٹی وی اور ریڈیو پر ہونے والی اذان، اذان نہیں بلکہ اذان کی آواز ہے جسے ٹیپ کر لیا جاتا ہے اور اذان کے وقت وہی ٹیپ لگا دی جاتی ہے اس لئے اس کا حکم اذان کا نہیں۔ لہٰذا اس کا جواب مسنون نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۱۸) دوران اذان تلاوت کرنا یا نماز پڑھنا

سوال:۔ دوران اذان نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب:۔ اگر نماز پہلے سے شروع کر رکھی ہو تو پڑھتا رہے ورنہ اذان کے بعد شروع کرے۔

(۱۹) عورت اذان کا جواب دے؟

سوال:۔ کیا عورتوں کو بھی اذان کا جواب دینا چاہیے؟

الجواب:۔ جی ہاں، مگر حیض و نفاس والی جواب نہ دیں۔ عورتوں کو اذان کا جواب دینے کی

بڑی فضیلت حدیث شریف میں وارد ہوئی ہے۔ (ملخص)

(۲۰) اذان کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

سوال:۔ سنا ہے کہ اذان کے بعد جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے؟

الجواب:۔ جی ہاں، یہ وقت قبولیت کا ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ سے کسی نے مؤذن اور اذان کے بارے میں کچھ بات کی تو آپ ﷺ نے اسے آخر میں فرمایا کہ جو کچھ مؤذن کہتا ہے وہی کہو (اس کا جواب دو) اور آخر میں جو مانگو گے دیا جائے گا۔ (الحدیث) (ملخص)

(۲۱) نومولود کے کان میں عورت کا اذان دینا کافی ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بچہ کی ولادت کے بعد ایک عورت نے اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہی تو یہ کافی ہے یا نہیں یا دوبارہ مرد کو اذان دینا ہوگا۔ ایسا سنا ہے کہ عورت کو اذان دینا مکروہ ہے تو کیا یہ اذان بھی مکروہ ہوگی اس وقت کوئی مرد وہاں نہ تھا اس لئے عورت نے اذان و اقامت کہی؟

الجواب:۔ نومولود کے کان میں صالح متقی مرد اذان اور اقامت کہے تو بہتر ہے لیکن اگر عورت نے اذان اور اقامت کہہ دی تو وہ بھی کافی ہے، اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں نماز کے لئے جو اذان ہے وہ اذان دینا عورت کے لئے مکروہ ہے کہ اس میں بلند آواز کی جاتی ہے اور یہ بات عورت کے لئے مناسب نہیں۔ جیسے درمختار میں ہے۔ (جلد ا، صفحہ ۳۶۴) اگر نماز کے لئے عورت نے اذان دی تو اس کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار) اور نومولود کے کان میں اذان، و اقامت کہنے کے وقت آواز بلند کرنا نہیں ہے اس لئے عورت کی اذان و اقامت کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۲۲) نومولود کے کان میں اذان دینے کا طریقہ اور اس کا فائدہ

سوال:۔ عام طور پر رواج یہ ہے کہ نومولود کے کان میں اذان دیتے ہیں، اس کا طریقہ اور اس

کا فائدہ کیا ہے؟

الجواب:۔ نومولود کو ہاتھوں پر اٹھا کر قبلہ رو کھڑے ہوں دائیں کان میں اذان دیں اور بائیں کان میں اقامت اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر حسب معمول دائیں بائیں منہ بھی پھیریں اس اذان میں اتباع سنت کے ساتھ ساتھ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ بچوں کے مشہور مرض (ام الصبیان) کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ (تقریرات الرافعی پھر حاشیہ ابن عابدین ج۱ص۴۰)

(۲۳) اہل تشیع کی اذان کا جواب دیا جائے؟

سوال:۔ شیعہ کی اذان کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

الجواب:۔ نہیں دیا جائے۔ (مفتی محمد انور)

www.ahlehaq.org

اوقات نماز

(۲۴) وقت سے پہلے نماز پڑھنا درست نہیں

سوال:۔ جس طرح وقت گزرنے کے بعد قضا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح وقت سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نماز کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ اس نماز کا وقت داخل ہو چکا ہو پھر جو نماز وقت کے اندر پڑھی گئی وہ تو ادا ہوئی اور جو وقت نکلنے کے بعد پڑھی گئی وہ قضاء ہوئی اور جو وقت سے پہلے پڑھی گئی وہ نہ ادا ہے اور نہ قضا بلکہ سرے سے نماز ہوئی ہی نہیں؟ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۲۵) صبح صادق سے طلوع تک نفل نماز ممنوع ہے

سوال:۔ نماز فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد اگر جماعت میں کچھ یا زیادہ وقت باقی ہو تو کچھ لوگ مسجد میں نوافل وغیرہ جن کی تعداد مقرر نہیں صرف وقت پورا ہونے تک ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کیا یہ امر صحیح ہے کہ فجر کی نماز کی سنت وفرض کے درمیان دیگر نفل نماز ادا کی

جا سکتی ہے۔

الجواب:۔ صبح صادق کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ اور نفل پڑھنا ممنوع ہے، قضاء نماز پڑھ سکتے ہیں مگر وہ بھی لوگوں کے سامنے نہ پڑھیں۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

خواتین بھی اسی سے مسئلہ سمجھ لیں۔

(۲۶) نمازِ اشراق کا وقت کب ہوتا ہے؟

سوال:۔ ہماری مسجد میں اکثر اشراق کی نماز پر جھگڑا ہوتا ہے، بعض حضرات سورج نکلنے کے ۱۵ منٹ بعد نماز پڑھ لیتے ہیں، جبکہ بعض اعتراض کرتے ہیں اس کا کہنا ہے کہ پورا سورج ۱۵ منٹ میں نکلتا ہے، اس لئے پورے ۱۵ منٹ بعد نماز کا وقت ہوتا ہے آپ فرمائیں کہ اشراق کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد شروع ہوتا ہے اور کب تک رہتا ہے؟

الجواب:۔ سورج کے نکلنے بعد جب تک دھوپ زرد ہے نماز مکروہ ہے اور دھوپ کی زردی کے وقت مختلف موسموں میں کم وبیش ہو سکتا ہے۔ عام موسموں میں ۱۵۔۲۰ منٹ میں ختم ہوتی ہے اس لئے اتنا وقفہ ضروری ہے جو لوگ پانچ منٹ بعد نماز شروع کر دیتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں البتہ بعض موسموں میں دس منٹ بعد زردی ختم ہو جاتی ہے پس اصل مدار زردی ختم ہونے پر ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۲۷) زوال کے وقت کی تعریف

سوال:۔ نماز پڑھنے کا مکروہ وقت یعنی زوال کے بارے میں مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔

۱۔ زوال صرف ایک یا دو منٹ کے لئے ہوتا ہے۔

۲۔ زوال ۲۰ یا ۲۵ منٹ کے لئے ہوتا ہے۔

۳۔ جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا۔

۴۔ زوال کے لئے احتیاطاً آٹھ دس منٹ کافی ہے۔

الجواب:۔ اوقات کے نقشوں میں جو زوال کا وقت لکھا ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد نماز جائز ہے۔ زوال میں تو زیادہ منٹ نہیں لگتے لیکن احتیاطاً نصف النہار سے ۵ منٹ

قبل اور ۵ منٹ بعد نماز میں توقف کرنا چاہئے۔امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جمعہ کے دن استوا کے وقت نماز درست ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔حضرت امام ابو حنیفہؒ کا قول دلیل کے اعتبار سے زیادہ قوی اور احتیاط پر مبنی ہے۔اسی لئے عمل اسی پر ہے۔(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۲۸) دو وقتوں کی نمازیں اکٹھی ادا کرنا صحیح نہیں

سوال:۔ کیا بارش یا کسی عذر کی بنا پر دو نمازیں اکٹھی پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب:۔ سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرنے کی متعدد احادیث ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں بغیر سفر کے بغیر خوف کے بغیر بارش کے اکٹھی پڑھیں اس قسم کی تمام احادیث ہمارے نزدیک اس پر معمول ہیں کہ ظہر کی نماز کو موخر کر کے اس کے اخیر وقت میں پڑھا اور عصر کی نماز کو اول وقت میں ادا کیا اسی طرح مغرب اس کے اخیر وقت میں پڑھی اور عشاء اس کے اول وقت میں، گویا دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کی گئیں۔ بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا کسی حدیث میں میری نظر سے نہیں گزرا۔علامہ شوکانی نے ''نیل الاوطار'' میں اس کی سختی سے تردید کی ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۲۹) حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت قبول نہیں ہوتی

سوال:۔ اگر کوئی شخص رشوت اور سود کے ذریعے حاصل کی گئی ناجائز اور حرام دولت سے مسجد تعمیر کرے تو کیا اس مسجد کا شمار صدقہ جاریہ میں ہوگا؟

الجواب:۔ نعوذ باللہ رشوت اور سود کو صدقہ جاریہ سمجھنا کفر ہے۔حرام کی کمائی سے کوئی بھی عبادت کی جائے وہ قبول نہیں ہوتی بلکہ کرنے والے کے لئے موجب لعنت ہوتی ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

www.ahlehaq.org

مکروہ اوقات نماز

(۳۰) فجر کی سنتوں سے پہلے نفل پڑھنا درست نہیں، قضا پڑھ سکتے

سوال:۔ فجر کی سنتوں سے پہلے دو نفل پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:۔ صبح صادق ہونے کے بعد فرضوں سے پہلے سوائے دو سنت فجر کے اور نوافل پڑھنا درست نہیں ہے۔ البتہ کوئی قضا نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

www.ahlehaq.org

(۳۱) استواء شمس (زوال) کے وقت نماز پڑھنا درست نہیں

سوال:۔ چاشت وغیرہ نوافل بارہ بجے پڑھنی درست ہے یا نہیں؟ جنتری میں زوال یا قضاء نماز کا وقت بارہ بج کر چوبیس منٹ لکھا ہے۔

الجواب:۔ زوال کے وقت نوافل وغیرہ کچھ نہیں پڑھنی چاہئے اور نہ ایسے وقت میں کہ دوران نماز زوال کا وقت ہو جائے۔ لہذا جس گھڑی کے مطابق زوال کا وقت ۱۲ بج کر چوبیس منٹ ہے اس کے مطابق اگر بارہ بجے نفل یا قضاء نماز اس طرح پڑھے کہ زوال سے پہلے پہلے اس کو ختم کر دے تو یہ جائز ہے مگر جب زوال کا وقت قریب آ جائے تو اس وقت کوئی نماز شروع نہ کرے تا کہ ایسا نہ ہو کہ نماز کے درمیان میں زوال کا وقت ہو جائے۔ (فقط مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۳۲) جمعہ کے دن دوپہر میں نفل درست ہے یا نہیں؟

سوال:۔ جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے یا مباح ہے؟

الجواب:۔ احتیاط اسی میں ہے کہ جمعہ کے دن زوال کے بعد نفل نہ پڑھی جائے جیسا کہ فقہ کے متون اور شروحات میں ہے۔ امام صاحب کا مسلک دلیل کے اعتبار سے راجح ہے لہذا اسی پر عمل کیا جائے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۳۳) فجر کی نماز کے بعد نفل وغیرہ پڑھنا

سوال: ۔ فجر کی نماز کے بعد نفل نمازیں، سنت فجر یا کوئی اور قضاء نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟
الجواب: ۔ فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک کسی قسم کی نماز نہیں پڑھی جا سکتی۔

(۳۴) عصر کی فرض کے بعد کوئی سنت یا نفل ہے

سوال: ۔ کیا عصر کی نماز کے بعد بھی فجر کی طرح نوافل نہیں ہو سکتیں حکم بیان کیا جائے؟
الجواب: ۔ عصر کی نماز کے بعد بھی کوئی نماز سوائے قضاء نماز کے جائز نہیں ہے۔
(مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

www.ahlehaq.org

(۳۵) فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق کیوں ہے؟

سوال: ۔ فجر کی دو رکعت سنت اور ظہر کی چار سنت، فرض سے پہلے سنت مؤکدہ ہیں لیکن اس کی کیا وجہ ہے کہ فجر کی سنت کی قضا طلوع شمس کے بعد ہے نماز فجر کے بعد نہیں اور ظہر کی سنتوں کو فرض کے بعد ضرور ادا کیا جائے اور فجر کی سنتیں طلوع شمس کے بعد اگر نہ پڑھی جائیں تو اس پر کوئی مواخذہ بھی نہیں ہے؟
الجواب: ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کا وقت باقی ہے اور صبح کا وقت طلوع شمس کے بعد باقی نہیں رہتا۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۳۶) زوال اور دوپہر میں تلاوت اور نفل کا کیا حکم ہے؟

سوال: ۔ عین زوال کے وقت یا دوپہر کے وقت تلاوت قرآن شریف اور نوافل کا کیا حکم ہے؟
الجواب: ۔ عین زوال کے وقت یا یوں کہئے کہ استواء اور دوپہر کے وقت تلاوت قرآن شریف درست ہے اور نوافل امام ابو حنیفہؒ کے مسلک میں ناجائز ہیں۔ امام ابو یوسفؒ جواز کے قائل ہیں۔ (کمافی الدر المختار و شامی) درمختار میں قول ثانی کو ترجیح دی ہے جبکہ شامی فرماتے ہیں

کہ شراح ھدایہ نے امام کے قول کو ترجیح دی ہے۔اور احتیاط امام صاحب کے قول میں ہے اور امام ابو یوسف کا قول وسعت کا ہے۔(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۷) آفتاب طلوع ہوتے ہی نماز درست نہیں

سوال:۔ آفتاب نکلنے پر فوراً نماز درست ہے یا نہیں؟ اشراق کا وقت تو نیزہ برابر آفتاب اونچا ہونے پر ہوتا ہے؟

الجواب:۔ آفتاب نکلتے ہی فوراً نماز درست نہیں بلکہ بقدر ایک یا دو نیزہ کے آفتاب بلند ہونا چاہئے۔فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۳۸) پانچوں نمازوں کے اوقات

سوال:۔ پانچوں نمازوں کے اوقات کیا ہیں؟ کب وقت شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

الجواب:۔ صبح ہوتے وقت مشرق کی سمت میں آسمان کی لمبائی پر کچھ سفیدی دکھائی دیتی ہے، پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں سفیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے چوڑائی میں سفیدی دکھائی دے تب سے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے اور جب سورج کا ذرا سا کنارا نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اول وقت میں جلد ہی نماز پڑھ لینا بہتر ہے۔(خواتین کے لئے)

دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور دوپہر ڈھل جانے کی نشانی یہ ہے کہ لمبی چیزوں کا سایہ مغرب سے شمال کی طرف سرکتا سرکتا مشرق کی سمت مڑنے لگے تو بس سمجھو کہ دوپہر ڈھل گئی اور دوپہر کے وقت کی ایک آسان پہچان یہ ہے کہ سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے تو جب سایہ گھٹنا رک جائے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے۔ پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا،بس اسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جتنا سایہ ٹھیک دوپہر میں ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے اس وقت تک ظہر کی نماز کا وقت رہتا ہے۔

www.ahlehaq.org

مثلاً ایک گز لکڑی (گاڑ دی جائے اور اس) کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انچ ہو تو جب اس کا سایہ دو گز چار انچ ہو جائے گا اس وقت تک ظہر کا وقت رہے گا۔ اور یہیں سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ جائے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی وجہ سے اتنی تاخیر ہو جائے تو پڑھ ضرور لے، قضاء نہ کرے لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے اور اس عصر کے سوا کوئی اور نماز اس وقت میں پڑھنا درست نہیں ہے۔ نہ قضاء نہ نفل وغیرہ (دھوپ زرد ہونے کے وقت) کوئی نماز نہ پڑھے۔

جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کی نماز کا وقت آ گیا پھر جب تک مغرب کی سمت کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی رہے تب تک مغرب کا وقت باقی رہتا ہے۔ جب یہ سرخی جاتی رہے تو عشاء کا وقت شروع ہو گیا اور صبح ہونے تک باقی رہتا ہے، لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے، اس لئے اتنی دیر کر کے نماز نہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ تہائی رات گذرنے سے پہلے پہلے ہی نماز پڑھ لیں۔ (مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۳۹) کیا ظہر وعصر ایک وقت میں پڑھنا درست ہے؟

سوال:۔ اگر ظہر اور عصر ایک ساتھ ایک وقت میں پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ جب اس بات کا خیال ہو کہ عصر کے وقت شروع سے آخر تک دنیاوی امور سے فرصت نہ ملے گی یا سفر وغیرہ میں جارہے ہوں تو کیا ایک ساتھ دو نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب:۔ ظہر وعصر کی نمازیں ایک ساتھ ظہر میں پڑھنا درست نہیں ہے، اگر ایسا کیا تو صرف ظہر کی نماز ہوئی، عصر کی نماز اس کے ذمہ باقی رہے گی۔ حنفیہ کے نزدیک حج میں عرفات کے سوا جمعہ، ظہر وعصر (ایک ساتھ پڑھنا) کا جائز نہیں۔ اسی طرح سوائے مزدلفہ کے مغرب و عشاء جمع نہیں ہو سکتی، چاہے سفر ہو یا حضر یعنی مقیم ہو یا مسافر (یا کوئی اور مجبوری ہو۔)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

نماز کے عمومی مسائل

(۴۰) تکبیر تحریمہ عورت کے لئے بھی ضروری ہے؟

سوال:۔ عورت کو تکبیر تحریمہ نماز شروع کرتے وقت کہنا فرض ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ سب کو کہنا چاہئے اس میں مردوں کی تخصیص نہیں ہے۔ (کمافی عامة کتب الفقه)
(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۱) ٹرین میں حتی الوسع استقبال قبلہ ضروری ہے

سوال:۔ ٹرین میں نماز کے دوران قبلہ رخ ہونا ذرا مشکل ہوتا ہے تو وہاں قیام فرض ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ ٹرین میں نماز پڑھنے میں حتی الوسع کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہئے اور قبلہ رخ ہونا ضروری ہے لیکن عورت پردے کے اہتمام کے ساتھ نماز پڑھے اور کھڑی نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے
(ملخص)

(۴۲) عورتوں کا بغیر عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں

سوال:۔ یہاں رواج ہے کہ عورتیں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ جب تک کھڑے ہونے کی طاقت ہو بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے، لہذا بلاعذر عورتوں کا بیٹھ کر نماز پڑھنا کسی طرح درست نہیں ہے، اس طرح نماز نہیں ہوتی۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۳) چارپائی پر نماز پڑھنا درست ہے؟

سوال:۔ چارپائی پر نماز درست ہے یا نہیں؟ ڈھیلی پر یا سخت پر پڑھیں؟
الجواب:۔ چارپائی پر ہر حالت میں نماز درست ہو جائے گی اگرچہ وہ بہت سخت نہ ہو کیونکہ اگر

وہ ڈھیلی بھی ہے تو جس وقت گھٹنے سجدے کے لئے ٹکائیں گے تو سجدے کی جگہ سخت ہو جائے گی۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۴) سجدے میں دونوں پاؤں اٹھنے کا حکم

سوال:۔ سجدے میں اگر دونوں پیر زمین سے اٹھ جائیں تو نماز ہوگی یا نہیں۔ اگر تھوڑی دیر تک اٹھے رہیں تو کچھ خلل تو نہیں آئے گا؟

الجواب:۔ دونوں پیروں کا زمین پر رکھنا سجدہ میں ضروری ہے، لیکن اگر زمین پر رکھنے کے بعد پھر دونوں قدم زمین سے اٹھ گئے یا اٹھنے کے بعد پھر زمین پر رکھ دیئے تو نماز ہو جائے گی۔
(لیکن مجبوری اور حالت جلد میں گنجائش ہے)
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۵) نفل نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے

سوال:۔ چار رکعت والی نفل نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ واجب ہے۔ کمافی الدر المختار۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۴۶) ہر مکروہ تحریمی فعل سے نماز کا اعادہ واجب ہے

سوال:۔ ہر مکروہ تحریمی فعل سے نماز کا اعادہ واجب ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ مکروہ تحریمی فعل سے بے شک نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ کمافی الدر۔

(۴۷) عورت سجدے اور دو سجدوں کے درمیان پاؤں کیسے رکھے

سوال:۔ عورت کو سجدے اور جلسہ میں پاؤں کیسے رکھنے چاہئیں؟

الجواب:۔ عورت کے لئے دونوں پیر کھڑے کرنا سنت نہیں ہے۔ شامی میں ہے کہ عورت اپنے پیروں کی انگلیوں کو کھڑا نہیں کرے گی الخ۔ لہذا سجدے اور جلسہ میں پیروں کو کھڑا نہ کرے اور جلسہ اور تشہد میں تورک کرے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

تورک کا مطلب ہے کہ عورت کولھے کے بل بیٹھے اور دوزانو بیٹھتے وقت بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کے نیچے سے دائیں طرف کو نکال دے۔ (مرتب)

(۴۸) تشہد میں انگلی اٹھا کر کس لفظ پر گرائی جائے

سوال:۔ نماز میں التحیات پڑھتے وقت جو انگلی اشھد ان لا الہ پر اٹھائی جاتی ہے وہ کس وقت گرانی چاہئے؟

الجواب:۔ شرح منیہ میں امام حلوائی سے نقل کیا ہے کہ لا الہ پر انگلی کو اٹھائے اور الا اللہ پر نیچے رکھ دے۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۴۹) بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع کی ہیئت

سوال:۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے رکوع کی حالت میں کولھوں کو ایڑی سے اوپر اٹھانا چاہئے یا نہیں یا سر کو خوب جھکا دینا کافی ہے؟

الجواب:۔ سر کو خوب جھکا دینا کافی ہے اور رکوع کی کامل حالت بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں یہ ہے کہ رکوع میں پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے لیکن اگر تھوڑا سا بھی سر کو جھکا دے کہ ساتھ ساتھ کچھ کمر بھی جھک جائے تو یہ بھی کافی ہے۔ کما فی الشامیۃ عن البرجندی۔ فقط۔
(مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۵۰) نماز پنجگانہ کے بعد دعا کرنا سنت ہے

سوال:۔ نماز پنجگانہ کے بعد دعا کے واسطے ہاتھ اٹھانا سنت ہے یا بدعت؟ کسی نے اس غرض سے دعا ترک کر دی کہ اس بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں، اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

الجواب:۔ نماز پنجگانہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنت نبویہ ﷺ ہے حصن حصین جو کہ حدیث کی معتبر کتاب ہے اس میں دعا میں ہاتھ اٹھانے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنے کی احادیث مرفوعہ موجود ہیں ان کو دیکھ لیا جائے۔ نمازوں کے بعد دعا کا مسنون ہونا بھی اس میں

مذکور ہے، لہذا (دعا چھوڑنے والے کا) یہ فعل (دعا کا نمازوں کے بعد چھوڑ دینا) خلاف سنت ہے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمنؒ)

(۵۱) ثناء، تشہد، دعائے قنوت وغیرہ میں بسم اللہ پڑھنا

سوال:۔ نماز میں ثناء، تشہد، درود، دعائے قنوت میں بسم اللہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:۔ بسم اللہ پڑھنا سورہ فاتحہ کے شروع میں اور سورت سے پہلے ہے۔ تشہد وغیرہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے، لیکن بعض روایات میں تشہد اور دعائے قنوت میں بسم اللہ وارد ہوئی ہے۔ اس لئے اگر پڑھ لی جائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (مفتی عزیز الرحمنؒ)

(۵۲) نماز کی حالت میں نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟

سوال:۔ نماز کی حالت میں نگاہ کہاں رکھنی چاہئے؟

الجواب:۔ آداب نماز میں سے ہے کہ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر رکھیں اور حالت رکوع میں پیر کی پشت کی طرف اور سجدے کی حالت میں ناک کے کنارے کی طرف اور قعود و تشہد کی حالت میں اپنی گود کی طرف نظر رکھیں۔ (درمختار) (مفتی عزیز الرحمنؒ)

(۵۳) نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر دعا پڑھنا

سوال:۔ فرائض کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر کسی دعا کا پڑھنا ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ فرائض کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا بسم اللہ لاالہ الاالله هوالرحمٰن الرحیم أذهب عنی الهم والحزن۔ حصن حصین میں مذکور ہے۔
(مفتی عزیز الرحمنؒ)

(۵۴) عورتیں جہری نماز میں قرأت جہر سے کریں یا آہستہ؟

سوال:۔ عورتیں سری و جہری نمازوں میں قرأت جہری کریں یا آہستہ کریں؟

الجواب: ۔عورتیں سب نمازوں میں قرأت آہستہ کریں۔ (کما فی الکبیری) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۵۵) کیا عورت اور مرد ایک مصلے یا چٹائی پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: ۔ایک چٹائی پر مرد وعورت خواہ منکوحہ ہو یا غیر منکوحہ برابر کھڑے ہو کر نماز ادا کریں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب: ۔اگر ہر ایک اپنی نماز علیحدہ پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہے۔ مگر اجنبی عورت کے برابر کھڑا ہونا برا ہے اور اگر نماز میں شرکت ہے تو نماز نہ ہوگی۔

www.ahlehaq.org

باب: عورتوں کی نماز کے چند مسائل

(۵۶) کتنی عمر میں عورت پر نماز فرض ہوتی ہے؟

سوال:۔ عورت پر کتنی عمر سے نماز فرض ہو جاتی ہے؟

الجواب:۔ جوان ہونے کا وقت معلوم ہو تو اس وقت سے نماز فرض ہے ورنہ عورت پر نو سال پورے ہونے پر دسویں سال سے نماز فرض سمجھی جائے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۵۷) عورت کو نماز میں کتنا جسم ڈھانپنا ضروری ہے

سوال:۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کے وقت ضروری پوشیدہ کپڑا (سینہ بند) ضرور پہنے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ کپڑا یعنی سینہ بند کفن میں بھی شامل ہے جبکہ اکثر جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ڈھکا ہوا ہونا چاہئے اب آپ فرمائیں کہ کون سی بات درست ہے اور آیا سینہ بند نماز کے وقت ضروری ہے؟

الجواب:۔ عورت کو نماز میں ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی سارا بدن ڈھکنا ضروری ہے سینہ بند ضروری نہیں جن لوگوں نے سینہ بند کو ضروری کہا انہوں نے غلط کیا۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۵۸) بچہ اگر ماں کا سر درمیان نماز ننگا کردے تو کیا نماز ہو جائے گی

سوال:۔ چھ ماہ سے لے کر تین سال کی عمر کے بچے کی اماں نماز پڑھ رہی ہے. بچہ ماں کے سجدے کی جگہ لیٹ جاتا ہے جب ماں سجدے میں جاتی ہے تو بچہ ماں کے اوپر پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے اور سر سے دوپٹہ اتار دیتا ہے اور بالوں کو بھی بکھیر دیتا ہے کیا اس حالت میں ماں کی نماز ہو جاتی ہے؟

الجواب:۔ نماز کے دوران سر کھل جائے اور تین بار سبحان اللہ کی مقدار تک کھلا رہے تو نماز ٹوٹ جائے اور اگر کھلتے فوراً ڈھک لیا تو نماز ہوگئی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

www.ahlehaq.org

(۵۹) خواتین کے لئے اذان کا انتظار ضروری نہیں

سوال:۔ کیا خواتین گھر پر نماز کا وقت ہو جانے پر اذان سنے بغیر نماز پڑھ سکتی ہیں یا اذان کا انتظار کرنا ضروری ہے؟

الجواب:۔ وقت ہو جانے کے بعد خواتین کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ ان کو اذان کا انتظار ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۶۰) عورتوں کا چھت پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ عورتوں یا لڑکیوں کو چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر باپردہ جگہ ہو تو جائز ہے مگر گھر میں ان کی نماز افضل ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۶۱) عورتوں کی امامت کرانا مکروہ ہے

سوال:۔ اسلام میں عورت بھی امامت کے فرائض انجام دے سکتی ہے یا نہیں؟ قرآن حدیث کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب:۔ عورت مردوں کی امامت تو نہیں کرسکتی، اگر عورتوں کی امامت کرے تو یہ مکروہ ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی)

(۶۲) عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے؟

سوال:۔ عورتوں کو اذان سے کتنی دیر بعد نماز پڑھنی چاہئے، کیونکہ عام طور پر سننے میں آیا ہے کہ پہلے مرد نماز پڑھ کر گھر آجائیں تو اس کے بعد عورتوں کو پڑھنی چاہئے۔

الجواب:۔ فجر کی نماز تو عورتوں کو اول وقت میں پڑھنا افضل ہے، دوسری نمازیں مسجد کی جماعت کے بعد پڑھنا افضل ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۶۳) عورت خاص ایام میں نماز کے بجائے ذکر و تسبیح کرے

سوال:۔ نماز پڑھنا سب مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ ہم بہت سی لڑکیاں آفس وغیرہ میں کام کرتی ہیں، ظہر کی نماز کا وقت آفس کے کام کے دوران ہی ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکیزگی کے دوران تو ہم نماز پڑھ لیتے ہیں مگر ناغہ کے دنوں میں کیا کریں؟ ایک جاننے والی نے بتایا کہ تب بھی نماز پڑھ لیا کروں (یعنی اسی طرح جائے نماز پر بیٹھ کر ۱۲ رکعتیں پڑھ لیا کروں، میں الجھن میں ہوں کیا ناغہ کے دنوں میں نماز (ظہر) کی نہ پڑھوں یا پھر جاننے والی کے کہنے پر عمل کروں؟ اصل میں آفس بہت چھوٹا ہے اور علیحدگی میں جہاں کمرہ بند کر کے بندہ بیٹھ جائے نماز پڑھنے کی جگہ نہیں۔)

الجواب:۔ عورت کو خاص ایام میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں اس لئے اس خاتون نے آپ کو جو مسئلہ بتایا وہ قطعاً غلط ہے لیکن خاص ایام میں عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے مصلی پر بیٹھ کر کچھ ذکر و تسبیح کرلیا کرے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۶۴) مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن باآواز ہنسنے سے ٹوٹ جاتی ہے

سوال:۔ کیا نماز پڑھتے وقت مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، میرا خیال ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ جبکہ میری دوست کا کہنا ہے کہ کھلکھلا کر ہنسنے سے نماز ٹوٹتی ہے مسکرانے سے نہیں۔

الجواب:۔صرف مسکرانے سے نماز نہیں ٹوٹتی، بشرطیکہ ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو اور اگر اتنی آواز پیدا ہو جائے کہ برابر کھڑے شخص کو سنائی دی تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۶۵) شرعی مسجد میں صرف عورتیں فرادیٰ نماز پڑھیں تو مسجد کا حق ادا ہوگا یا نہیں؟

سوال:۔احمد نے ایک جگہ بچوں کے لئے مدرسہ بنایا اور اس مدرسہ کے احاطہ میں ایک مسجد شرعی بنوائی، جس میں محراب، منبر، مینار سب ہیں اور پنج وقتہ نماز باجماعت مدرسہ کے طلبہ و اساتذہ پڑھتے تھے۔اس کے بعد احمد نے بچوں کا مدرسہ دوسری جگہ منتقل کر دیا اور اس جگہ بچیوں کی مدرسہ جامعۃ الصالحات شروع کیا۔اب مدرسہ کی طالبات ومعلمات اس مسجد میں نماز پڑھتی ہیں اذان واقامت وجماعت نہیں ہوتی تو یہ صورت جائز ہے۔وہاں پنج وقتہ نماز باجماعت ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب:۔صورت مسئولہ میں جب مسجد شرعی ہے اور مسجد شرعی کی نیت سے بنی ہے تو اس میں پنج وقتہ اذان واقامت کے ساتھ مردوں کا نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔عورتیں وہاں تنہا تنہا نماز پڑھتی ہیں اس سے مسجد کا شرعی حق ادا نہ ہوگا۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۶) نسوانی مدرسہ میں طالبات کا باجماعت نماز ادا کرنا جب کہ مسجد شرعی موجود ہو؟

سوال:۔ایک مدرسہ کے احاطہ میں طلبہ کے لئے شرعی مسجد بنائی گئی تھی مگر فی الحال اس مدرسہ کو طالبات کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے،اب وہاں صرف طالبات مقیم ہیں اس مسجد میں مدرسہ کے دو تین ذمہ دار حضرات نماز باجماعت ادا کریں اور تمام طالبات مسجد کی بالائی منزل میں اقتداء کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں تو یہ طریقہ کیسا ہے؟ (بینوا توجروا)

الجواب:۔عورتوں کے حق میں جماعت نہ مطلوب ہے نہ وہ اس کی مامور اور مکلف ہیں۔وہ تو فرداً فرداً ہی نماز ادا کریں۔مسجد آباد رہے،وقت پر اذان بھی ہو اور جماعت بھی ہو،اس مقصد

سے کم از کم دو تین ذمہ دار حضرات پردہ کے اہتمام کے ساتھ مسجد میں نماز با جماعت ادا کر لیں۔ اگر وقت میں زیادہ گنجائش نہ ہو تو وہاں صرف فرض ادا کر لیں اور سنت اپنے مقام (کمرہ) میں ادا کر لیں۔ فقط واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(٦٧) خواتین کے طریقہ نماز کا ثبوت

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ لڑکی حنفی مسلک سے تعلق رکھتی ہے جس کی شادی غیر مقلد لڑکے سے ہوئی ہے، لڑکی کا شوہر اپنی حنفی بیوی سے کہتا ہے کہ تم مردوں کی طرح نماز پڑھا کرو کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کے مطابق ہے اور عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے جدا ہونا ثابت نہیں۔

(۱) اب پوچھنا یہ ہے کہ لڑکی کو غیر مقلد لوگوں کے طریقہ سے نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ اگر اس کا شوہر ایسا حکم دے تو حنفی بیوی پر غیر مقلد شوہر کا حکم ماننا ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) اور نیز حنفی مذہب میں عورت کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقہ سے جدا ہونا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

مفصل اور مدلل جواب دے کر مطمئن فرمائیں۔

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً۔

مذکورہ بارہ صورت میں اہل حدیث شوہر کا اپنی حنفی بیوی کو مردوں کے طریقہ سے نماز پڑھنے پر مجبور کرنا جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی نماز کی طرح صراحۃً ثابت نہیں بلکہ خواتین کا طریقہ نماز مردوں کے طریقہ سے جدا ہونا بہت سے احادیث اور آثار صحابہ و تابعین سے ثابت ہے اور چاروں ائمہ فقہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی و امام احمد رحمہ اللہ اس پر متفق ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

(حدیث۔ ترجمہ) (۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ خواتین حضور اکرم ﷺ کے عہد میں کس طرح نماز پڑھتی تھیں، تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے چار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ سمٹ کر نماز ادا کریں۔ (جامع المسانید جلد ۱، صفحہ ۴۰۰)

(۲) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نماز کا طریقہ

سکھلایا تو فرمایا کہ اے وائل بن حجرؓ جب نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔ (مجمع الزوائد ج ۲، صفحہ ۱۰۳)

(۳) رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہیں تھیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹادو اس لئے کہ اس میں عورت مرد کی مانند نہیں۔

(السنن للبیہقی، ج ۲، صفحہ ۲۲۳، اعلاالسنن بحوالہ مراسیل ابی داؤد ج ۲، صفحہ ۱۹)

(۴) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملا لے، اس طرح کہ اس سے زیادہ سے زیادہ ستر ہو سکے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو تم گواہ رہو میں نے اس عورت کی بخشش کر دی۔ (بیہقی، ج ۲ ص ۲۲۳، کنز العمال ج ۱، صفحہ ۵۴۹)

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اگر نماز کے دوران کوئی ایسا امر پیش آجائے جو نماز میں حارج ہو تو) مردوں کے لئے یہ ہے کہ وہ تسبیح کہیں اور عورتیں صرف تالی بجائیں۔ (ترمذی، صفحہ ۸۵، سعید کمپنی مسلم شریف، ج ۱، صفحہ ۱۸۰)

(۶) امام بخاریؒ کے استاد ابو بکر بن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ان سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھائے، تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی چھاتیوں تک، اور فرمایا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ اٹھائے جس طرح مرد اٹھاتے ہیں۔ انہوں نے جب اس بات کو اشارہ سے بتلایا تو اپنے ہاتھوں کو کافی پست کیا اور ان دونوں کو اچھی طرح ملایا اور فرمایا کہ نماز میں عورت کا طریقہ مردوں کی طرح نہیں ہے۔

(المصنف لابی بکر بن شیبہ ابی ج ۱، صفحہ ۲۳۹)

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی رانوں کو ملالے۔ (بیہقی، ج ۲، صفحہ ۱۲۳)

(۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ (سب اعضاء کو) ملالے اور سرین کے بل بیٹھے۔ (المصنف لابی بکر ابن ابی شیبہ ج ۱، صفحہ ۳۷۰)

(۹) مذکورہ بالا احادیث اور آثار صحابہؓ وتابعین سے عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز

سے واضح طور پر مختلف ہونا ثابت ہوا۔ اب اس بارے میں آئمہ فقہ کا مسلک ملاحظہ فرمائیں۔

مذکورہ بالا احادیث طیبہ آثار صحابہ و تابعین اور چاروں مذاہب فقہ حقہ کے حضرات فقہاء کرام کی عبارات سے جو عورتوں کی نماز کا مسنون طریقہ ثابت ہوا وہ مردوں کے طریقہ نماز سے جدا ہے، عورتوں کے طریقہ نماز میں زیادہ سے زیادہ پردہ اور جسم سمیٹ کر ایک دوسرے سے ملانے کا حکم ہے اور یہ طریقہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک امت میں متفق علیہ اور عملاً متواتر ہے۔ آج تک کسی صحابی یا تابعی اور تبع تابعین یا دیگر فقہاء امت کا کوئی ایسا فتویٰ نظر نہیں آیا جس میں عورتوں کی نماز کو مردوں کی نماز کے مطابق قرار دیا ہو، نیز خود اکابر اہل حدیث حضرات اس مسئلہ میں مذکورہ بالا عبارات کے مطابق فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی اپنے فتاویٰ میں وہ حدیث جو ہم نے کنز العمال اور بیہقی کے حوالہ سے نقل کی ہے اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اور اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ چلا آیا ہے۔ نیز اس کے بعد مختلف کتب مذاہب اربعہ سے حوالہ نقل کرنے کے بعد آخر میں نتیجتاً فرماتے ہیں کہ:

غرض عورتوں کا انضمام (اکٹھی ہو کر) اور انخفاض (سمٹ کر اور چمٹ کر) احادیث و تعامل جمہور اہل علم اور مذاہب اربعہ وغیرہ میں سے ثابت ہے اور اس کا منکر کتب حدیث اور تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔ واللہ اعلم حررہ، عبدالجبار عفی عنہ (فتاویٰ غزنویہ، صفحہ ۲۷ و ۲۸۔ فتاویٰ علماء حدیث، صفحہ ۴۹، ج ۳)

جہاں تک اہل حدیث حضرات کے دعویٰ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں نہ تو ان کے پاس کوئی آیت قرآن ہے اور نہ کوئی حدیث اور نہ کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ، البتہ اگر ہم حضرت ام درداءؓ کا اثر استدلال میں پیش کریں جو مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت ام درداء (رضی اللہ عنہ) نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔ (المصنف لابی بکر بن ابی شیبہ ج ۱، صفحہ ۲۷۰) تو اس اثر کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس اثر سے استدلال کرنا کئی وجہ سے درست نہیں۔

(۱) پہلی وجہ تو یہ ہے کہ حافظ مزیؒ نے ان کو صحابیہ کہا ہے، جبکہ دوسرے ناقدین ومحدثین نے ان کو تابعیہ کہا ہے۔ لہذا یہ صحابیہ نہیں بلکہ تابعیہ ہیں اور ایک تابعی کا عمل اگر اصول کے مخالف نہ ہو تب بھی اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) بالفرض اگر ان کو صحابیہ مان بھی لیا جائے تو یہ ان صحابیہ کی اپنی رائے ہے اور نہ ہی ان صحابیہ نے کسی اور کو اس کی دعوت دی ہے اور نہ ہی انہوں نے اس فعل پر حضور ﷺ کا کوئی قول وفعل اور نہ کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ نقل کیا ہے۔ لہذا عورتوں کی نماز کے سلسلے میں امت کے عمل تواتر کے خلاف اس رائے کی پوزیشن ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن حکیم کی تواتر قرأت کے خلاف شاذ قرأت کی ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان شاذ قرأت کے لئے متواتر قرآن حکم کی تلاوت نہیں چھوڑتا اور نہ ہی کسی دوسرے مسلمان کو اس کی دعوت دیتا ہے۔

(۳) نیز اگر اس اثر کے الفاظ پر غور سے نظر ڈالی جائے تو اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں ام درداءؓ کے ہیئت جلوس کو مرد کے ہیئت جلوس سے تشبیہ دی گئی ہے جس سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوتی ہے کہ ام درداءؓ مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں لیکن دوسری صحابیات اور خواتین کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف تھا۔ جس کا احادیث بالا میں تذکرہ ہوا۔

اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اگر یہ اثر قابل استدلال نہیں تو پھر امام بخاریؒ نے اس کو اپنی صحیح بخاری میں کیوں ذکر کیا ہے؟ تو یہ شبہ بھی صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ امام بخاری نے اس اثر کو اس لئے ذکر نہیں کیا کہ اس سے عورتوں کے نماز کے طریقہ پر استدلال کیا جائے بلکہ صرف اس بات کی تقویت کے لئے ذکر کیا ہے کہ مردوں کے جلوس کی کیفیت نماز میں کیا ہے، چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں رقمطراز ہیں کہ:

اگر یہ حضرات "صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِی اُصَلِّی" سے استدلال کریں کہ عورتوں کی نماز مردوں کے مطابق ہے تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں، اول تو اس جملہ کا سیاق وسباق ایک خاص واقعہ ہے۔ جس کا خلاصہ یہ کہ ایک خاص وفد حضور ﷺ کی خدمت میں بیس دن قیام کے لئے آیا تھا، واپسی پر آپ ﷺ نے ان کو نصیحت فرمائیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ:

صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِی اُصَلِّی

بہر حال اس جملہ کو سیاق وسباق سے ہٹ کر دیکھیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حدیث کی عمومیت میں مرد وعورت سمیت پوری امت شریک ہے اور پوری امت پر لازم ہے کہ جو طریقہ آنحضرت ﷺ کی نماز کا ہے وہی طریقہ پوری امت کا ہو، لیکن یہ واضح ہو کہ اس کی عمومیت پر عمل اس وقت تک ہی ضروری ہے جب تک کوئی شرعی دلیل اس کے معارض نہ ہو، اور اگر کوئی دلیل خصوص کسی بعض عمل یا افراد میں اس حکم کے معارض ہو تو اس دلیل خصوص کی وجہ سے وہ بعض

ل مقابلے میں

افراد یا وہ عمل اس امر کی تعمیم[1] سے مستثنیٰ ہوں گے۔ چنانچہ ضعفاء اور مریض ان حدیثوں سے جن میں ان کو ستر پوشی اور اختفاء کا حکم دیا گیا ہے، اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے، لہٰذا ان مستثنیات کی موجودگی میں اس جملہ سے عورت اور مرد کی نماز میں مجموعی کیفیت اور طریقہ پر مطابقت کا استدلال درست نہیں۔

چنانچہ ابن حجرؒ الشافعی نے اس بات کو فتح الباری میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''صلو کما رائیتمونی'' کے خطاب کو اگر اس کے سبب اور سیاق سے ہٹا کر دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ ساری امت کو خطاب ہے کہ اس طرح نماز پڑھیں، جس طرح اس وقت پڑھی گئی تو اس طرح استدلال ہو سکے گا ہر اس فعل پر، جس کے بارے میں ثابت ہو جائے کہ یہ آپ ﷺ نے نماز میں کیا ہے۔ کہ اس فعل کو نماز کے لئے لازمی مانا جائے۔ لیکن یہ خطاب مالک بن حویرثؓ اور ان کے ساتھیوں کو خطاب کیا گیا تھا۔ (جنہیں نماز پڑھنا نہیں آتی تھی) کہ وہ ان کی دیکھا دیکھی ارکان نماز کو ادا کرتے رہیں۔

ہاں اس حکم میں تمام امت شامل ہو سکتی ہے بشرطیکہ ان ہی افعال پر نبی کریم ﷺ کا استمرار (مستقل کرنا) ثابت ہو جائے کہ آپ نے ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھی ہو اور پھر یہ حکم کے تحت داخل ہو کر واجب ہو جائے گا۔ لیکن بعض وہ افعال (جو اس نماز میں تھے) بعد میں ثابت نہیں ہوتے لہٰذا جس پر دلیل موجود نہ ہو کہ یہ فعل بعد کو نماز میں ہوا تو یہ حکم نماز کی اپنی صفت اور حالت (طریقہ ادائیگی) سے متعلق ہو جائے گا۔ اس لئے ہم ''صلو کما رائیتمونی'' کے حکم پر اس وقت عمل کا حکم نہیں کرتے۔ (فتح الباری، صفحہ ۱۳/۲۳)

لہٰذا احادیث بالا فقہاء امت کی تصریحات کے مطابق سنت یہ ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے اور سمٹ کر بیٹھے، ستر کا زیادہ اہتمام کرے۔ ہاتھ سینے پر باندھے، ان سب باتوں میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے اور یہی حق ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

واللہ اعلم بالصواب (ملخص)

---

[1] حکم کے عام ہونے

باب: مفسدات الصلوٰۃ

نماز کے مفسدات ومکروہات وغیرہ کا بیان

(۶۸) نماز میں قہقہہ سے وضو اور نماز دونوں فاسد ہوتے ہیں

سوال:۔ نماز میں قہقہہ لگانا وضو اور نماز دونوں کو فاسد کرتا ہے یا صرف نماز کو؟

الجواب:۔ نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو اور نماز دونوں فاسد ہو جاتی ہیں (جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے قہقہہ لگانے والے نمازیوں کو وضو اور نماز دونوں لوٹانے کا حکم فرمایا تھا۔ اور الدر المختار میں یہ مسئلہ نواقص وضو میں صراحت سے موجود ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۶۹) سجدہ میں پاؤں اٹھ جانے سے نماز نہ ہونے کا مطلب

سوال:۔ بعض اردو کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر سجدہ میں دونوں پاؤں اٹھ جائیں تو نماز نہ ہوگی کم از کم ایک انگلی پاؤں کی زمین پر ٹکی رہے اس کا کیا مطلب ہے؟

الجواب:۔ یہ مسئلہ دونوں پاؤں اٹھنے کا در مختار اور شامی میں بھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بالکل پورے سجدے میں دونوں قدم اٹھے رہیں تو سجدہ نہ ہوگا اور جب سجدہ نہ ہوا تو نماز نہ ہوئی، کم از کم ایک انگلی کسی وقت سجدہ میں زمین پر ٹھہر جائے، یہ نہیں کہ اگر زمین سے دونوں پاؤں اٹھ گئے تو اٹھتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی بلکہ اگر اسی سجدہ میں پھر رکھ لئے تو نماز ہو جائے گی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر پورے سجدے میں بالکل اٹھے رہے تو نماز نہ ہوگی۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۰) نماز کی حالت میں عورت مرد کا یا مرد عورت کا بوسہ لے لے تو؟

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ مرد نماز میں تھا، عورت نے آ کر اس کا بوسہ لے لیا اس سے مرد کو خواہش پیدا ہوئی تو نماز جاتی رہی، اگر چہ کہ اس کا اپنا فعل نہ تھا اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی مرد نے بوسہ لیا عورت کو خواہش ہوگئی تو عورت کی نماز نہ جائے گی اگر چہ یہ بھی اس کا اپنا فعل نہیں ہے۔ زید کا کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ درمختار میں یہ مسئلہ اس طرح لکھا ہے کہ اگر مرد نے عورت کا بوسہ نماز میں لے لیا یعنی عورت نماز پڑھ رہی تھی اور اس حالت میں مرد نے اس کا بوسہ لیا، خواہ شہوت ہو یا نہ ہو تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر مرد نماز پڑھ رہا تھا عورت نے اس کا بوسہ لے لیا اور مرد کو شہوت ہوگئی تو مرد کی نماز فاسد ہو گئی اور اور اگر مرد کو شہوت نہ ہوئی تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

یہ الگ بات ہے کہ اس طرح بوسہ لینا گناہ کی بات ہے۔

(۷۱) نامحرم مرد کی اقتداء عورتیں پردہ کے پیچھے سے کرسکتی ہیں

سوال:۔ اگر کوئی امام نماز فرض یا تراویح پڑھا رہا ہے اور مستورات کسی پردہ یا دیوار کے پیچھے فاصلہ سے مقتدی بن کر نماز پڑھیں تو ان عورتوں کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ان عورتوں کی نماز درست ہے (کیونکہ مکروہ اس وقت ہے جب امام بغیر کسی محرم یا آدمی صرف ان عورتوں کو الگ جگہ میں نماز پڑھائے۔) (کما فی الدر المختار)

نوٹ:۔ یہ مسئلہ اس فتاویٰ برائے خواتین میں گذر چکا ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷۲) جمائی لیتے ہوئے آواز کے ساتھ ایک دو حروف نکل گئے تو کیا حکم ہے؟

سوال:۔ نماز میں کسی نے جمائی لی اور جمائی لیتے وقت آواز نکلی جس سے ایک دو حروف ظاہر ہو گئے تو اس سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

الجواب:۔ مجبوری کی وجہ سے جمائی لی ہو اور یہ بھی احتیاط کی ہو کہ آواز نہ نکلے تو ایسی صورت

معاف ہے اور اگر اس میں احتیاط نہ کی ہو اور بے احتیاطی کی وجہ سے آواز نکلی، جس سے حروف پیدا ہو گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عمدۃ الفقہ، صفحہ ۲/۳۵۲) جیسا کہ درمختار میں کھنکارتے وقت آواز نکل جانے کے بارے میں مذکور ہے کہ اگر بغیر عذر ایسا کیا تو نماز فاسد ہو گی اگر طبیعت کی بناء پر کھانسی ہوئی یا آواز درست کرنے کے لئے کھنکارا یا امام کو لقمہ دینے کے لئے تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ (باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیھا) واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۷۳) بحالت نماز لکھی ہوئی چیز پڑھ لی تو کیا حکم ہے

سوال:۔ اگر گھر یا مسجد کی دیوار پر کچھ لکھا ہو (قبلہ کی سمت میں) اور نمازی نماز پڑھتے ہوئے اسے دیکھ کر دل ہی دل میں پڑھ لے اور سمجھ جائے، تو کیا کسی لکھی ہوئی چیز کے پڑھ لینے سے نماز فاسد ہو جائے گی؟

الجواب:۔ قصداً وارادتاً دل سے پڑھنا اور سمجھنا مکروہ ہے، البتہ نماز فاسد نہ ہو گی اور اگر پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس سے نماز فاسد ہو جائے گی اور بلا قصد وارادہ اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے، مکروہ نہیں۔ مگر نظر نہ جمائے رکھے۔ (درمختار، بحرالرائق، شامی، مراقی الفلاح وغیرہ میں یہ مسئلہ تفصیل سے باب ما یفسد الصلوٰۃ و ما یکرہ فیھا میں مذکور ہے۔)

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۷۴) بڑھے ہوئے ناخنوں کے ساتھ نماز

سوال:۔ اگر صرف ناخن بڑھائے جائیں اور نماز پڑھ لی جائے تو اس سے نماز میں کوئی خرابی ہو گی یا نہیں؟

الجواب:۔ ناخن بڑھانا مکروہ اور خلاف فطرت ہے، نماز کا حکم یہ ہے کہ اگر ناخنوں کے اندر کوئی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے پانی اندر نہ پہنچ سکے تو نہ وضو ہو گا اور نہ نماز ہو گی اور اگر ناخن اندر سے بالکل صاف ہے تو نماز صحیح ہے۔ ناخن بڑھانے کا رواج مسلمانوں میں نہ جانے کس کی تقلید سے آیا ہے، مگر یہ رواج ہے بہت ہی قابل نفرت۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

www.ahlehaq.org

(۷۵) مورتیوں کے سامنے نماز

سوال:۔ پلاسٹک کے کھلونے، ہاتھی، شیر وغیرہ جانوروں کی مورتیوں کی شکل میں ہوتے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر ہم نماز پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب:۔ یہ بت پرستی کے مشابہ ہے اس لئے جائز نہیں اور ان مورتیوں کی خرید اور فروخت بھی ناجائز ہے۔

(۷۶) ٹی وی والے کمرے میں نماز یا تہجد پڑھنا

سوال:۔ کیا جس کمرہ میں ٹی وی رکھا ہوا اور شام کے بعد ٹی وی بند کر دیا جائے تو رات کو نماز یا نماز تہجد پڑھنا جائز ہے؟ یعنی جس کمرہ میں ٹی وی پڑا ہوا ہو۔

الجواب:۔ گھر میں ٹی وی رکھنا ہی جائز نہیں ہے، جہاں تک مسئلے کا تعلق ہے جس وقت آپ نماز پڑھ رہے ہیں اس وقت ٹی وی بند ہے تو اس کمرے میں آپ کی نماز بلا کراہت صحیح ہے اگر ٹی وی چل رہا ہے تو ایسی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو جگہ لہو ولعب کے لئے مخصوص ہو اس میں بھی نماز مکروہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۷۷) مکان خالی نہ کرنے والے کرایہ دار کی نماز

سوال:۔ ہم تقریباً ۱۵ سال سے ایک مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہتے ہیں، تقریباً دس سال تک ہم کرایہ مالک مکان کو خود بخود ہاتھ سے ادا کرتے تھے، لیکن بعد میں مالک مکان نے کہا کہ میرا مکان خالی کر دو، ہم نے انکار کر دیا حتیٰ کہ مالک نے ہم پر کورٹ میں کیس کر دیا، کیس چلتے تقریباً چھ سال ہو گئے ہیں، کرایہ ہم کورٹ میں جمع کراتے ہیں۔ جناب والا اب آپ سے پوچھنا ضروری ہے کہ بعض لوگوں نے ہمیں کہا کہ جو تم لوگ گھر پر نماز پڑھتے ہو تو تمہاری نماز بغیر اجازت جائز نہیں، نماز پڑھنے کے لئے نماز کی اجازت لینا مالک مکان سے ضروری ہے، دوسرے مالک مکان کا ہم سے بولنا چالنا بند ہے۔ برائے مہربانی آپ بتائیں کہ ہماری نماز جائز ہے یا نہیں اور ہم نے پہلے جتنی نمازیں گھر پر ادا کی ہیں سب کی سب نمازیں ضائع ہو گئیں؟

الجواب:۔ شرعاً کرایہ دار کے ذمہ مالک کے مطالبہ پر مکان خالی کر دینا لازم ہے اور خالی نہ کرنے کی صورت میں وہ غاصب ہے اور غصب کی زمین میں نماز قبول نہیں ہوتی آپ کی نمازیں فقہی فتویٰ سے تو صحیح ہے لیکن غصب کے مکان میں رہنے کے وجہ سے آپ گناہ گار ہیں، مالک مکان کو راضی کرنا یا اس کا مکان خالی کر دینا واجب ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

شرائط نماز

(۷۸) جن کپڑوں پر مکھیاں بیٹھیں ان سے بھی نماز ہو جاتی ہے

سوال:۔ ہم لوگ لیٹرین جاتے ہیں وہاں مکھیاں بہت ہوتی ہے جو ہمارے کپڑوں اور جسم پر بیٹھتی ہیں وہ مکھیاں ناپاک ہوتی ہے اس لئے ہمارے کپڑے بھی ناپاک ہوتے ہیں، ان کپڑوں سے ہم نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ اس سے پرہیز ممکن نہیں اس لئے شریعت نے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ آدمی بیت الخلاء میں جائے تو نماز کے کپڑوں کے علاوہ دوسرے کپڑوں میں جائے اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں تو نجاست سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۷۹) اندھیرے میں نماز پڑھنا

سوال:۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اندھیرے میں نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں میری سہیلی کہتی ہے کہ اندھیرے میں نماز ہو جاتی ہے، کیا یہ درست ہے؟

الجواب:۔ اگر اندھیرے کی وجہ سے قبلہ رخ غلط نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، نماز ہو جائے گی۔[1]

(۸۰) گھریلو سامان سامنے ہوتے ہوئے نماز پڑھنا

سوال:۔ ہمارے گھر میں تین کمرے ہیں، تینوں میں سامان ہے۔ ہم سب گھر والے نماز

[1] یہ مسئلہ گھٹا ٹوپ اندھیرے کے بارے میں ہے ورنہ عام اندھیری جگہ میں (جہاں کچھ نظر آ رہا ہو) عورت کے نماز پڑھنا اجالے سے زیادہ بہتر ہے۔

پڑھتے ہیں تو ہمارے سامنے سامان ہوتا ہے مثلاً شوکیس، ٹی وی وغیرہ ،لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھتے وقت سامنے کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے صرف دیوار ہو لیکن ہم مجبور ہیں گھر چھوٹا ہے میں نے جب سے یہ سنا ہے، بڑی پریشان ہوں۔

الجواب:۔ سامنے سامان ہو تو نماز میں کوئی حرج نہیں ،لوگ بالکل غلط کہتے ہیں ۔البتہ ٹی وی کا گھر میں رکھنا گناہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۸۱) پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی

سوال:۔ ایک شخص کی جیب میں ایک شیشی تھی جس میں پیشاب تھا اسے ٹیسٹ کرانے لے جا رہا تھا، نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے بھول سے جیب میں شیشی ہونے کی حالت میں ہی نماز پڑھ لی، شیشی بالکل بند تھی نماز ہو گئی یا لوٹانا ضروری ہے؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں نماز نہیں ہوئی واجب الاعادہ ہے کیونکہ یہ شخص حامل نجاست ہے۔ کتب فقہ میں ہے کہ نجاست لے کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ عمدۃ الفقہ میں ہے کہ اگر وہ نجاست اپنے معدن سے الگ ہو تو خواہ وہ کسی چیز میں بند ہو نماز کی مانع ہوگی ،پس اگر کسی نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کی آستین یا جیب میں شیشی ہو جس میں شراب یا پیشاب ہو تو نماز جائز نہ ہوگی، خواہ وہ بھری ہوئی ہو یا نہیں۔ اگر چہ اس شیشی کا منہ بند ہو کیونکہ وہ پیشاب یا شراب اپنے معدن میں نہیں ہے۔ عمدۃ الفقہ (صفحہ ۲/۴۶) (معدن سے مراد جہاں وہ چیز بنے یا پیدا ہو۔) واللہ اعلم۔ (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

باب صلوٰۃ المسافر (مسافر کی نماز)

(۸۲) جہاں نکاح کیا، وہ جگہ وطن اصلی ہے یا نہیں؟

سوال:۔ درمختار میں وطن اصلی میں اس جگہ کو بھی لکھا ہے کہ جہاں نکاح کیا ہو تو کیا وہ شہر مطلقاً اس کا وطن اصلی بنے گا یا اس کا کچھ اور مطلب ہے؟

الجواب:۔ فقہا، وطن اصلی کے یہ معنی لکھتے ہیں کہ وہ وطن قرار ہو یعنی وہاں رہنا مقصود ہو۔ لہٰذا نکاح کرنے کی جگہ وطن اصلی اس وقت بنتی ہے جب وہاں رہنا مقصود ہو اور اس کی زوجہ وہاں رہتی ہو۔ یہ مطلب نہیں کہ اگر کسی جگہ سے نکاح کر کے عورت کو لے آئے تو پھر بھی وہ موضع نکاح وطن بن جائے۔ الحاصل یہ کہ جس جگہ اس کی زوجہ رہتی ہے، وہاں اس کو رہنا مقصود ہو تو وہ بھی وطن اصلی ہے اور اگر دو بیویاں دو شہروں میں رہتی ہیں تو دونوں وطن اصلی ہیں۔ کمافی الشامیہ۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۳) عورت شادی کے بعد والدین کے گھر جا کر قصر پڑھے یا نہیں؟

سوال:۔ نکاح کے بعد جب عورت اپنے شوہر کے ہاں چلی جائے اور پھر والدین کے ہاں آئے جو کہ شرعی مسافت سفر کے فاصلے پر رہتے ہوں اور عورت کا ارادہ پندرہ دن سے کم قیام کا ہو تو قصر کرے یا پوری نماز پڑھے؟

الجواب:۔ وہاں پر بھی عورت پوری نماز پڑھے گی کیونکہ وہ بھی اس کا وطن اصلی ہے۔ (چونکہ وطن اصلی وہ ہے جہاں انسان پیدا ہوا ہو یا وہاں شادی کی ہو یا کسی جگہ کو ٹھکانہ بنا

www.ahlehaq.org

لے۔) (کما فی الدر المختار) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸۴) مسافر کی نماز

سوال:۔ کیا مسافر، اور مقیم کی نماز میں فرق ہے؟ سنتوں اور نفلوں کا بھی ہے یا صرف فرضوں کا ہے؟

الجواب:۔ اگر کوئی عورت یا مرد اپنے اقامت والے شہر سے اڑتالیس میل دور کسی اور جگہ کے سفر کے ارادے سے گھر سے نکلے تو شہر سے باہر نکلتے ہی وہ شرعی طور پر مسافر بن جائیں گے اور اس کے بعد جس نماز کا وقت ہوگا وہ اگر ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہے تو فرض نماز چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھی جائے گی، اسے قصر کہتے ہیں۔ اور سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر سفر میں چل رہے ہیں تو سنت چھوڑی جاسکتی ہے اور اگر دوسرے شہر پہنچ گئے یا کہیں اطمینان سے ٹھہر گئے تو پڑھ لینا چاہئے لیکن فرصت و اطمینان نہیں تو نہ پڑھیں، البتہ وتر نہیں چھوڑی جائے گی۔ لیکن سنتوں کو چھوڑنا بھی درست ہے، مگر مذکورہ تفصیل کے مطابق پڑھ لینا اولیٰ ہے۔

جب مطلوبہ منزل پر پہنچ جائیں تو پھر اگر وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو بدستور مسافر رہیں گے یا کسی قسم کی نیت نہیں کی بلکہ کسی کام سے پہنچے ہیں اور نیت یہ ہے کہ کام ہوتے ہی روانہ ہو جائیں گے تو جب تک کسی نیت کے نتیجے پر نہ پہنچیں گے مسافر ہی رہیں گے اور قصر نماز پڑھیں گے۔

اور اگر پندرہ دن یا پندرہ دن سے زائد ٹھہرنے کی نیت ہو تو مقیم کہلائیں گے اور وہاں کے اصل رہائشی لوگوں کی طرح پوری نماز پڑھیں گے۔ واللہ اعلم۔ (ملخص)

(۸۵) مسافت قصر (قصر نماز پڑھنے کی مسافت) کتنی ہے؟

سوال:۔ کتب فقہ میں باب المسافر میں دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح مذہب میں تعداد امیال[1] مسافت میں کوئی جزئی نہیں۔ چنانچہ درمختار باب المسافر میں ہے "ولا اعتبار بالفراسخ علی المذہب"، تو اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ جن چھوٹی موٹی کتب میں تعداد امیال لکھی ہیں ہر صاحب نے تخمیناً لکھی ہے اور صحیح تو شتربانوں سے دریافت کر کے عمل کرنا چاہئے کیونکہ کتب فقہ

---
[1] میل کی جمع امیال

سے خوب واضح ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے دنوں میں صبح صادق ہونے کے وقت اونٹ چلے سیر متوسط (درمیانہ چال) اور عادت کے مطابق آرام سے چلے یعنی راستہ میں پیشاب وغیرہ کرتا چلے اور دوپہر تک جس قدر سفر کر سکے اسی طرح تین روز کی مسافت ہوتو جس قدر ان تین دنوں میں مسافت ہوگی وہ سفر شرعی ہے، مختلف شتر بانوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بعض اندازہ فی یوم چھ کوس، بعض سات کوس، آخری آٹھ کوس بتاتے ہیں، احتیاطاً ہر روز نو کوس کا حساب کر کے مسمی زید لوگوں کو سفر شرعی بتاتا ہے، اس حساب سے کل ستائیس کوس بنتے ہیں، انگریزی میل نئے حساب سے فی کوس ڈیڑھ میل یا اس سے زائد ہے۔ زید خود بھی اس پر عمل کرتا ہے اور مستفتی شخص کو بھی کم از کم ستائیس کوس کا حکم دیتا ہے۔

الجواب:۔ یہ صحیح ہے کہ ظاہر الروایۃ میں فرسخ یا میلوں کے ساتھ ساتھ تقدیر نہیں کی گئی ہے بلکہ تین دن کا سفر معتاد مذکور ہے اس لئے یا تو آپ تقدیر نہ کریں اور اگر آپ میلوں یا فراسخ کے ساتھ تقدیر کرتے ہیں تو پھر آپ ہماری تقدیر اور تحقیق کے بجائے متاخرین کی تحقیق اور تقدیر زیادہ صحیح ہے جو کہ ۱۵، ۱۸، ۲۱ فرسخ کے تین قول شامی میں مذکور ہیں۔ بعد میں ترجیح اٹھارہ کو دی ہے اس لئے آپ کا فتویٰ صحیح نہیں ہے، آئندہ احتیاط فرمائیں۔ بہشتی زیور میں جو اڑتالیس میل کو مسافت قصر قرار دیا ہے۔ یہ صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

سوال:۔ سفر کے ارادہ سے جب آدمی اپنے شہر کے اسٹیشن پر پہنچ جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پوری پڑھے یا قصر؟

الجواب:۔ اگر اسٹیشن آبادی کا ہی حصہ ہے تو پوری نماز پڑھیں۔ (فتاویٰ کبیری ج ۱، صفحہ ۴۹۵) (مفتی محمد انور)

www.ahlehaq.org

باب قضانمازیں

(۸۶) قضانمازوں کی ادائیگی

سوال:۔ میری عمر تقریباً ۶۰ برس ہے اور پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہوں، میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں پچھلے کئی برسوں سے نماز قضاء ادا کرتی چلی آرہی ہوں اور یہ قضاء میں ان ایام کی ادا کررہی ہوں جبکہ میں سن بلوغت (۱۲ سال کی عمر) پر پہنچنے کے بعد یعنی اوائل عمر (اسکول اور کالج) کے دوران قضا کرتی رہی ہوں اور یہ عرصہ میری اپنی یاد میں تقریباً ۲۰ تا ۲۵ سال کا ہے، آپ مشورہ دیجئے کہ اس قضا کو کب تک جاری رکھوں؟ کیا قضاء دو فرض ادا کروں یا سنت اور دو فرض؟

الجواب:۔ جتنے سال کی نمازیں اندازاً آپ کے ذمہ ہیں، جب پوری ہو جائے تو قضاء کرنے کا سلسلہ بند کر دیجئے قضاء صرف فرض و وتر کی ہوتی ہے سنت کی نہیں اور قضاء صرف دو فرض کی نہیں ہوتی بلکہ جو نماز قضاء ہوتی ہے اس کی جتنی رکعتیں ہوں ان کو قضاء کہا جاتا ہے۔ یعنی فجر کی دو رکعتیں، ظہر عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں اور مغرب کی تین رکعتیں عشاء کی چار فرض کے ساتھ تین رکعت وتر کی بھی قضاء کی جائے۔ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

(۸۷) مہمانوں کے احترام میں نماز قضاء کرنا

سوال:۔ میں ایک استاد ہوں الحمد للہ پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہوں، یوں تو ہمارے کالج میں کچھ اساتذہ ایسے بھی ہیں جو پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور بعض سرے سے پڑھتے ہی نہیں لیکن جو پابندی سے باجماعت نماز پڑھتے ہیں ان میں سے ایک پروفیسر کے پاس چند طالبات

www.ahlehaq.org

تشریف لائیں تو وہ ان کے احترام میں اس قدر محور ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہم نماز کے لئے اٹھنے لگے تو ہم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے چلئے نماز پڑھ آئیں تو انہوں نے فرمایا کہ مہمانوں کے احترام میں قضاء کی جا سکتی ہے اور واقعی ہمارے اس ساتھی نے طالبات کے احترام میں نماز قضاء کر دی جبکہ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے آج تک با جماعت نماز قضاء نہیں کی کیا مہمانوں کے احترام میں نماز قضاء کرنا صحیح ہے؟

الجواب:۔ نماز کو عین میدان جنگ میں بھی جب دونوں افواج بالمقابل کھڑی ہوں قضاء کرنا صحیح نہیں ورنہ نماز خوف کا حکم نازل نہ ہوتا۔ مہمانوں کے احترام میں نماز قضا کرنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ (مفتی یوسف لدھیانویؒ)

www.ahlehaq.org

باب قضاء الفوائت (فوت شدہ نمازوں کی قضاء کا بیان)

(۸۸) عرصہ دراز کے روزوں اور نماز کی قضاء

سوال:۔ بلوغ کے بعد سے بے شمار روزے اور نمازیں قضاء ہوتے رہے اور ادا نہیں کئے اب روزہ اور نمازوں کی ادائیگی کا خیال ہے، کیا کیا جائے؟

الجواب:۔ جتنے عرصے سے نمازیں اور روزے چھوڑتی آ ئی ہیں ان کا اندازہ کر لیجئے اور ذہن میں ایک مقدار مقرر کر لیں جس پر دل مطمئن ہو کہ کم از کم اتنے ضرور ہیں اس کے بعد ادائیگی شروع کر دے اور نیت یہ کرلے کہ یہ فجر کی پہلی قضا نماز ہے یہ دوسری ہے وغیرہ اور اگر اس کو لکھ لیا جائے اور حساب رکھا جائے تو بہت آسانی ہوگی۔ (ملخص)

(۸۹) نماز قصر قضاء ہوئی تو وطن میں آ کر بھی قصر ہی پڑھی جائے گی

سوال:۔ سفر کے دوران قصر نماز قضاء ہو جائے تو کیا گھر آنے کے بعد بھی اسے قصر پڑھا جائے گا یا مکمل؟

الجواب:۔ نماز قصر کی قضاء قصر ہی پڑھنی چاہئے۔ (جیسا کہ فتاویٰ شامی باب قضاء الفوائت میں مذکور ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۹۰) قضاء عمری کا وہ طریقہ جو بعض کتب میں ہے وہ غلط ہے

سوال:۔ کتاب انیس الارواح میں ہے کہ حضرت علیؓ نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے

کہ جس شخص کی نمازیں اتنی قضا ہوگئی ہوں کہ اس کو یاد نہ ہوں تو وہ پیر کی رات کو پچاس رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو خدا اس کی نمازوں کا کفارہ کرتا ہے یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ احادیث وفقہ سے ثابت ہے کہ جتنی نمازیں قضاء ہوگئی ہوں ان سب کی قضاء کرنی چاہئے اور اگر قضاء نمازیں یاد نہ ہوں کہ کس قدر ہیں تو ان کے بارے میں حکم ہے کہ اندازہ کرے کہ اس قدر نمازیں میرے ذمہ ہیں، اسی قدر قضاء کرے۔ (کمافی الشامیہ) (مفتی عزیز الرحمٰن)
اور مذکورہ روایت اور مسئلہ غلط ہے اس سے قضائیں معاف نہ ہونگی۔

(۹۱) قضاء ادا نہ ہوسکی اور مرض الموت نے آن گھیرا

سوال:۔ اگر قضاء کرنے کی نوبت نہ آئے کہ مرض الموت میں گرفتار ہو جائے اور فدیہ کی طاقت نہ ہو تو مواخذے سے بری ہونے کی کیا صورت ہے؟

الجواب:۔ فوت شدہ نمازوں کا ادا کرنا یا فدیہ دینا بھی عذاب ساقط ہونے کا موجب ہوسکتا ہے، باقی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے جیسا کہ ارشاد بانی ہے اور اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جو چاہے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۹۲) قضاء روزے اور نماز توبہ سے معاف نہیں ہوتے

سوال:۔ کیا فوت شدہ روزے اور نمازیں توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی قضاء لازم ہے۔ فقط (مفتی عزیز الرحمٰن)

نفل نمازیں

(۹۳) نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ میں نفل اکثر پڑھتی ہوں میں یہ آپ کو سچ بتا دوں کہ نماز بہت کم پڑھتی ہوں لیکن جب بھی پڑھتی ہوں تو اس کے ساتھ نفل ضرور پڑھتی ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ میں نفل کھڑے ہو کر

جس طرح فرض اور سنت پڑھتے ہیں اسی طرح پڑھتی تھی، لیکن میری خالہ اور نانی نے کہا کہ نفل ہمیشہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور اکثر لوگوں نے کہا کہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں مجھے تسلی نہیں ہوئی آپ یہ بتائیں کہ نفل کس طرح پڑھنے چاہئیں؟

الجواب:۔ آپ کی نانی خالہ غلط کہتی ہیں یہ لوگوں کی اپنی ایجاد ہے کہ تمام نمازوں میں وہ پوری نماز کھڑے ہوکر پڑھتے ہیں مگر نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں، نفل بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ضرور ہے لیکن بیٹھ کر نفل پڑھنے سے ثواب آدھا ملتا ہے اس لئے نفل کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے۔ پنج وقتہ نماز کی پابندی ہر مسلمان کو کرنی چاہئے اس سے کوتاہی کرنا دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب ولعنت کا موجب ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۹۴) تہجد کی نماز کس عمر میں پڑھنی چاہئے

سوال:۔ میرا سوال ہے کہ کیا تہجد صرف بوڑھے لوگ ہی پڑھ سکتے ہیں اور تہجد کے نفل وغیرہ قضاء نہیں کرنے چاہئیں۔ میری عمر ۴۵ سال سے اوپر ہے میں کبھی تہجد پڑھتی ہوں اور کبھی نہیں پڑھتی۔

الجواب:۔ تہجد پڑھنے کے لئے عمر کی تخصیص نہیں، اللہ تعالیٰ توفیق دے ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئے اپنی طرف سے تو اہتمام ہی ہونا چاہئے کہ تہجد کبھی چھوٹنے نہ پائے لیکن اگر کبھی نہ پڑھ سکے تب بھی کوئی گناہ نہیں، ہاں جان بوجھ کر بے ہمتی سے نہ چھوڑے اس سے بے برکتی ہوتی ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۹۵) کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

سوال:۔ اگر عورت پانچ وقت کی نمازوں کی پابند ہے کیا وہ پانچوں نمازوں میں تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے اور کیا عصر اور فجر کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

الجواب:۔ عصر اور عشاء سے پہلے پڑھ سکتی ہے، صبح صادق کے بعد سے نماز فجر تک صرف فجر کی سنتیں پڑھی جاتی ہے، دوسرے نوافل درست نہیں۔ سنتوں میں تحیۃ الوضو کی نیت کرنے سے وہ بھی ادا ہو جائے گا اور مغرب سے پہلے پڑھنا اچھا نہیں، کیونکہ اس سے نماز مغرب میں تاخیر

ہو جائے گی اس لئے نماز مغرب سے پہلے بھی تحیۃ الوضو کی نماز نہ پڑھی جائے، بہر حال اس مسئلہ میں مرد وعورت کا ایک ہی حکم ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

تراویح اور حفاظت قرآن

سوال:۔ سامرودی صاحب فرماتے ہیں کہ بیس رکعت تراویح کا ثبوت کسی ضعیف حدیث سے بھی پیش نہیں کیا جا سکتا اور جن کو اللہ تعالیٰ نے دقت نظر عطا فرمائی اور جن کو مالک یوم الدین نے توفیق بخشی ہے کہ وہ حقائق پر زیادہ گہرائی سے نظر ڈالیں وہ بیس رکعت تراویح کا سلسلہ قرآن پاک سے جوڑتے ہیں اور اس کو وعدہ خداوندی "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ" اور "اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ" کی تکمیل قرار دیتے ہیں۔ اس بارے میں کچھ تفصیل مطلوب ہے؟

الجواب:۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا آغاز تھا اور آنحضرت ﷺ کی وفات پر چند ماہ گذرے تھے کہ مسلیمہ کذاب سے خون ریزی جنگ ہوئی جس میں کئی ہزار صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ قرآن تھے۔ جنگ ختم ہوئی، مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح بخشی مسلیمہ کذاب اور اس کی امت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا، یہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان کارنامہ تھا جس کو اسلام کی عظیم الشان تاریخ کی اساس قرار دیا گیا ہے۔ مگر سات سو حفاظ قرآن کی شہادت معمولی بات نہیں تھی آنحضرت ﷺ ہر ایک آیت کو جیسے ہی نازل ہوتی قلمبند کرایا کرتے تھے تمام آیتیں اور سورتیں لکھی ہوئی موجود تھیں مگر یکجا نہیں تھیں، حضرت عمر فاروقؓ کے قلب مبارک میں اللہ تعالیٰ نے یہ احساس پیدا کیا کہ اگر آیات کلام اللہ اور سورتیں یونہی منتشر رہی اور جن کو پورا قرآن پاک یاد ہے وہ ایسے ہی شہید ہوتے رہے تو فتنہ عظیم رونما ہو گا، بہت ممکن ہے معاذ اللہ قرآن شریف کا بہت بڑا حصہ اس طرح ضائع ہو جائے، لہذا ضروری ہے کہ قرآن حکیم صرف سینوں میں نہ رہے بلکہ کتابی شکل میں یکجا جمع ہو جائے۔ یہ ایک عظیم الشان کام تھا وحی الٰہی سے اس کا تعلق تھا جو اسلام کا بنیادی سرمایہ ہے یہ کام سرکاری طور پر پورے اہتمام کے ساتھ ہونا ضروری تھا، لہذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تجویز پیش کی کہ پورے قرآن پاک کو کتابی شکل میں یکجا ہونا چاہئے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تجویز سنی تو دین میں کوئی نئی بات پیدا کرنے

سے جو نفرت ان کے مقدس قلوب میں جاگزیں تھی، اس کی بنا پر پہلے تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جرح کی:

(ترجمہ) جو کام آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا اسے آپ کیسے کر سکتے ہیں؟

عمر فاروق نے فرمایا ھذا واللہ خیر (قسم بخدا یہ کام لامحالہ اچھا ہے۔)

پھر دونوں مقدسین کے درمیان بحث ہوئی اس بحث کی تفصیل تو معلوم نہیں ہے البتہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا جاتا ہے:

(ترجمہ) عمرؓ مجھ سے الٹ پھیر[1] بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کام کے لئے شرح صدر عطا فرمایا (اللہ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لئے کھول دیا، ذہن کی گنجلک باقی رہی اور میری بھی اس بارے میں وہی رائے ہوگئی جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے تھی) ان دونوں حضرات کی رائے متفق ہوگئی تو پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور کرنے کے لئے طلب فرمایا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وہ مقتدر صحابی تھے کہ آنحضرت ﷺ نے کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد فرما رکھی تھی، ان کی موجودگی میں وحی نازل ہوتی تو یہی قلمبند کیا کرتے تھے، بہت ذہین، صاحب فہم و ذکا اور اپنے کام میں نہایت چست اور مستعد تھے۔ صحابہ کرام کے معتمد تھے، مگر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ان پر واضح کیا کہ ان کو جمع قرآن کی خدمت انجام دینی ہے تو یہی سوال آپ نے بھی کیا:

(ترجمہ) آپ صاحبان وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جو آپ ﷺ نے نہیں کیا؟ اور پھر خود حضرت زید بن ثابتؓ الٹ پھیر بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لئے کھول دیا مجھے شرح صدر ہو گیا جس کے لئے ابوبکر و عمر کو شرح صدر ہو چکا تھا۔

اس کے بعد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نہایت جانفشانی اور پورے حزم و احتیاط سے یہ خدمت انجام دی اور قرآن حکیم کا نسخہ مرتب کیا جو خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کی تحویل میں رہا ان کی وفات کے بعد خلیفہ دوم عمر فاروق کی تحویل میں رہا انہوں نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ کرا دیا۔ (بخاری شریف، صفحہ ۷۴۰)

اس کے بعد جب حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے دور خلافت میں دیکھا کہ تراویح کی سنت

[1] الٹ پھیر کا مطلب ہے دونوں طرف سے دلیل دینے اور دلیل کا انکار کرنے والی بحث ہوئی۔

جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمائی تھی (دو روز صحابہ کرام کو تراویح پڑھانے کے بعد جماعت سے اجتناب کیا تھا) صحابہ کرام اس پر عمل پیرا ہیں نیز آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی:

(ترجمہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان و یقین رکھتے ہوئے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کرے اس کے پہلے گناہ سب بخش دیئے جائیں گے۔ (صحاح) پر اس طرح عمل کرتے ہیں کہ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو نفلیں پڑھتے ہیں کچھ الگ الگ پڑھتے ہیں اور کچھ جماعت بنا لیتے ہیں، چھوٹی جماعتیں متعدد ہو جاتی ہیں تو آپ نے ارادہ کیا کہ ان سب کی ایک جماعت ہو جائے، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جن کو لسان رسالت (علی صاحبتھا الصلوٰۃ والسلام) نے اُقرأھم لکتاب اللہ کے مخصوص خطاب کا شرف عطا فرمایا تھا وہ ان کو تراویح پڑھایا کریں تو کنز العمال میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان پر اپنا یہ ارادہ اور یہ منصوبہ ظاہر فرمایا تو حضرت ابن کعب، رضی اللہ عنہ نے بھی یہی جرح کی کہ جماعت کی یہ صورت جو آنحضرت ﷺ نے زمانہ میں جاری نہیں رہی آپ اس کو کیسے جاری فرماتے ہیں اس پر بحث ہوئی اور نتیجہ میں حضرت ابی بن کعب کو بھی اسی طرح شرح صدر ہو گیا جیسے سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہلے ہو چکا تھا تب آپ نے حضرت فاروق اعظمؓ کے ارشاد پر عمل شروع کیا۔ (کنز العمال، صفحہ ۲۸۴، ج ۲) اور اس طرح تراویح کی با قاعدہ جماعت ہونے لگی۔

یہ واقعات کا ایک سلسلہ ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں، یہ در حقیقت تکمیل ہے ان وعدوں کی جو قرآن حکیم کی آیتوں میں کیا گیا تھا:

(الف) انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

(ب) اور ولا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ و قرآنہ

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:

باید دانست کہ جمع کردن شیخین قرآن عظیم را در مصاحف سبیل حفظ آن شد کر خدا تعالیٰ بر خود لازم ساختہ بود وعدہ آن فرمودہ و فی الحقیقت این جمع فعل حق است و انجاز وعدہ او ست کہ بر دست شیخین ظہور یافت۔ (ازالۃ الخفا، صفحہ ۵۱ ج ۱)

جاننا چاہئے کہ حضرات شیخین (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کا قرآن حکیم کو مصاحف میں جمع کرنا قرآن حکیم کے تحفظ کا راستہ اور طریقہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم فرمایا تھا

اور اس کا وعدہ کیا تھا کہ ارشاد ہوا تھا (ہم ہی ہیں اس کے محافظ ۔) درحقیقت یہ جمع کرنا حضرت حق جل مجدہ کا فعل اور اپنے وعدہ کو پورا کر دینا تھا جس کا ظہور حضرت شیخین کے دست مبارک پر ہوا۔

دوسری آیت (ب) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے (نبی ﷺ) سے فرمار ہے ہیں آپ اس فکر میں نہ پڑیں کہ جو آیتیں نازل ہو رہی ہیں وہ کس طرح یاد رہیں گی اور یاد رکھنے کی خاطر اپنے ذہن کو حفظ کرنے کی مشقت میں مشغول نہ کریں یہ کام آپ کا نہیں ہے یہ ہمارا کام ہے۔جس کا ظہور آپ کی تبلیغ (وحی الٰہی کو سنا دینے) کے وقت سے عرصہ بعد ہوگا، آپ کا کام یہ ہے کہ جب حضرت جبریل کی زبانی اس کی تلاوت کی جائے تو آپ کان لگا کر سنتے رہیں، چوں برزبان جبرئیل تلاوت آن کلیم درپے استماع آن باش۔

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس وعدہ خداوندی کی تکمیل کی پہلی منزل تو یہ تھی کہ جیسے ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے آپ وحی الٰہی سنتے تھے بخاطر متمکن سے ذہن میں جم جاتی تھی، چنانچہ بطور خرق عادت (اور بطور معجزہ) یہ ہوتا تھا کہ قرآن پاک یا قرآن پاک کی کسی آیت کے یاد کرنے میں جو مشقت امت کو برداشت کرنی پڑتی ہے کہ بار بار یاد کرتے ہیں جب آیت یاد ہوتی ہے آنحضرت ﷺ کو یاد کرنا درکنار دھرانے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی تھی، خود بخود یاد ہو جاتی تھی۔

دوسری منزل یہ تھی کہ حضرات شیخین کو اس طرح جمع قرآن پر آمادہ کیا یہ ان علینا جمعہ (بے شک ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا (یکجا کرنا کی ذمہ داری کی عملی صورت تھی۔) ازالۃ الخفاء صفحہ ۵۰_۵۱)

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہی کی وہ شخصیت ہے جو تبلیغ قرآن اور اشاعت قرآن کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ بنی۔آج کسی بھی گروہ اور کسی بھی طبقہ کا مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے تو منت فاروق اعظم برگردن اوست۔

(ازالۃ الخفا، صفحہ ۲۰۹، ج ۲)

حضرت فاروق اعظمؓ کا احسان عظیم اس کی گردن پر ہے۔حضرت شاہ صاحب کچھ تفصیل کرنے کے بعد بطور خلاصہ فرماتے ہیں اول کسیکہ داعیہ الٰہیہ درخاطر او ریزش نمود و او ابمنز لہ جارحہ خود ساخت درتمام مراد خویش کہ مضموں وانا لہ لحافظون باشد ونحوائے ان علینا جمعہ وقرآنہ فاروق اعظم است۔

سب سے پہلا شخص جس کے دل میں تقاضا خداوندی کا نزول ہوا (ریزش ہوئی اور جس کو مشیت خداوندی نے "دانا لہ لحافظون" اور "ان علینا جمعہ وقرآنہ" کے منشاء کی تکمیل کے لئے اپنا آلہ اور جارحہ (ظاہری سبب) بنایا وہ فاروق اعظم ہیں۔

حضرت شاہ صاحب جمع قرآن حفاظت اور نشر واشاعت کی ان صورتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو حضرت فاروق اعظم نے اختیار فرمائیں۔ مثلاً قرآن پاک کو کتابی شکل میں مرتب کرنا، ہر ایک آیت کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تحقیق و تفتیش، حفظ کلام اللہ کی ترغیب، کلام پاک حفظ کرانے کے لئے اساتذہ کا تقرر وغیرہ انہیں خدمات کا ایک اہم باب وہ ہے جس کو بخاری اور مسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کی سند سے نقل کیا ہے کہ رمضان کی ایک شب کو میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا تو دیکھا کہ صحابہ کرام متفرق جماعتوں میں بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں، کوئی اپنی نماز الگ پڑھ رہا ہے اور کوئی امام بنا ہوا ہے کچھ صحابہ اس کے ساتھ شریک ہو گئے ہیں اور جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ان سب کو ایک قاری پر جمع کردوں تو بہت بہتر اور افضل ہو۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام مقرر فرمایا اور سب کو ایک ساتھ کردیا۔ فجمعھم علی ابی بن کعب۔

(بخاری شریف، صفحہ ۲۶۹)

یہ وہی تراویح ہیں جن کے لئے سامرودی صاحب حدیث ضعیف کا مطالبہ کررہے ہیں اور حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آلہ اور جارحہ بنا کر اپنا وعدہ پورا فرمایا ہے۔ غالباً یہی حقیقت تھی جس کو ان بزرگوں نے حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) نے اس وقت پیش نظر رکھا جب غور وخوض اور بحث فرمارہے تھے ورنہ کیا مجال تھی عمر فاروق کی کہ وہ کلام اللہ شریف اور نماز یا جماعت کے بارے میں اپنی عقل چلاتے اور من مانی کرتے۔ (معاذ اللہ) کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ۔

گروہ اہل حدیث کے مسلم مقتدیٰ و پیشوا حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی لکھتے ہیں:

صحابہؓ کی یہ عادت تھی کہ بلا حکم، بلا اجازت رسول اللہ ﷺ کے کوئی شرعی اور دینی کام محض اپنی طرف سے قائم و جاری نہیں کرتے تھے۔ (مجموعہ فتاویٰ نذیریہ، صفحہ ۳۵۸۔ ج ۱) واللہ اعلم

نماز تراویح

(۹۷) روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے

سوال:۔ روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے کیا روزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تراویح پڑھی جائے؟

الجواب:۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح اور حدیث شریف میں دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے روزہ کو فرض کیا اور اس میں رات کے قیام کو نفلی عبادت بنایا ہے۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۱۷۳) اس لئے دونوں عبادتیں کرنا ضروری ہیں، روزہ فرض ہے اور تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہید)

(۹۸) جو شخص روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ بھی تراویح پڑھے

سوال:۔ اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزہ نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا، وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لیا ور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی امید نہیں تو ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار فدیہ دے دیا کرے اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے۔ تراویح مستقل عبادت ہے، یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۹۹) بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے

سوال:۔ بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے بحوالہ تحریر فرمائیں۔

الجواب:۔ موطا امام مالک باب ماجاء فی قیام رمضان میں یزید بن رومان سے روایت ہے

کان یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلث و عشرین رکعةاور امام بیہقی (۲۔۴۹۶) نے حضرت سائب بن یزید صحابیؓ سے بھی بسند صحیح یہ حدیث نقل کی ہے۔
(نصب الرایہ، صفحہ ۱۰۴ ج ۲)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے بیس تراویح کا معمول چلا آتا ہے اور یہی نصاب خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً حضرات خلفائے راشدین کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں ہوسکتی کہ وہ دین کے کسی معاملہ میں کسی ایسی بات پر بھی متفق ہو سکتے تھے جو منشائے خداندی اور منشائے نبوی ﷺ کے خلاف ہو، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

اجماع کا لفظ تم نے علماء دین کی زبان سے سنا ہوگا اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی زمانے میں تمام مجتہدین کسی مسئلہ پر اتفاق کریں، بایں طور کہ ایک بھی خارج نہ ہو اس لئے کہ یہ صورت نہ صرف یہ کہ واقع نہیں بلکہ عادتاً ممکن بھی نہیں بلکہ اجماع کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ ذورائے حضرات کے مشورہ سے یا بغیر مشورہ کے کسی چیز کا حکم کرے اور اسے نافذ کرے، یہاں تک کہ وہ شائع ہو جائے اور جہاں میں مستحکم ہو جائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے بعد کے خلفاء راشدین کی سنت کو۔ (الحدیث) (ازالۃ الخفاء، صفحہ ۳۳)

آپ غور فرمائیں گے تو بیس تراویح کے مسئلہ میں یہی صورت پیش آئی کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امت کو بیس تراویح پر جمع کیا اور مسلمانوں نے اس کا التزام کیا، یہاں تک کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے الفاظ میں شائع شدو در عالم ممکن کشت، یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بیس تراویح کو بجا طور پر اجماع سے تعبیر کیا ہے۔ ملک العلماء کاسائی فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کو ماہ رمضان میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا پر جمع کیا وہ ان کو ہر رات بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور اس پر کسی نے نکیر نہیں کی پس یہ ان کی جانب سے بیس تراویح پر اجماع ہوا۔ (بدائع الصنائع، صفحہ ۲۸۸، ج ۱)

اور موفق ابن قدامہ الحنبلی (ج ۱۔ صفحہ ۸۰۳) میں فرماتے ہیں۔ وھذا کالا جماع (اور یہ اجماع کی طرح ہے) اور یہی وجہ ہے کہ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل) بیس تراویح پر متفق ہیں جیسا کہ ان کی کتب فقہ سے واضح ہے۔ ائمہ اربعہ کا اتفاق بجا خود اس بات کی دلیل ہے کہ بیس تراویح کا مسئلہ سلف سے تواتر کے ساتھ منقول چلا آتا ہے۔

اس ناکارہ کی ناقص رائے ہے کہ جو مسائل خلفائے راشدین سے تواتر کے ساتھ منقول ہوں اور جب سے اب تک انہیں امت محمدیہ (علی صاحبھا الف الف صلوٰۃ وسلام) کے تعامل کی حیثیت حاصل ہو، ان کا ثبوت کسی دلیل و برہان کا محتاج نہیں بلکہ ان کی نقل متواتر اور تعامل مسلسل ہی سو ثبوت کا ایک ثبوت ہے۔

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

(۱۰۰) تراویح نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے

سوال:۔ کیا تراویح کی نماز عورتوں کے لئے ضروری ہے جو عورتیں اس میں کوتاہی کرتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ تراویح سنت ہے اور تراویح کی نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے ایسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے، مگر اکثر عورتیں اس میں کوتاہی اور غفلت کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۰۱) عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ

سوال:۔ عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ وہ تراویح میں کس طرح قرآن پاک ختم کریں؟

الجواب:۔ کوئی حافظ محرم ہو تو اس سے گھر پر قرآن کریم سن لیا کریں اور اگر نامحرم ہو تو پس پردہ رہ کر سنا کریں۔ اگر گھر پر حافظ کا انتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۰۲) کیا حافظ قرآن عورت عورتوں کی تراویح کی امامت کر سکتی ہے

سوال:۔ عورت اگر حافظ ہو تو کیا وہ تراویح پڑھا سکتی ہے اور عورت کے تراویح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب:۔ عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، اگر کرائیں تو امام آگے کھڑی نہ ہو جیسا کہ امام کا مصلیٰ الگ ہوتا ہے بلکہ صف ہی میں ذرا کو آگے ہو کر کھڑی ہو اور عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو (خواہ اس کا محرم ہو) اس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۰۳) صلوٰۃ التسبیح میں تسبیح معروفہ (صلوٰۃ التسبیح کا بیان) کب پڑھی جائے؟

سوال:۔ صلوٰۃ التسبیح میں تسبیح معروفہ پندرہ مرتبہ قرأت سے پہلے اور دس مرتبہ قرأت کے بعد ہے۔ جیسا کہ شامی میں منقول ہے اور حدیث میں دوسرے سجدے کے بعد دس مرتبہ پڑھنا وارد ہے۔ احناف کے نزدیک کس پر عمل ہے کہ سجدے کے بعد پڑھے تو تکبیر کہہ کر پھر پڑھ کر کھڑا ہو یا اور کسی طرح کرے؟

الجواب:۔ شامی میں دونوں صورتیں لکھی ہیں اور دونوں منقول ہیں لیکن بہتر صورت وہ ہے جو احادیث مشہورہ کے موافق ہے کہ قرأت کے بعد پندرہ بار اور دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائے اور دس بار تسبیح مذکور پڑھے، پھر اٹھے (یہ صورت پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بارے میں ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(جیسا کہ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ التسبیح میں وارد ہے۔)

(۱۰۴) صلوٰۃ التسبیح کی تسبیحات ایک جگہ بھول جائے تو کیا دوسری جگہ دوگنی پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:۔ صلوٰۃ التسبیح میں اگر کسی موقع کی تسبیح بھول کر دوسرے رکن میں تکبیر کہتے ہوئے چلے جائیں اور اس رکن میں دوگنی تسبیح پڑھ لیں تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ اس میں کچھ حرج نہیں اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰۵) صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح میں زیادتی کرنے کے متعلق

سوال:۔ صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کے ساتھ لاحول ولاقوۃ

الا باللہ العلی العظیم کی زیادتی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ حدیث کی روایتوں میں محض مذکورہ بالا الفاظ ہی آئے ہیں مگر بعض روایات میں پچھلے الفاظ بھی منقول ہیں، لہذا پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتے ہیں۔ احیاء العلوم میں مذکورہ زیادتی سے پڑھنے کو مستحسن بتلایا ہے۔ (صفحہ ۱/۲۱۴) (مفتی یوسف لدھیانوی)

www.ahlehaq.org

باب العیدین

(عیدین یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا بیان)

(۱۰۶) عید مبارک کہنے کا حکم

سوال:۔ عیدالفطر کے دن عید مبارک کہنا کہیں ثابت ہے یا نہیں، نیز اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب:۔ درمختار میں ہے کہ اللہ ہماری اور تمہاری طرف سے قبول کرے کہہ کر عید میں مبارکباد دینا منکر نہیں ہے۔ شامی اسی قول پر تفریع فرماتے ہیں کہ منکر نہیں ہے یعنی مبارکباد دینا۔ الخ۔ محقق ابن امیر الحاج فرماتے ہیں:

زیادہ بہتر یہ بات ہے کہ ایسا کہنا جائز بلکہ فی الجملہ مستحب ہے۔

پھر ابن امیرؒ الحاج نے بہت سے آثار صحابہ پیش کئے ہیں (جس میں ہے کہ صحابہ عید پر اس قسم کے الفاظ سے مبارکباد دیتے تھے) اور بلاد شام و مصر میں عید مبارک علیک کہنا معمول ہے وہ کہتے ہیں اس کو مشروعیت اور استحباب کے ساتھ ملحق کرنا ممکن ہے کیونکہ ان کے درمیان تلازم ہے۔ کیونکہ جس کسی زمانے میں اللہ کے ہاں فرمانبرداری قبول کی جائے وہ زمانہ اس پر برکت والا ہوگا اس کی دلیل یہ ہے کہ مختلف امور کے بارے میں برکت کی دعا وارد ہوئی ہے تو اس سے یہاں بھی دعا کا استحباب اخذ کیا جا سکتا ہے۔ (دیکھئے شامی، صفحہ ۶۱۴/۱)

اس لئے اس کا حکم یہ ہوگا کہ عید مبارک کہنا ضروری نہیں اور ضروری سمجھنا بھی جائز نہیں۔ اس عقیدے کے بغیر کسی کو روزے پورے کرنے کی مبارکباد دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالستار صاحب)

www.ahlehaq.org

صلوٰۃ العیدین
(عید کی نماز)

(۱۰۷) تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے نہیں

سوال:۔ تکبیرات تشریق عورتوں کے لئے درست ہیں یا نہیں؟
الجواب:۔ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کے مطابق عورتوں کے لئے تکبیرات تشریق کا حکم نہیں ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۰۸) عورتوں کو عیدگاہ جانا مکروہ وممنوع ہے

سوال:۔ مردوں کی طرح عورتوں کو عیدگاہ میں نماز کے لئے جانا درست ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ اس زمانے میں بلکہ بہت زمانہ پہلے ہی صحابہ کرامؓ کے زمانے میں عورتوں کا مسجد وعیدگاہ جانا ممنوع ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ فقہاء نے بھی اس مسئلے کو وضاحت سے لکھا ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے بوڑھی عورتوں کے لئے مسجد وغیرہ جانے کی گنجائش لکھی ہے۔ بعض نے اس کو بھی منع فرمایا ہے (الدر المختار)

نماز کے متفرق مسائل

(۱۰۹) سچے دل سے نماز پڑھنے کی کیا پہچان ہے

سوال:۔ نماز سچے دل سے پڑھنے اور دکھلاوے کی پڑھنے، دونوں کی کیا پہچان ہے؟
الجواب:۔ سچے دل سے نماز پڑھنے کی پہچان یہ ہے کہ جس وقت کوئی دیکھنے والا اور کہنے سننے والا موجود نہ ہو اس وقت بھی نماز کو پورے آداب اور خشوع کے ساتھ پڑھے۔ (جیسا کہ

www.ahlehaq.org

مجموعہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔) واللہ اعلم۔ (مفتی محمد شفیعؒ)

(۱۱۰) رکوع وسجدہ کرنے سے ریح خارج ہو جاتی ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ مجھے سخت ریاحی تکلیف ہے، نماز میں جب رکوع اور سجدہ میں جاتی ہوں اور پیٹ پر دباؤ پڑتا ہے تو پیٹ پر دباؤ کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، میں نماز کس طرح ادا کروں، اس کی بڑی فکر رہتی ہے۔ احقر کی رہنمائی فرمائیں۔

الجواب:۔ پیٹ پر دباؤ پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو آپ اس طرح نماز ادا کریں کہ پیٹ پر دباؤ نہ آئے اور وضو کی حفاظت ہو سکے، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہو تو آپ بیٹھ کر رکوع وسجدہ کا اشارہ کر کے نماز ادا کریں۔ سجدہ کا اشارہ رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا ہوا ہو۔

جیسا کہ درمختار اور طحطاوی علی المراقی میں سلس البول اور زخم والے شخص کے لئے نماز اور رکوع کے سجدہ کے لئے اشارہ اور قدرت قیام ہونے پر قیام اور نہ ہونے پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ (باب صفۃ الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ المریض) واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۱۱) فجر کی نماز میں سنت پڑھے بغیر فرض شروع کر دی تو کیا کریں

سوال:۔ فجر کے فرض شروع کرتے وقت یاد آ گیا کہ سنت نہیں پڑھی، ایسی حالت میں فرض توڑ کر سنت نماز پڑھے یا نہیں؟

الجواب:۔ نہیں سنت کے لئے فرض نہ توڑے، بحرالرائق میں ہے کہ اگر فرض نماز میں یاد آ گیا کہ سنت نہیں پڑھی ہے تو سنت کے لئے فرض نہ توڑے۔ (بحرالرائق، صفحہ ۲/۴۸)

(مفتی عبدالرحیم راجپوری)

(۱۱۲) وتر کے بعد کی نفل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟

سوال:۔ وتر کے بعد کی دو رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے یا بیٹھ کر؟ حضور اکرم ﷺ کا عمل کیا تھا؟ آپ ﷺ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے یا بیٹھ کر ادا فرماتے تھے؟

الجواب:۔ وتر کے بعد کی دو رکعت نفل کھڑے ہوکر پڑھنا افضل ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے والے کے لئے نصف ثواب ہے اور آنحضرت ﷺ سے دونوں طریقے ثابت ہیں۔

لیکن آپ ﷺ کو بیٹھ کر پڑھنے پر پورا اجر ملتا تھا، یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کیونکہ اس میں بھی امت کی تعلیم تھی کہ کھڑا ہونا (نفل میں) فرض نہیں ہے امت کو تعلیم دینا نبوت کے واجبات میں سے ہے، لہٰذا آپ ﷺ کے بیٹھ کر نفل پڑھنے میں بھی واجب کی ادائیگی ہے، جس کا ثواب نفل سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مرقاۃ المفاتیح میں علامہ ابن حجر کا قول نقل کیا گیا ہے۔ (صفحہ ۲/۱۲۷) اور ایک حدیث میں خود بزبان رسول ﷺ بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملنا اور ایک صحابی کے سوال پر یہ جواب کہ میں بیٹھ کر پڑھتا ہوں مگر اس معاملے میں عام آدمی کی طرح نہیں ہوں (کیونکہ آپ ﷺ کا عمل شرعی جواز کا بیان تھا کہ بیٹھ کر پڑھا جا سکتا ہے۔ (شامی، صفحہ ۱/۶۵۳)

البتہ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ کوئی متبع سنت اس نیت سے پڑھے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر ادا فرماتے تھے، لہٰذا میں ان کی اتباع میں بیٹھ کر پڑھوں تو عجب نہیں کہ اس کو نیت کے مطابق پورا اجر و ثواب ملے۔ چنانچہ مالا بد منہ میں اسے مستحب کہا گیا ہے لیکن حدیث کے مطابق کھڑے ہوکر پڑھنے سے پورا اور بیٹھ کر آدھا ثواب ملتا ہے۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۱۳) مسجد نبوی و بیت اللہ کی تصویر والی جائے نماز پر نماز پڑھنا

سوال:۔ ایک مصلیٰ (جائے نماز) ایسا ہے کہ اس پر خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ کی تصویر ہوتی ہے ایسے مصلیٰ کے نقوش پر اگر پاؤں پڑ جائے تو شرع میں کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ کعبہ وغیرہ کا جائے نماز پر جو نقشہ بنا ہوتا ہے چونکہ وہ اصل نہیں ہے اس لئے اس کا احترام (اس جیسا) ضروری نہیں ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے تو بین واہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا اس لئے اگر نادانستہ اس پر پیر پڑ جائے تو گناہ نہ ہوگا، البتہ بہتر یہ ہے کہ ایسے مصلے پر نماز نہ پڑھی جائے کیونکہ نقش و نگار نمازی کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں، جیسا کہ بخاری میں حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو لگا ہوا خوبصورت پردہ ہٹانے کا

www.ahlehaq.org

حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بیل بوٹے میری نماز میں عارض ہو کر خلل انداز ہوتے ہیں۔ (بخاری، صفحہ ۱/۵۴) اور آپ ﷺ نے پھول دار چادر بھی اسی وجہ سے پسند نہیں فرمائی۔ (مسلم شریف، صفحہ ۲/۲۰۸) اس حدیث کی شرح میں امام نووی نے لکھا ہے کہ محراب میں اور مسجد کی دیواروں پر نقش و نگاری کی کراہت اس لئے ہے کہ یہ چیزیں نمازیوں کے خیالات اور توجہات کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں۔ (نووی شرح مسلم) واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۱۴) مرد اور عورت کے رکوع میں فرق

سوال:۔ عرض ہے کہ مرد اور عورت کے رکوع میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ اگر فرق ہے تو بیان فرمائیں؟

الجواب:۔ مرد و عورت کے رکوع میں چند باتوں کا فرق ہے۔

(۱) یہ کہ مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں اور عورت تھوڑی مقدار جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(۲) مرد گھٹنے پر انگلیاں کھلی رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے اور عورت انگلیاں ملا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ رکھے۔

(۳) مرد اپنے بازوؤں کو پہلو سے بالکل الگ رکھے اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملا لے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے۔ جیسا کہ شامی میں عورت کے رکوع کا طریقہ لکھا ہے کہ وہ معمولی سا جھکے گی اور انگلیاں نہیں کھولے گی اور گھٹنوں پر ہاتھ کو محض رکھ دے گی اور گھٹنوں کو خم دے اور بازوؤں کو پہلو سے جدا نہ کرے گی الخ۔ اسی طرح عالمگیری میں بھی بڑی تفصیل سے اسے بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۱۵) مریضہ اور مریض کی نماز بحالت نجاست

سوال:۔ وہ بیمار جو بستر پر ہو چلنے پھرنے سے معذور ہو، اس کا جسم اور کپڑے ناپاک رہتے ہوں کیا وہ ایسی ناپاکی کے ساتھ بستر پر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ ہر نماز کے لئے پاکی حاصل کرنا

www.ahlehaq.org

مشکل ہے، اس میں کوئی گنجائش ہو تو تحریر فرمائیں، نیز کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ تو خود استنجاء کی طاقت ہوتی ہے نہ کوئی استنجاء کرانے والا ہوتا ہے تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ جسم اور کپڑے پاک کرنے کی صورت نہ ہو تو ایسی بیماری کی حالت میں بھی نماز ادا کرے چھوڑے نہیں، انشاء اللہ ادا ہو جائے گی، اسی طرح اگر ایسا شخص جس کے لئے ستر دیکھنا جائز نہیں ہے اور خود استنجا کرنے سے بالکل عاجز ہے تو ایسے وقت میں استنجاء ساقط ہو جاتا ہے۔ اسی حالت میں نماز پڑھے۔ نماز قضاء نہ کرے (طحطاوی علی مراقی)

بہشتی زیور میں ہے کہ فالج گرا اور ایسی بیماری ہوگئی کہ پانی سے استنجاء نہیں کر سکتی تو کپڑے یا ڈھیلے سے پوچھ ڈالے اور اسی طرح نماز پڑھے اگر خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا کرا دے۔ اگر ڈھیلے یا کپڑے سے پونچھنے کی طاقت نہیں تو بھی نماز قضاء نہ کرے۔ کسی اور کو اس کا بدن دیکھنا اور پونچھنا درست نہیں، نہ ماں، نہ باپ، نہ لڑکا نہ لڑکی۔ البتہ بیوی کا میاں اور میاں کا بیوی کا بدن دیکھنا درست ہے۔ اس کے سوا کسی کو نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۱۱۶) حالت سفر میں سنتوں کا حکم

سوال:۔ چند روز ہوئے ٹرین میں، میں نے مغرب کی نماز باجماعت پڑھی، بعد میں، میں نے سنت اور نفل پڑھی اس لئے کہ سہولت تھی بعض ساتھیوں کا کہنا ہے کہ سفر میں سنت نفل کے درجے میں ہے اور نفل پڑھنے کی ضرورت نہیں، میں نے کہا کہ سفر میں صرف فرض نمازوں کا قصر ہے، باقی سنت اور نفل اگر موقع ہو تو پوری پڑھنی چاہئے۔ آپ تحریر فرمائیں کہ سفر میں سنت اور نوافل کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے، جب اطمینان کی حالت ہو جلدی نہ ہو اور ساتھیوں سے الگ ہونے کا ڈر بھی نہیں ہو اور ساتھیوں کو انتظار کی زحمت بھی نہ ہو تو مؤکدہ سنتیں خصوصاً فجر اور مغرب کی سنت نہ چھوڑے، ہاں اگر اطمینان نہ ہو تو نہ پڑھے۔ بعض کے نزدیک اطمینان ہو تب بھی مؤکدہ سنتیں ترک کرنا جائز ہے، لیکن مختار یہ ہے کہ نہ چھوڑے۔ عالمگیری میں ہے کہ:

محیط سرخسی میں ہے کہ سنت میں قصر نہیں ہے الخ۔ اور بعض فقہا نے مسافروں کے لئے سنت چھوڑنے کو جائز کہا ہے، مختار قول یہ ہے کہ خوف کی حالت میں نہ پڑھے، سکون اور امن کی

حالت میں پڑھے۔ یہ سب وجیز الکردی میں مذکور ہے۔(ایضاً فتاویٰ شامی)اور رسائل الارکان میں ہے کہ تمام سنتیں پڑھے، سوائے سفر میں چلنے کی حالت میں۔الخ۔واللہ اعلم۔
(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۱۷) نماز میں پیروں کے درمیان فاصلہ اور انگوٹھے کا زمین سے لگا رہنا

سوال:۔ جب ہم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں تو کیا ہمارے پیروں کے درمیان کا فاصلہ چار انگلی کا ہونا چاہئے یا اس سے زیادہ۔اور کیا سیدھے پیر کا انگوٹھا زمین سے لگے رہنا چاہئے یا نہیں، جبکہ بہت سے لوگ ایک ایک فٹ کا درمیان میں فاصلہ رکھتے ہیں اور پیر کا انگوٹھا بھی ایک جگہ نہیں رکھتے تو کیا یہ دونوں طریقے صحیح ہیں؟

الجواب:۔ دونوں پاؤں کی ایڑیوں کے درمیان چار انگشت کے قریب فاصلہ مستحب لکھا ہے، پاؤں کا انگوٹھا اگر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہوتی مگر بلاضرورت ایسا نہ کرنا چاہئے۔ بضرورت فاصلہ رکھ لے تو قباحت نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)
(یہی حکم مردوں کے لئے بھی ہے۔مرتب)

(۱۱۸) کیا رفع یدین ضروری ہے؟

سوال:۔ ہمارے پڑوس میں کچھ لوگ رہتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بغیر رفع یدین کے تمہاری نماز بالکل نہیں ہوتی اور (سنن الکبریٰ بیہقی) سے حدیث پیش کرتے ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے وصال تک رفع یدین کیا جبکہ ہم رفع یدین نہیں کرتے، ہمارے پاس کوئی بھی عالم نہیں جس سے ہم یہ مسئلہ پوچھ سکیں۔مہربانی فرما کر آپ اس مسئلے کی مکمل وضاحت فرمائیں؟

الجواب:۔ آنحضرت ﷺ سے ترک رفع یدین بھی ثابت ہے، ہمارے امام ابوحنیفہؒ اور بہت سے ائمہ دین نے اسی کو اختیار کیا ہے جو حضرات رفع یدین کے قائل ہیں وہ بھی اس کو مستحب اور افضل ہی فرماتے ہیں، فرض واجب نہیں کہتے۔اس لئے یہ کہنا کہ رفع یدین کے بغیر نماز نہیں ہوتی خالص جہالت ہے۔سنن کبریٰ کی جس روایت کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ حد درجہ کمزور ہے، بلکہ بعض محدثین نے اس کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔(دیکھئے حاشیہ نصب الرایہ، صفحہ ۴۱۰،

www.ahlehaq.org

ج ا) (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۱۹) پیر کھول کر عورت کی نماز ہوگی یا نہیں؟

سوال:۔ کتاب صلوٰۃ الرحمٰن میں لکھا ہے کہ نماز کے اندر اگر عورت کے پیر کا چوتھائی حصہ کھل جائے تو نماز ہوگی، عورتوں کو موزے پہن کر نماز پڑھنا چاہئے؟ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ درمختار میں لکھا ہے کہ معتمد یہ ہے کہ عورت کے دونوں پیر ستر نہیں ہیں، ان کے کھلنے سے نماز میں فرق نہیں آتا، اور صلوٰۃ الرحمٰن میں جو لکھا ہے یہ بھی ایک قول ہے۔ مراد اس سے پیر کا باطنی حصہ ہے (جو شلوار وغیرہ میں چھپا ہوتا ہے) نہ کہ ظاہری حصہ۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۰) ساڑھی میں نماز درست ہے یا نہیں؟

سوال:۔ عورتوں کی نماز ساڑھی یا لہنگے میں درست ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر ان لوگوں کے ہاں اسے پہننے کا رواج ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے نماز ہو جاتی ہے البتہ اتنا ضروری ہے کہ ستر مکمل ڈھکا ہو۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۱) کپڑے کی موٹائی کیا ہونی چاہئے

سوال:۔ کپڑے کی موٹائی میں کیا شرط ہے، اگر بدن جھلکتا ہو مگر جلد کا رنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز درست ہے یا نہیں، اگر رنگت یا کسی اور وجہ سے معلوم نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ جب جلد کا رنگ معلوم نہ ہو تو اس میں ستر ثابت ہے اور ایسے کپڑے میں نماز صحیح ہے۔ فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۲) زبان سے نماز کی نیت کرنا

سوال:۔ کیا زبان سے نیت کرنا نماز کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے یا صرف دل میں نیت کرنا کافی ہے یا زبان سے نیت کرنا بدعت ہے؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ دل سے نیت کرنا نماز کے صحیح ہونے کے لئے کافی ہے۔ (زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں) اور بدعت بھی نہیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۳) فرض نماز بیوی کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

سوال:۔ اپنی بیوی کے ساتھ فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ پڑھ سکتا ہے، اگر اکٹھے پڑھیں تو بیوی کو پیچھے کھڑا کر کے پڑھیں۔ کیونکہ شامیہ میں ہے کہ اگر عورت شوہر کے ساتھ گھر میں نماز پڑھے تو اگر اس کے پاؤں شوہر کے پاؤں کے برابر ہوں تو نماز نہ ہوگی اگر اس کے پاؤں شوہر کے پاؤں کے پیچھے ہوں یا وہ شوہر سے پیچھے ہو کر اقتداء کرے تو نماز درست ہو جائے گی۔ الخ۔ (مفتی عزیز الرحمٰن۔ مفتی ظفر الدین)

(۱۲۴) گھر میں مرد کی عورتوں کے ساتھ جماعت اور اس کا ثواب

سوال:۔ گھر میں عورتوں کے ساتھ جماعت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بہشتی زیور کے حصہ ۱۱ میں ہے کہ مرد کو صرف عورتوں کی امامت ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل ماں، بہن کے ہو، اگر کوئی مرد یا محرم عورت ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ بعض آدمی ایسی جماعت کو سنت سمجھ کر اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ جماعت کرلیں تو ترک جماعت کی وعید سے خلاصی ہو سکتی ہے یا نہیں اور اگر گھر میں جماعت سنت ہوتی تو ایک حدیث میں جو اسباب اور گھروں کے جلا دینے کا رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا تھا، یہ کیوں تھا؟ الغرض بعض آدمی گھر میں جماعت کو سنت مؤکدہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ عورتوں کی جماعت تنہا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا عورتیں جماعت نہ کریں یعنی اس طرح کہ امام بھی عورت ہو تو جماعت نہ کریں۔ الدر المختار باب الامامۃ میں ہے کہ عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، جیسا کہ مرد کو صرف عورتوں کی جماعت کرنا کہ جس میں کوئی مرد یا اس کی محرم عورتیں نہ ہوں الخ۔ لہٰذا اگر مسجد میں جماعت نہ ملے تو ایسا کرنے سے (محرم خواتین کے ساتھ بیوی کے ساتھ نماز ادا کر لینے سے) ترک جماعت کی وعید سے خلاصی ہو سکتی ہے۔

الغرض اصل یہ ہے کہ جماعت میں مسجد میں جا کر شریک ہو اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہ ملے تو گھر پر عورتوں بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لے، جیسا کہ درمختار میں ہے اور گھروں کو جلا دینے کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مردوں کو بلا عذر گھر پر جماعت نہیں کرنی چاہئے بلکہ مسجد میں آئیں اور جماعت میں شریک ہوں۔ اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملے تو بصورت مذکور گھر میں جماعت کر لیں۔

یہ نہیں ہے کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں پر جماعت کرنا سنت ہے، ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ شامی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ آپ ﷺ ایک قوم میں صلح کرانے تشریف لے گئے تھے مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی اس وقت آپ نے اپنے مکان پر اہل و عیال کو جمع کر کے نماز با جماعت ادا فرمائی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گھر پر جماعت کرنا ایسی حالت میں ہے کہ مسجد میں جماعت نہ مل سکے۔ فقط۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۵) ازواج مطہرات مسجد کی جماعت میں شریک ہوتی تھیں یا نہیں؟

سوال:۔ ازواج مطہرات اور خواص صحابہ کی مستورات پنجوقتہ جماعت اور جمعہ وعیدین میں شرکت کرتی تھیں یا نہیں؟

الجواب:۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز پنجگانہ و جمعہ وعیدین میں حاضر ہوتی تھیں، مگر ایسے نہیں کہ جس طرح مرد حضرات پابندی سے حاضر ہوتے تھے حتیٰ کہ آیت حجاب نازل ہونے کے بعد اس میں زیادہ تنگی ہوئی۔ حتیٰ کہ بعد میں حضرت عمرؓ نے عورتوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا تو عورتوں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں شکایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اجازت عطا فرمائی تھی اور حضرت عمرؓ منع فرماتے ہیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے عورتوں کی حمایت نہ کی بلکہ حضرت عمرؓ کی تائید فرمائی اور گویا ہوئیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کی حالت کا مشاہدہ فرماتے کہ جو اب ان کی حالت ہے تو ضرور ان کو منع فرما دیتے۔ (مسلم باب خروج النساء الی المساجد)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۲۶) نماز کی حالت میں وساوس آئیں ان کا علاج

سوال:۔ آج کل عام طور سے دیکھا جاتا ہے کہ جتنے لوگ بھی نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں ان کے دماغ میں قسم قسم کے خیالات آتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کو دور کرنے کی بہت کوشش کرتے ہیں مگر ناکام ہوتے ہیں تو ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ خطرات کا دل میں آنا انسانی اختیار سے باہر ہے لہذا اس سے نماز میں کچھ نقصان نہیں آتا، البتہ خطرہ کو خود قائم کرنا اور دل میں لانا اور اس سے دلچسپی لینا بے شک برا ہے۔ ایک صحابیؓ نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شکایت کی تھی تو فرمایا کہ تم ان خطرات کی طرف مطلق التفات نہ کرو اور اپنی نماز میں لگے رہو، لہذا اگر خطرہ آجائے تو اس کی طرف توجہ نہ کی جائے بلکہ نماز میں قرأت اور تصحیح حروف کی طرف اپنی توجہ منعطف کرے، خطرہ کی وجہ سے اپنی نماز کو بیکار سمجھے اور چھوڑ بیٹھے تو شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ حضرت عثمان بن ابی عاصؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ شیطان نماز میں آکر مجھے حائل ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ پڑھنے میں بھی شک ڈال دیتا ہے، ایسے موقع پر کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے، تم جانو کہ وہ آگیا ہے تو خدا سے پناہ چاہو اور تین مرتبہ بائیں طرف یعنی قلب کی جانب تھتکار دو۔ حضرت عثمان بن عاصؓ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کیا تو الحمدللہ اس عمل کی برکت سے حق تعالیٰ نے اس وسوسہ کو دفع کیا؟ **عن عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول اللہ ان شیطان قد حال بینی وبین صلوتی۔الخ۔** (رواہ مسلم، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۱۹) فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

نماز استخارہ

(۱۲۷) نماز استخارہ کی اہمیت، اس کی دعا اور طریقہ

سوال:۔ نماز استخارہ کا کیا طریقہ ہے کیا استخارہ حدیث سے ثابت ہے۔ استخارہ کتنے دنوں تک کرنا چاہئے اور استخارہ میں دل کی میلان کافی ہے یا خواب میں کچھ دیکھنا ضروری ہے؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ جی ہاں جب کسی کام کا ارادہ ہو تو استخارہ کرنا حدیث سے ثابت ہے اور حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ بہشتی زیور میں ہے۔

(مسئلہ) جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ میاں سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے، کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا کوئی اور کام کرے تو بے استخارہ نہ کرے تو انشاء اللہ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہوگا۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۳۷۔ دوسرا حصہ استخارہ کا بیان)

حدیث میں ہے:

(ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام کاموں میں ہمیں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے، جس طرح ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز فرض کے علاوہ پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے **اللھم انی اَستَخِیرُکَ بِعِلمِکَ وَاَستَقدِرُکَ بِقُدرَتِکَ وَاَسئَلُکَ مِن فَضلِکَ العَظِیمِ الخ**

(ترجمہ) اے اللہ میں آپ سے خیر چاہتا ہوں بوجہ آپ کے علم کے اور آپ سے قدرت طلب کرتا ہوں بوجہ آپ کی قدرت کے اور مانگتا ہوں میں آپ کے بڑے فضل میں سے، کیونکہ آپ قادر ہیں اور میں قادر نہیں ہوں اور آپ عالم ہے میں عالم نہیں ہوں۔ اے اللہ اگر آپ کے علم میں ہو کہ یہ کام (جس کام کے لئے استخارہ کر رہا ہو اس کا دھیان کرے) میرے لئے بہتر ہے، میرے دین میں اور میرے معاش میں اور میرا انجام کار میں تو اس کو میرے لئے تجویز کر دیجئے اور اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے۔ پھر برکت دیجئے اس میں میرے لئے اور اگر آپ کے علم میں ہو کہ یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دین میں اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں تو اس کو مجھ سے ہٹا دیجئے اور مجھ کو اس سے ہٹا دیجئے اور مجھے بھلائی (خیر) نصیب کر دیجئے۔ جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھ کو اس پر راضی رکھئے۔ (ترمذی شریف، صفحہ ۶۳، ج ۱۔ باب جاء فی صلوٰۃ استخارہ) (شامی، صفحہ ۶۴۲ ج ۱۔ مطلب فی رکعت الاستخارہ باب الوتر والنوافل، بہشتی زیور دوسرا حصہ، صفحہ ۳۷)

اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور شرح صدر نہ ہو تو دوسرے دن پھر یہی عمل کرے اس

طرح سات دن تک کرے۔ ان شاء اللہ اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔ خواب دیکھنا ضروری نہیں ہے، اصل چیز دل کا میلان ہے، اگرچہ گاہے خواب کے ذریعہ بھی رہنمائی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے نماز پڑھنا معتذر (مشکل) ہو تو صرف مذکورہ دعا پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ نماز استخارہ میں پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں یہ زیادہ کرے وربک یخلق مایشاء ویختار وما کان لهم الخیرة سبحان الله تعالیٰ عما یشرکون وربک یعلم ماتکن صدورهم وما یعلنون (سورہ قصص) کے ساتویں رکوع کی آٹھویں اور نویں آیت پارہ۔۲۰ اور دوسری رکعت میں (یہ زیادہ کرے وما کان لمومن ولامؤمنة۔ الخ (پارہ۲۲، سورہ احزاب آیت ۲۶)

شامی میں ہے۔ وفی الحلیة و یستحب افتتاح هذا الدعاء و ختمه بالحمدلة والصلوٰة وفی الاذکار انه یقرأ فی الرکعة الاولیٰ الکافرون وفی الثانیة الاخلاص الخ (شامی، صفحہ ۶۴۲۔۶۴۳ ج ۱) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۲۸) عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا

سوال:۔ بعض جگہوں پر متولی امام عالم یا مسلمان مسجد میں عورتوں کے لئے فرض یا تراویح کی جماعت کا انتظام کرتے ہیں اور بعض اوقات رات کو یا دن کو محرم کے ساتھ یا بلا محرم کے دور دراز سے عورتیں مسجد میں آ کر جماعت سے الگ جگہ میں نماز پڑھتی ہیں، وہ استدلال کرتے ہیں کہ مکہ میں مسجد حرام میں عورتیں اور مرد ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں مسجد میں جماعت سے نماز پڑھتے تھیں، مذکورہ حقیقت صحیح ہے تو کیوں نہیں آتیں؟ بحوالہ کتب جواب عنایت کریں؟

الجواب:۔ عورتوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو مخفی مقام پر اور چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضیلت اور ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون بیت (کمرہ) میں نماز پڑھے یہ صحن کی نماز سے بہتر ہے۔ (بخاری) اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔) (ابوداؤد، صفحہ ۹۱ ج ۱)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز پڑھنے میں پچیس درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے (مسند الفردوس)

بیشک آنحضرت ﷺ کے دورِ مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی کیونکہ خود رحمۃ للعالمین ﷺ موجود تھے، تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا احکام نازل ہورہے تھے۔ وہ دور مقدس تھا جس کو خیر القرون فرمایا گیا ہے، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا اس کی شکایت حضرت عائشہؓ سے کی گئی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر آنحضرت ﷺ یہ حالت دیکھتے جو حضرت عمرؓ نے دیکھی ہے تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

(ابوداؤد، صفحہ ۹۱ ج ۱)

ان وجوہات کی بنا پر حضرات فقہاء کرام نے بھی فتویٰ دیا کہ عورتوں کو مسجد میں جانا مکروہ ہے خواہ پنجوقتہ نمازوں کی جماعت کے لئے جائیں یا جمعہ اور عیدین کی نماز کی لئے یا مجلس وعظ میں شرکت کرنے کے لئے جائیں۔ (یہ تمام تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے) (دیکھئے در مختار، طحطاوی، صفحہ ۳۸۳-۳۸۴، ج ۱)

اور یہ حکم عام ہے۔ حرم شریف ہو یا مسجد نبوی ہو، ہندوستان ہو یا عربستان، سب کے لئے یہی حکم ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(۱۲۹) فرض نماز ذمہ باقی رکھ کر نوافل میں مشغول ہونا

سوال:۔ اگر کسی کے ذمہ فرض نماز چند سال کی ادا کرنا باقی ہو اور وہ شخص فرض نماز ادا نہ کرتا ہو بلکہ نوافل پڑھتا ہو تو اس کو نفل نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ فرائض مانند اصل (جڑ بنیاد) کے ہیں اور نوافل مثل شاخوں کے، جس طرح شاخیں بدوں اصل (جڑ) کے قائم نہیں رہ سکتیں نوافل بھی بلا فرائض کے بے سہارا اور بے حقیقت ہیں اور جس طرح شاخوں سے جڑ کو رونق حاصل ہوتی ہے نوافل بھی فرائض کے ساتھ نور علی نور کے درجہ میں ہیں چنانچہ حدیث قدسی میں ہے۔ **وما تقرب الیّ عبد بشئی احب الخ** (یعنی) اور میرا بندہ میری پسندیدہ چیزوں (عملوں) میں سے کسی بھی چیز (عمل) کے ذریعہ مجھ

سے اس قدر قریب نہیں ہوتا جس قدر ان چیزوں کی ادائیگی کے ذریعہ قریب ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ مجھے محبوب ہو جاتا ہے اور جب وہ میرا محبوب بن جاتا ہے تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہے ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کے سوال کو پورا کر دوں اور جو مانگے اسے دے دوں اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو اسے آفات و بلیات سے پناہ دوں۔ (بخاری شریف)

اگر فرائض کی کمی ہوگی اور ان میں کچھ قصور ہوگا تو نوافل کے ذریعہ پوری کی جائے گی جیسا کہ حدیث میں ہے۔ یعنی اگر کسی بندہ کے فرض نمازوں میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دیکھو میرے بندہ کے پاس نوافل بھی ہیں اگر ہوں گے تو ان کے ذریعہ فرض نمازوں کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

پھر اس کے بعد باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا بھی اسی طریقہ پر حساب ہوگا۔ یعنی فرضوں کی کمی اور خامی نفلی چیزوں سے پوری کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

بہر حال سب سے زیادہ حق تعالیٰ کا قرب اور نزدیکی بندہ کو فرائض کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے، نوافل دوسرے درجہ میں ہے اور فرائض کے ساتھ مفید ہوں گے بلا فرائض کے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں نوافل در جنب فرائض ہیچ اعتبار نیست اداے فرض از فرائض در وقتے از اوقات بہ از اداے نوافل ہزار سالہ است اگر بنیت خالص ادا شود ہر نفلیکہ باشد از صلوٰۃ وصوم وفکر و ذکر وامثال انہا الخ۔ یعنی وہ عمل جس سے بارگاہ الٰہی میں قرب حاصل ہوتا ہے فرض ہیں یا نفل فرضوں کے مقابلہ میں نفلوں کا کچھ اعتبار نہیں ایک فرض کا ادا کرنا ہزار سالہ نفلوں کے ادا کرنے سے بہتر ہے اگر چہ وہ ہزار سالہ نفل خالص نیت سے ادا کئے جائیں، خواہ نوافل از قسم روزہ و ذکر و فکر وغیرہ ہوں۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ کہ تمام شب جاگے اور صبح کی نماز با جماعت چھوٹ جائے اس سے بہتر ہے کہ تمام شب سو جائے اور فجر کی نماز با جماعت ادا کرے۔

زکوٰۃ کی نیت سے ایک دانہ (۴ رتی) کا دینا بہتر ہے اس سونے کے پہاڑ سے جو بطریق صدقہ و نافلہ دیا گیا ہے۔ (مکتوبات امام ربانی، صفحہ ۳۴، ج ۱)

حضرت امام ربانی مزید فرماتے ہیں درآدائے فرض اہتمام تمام باید نمودہ و در حل وحرمت احتیاط باید مرمود و عبادات نافلہ در جنب عبادات فرائض کالمطروح فی الطریق اند داز اعتبار ساقط اند اکثر مردم این وقت در ترویج نوافل اند و در تخریب فرائض درایتاں نوافل عبادات اہتمام درانند و فرائض را خوار و بے اعتبار شمر ندالخ۔

یعنی خاص کر ادائے فرض اور حل وحرمت میں بڑی احتیاط بجالانی چاہئے اور عبادات فرائض کے مقابلہ میں عبادات نوافل ایسے ہیں جیسے راستے کی گری پڑی چیز جس کی کوئی عظمت نہیں ہوتی ہگر اس زمانہ میں اگر لوگ نفلوں کو رواج دیتے ہیں اور فرائض کو خوار اور بے اعتبار جانتے ہیں، لہذا جس کے ذمہ فرض نمازوں کی قضا ہے ان کو لازم ہے کہ اس کی ادائیگی کی فکر کریں اور نفلوں کے بجائے قضا نمازیں پڑھ لیا کریں کہ قیامت میں فرضوں کے بارے میں سوال ہوگا ہاں فرضوں کی کامل مکمل ادائیگی کرتے ہوئے جس قدر بھی نوافل ادا کئے جائیں بہتر ہوگا۔ جو لوگ فرض کے ساتھ نوافل پڑھتے رہتے ہیں اللہ پاک کی بارگاہ میں نزدیک ہو جاتے ہیں اور ان کی طبائع واعضاء و جوارح ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ نیکیوں سے مانوس ہو جاتے ہیں اور گناہ کے کام چھوٹتے چلے جاتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے نامہ اعمال میں فرائض کے ساتھ نوافل کا بھی ذخیرہ ہے۔ جس طرح نوافل بلا فرائض مقبول نہیں اسی طرح فرائض میں سے بعض کا ادا کر لینا کافی نہیں ہے تاوقتیکہ سب ہی کو ادا کرے۔ حدیث نبوی ﷺ میں ہے۔

(ترجمہ) یعنی چار چیزیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے، جو شخص ان چار میں سے تین ادا کرے وہ اس کے لئے کچھ مفید نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ سب نہ کرے۔ نماز اور زکوٰۃ اور صوم رمضان اور حج بیت اللہ۔ (مسند احمد)

یہ اس لئے کہ جس مسلمان پر حق تعالیٰ نے جتنی چیزیں فرض کی ہیں ان فرضوں پر اسلام کا قصر (محل) قائم ہے۔ ان فرضوں میں سے ایک بھی چھوڑنے سے دین کا محل خطرے میں پڑ جاتا ہے، جس طرح محل کے بعض ستون گر جانے سے دوسرے ستون بھی متزلزل ہو جاتے ہیں اس لئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا من لم یزک فلا صلوٰۃ لہ یعنی جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۳۰) دو پیسے کے بدلے سات سو نماز کے ثواب کا وضع ہونا

سوال:۔ تبلیغی جماعت والے عام طور پر بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن دو پیسے ناحق لئے ہوئے کے بدلے سات سو مقبول نمازوں کا ثواب لے لیا جائے گا، کیا ان کی یہ بات درست ہے اور دو پیسے سے مراد کون سے پیسے ہیں۔

الجواب:۔ کتب فقہ میں ''دانق'' ذکر ہے کہ ایک دانق کے بدلے سات سو جماعت سے پڑھی ہوئی نمازوں کا ثواب وضع کرلیا جائے گا اور علامہ قشیریؒ نے سات سو مقبول نماز کا لکھا ہے۔

دانق تقریباً سات رتی کا ہوتا ہے تو گویا سات رتی چاندی کے برابر ناحق لی ہوئی مالیت کے بدلے سات سو مقبول نماز کا ثواب وضع کرلیا جائے گا کسی زمانے میں جب کہ چاندی سستی ہوگی تو ہوسکتا ہے کہ اتنی چاندی اس وقت کے روپے کے بدلے میں آ جاتی ہو اس لئے دو پیسے مشہور ہو گئے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ضرور اتنا ہی ثواب وضع کیا جائے گا، اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو اپنی رحمت سے مظلوم کو اپنے پاس سے دے کر ظالم کو معاف کردیں گے۔ واللہ اعلم۔

(فتاوی شامی، ج۱، صفحہ ۳۲۲)

(۱۳۱) نماز میں وساوس سے بچنے کی ایک ترکیب

سوال:۔ نماز میں گمراہ کن وساوس آنے کیسے ہیں اور ان کا دفعیہ کیا ہے، نماز میں کوئی خرابی تو نہیں آتی؟ وضاحت سے ارشاد فرمائیں۔

الجواب:۔ نماز میں تلاوت و تسبیح وغیرہ کی طرف دھیان رکھے، ہر لفظ کو منہ سے نکالنے سے پہلے یہ خیال کرے کہ اب میں یہ لفظ منہ سے نکال رہا ہوں سوچ سوچ کر۔

(۱۳۲) بیمار کو نماز کے لئے کس طرح لٹایا جائے؟

سوال:۔ ایک عورت بیمار ہے، وہ بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتی اس کو نماز پڑھنے کے لئے کس طرح لٹایا جائے؟

الجواب:۔ اس کو چت لٹا کر پاؤں قبلہ کی طرف کر لئے جائیں اور سر وغیرہ کے نیچے تکیہ و

غیرہ رکھ دیا جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ج ا، صفحہ ۷۰)

(۱۳۳) میاں بیوی ایک مصلے پر نماز پڑھیں تو نماز کا حکم

سوال:۔ جب میاں بیوی ایک دوسرے کے محاذاۃ میں (برابر میں) ہوں اور نماز بغیر جماعت کے ادا کر رہے ہوں، یعنی ایک ہی مصلے پر یا جائے نماز پر تو نماز جائز ہوگی یا نہیں؟ نیز محرم کے ساتھ محاذاۃ میں جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ محاذاۃ مفسدہ (برابر میں آنے کی وجہ سے نماز کا فاسد ہونے) کی شرائط میں سے ہے کہ مرد وعورت دونوں تکبیر تحریمہ میں شرکت رکھتے ہوں، یعنی دونوں باہم امام ومقتدی ہوں یا کسی تیسرے شخص کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں اگر یہ شرط نہیں ہوگی تو محاذاۃ مفسد نہیں ہوگی۔

پس صورت مسئولہ میں میاں بیوی اگر ایک جائے نماز پر برابر کھڑے بغیر بدون جماعت کے اپنی اپنی نماز پڑھ رہے ہوں تو نماز فاسد نہیں۔ **فمحاذاة المصلية لمصل ليس في صلوتها مكروهة لامفسدة** (درمختار) پس اگر سب شرائط موجود ہوں تو محرم عورت کی محاذات بھی مفسدہ ہے۔

شامی میں ہے **ولو محرمة اوزوجة** (ج ا، صفحہ ۵۳۶) واللہ اعلم

(۱۳۴) باریک کپڑے میں نماز کا حکم

سوال:۔ (۱) آج کل عام رواج ہے کہ باریک کپڑا سر پر ہوتا ہے اور عورت نماز پڑھتی ہے کیا اس سے نماز ہو جاتی ہے؟

(۲) اور یہ بھی عام رواج ہے کہ قمیض کی آستین آدھی ہوتی ہے کیا اس قمیض سے عورتوں کی نماز ہو جاتی ہے؟

الجواب:۔ (۱) اگر کپڑا اتنا باریک ہے کہ بال نظر آتے ہیں تو اسے اوڑھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

(۲) اگر دوران نماز آدھی آستینیں ننگی رہیں تو نماز نہ ہوگی، قمیض سے یا دوپٹہ سے ان کا ڈھانپنا ضروری ہے۔

www.ahlehaq.org

(۱۳۵) رکوع اور سجود سے ہوا خارج ہو جاتی ہو تو اشارے سے نماز پڑھ لے

سوال:۔ زید کو ناسور کی تکلیف تھی۔ آپریشن کرانے سے اس کو آرام آ گیا، اب زید نماز میں رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو اس کی ہوا خارج ہوتی ہے اور اس کا کہنا ہے کہ اس کو اس سے نجات مشکل اور رکوع و سجود کے بغیر وضو سالم رہتا ہے۔ اب دریافت یہ کرنا ہے کہ زید نماز کو رکوع و سجود کے ساتھ ادا کرے یا اشارہ کر کے نماز پڑھے۔

الجواب:۔ فتاوی شامی، ج ۱، صفحہ ۲۸۳ میں ہے کہ اس طرح کے شخص کو اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہئے۔

(۱۳۶) قرآن مجید سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی

سوال:۔ کیا تراویح میں دیکھ کر قرآن پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ یہاں پر اکثر مصری اصحاب اور دیگر عرب بھی ایسا کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

الجواب:۔ دیکھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ (فتاوی دار العلوم ج ۳، صفحہ ۶۸)

(۱۳۷) کتنی مالیت کی چیز ضائع ہو رہی ہو تو نماز توڑنا درست ہے

سوال:۔ بہشتی زیور میں ہے جب ایسی چیز ضائع ہونے یا خراب ہونے کا ڈر ہو کہ جس کی قیمت تین چار آنے ہو تو اس کی حفاظت کے لئے نماز کا توڑ دینا درست ہے۔ (ج ۲، صفحہ ۲۷) کیا اب بھی یہی حکم ہے کہ اتنی مالیت کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ سکتے ہیں؟

الجواب:۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک درہم کی مالیت کے ضائع ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے تو نماز توڑنا درست ہے۔ تالیف بہشتی زیور کے وقت درہم کی مالیت تین، چار آنے تھی، کیونکہ چاندی کا بھاؤ تقریباً ایک روپیہ تولہ تھا اور درہم کا وزن تقریباً تین ماشہ اور ایک رتی تھا۔ لیکن اب چاندی مہنگی ہے تو اب کے بھاؤ میں تین ماشہ ایک رتی قیمت لگائی جائے گی مثلاً اگر جیسا کہ آج کل چاندی ایک سو بیس (۱۲۰) روپے تولہ ہے تو درہم کی قیمت تقریباً ۲۹، ۳۰ روپے بنتی ہے۔ پس اتنی قیمت کی چیز ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ دینا درست ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ج ۱، صفحہ ۵۷)

www.ahlehaq.org

(۱۳۸) وتروں میں دعائے قنوت کی جگہ تین دفعہ قل ھواللہ احد پڑھنے کا حکم

سوال:۔ ایک شخص کو دعائے قنوت یاد نہیں تو وہ اس کے قائم مقام کون سی دعا پڑھ سکتا ہے؟ علاوہ ازیں یہ جو مشہور ہے کہ تین بار قل ھواللہ احد پڑھے یہ کس حد تک صحیح ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ سورۃ اخلاص بالکل نہیں پڑھ سکتا۔ صحیح صورت حال سے مطلع فرمائیں۔

الجواب:۔ معروف دعائے قنوت نہ ہو تو اس کی جگہ کوئی اور ماثورہ دعا پڑھ سکتے ہیں کوئی دعا یاد نہ ہو تو قل ھواللہ احد بہ نیت ثناء دعا پڑھ لیں تو بھی واجب ادا ہو جائے گا۔

(فتاویٰ شامی، ج ا، صفحہ ۶۳۴)

ایک قول یہ بھی ہے کہ قنوت سے مراد طول صلوٰۃ ہے اس کے مطابق سورۃ اخلاص کے تکرار سے واجب قنوت کا ادا ہو جانا ظاہر ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ قنوت سے مراد دعا ہے اور سورۃ اخلاص گو بظاہر دعا نہیں، لیکن توحید وثناء باری تعالیٰ پر مستعمل اور ثناء علی الکریم کا دعا ہونا متعدد مواقع پر حضرات علماء کرام نے لکھا ہے، اس لئے سورۃ اخلاص اگر اسی نیت سے پڑھی جائے تو یہ بھی قائم مقام دعا کے ہو جائے گی، بالکل نہ پڑھنے کی بات درست نہیں۔ (مفتی محمد انور)

(۱۳۹) دعا قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا

سوال:۔ آج تک ہمارا معمول یہ رہا ہے کہ دعا قنوت پڑھ کر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے ہیں مگر اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دعائے قنوت کے بعد درود شریف بھی پڑھیں پھر رکوع میں جائیں؟

الجواب:۔ طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں ہے کہ قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ لہذا پڑھ لینا چاہئے، اگر اس کے ساتھ نہ بھی پڑھیں تو کوئی کراہت نہیں ہے۔ (طحطاوی، صفحہ ۲۰۹) (مفتی محمد انور)

(۱۴۰) قضاء نمازوں کی ادائیگی میں تاخیر کرنا

سوال:۔ عوام میں مشہور ہے کہ جو نماز قضاء ہو جائے اس کو کسی اور نماز کے وقت ادا نہ کرے

بلکہ دوسرے دن اسی نماز کے وقت میں قضاء کرے۔ مثلاً آج کی عشاء قضاء ہو جائے تو اس کو آئندہ دن کی عشاء کے ساتھ قضاء کرتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟

الجواب:۔ یہ غلط ہے، مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت قضاء پڑھ سکتے ہیں لہذا قضاء نماز اولین فرصت میں ادا کر لی جائے، خواہ کسی نماز کا وقت ہو، بلا عذر نماز کی قضاء کو آئندہ تک مؤخر کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد انور)

(۱۴۱) آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدہ تلاوت کرلیا

(۱۴۲) آیت سجدہ پڑھ کر بھی نماز میں سجدہ تلاوت نہیں کیا؟

سوال:۔ (الف) تراویح کی نماز میں امام صاحب نے سورہ علق پڑھی اور آیت سجدہ باقی رکھ کر سجدہ تلاوت کرلیا اور حسب قاعدہ نماز ختم کردی تو یہ نماز صحیح ہوئی یا نہیں اور ان دونوں رکعتوں کا شمار تراویح میں ہوگا یا نہیں؟

(ب) دوسری دو رکعتوں میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہیں کیا اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ جب کہ آیت سجدہ پڑھی نہیں گئی تو سجدہ بھی واجب نہیں ہوا اس لئے جو سجدہ کیا گیا وہ فضول اور بے موقع ہوا ہے، لیکن اس سے نماز فاسد نہ ہوگی اور ان دو رکعتوں کا شمار تراویح میں ہوگا، اگر نماز میں سجدہ کیا تو ادا نہیں ہوگا، لیکن نماز باطل نہ ہوگی۔ (مالا بدمنہ، صفحہ ۷۱)

(ب) دوسرے دوگانہ میں سجدہ تلاوت واجب ہوا ہے اور نماز ہی کے اندر اس کا ادا کرنا ضروری تھا، مگر نماز میں ادا کرنے سے رہ گیا اس لئے ساقط ہو گیا، خاج نماز میں قضاء نہیں کیا جاسکتا اگر قصداً ترک کیا جائے تو آدمی سخت گناہ گار رہتا ہے۔ **واذا تلاھا فی الصلوٰۃ سجدھا فیھا لاخارجھا لمامہ الخ** (درمختار، قولہ اذالم یسجد الم الخ، شامی ۱/۷۲۲)

اگر صورت مذکورہ میں امام نے سجدہ کی آیت کے بعد دو یا تین آیتوں سے زائد نہیں پڑھا تھا اور رکوع کرلیا تھا اور اس میں امام اور مقتدیوں نے سجدہ تلاوت ادا کرنے کی نیت بھی کر لی ہو تو سب کا سجدہ ادا ہو گیا، اگر امام نے رکوع میں سجدہ کرنے کی نیت نہیں کی تو پھر سجدہ میں بلانیت بھی سب کا سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اگر تین آیتوں سے زائد پڑھنے کے بعد رکوع کیا ہے تو سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوا، لہذا اس خطا کی خدا سے معافی چاہے۔

(قولہ ثم لو رکع وسجد لها ای للصلوٰۃ فوراً ناب ای سجود المقتدی حق السجود التلاوت بلا نیۃ تبعاً لسجود امامہ) (شامی، صفحہ ۷۲۲) فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

باب سجود السہو

(۱۴۳) سجدہ سہو بھول سے ایک ہی کیا تو نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں

سوال:۔ امام صاحب سے سہو ہونے پر سجدہ سہو کیا لیکن سجدہ سہو صرف ایک کیا۔ نماز کا وقت گذر جانے پر خیال آیا کہ سجدہ سہو بھی سہواً ایک ہی کیا ہے تو اب نماز کا اعادہ کس طرح کیا جائے؟ آیا ان مقتدیوں کو جمع کر کے نماز پڑھی جائے یا فرداً فرداً پڑھی جائے، مقتدیوں کو جمع کرنا ممکن ہے اگر اعادہ نماز کی ضرورت نہ ہو تو بھی تحریر فرمائیں؟

الجواب۔ سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا واجب ہے لہذا ایک سجدہ رہ جانے سے نماز ناقص اور واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

یجب سجد تان الخ نور ایضاً (صفحہ ۱۱۵) وان النقص اذا دخل فی صلوٰۃ الامام ولم یجبرو و جبت الا دعادۃ علی المقتدی ایضاً (شامی ۱/ ۴۲۵)

ایسی صورت میں نماز منتشر ہونے سے پہلے یاد آ جائے تو نماز کا اعادہ باجماعت ضروری ہے منتشر ہونے کے بعد سب کو جمع کرنا ضروری نہیں، فرداً فرداً ادا کر لینا کافی ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۴۴) وتر کی تین رکعات ہیں ''ایک'' نہیں

سوال:۔ ہماری باجی ایک مذہبی تقریب میں گئیں اور واپس آ کر بتایا کہ وہاں جن صاحبہ نے تقریر کی تھی یہ بھی بتایا کہ تین رکعت وتر پڑھنا صحیح نہیں بلکہ ایک رکعت وتر پڑھنی چاہئے۔ اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیں کیونکہ گھر والے اس بارے میں کافی تذبذب کا شکار ہو رہے ہیں۔

الجواب:۔ واضح رہے کہ وتر کی تین رکعت ہی ہیں، جو کہ ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔ یعنی آخری رکعت میں ہی سلام پھیرا جائے گا۔ اس بارے میں بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ

www.ahlehaq.org

وتر تین کے بجائے ایک رکعت ہے، محض غلط فہمی اور حدیث کو نہ سمجھنے کی بنا پر ہے۔ نبی کریم ﷺ سے تین رکعت ہی وتر پڑھنا ثابت ہے۔

(۱) حضرت ابن عباس نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے رات کے معمولات کا مشاہدہ کیا تو انہوں نے آپ کو تہجد کی نماز پڑھتے دیکھا۔ اس حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ''اوتر بثلاث'' کہ آپ نے تین رکعت وتر ادا فرمائیں۔ (صحیح مسلم، صفحہ ۱/۲۶۱)

(۲) اسی طرح حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ رات کی نماز کی کیفیت بیان فرماتی ہیں اور آخر میں فرماتی ہیں ''ثم اوتر بثلاث لایفصل بینھن'' کہ ''پھر آپ ﷺ نے تین رکعت وتر پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی فصل نہیں کیا۔'' یعنی انہوں نے تین رکعتیں ایک ساتھ پڑھیں۔ (مسند احمد)

(۳) اسی طرح صحیح بخاری اور ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ تہجد کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ پہلے چار رکعت پڑھتے، جس کے حسن اور طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر دوبارہ آپ چار رکعت پڑھا کرتے، اور پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ (صحیح بخاری، کتاب التہجد، صفحہ ۱/۱۵۴)

اس روایت میں بھی تصریح ہے کہ آپ ﷺ تین رکعتیں تہجد کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (اور یہی وتر تھی۔)

(۴) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں ''سبح اسم'' (سورۃ الاعلی) دوسری رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ (ترمذی شریف)

قارئین اگر وتر ایک رکعت ہوتی تو تین رکعتوں کی سورتیں بیان کرنا کیا معنی رکھتا۔

(۵) اسی طرح حضرت عائشہؓ سے بھی وتر کی تینوں رکعتوں میں پڑھی جانے والی سورتوں کی تفصیل مروی ہے۔ (ترمذی، صفحہ ۱/۸۶)

(۶) حضرت عائشہؓ سے کئی احادیث ایسی مروی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ وتر کی تین رکعت ادا فرماتے تھے۔

البتہ بعض روایات میں ''ایتار برکعة واحدة'' یا الوتر رکعة من آخر اللیل کا لفظ آیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تہجد کے ساتھ آخر شفع یعنی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت ملا کر

اسے تین رکعت وتر بنالو، اور اسی پر صحابہ نے عمل کیا اور خود رسول اکرم ﷺ نے بھی۔ یہ مطلب نہیں تھا کہ ایک رکعت اکیلی پڑھی جائے۔

کیونکہ حضرت ابن عباسؓ نے "الوتر رکعة من آخر اللیل" والی حدیث روایت کی ہے۔ حالانکہ خود ان سے تین رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے اور وہ وتر کی مثال مغرب کی نماز سے دیتے تھے۔ (دیکھئے صحیح مسلم اور موطا امام محمد، صفحہ ۱۴۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مطلب احناف نے اس حدیث سے لیا ہے صحابہ بھی اس کے قائل تھے۔

اس کے علاوہ اگر ایک آدھ صحابی سے تین رکعت نماز دو سلاموں کے ساتھ پڑھنا مروی ہے تو وہ ان کا اپنا اجتہاد ہے اور اتنی ساری احادیث نبی کریم ﷺ کے اپنے عمل اور صحابہ کے تین رکعت پڑھنے کے سامنے اس اجتہاد کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اور یہ تو کہیں بھی ثابت نہیں جو آج کل کے نام نہاد اہل حدیث کرتے ہیں۔ صرف ایک رکعت وتر پڑھی اور چل دیئے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے "بتیراء" نماز پڑھنے سے منع فرمایا وہ یہ کہ "کوئی شخص ایک رکعت وتر پڑھے۔" (دیکھئے نصب الرایہ، وغیرہ)

اور اس حدیث کی ایک سند حافظ ابن حجر نے لسان المیزان میں نقل کی ہے جو انتہائی ثقات روایتوں پر مشتمل ہے۔ دیکھئے (معارف السنن، صفحہ ۲/۲۳۴ تا ۲/۲۳۸) ان تمام روایات اور دلائل کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ وتر ایک رکعت نہیں بلکہ تین رکعت ہے اور مخالف فریق کے دلائل انتہائی کمزور ہیں۔ لہذا سنت نبویہ یہی تین رکعات وتر ہیں۔ (تفصیل کے لئے درس ترمذی، صفحہ ۲۲۰ تا آخر بحث از مولانا تقی عثمانی ملاحظہ کریں۔)

کتاب الجنائز

(۱۴۵) میت کے گھر والوں کا پہلی عید پر عید نہ منانا کیا حکم رکھتا ہے؟

سوال:۔ ہمارے یہاں عام طور پر رواج ہے کہ جب کسی کے گھر میت ہو جاتی ہے تو اس سال جو پہلی عید یا بقر عید آتی ہے اہل میت عید نہیں مناتے، اچھا لباس نہیں پہنتے، اچھا کھانا نہیں پکاتے،

www.ahlehaq.org

عورتیں زیب وزینت نہیں کرتیں، خود کسی کے گھر نہیں جاتیں، قریبی رشتہ داریا نزدیک کے تعلق والے اپنے گھر سے ان کے یہاں کھانا لے کر جاتے ہیں اور وہی کھانا ان کو کھلاتے ہیں۔ کیا یہ سب چیزیں شرعاً صحیح ہیں؟ ان پر بڑی پابندی سے عمل ہوتا ہے اور اس کے خلاف کرنے کو بہت برا اور معیوب سمجھا جاتا ہے۔ آپ اس پر روشنی ڈالیں اور امت کی رہنمائی فرمائیں۔

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً

سوال میں جو بات درج ہے یہ سب غیر شرعی رسومات ہیں، شریعت میں ان کی حیثیت نہیں ہے، بلکہ شرعاً ممنوع ہیں۔ یہ غیروں کا طریقہ ہوگا اسلامی طریقہ نہیں ہے، لہذا قابل ترک ہے۔ عورت کے لئے اپنے شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن سوگ منانے یعنی زیب وزینت ترک کرنے کا حکم ہے اور شوہر کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کی موت پر تین یوم تک ترک زینت کی صرف عورتوں کو اجازت ہے، گھر کے مردوں کا نئے لباس کو ترک کرنا یا اچھا کھانا پکانے سے احتراز کرنا درست نہیں ہے۔ حدیث میں ہے:

(ترجمہ) حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے کہ اس کے انتقال پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (بخاری ومسلم، بحوالہ مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۸۸۔ ۲۸۹)

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد محترم کا انتقال ہو گیا تو آپ نے تین دن کے بعد خوشبو منگوائی اور فرمایا کہ مجھے خوشبو لگانے کی کوئی حاجت نہیں ہے مگر چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے **لایحل لامرأة الخ** مذکورہ حدیث بیان فرمائی (چونکہ میرے والد کے انتقال کو تین دن ہو چکے ہیں لہذا اس پر عمل کرنے کی نیت سے خوشبو لگا رہی ہوں۔)

نیز حدیث میں ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ نہ کرے، البتہ شوہر کے انتقال پر چار مہینے دس دن سوگ کرے، بھڑک دار رنگین کپڑا نہ پہنے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو نہ لگائے۔

(مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۱۱۸۹)

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بھائی کے انتقال کے تین دن بعد اسی

طرح خوشبو لگا کر حدیث پر عمل فرمایا۔ شامی میں ہے وقال الرحمتی الحدیث مطلق وقد حمله امهات المو منین علیٰ اطلا قه فدعت ام حبیبة بالطیب بعد موت ابیها بثلا ت و کذا لک زینب بعد موت اخیها وقالت کل منهما مالی بالطیب حاجة غیرانی سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول لا یحل لامراة الخ
(شامی، صفحہ ۸۵۱، ج ۲ باب العمداد)

مذکورہ دونوں حدیثوں اور ام المومنین حضرت ام حبیبہ اور ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہم کے عمل مبارک سے بہت واضح طور پر ثابت ہوا کہ کسی کے انتقال پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں ہے، لہٰذا صورت مسئلہ میں جب انتقال کو تین دن گذ چکے ہیں تو اب اس کے بعد سوگ منانا حدیث کے خلاف ہے۔

لہٰذا عید یا اور کوئی خوشی کا موقع آ جائے تو اس موقعہ پر ایسا طریقہ اختیار کرنا جس میں سوگ کی صورت ہو جائز نہیں ہوگا۔ درمختار میں ہے۔ ویباح الحداد علی قرابة ثلاثه ایام فقط وللزو ج منهما لان الزینة حقه فتح۔ (درمختار مع ردالمختار، صفحہ ۸۵۱، فصل فی الحداد)

بہشتی زیور میں ہے:

(مسئلہ نمبر ۱) شوہر کے علاوہ کسی اور کے مرنے پر سوگ کرنا درست نہیں، البتہ اگر شوہر منع نہ کرے تو اپنے عزیز پر اور رشتہ دار کے مرنے پر بھی تین دن تک بناؤ سنگھار چھوڑ دینا درست ہے، اس سے زیادہ بالکل حرام ہے اور اگر منع کرے تو تین دن بھی نہ چھوڑے۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۳۸ چوتھا حصہ سوگ کرنے کا بیان)

کسی کے انتقال پر اس کے گھر والوں کی تعزیت کرنا مسنون ہے مگر اس کی حد تین دن ہے، تین دن کے بعد مکروہ ہے، ہاں دونوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو بعد میں بھی تعزیت کی گنجائش ہے۔ تعزیت کا مطلب یہ ہے کہ اہل میت کو تسلی دی جائے، صبر کی تلقین کی جائے، صبر کا ثواب بتایا جائے، اجر عظیم کی توفیق دلائی جائے، میت کے لئے دعا کی جائے۔ مثلاً یہ کہا جائے؟ اعظم اللّٰه اجرک واحسن جزاء ک وغفرلمیتک اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم اور جزاء خیر عطا فرمائے اور آپ کے مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کے بچہ کا انتقال ہوا تو آپ نے حضرت زینبؓ کی ان الفاظ میں تعریت فرمائی تھی (بخاری شریف، صفحہ ۱۷۱)

www.ahlehaq.org

(ترجمہ) جو لے لیا وہ اللہ کا تھا جو عطا فرمایا وہ بھی اللہ کا تھا ،اللہ کے یہاں ہر ایک کی میعاد مقرر ہے، پس صبر کرو اور ثواب کی نیت رکھو۔ (فتاوی رحیمیہ اور در، صفحہ ۳۶۸-۳۶۹)

درمختار میں ہے وبتعزية اهله وترغيبهم فى الصبر و باتخاذ طعام الخ (درمختار مع ردالمختار۔ صفحہ ۱۴۱، ج ا، صفحہ ۱۴۳ ج ا)

اسی طرح قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لئے مستحب ہے کہ اہل میت کے لئے اس دن کھانے کا انتظام کریں اور ضرورت ہو تو خود ساتھ بیٹھ کر اصرار کر کے ان کو کھلائیں۔ حدیث میں اس کا ثبوت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۱۵۱، مرقات شرح مشکوٰۃ، صفحہ ۹۶، ج ۴، شامی صفحہ ۱۴۱، ج ا)

محققین علماء کے نزدیک اس کی میعاد ایک دن رات ہے، یہ عمل رضا الٰہی کے لئے ہو، محض رسما اور دکھاوے کے طور پر نہ ہو، یہ چیزیں تو شریعت سے ثابت اور سنت ہیں، مگر بار بار تعزیت کرنا خصوصاً عید کے دن برائے تعزیت جانا اور اہل میت کے غم کو تازہ کرنا اور کھانا ساتھ لے جا کر ان کو کھلانا، یہ سب رسومات ہیں اور قابل ترک ہیں۔ فقط والسلام۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۴۶) کفن دیتے ہوئے عورت کے بال کیسے رکھے جائیں؟

سوال:۔ کفن کے وقت عورت کے سر کے بالوں کو کیسے رکھا جائے؟

الجواب:۔ بالوں کی دولٹیں بنا کر نیچے سے نکال کر سینہ پر رکھ دی جائیں۔ جیسا کہ (رسائل الارکان، صفحہ ۱۵۴) پر لکھا ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد انور صاحب)

(۱۴۷) مرنے والے کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں یا محمد رسول اللہ کی؟

سوال:۔ حدیث میں ہے کہ اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو تو اب صرف لا الہ الا اللہ ہی مراد ہے یا پورا کلمہ کہا جائے؟

الجواب:۔ پورے کلمے کی تلقین میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اگر صرف لا الہ الا اللہ کی تلقین پر اکتفاء کریں تو بھی جائز ہے۔ (اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ مردے کے سامنے کلمہ کا ذکر کیا جائے مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھو، کیونکہ اس وقت اس کی جو حالت ہے ممکن ہے کہ

چڑ کر کہہ دے کہ نہیں پڑھتا۔)

(۱۴۸) حالت نزع میں عورت کو مہندی لگانا یا سرمہ یا کنگھی کرنا

سوال:۔ عورت کو نزع کی حالت میں مہندی لگانا مسنون ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ نہ مسنون ہے نہ درست بلکہ ناجائز ہے (جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے کہ عورت کی اس وقت تزئین، بالوں میں کنگھی وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۴۹) لڑکی کا غسل

سوال:۔ لڑکی کو کون غسل دے؟

الجواب:۔ اگر لڑکی نابالغ ہے اس طرح کہ مراہقہ بھی نہیں تو عورت ہو یا مرد غسل دے سکتے ہیں۔ (لیکن عورتوں کو دینا بہتر ہے۔) لیکن اگر لڑکی مراہقہ ہو تو اس کا حکم بھی بالغہ لڑکی کی طرح ہے کہ اسے صرف عورتیں ہی غسل دے سکتی ہیں کوئی مرد نہیں دے سکتا۔ حتیٰ کہ شوہر بھی نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر کوئی عورت موجود نہ ہو تو اس کا کوئی محرم مرد ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر اسے تیمم کرا دے اور کفن میں لپیٹ کر نماز کے بعد دفن کر دیں۔ (جیسا کہ تفصیل درمختار اور دیگر کتب فقہ میں موجود ہے۔)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۰) میت کے غسل کے لئے گھر کے برتنوں میں پانی گرم کرنا اور اس میں غسل دینا درست ہے

سوال:۔ آجکل کے لوگوں میں یہ طریقہ ہے کہ میت کے غسل کے وقت اپنے گھر کے پاک برتن استعمال نہیں کرتے۔ یہ رسم کیسی ہے؟

الجواب:۔ گھر کے پاک برتنوں میں پانی گرم کرنے اور غسل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فقط۔

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۱۵۱) مرنے کے بعد شوھر بیوی کو اور بیوی شوہر کو دیکھ سکتی ہے

سوال:۔ اگر بیوی مر جائے یا شوہر مر جائے تو شوہر کو یا بیوی کو اس کا چہرہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر زوجہ مر جائے تو اس کا شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے اور بیوی بھی اپنے مرحوم شوہر کا چہرہ دیکھ سکتی ہے۔ (جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۲) شوہر اپنی بیوی کو کندھا دے سکتا ہے اور بضرورت قبر میں بھی اتار سکتا ہے

سوال:۔ شوہر کو بیوی کے جنازے کو ہاتھ لگانا اور قبر میں اتارنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورت کے مرنے کے بعد اس کا شوہر شرعاً اس سے اجنبی ہو جاتا ہے اور نکاح کا علاقہ منقطع ہو جاتا ہے اس لئے غسل دینا اور ہاتھ لگانا فقہاء نے ممنوع لکھا ہے۔ (جیسا کہ در مختار وغیرہ میں ہے) لیکن بیوی کا چہرہ دیکھنا اور جنازے کو کندھا دینا درست ہے اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو اسے قبر میں بھی اتارنا درست ہے، کیونکہ قبر کے اندر اتارنے میں کفن حائل ہوتا ہے، کفن کے اوپر سے ہاتھ لگانا درست ہے۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ کتب فقہ میں مفصلاً موجود ہے۔)
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۳) میت کو غسل کس طرح دیا جائے؟

سوال:۔ اگر میت کو غسل دینا ہو تو کس طرح سے دیں اور کس طور سے نہلائیں؟ اگر کسی نے بغیر شرعی ترتیب کے غسل دے دیا تو غسل ہو جائے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ میت کے غسل کی کیفیت یہ ہے کہ استنجا کرانے کے بعد اس کو وضو کرایا جائے اور اس کے سر اور تمام بدن پر بیری کے پتوں میں پکا ہوا پانی ڈالا جائے اس کے سر کے بال (خطمی) خوشبو سے دھوئے جائیں، پہلے بائیں کروٹ پر لٹا کر داہنی کروٹ پر سے پانی بہادیا جائے، پھر دائیں کروٹ دھوئی جائے۔ پھر اس کو کسی سہارے سے بٹھایا جائے اور آہستہ آہستہ اس کے پیٹ کو ملا جائے جو کچھ نجاست نکلے اس کو دھویا جائے پھر اس کو لٹا کر تمام بدن پر پانی بہادیا جائے۔ اس میں صرف ایک بار بدن کو دھونا ہے، باقی سب امور سنت ہیں، اگر بغیر

ترتیب بھی غسل دیا گیا تو غسل ادا ہو جائے گا، مگر بہتر یہ ہے کہ موافق سنت غسل دیا جائے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۴) لڑکے اور لڑکیوں کے کفن کی تعداد کیا ہے؟

سوال:۔ لڑکے اور لڑکیوں کے کفن کی تعداد کیا ہے؟

الجواب:۔ لڑکوں اور لڑکیوں کا کفن بالغین کے موافق ہو تو بہتر ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک یا دو کپڑے ہیں، البتہ مراہق کا کفن بالغوں کے مطابق ہی ہوگا۔ (یہ تمام تفصیل درمختار وغیرہ میں ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۵) کفن مسنون کیا ہے؟

سوال:۔ عورت اور مرد کا کفن مسنون کیا ہے؟

الجواب:۔ مرد کی میت کے لئے مسنون کفن تین کپڑے ہیں، کفنی، ازار، چادر اور عورت کے لئے پانچ کپڑے ہیں۔ دوپٹہ، سینہ بند، کفنی، ازار، چادر اور کفنی گردن سے لے کر ٹخنوں تک، ازار یعنی تہبند سر سے پیروں تک، اور چادر ایک ہاتھ زیادہ ہوتی ہے تہبند سے۔ البتہ اس کا عرض اتنا ہو کہ میت اچھی طرح لپٹ سکے اور دوپٹہ ایک ہاتھ کا، سینہ بند سینہ سے لے کر رانوں تک ہوتا ہے۔ یہ کفن مسنون ہے۔ (ملخص)

بعض کفن کے ساتھ ایک ٹکڑا کپڑا جائے نماز کے طور پر دیتے ہیں یہ بے اصل ہے اور اسراف ہے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۶) کفن دیتے وقت میت کے ہاتھ کہاں ہوں؟

سوال:۔ میت کے ہاتھ کہاں ہونے چاہئیں؟

الجواب:۔ دونوں ہاتھ سیدھے کر کے پہلوؤں میں رکھے جاتے ہیں۔ (الدر المختار)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

(۱۵۷) غیر محرم مرد کا چہرہ عورتیں نہیں دیکھ سکتیں

سوال:۔ ہمارے ہاں رواج ہے کہ مردے کا چہرہ سب عورتیں دیکھتی ہیں، چاہے محرم ہو یا نا محرم؟ یہ رواج صحیح ہے یا غلط؟

الجواب:۔ غیر محرم عورتوں کو جیسا کہ زندگی میں اجنبی مرد کا چہرہ دیکھنا ممنوع ہے مرنے کے بعد بھی ممنوع ہے۔ (کمافی حدیث ابن ام مکتوم) اور غیر محرم عورت کا چہرہ مردوں کو دیکھنا حرام ہے۔ اس میں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ملخص۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۵۸) عورت کے کفن دفن کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟

سوال:۔ ہمارے ہاں رواج ہے کہ عورت کے کفن دفن کا خرچ اس کا بھائی ادا کرتا ہے اگر سگا نہ ہو تو رشتہ کا بھائی ورنہ ناراضگی تک نوبت آجاتی ہے؟

الجواب:۔ عورت کا اگر شوہر زندہ ہو تو اس کا کفن دفن کا خرچ شوہر کے ذمے ہے۔ کتب فقہ میں ہے کہ یہ خرچ شوہر کو دینا واجب ہے۔ (خانیہ بحر) اور اگر شوہر نہ ہو تو پھر اسی عورت کے ترکہ سے ادا کیا جائے۔ اور اگر اس کا مال نہ ہو تو پھر بیٹا، بھائی وغیرہ عصبہ کی ترتیب پر اس کا انتظام کر سکتے ہیں۔ لیکن اولاً ہی بھائی کے ذمے قرار دینا محض جاہلیت کی رسم ہے۔ (ملخص)

(۱۵۹) تعزیت کتنی بار اور کب تک کی جائے؟

سوال:۔ تعزیت کتنی بار کر سکتے ہیں اور کتنے دن تک؟

الجواب:۔ ایک مرتبہ جب تعزیت کر لی جائے تو دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح اہل علاقہ تین دن کے اندر تعزیت کر سکتے ہیں اس کے بعد کرنا مکروہ ہے، اگر کوئی مسافر ہو تو وہ بعد میں آ کر کر سکتا ہے۔

تعزیت میں تسلی کے کلمات ہوں کہ صبر کرو، اللہ تم کو اس صبر کا اجر دے گا۔ (کمافی الدر المختار)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۱۶۰) مردہ پیدا شدہ بچے کا کفن دفن

سوال:۔ میرے ایک دوست کے یہاں ایک بچہ ماں کے پیٹ سے مردہ پیدا ہوا، ہم نے سنا ہوا ہے کہ اس کو غسل وغیرہ نہیں دینا چاہئے اور اسے کسی سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردینا چاہئے۔ میرے دوست نے ایک مسجد کے امام صاحب سے معلوم کیا کہ اس کو کہاں دفن کرنا چاہئے، مولوی صاحب نے بتایا کہ اس بچے کو قبرستان کے باہر دفن کیا جائے، ازروئے شرع آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے میں آپ ہماری رہنمائی فرمائیں، بچے کو غسل دینا چاہئے یا نہیں؟ بچے کا نام بھی رکھا جانا ضروری ہے یا نہیں؟ بچے کو قبرستان کے اندر دفن کیا جائے یا باہر کسی اور جگہ؟

الجواب:۔ جو بچہ مردہ پیدا ہوا ہو اسے غسل دینے اور اس کا نام رکھنے میں اختلاف ہے، ہدایہ میں اسی کو مختار کیا ہے کہ غسل دیا جائے اور نام رکھا جائے، البتہ اس کا جنازہ نہیں بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر قبرستان میں دفن کردیا جائے۔ قبرستان سے باہر دفن کرنا غلط ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶۱) اگر دوران سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے؟

سوال:۔ ہم تین افراد ہم سفر تھے اور سفر ہمارا ریگستان کا تھا، میرے ساتھ میرا اچھا شفیق دوست بھی تھا، جس کی بیوی کا انتقال ہوگیا تھا، اب آپ یہ بتائیں کہ اس کو کون غسل دے؟

الجواب:۔ یہ واضح کہ نامحرم مرد کو عورت اور عورتوں کو مرد غسل نہیں دے سکتے۔ خدانخواستہ ایسی صورت اگر پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو یا مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو تیمّم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد یا مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو وہ تیمّم کرائے۔ اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے۔

صورت مسئولہ میں شوہر کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمّم کرادے اس مسئلہ کی پوری تفصیل کسی عالم سے سمجھ لی جائے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶۲) مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں

سوال:۔ میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں ایک مردے نہلانے والی خاتون کو بلا کر لایا انہوں نے مجھ سے مہندی منگوائی، والدہ کو نہلانے کے بعد انہوں نے والدہ کے پاؤں یعنی دونوں پیروں کے تلوے میں مہندی لگادی، ہمارے گھر والوں نے تو بہت منع کیا، لیکن وہ خاتون مسئلے مسائل بتانے لگیں۔ مختصراً یہ کہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کفن میں لپٹی لاش (عورت) کے کیا مہندی پاؤں میں لگانے کا کہیں ذکر آیا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس نے غلط کیا، میت کو مہندی نہیں لگانی چاہئے تھی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۶۳) میت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی

سوال:۔ یہ کہا جاتا ہے کہ لاش کو ہلانا اور ادھر ادھر کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے مردے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر اس کو سانس ہو تو سب کو چیر پھاڑ دے، میرے محترم بزرگ نواب شاہ ہی میں ایک اتفاق ہوا، ایک لڑکی کا انتقال ہوا پتہ نہیں غسل دے کر لے کر آئے تو کفن پہنانے کے بعد اس لڑکی کو جس کا انتقال ہوا غسل دینے والی نے اس کی آنکھوں کو کھول کر کاجل لگایا، محترم ایک غسل والی نہیں بلکہ نواب شاہ کی جتنی ایسی عورتیں ہیں وہ سب یہ ہی رسم کرتی ہیں کاجل لگانا انگلی سے ویسے یہ کہاں تک درست ہے۔

اگر کسی کے گھر میں کوئی بچہ یا لڑکی لڑکا، عورت مرد، بڈھی بڈھا عمر رسیدہ یا کسی کی بھی موت واقع ہو جائے تو عورتیں پرہیز کرتی ہے کہ ہماری پرہیز یا ہمیں تعویز ہے ایسی عورتیں موت والے گھر میں نہیں جاتیں حتیٰ کہ ان کی ۱۰ یا ۱۲ سال کی لڑکیوں کے بھی پرہیز ہوں گے اور یہاں تک کہ اس یعنی میت والے گھر کے آگے سے بھی نہیں گزریں گی، خدانہ کرے ان کو میت کی کوئی روح چمٹ جائے گی، یہ پرہیز چالیس دن یا اس سے زیادہ چلتا ہے یہ پرہیز اپنے سگے رشتوں یعنی بھتیجوں بھتیجیوں یا کوئی برادی وغیرہ عزیز رشتہ دار اور پڑوسیوں تک چلتا ہے۔

الجواب:۔ یہ بھی توہم پرستی ہے کہ لاش کو اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہ کیا جائے، میت کے کاجل یا سرمہ لگانا ممنوع ہے، بعض عورتیں جو میت والے گھر نہیں جاتیں اسی طرح زچگی والے گھر سے

پرہیز کرتی ہیں۔ یہ غلط لوگوں کی پھیلائی ہوئی گمراہی ہے وہ ان کو ایسے تعویز دیتے ہیں کہ وہ ساری عمر ان کے چکر سے باہر نہ نکل سکیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶۴) میت گھر چولہا جلانے کی ممانعت نہیں

سوال:۔ یہ مشہور ہے کہ جس گھر میں کوئی مر جائے وہاں تین روز تک چولھا نہیں جلنا چاہئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ دار وغیرہ تین دن یا کم وبیش دن تک کھانا گھر پہنچا دیتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس پر اگر کسی صحابیؓ کا واقعہ مل جائے تو بہت اچھا ہے؟

الجواب:۔ جس گھر میں میت ہو جائے وہاں چولھا جلانے کی کوئی ممانعت نہیں، چونکہ میت کے گھر والے صدمہ کی وجہ سے کھانا پکانے کا اہتمام نہیں کریں گے اس لئے عزیز اقارب اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے لوگوں کو یہ حکم فرمایا تھا اور یہ حکم بطور استحباب کے ہے اگر میت کے گھر والے کھانا پکانے کا انتظام کرلیں تو کوئی گناہ نہیں نہ کوئی عار یا عیب کی بات ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۶۵) بیوہ کو تیجا پر نیا دوپٹہ اوڑھانا

سوال:۔ ہماری طرف رواج ہے جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی بیوی کو اس کے متعلقین نیا دوپٹہ تیجا میں اڑھاتے ہیں، اس طرح ہر بیوی کے پاس نئے سفید دوپٹے کئی کئی آجاتے ہیں اگر نئے سفید دوپٹہ کے عوض کچھ روپیہ نقد مدد کے لئے دے دیں تو اس میں کچھ حرج تو نہیں اور ہر شوہر کے انتقال پر چونکہ سوگ چار ماہ دس دن مناتے ہوئے زینت کرنا عورت کو منع ہے اس لئے دوپٹے اوڑھانے میں کیا راز پوشیدہ ہے اس میں مسئلہ مذکورہ کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی وضاحت فرمائیں۔

الجواب:۔ بیوہ کو تیجے میں نیا دوپٹہ اوڑھانے کی رسم جو آپ نے لکھی ہے یہ بھی غلط اور خلاف شریعت ہے، بیوی کی عدت چار مہینے دس دن ہے اور اس دوران بیوہ کو نیا کپڑا پہننے کی اجازت نہیں، معلوم نہیں کہ اس رسم کے جاری کرنے والوں کا منشا کیا ہوگا ممکن ہے دوسری قوموں سے یہ رسم مسلمانوں میں آئی ہو یا مقصود بیوہ کی خدمت کرنا ہو، بہرحال یہ رسم خلاف شرع ہے اس

کوترک کر دینا چاہئے، بیوہ کی خدمت اور اشک شوئی کے لئے اگر نقد روپیہ پیسہ دے دیا جائے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں، رسم اس کو بھی نہیں بنانا چاہئے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہید)

(۱۶۶) تیسرے دن چنے پڑھے کی رسم

سوال:۔ ہمارے علاقوں میں رواج ہے کہ تیسرے دن میت کے لئے چنے پڑھے جاتے ہیں اور قرآن کریم ختم ہوتے ہیں اور لوگ اسے اتنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر چنے نہ پڑھے گئے تو گویا ایصال ثواب ہی نہیں ہوا، تیسرے دن چنے پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں اور اسے تیجہ کی رسم کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ تیسرے دن چنے پڑھنے کی رسم اور ختم قرآن کی رسم خیر القرون (نبی کریم ﷺ ان کے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ) میں ثابت نہیں ہوئی، اب اس کا رواج اور التزام اس درجہ ہوگیا ہے کہ لوگ اس کو ضروری سمجھتے ہیں اس لئے اس کو ترک کر دینا چاہئے اور اس رسم کو توڑنا ضروری ہے، جو طریقہ سلف سے ثابت نہ ہو اس کو لازم کر لینا اگرچہ اعتقاداً نہ ہو صرف عملاً ہو وہ بھی واجب الترک ہے، وہ تمام رسومات جنہیں نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ اور ائمہ دین نے نہیں کیا اور نہ اس کا حکم دیا نا جائز اور بدعت ہیں، اس لئے انہیں چھوڑ دینا ضروری ہے (اور ایصال ثواب کے لئے نبی کریم ﷺ کے طریقے اپنانے چاہئیں۔) (کما فی کتب الفقہ)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

میت سے متعلق متفرق مسائل

(۱۶۷) غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا

سوال:۔ جب ہم کسی مسلمان کی موت کی خبر سنتے ہیں تو سننے کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں لیکن اگر کسی دوسرے مذہب یا کسی غیر مسلم کی موت کی خبر سنیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ اس وقت بھی اپنی موت کو یاد کر کے یہ آیت پڑھ لی جائے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۶۸) اگر عورت اپنی آبرو بچانے کیلئے ماری جائے تو شہید ہوگی

سوال:۔ اگر کوئی عورت اپنی عزت بچانے کے لئے اپنی جان قربان کر دے تو کیا یہ خودکشی ہوگی اور اسے اس بات کی آخرت میں سزا ملے گی یا نہیں۔
الجواب:۔ اگر کوئی عورت اپنی عزت بچانے کے لئے ماری جائے تو شہید ہوگی۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۶۹) انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں

سوال:۔ آج کل جو ڈاکٹر بنتے ہیں مختلف قسم کے تجربات کرتے ہیں، جن میں پوسٹ مارٹم بھی شامل ہے، جس میں انسانی اعضاء کی بے حرمتی ہوتی ہے کہاں تک درست ہے؟ قرون اولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسلمان کی لاش پر تجربات نہیں کئے جا سکتے اور غیر مسلم کی لاش پر کر سکتے ہیں یہ کہاں تک درست ہے؟
الجواب:۔ کسی انسانی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں نہ مسلمان کی نہ غیر مسلم کی۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

نماز جنازہ

(۱۷۰) حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے

سوال:۔ ہمارے گاؤں میں ایک عورت فوت ہوگئی اس کے پیٹ میں بچہ تھا، یعنی زچگی کی تکلیف کے باعث فوت ہوگئی اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا ہمارے امام صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اب کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے دو جنازہ ہونے چاہئے تھے، دلائل اس طرح دیتے ہیں کہ فرض

کروایک آدمی حاملہ عورت کوقتل کرتا ہے تو اس پر دوقتل کاالزام ہے۔

الجواب:۔ جولوگ کہتے ہیں کہ دو جنازہ ہونے چاہئے تھے وہ غلط کہتے ہیں، جنازہ ایک ہی ہوگا اور دومردوں کا اکٹھا جنازہ بھی پڑھا جاسکتا ہے جبکہ ماں کے پیٹ ہی میں مرگیا ہواس کا جنازہ نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۷۱) نماز جنازہ میں عورتوں کی شرکت

سوال:۔ کیاعورت نماز جنازہ میں شرکت کرسکتی ہے یعنی جماعت کے پیچھے عورتیں کھڑی ہو سکتی ہیں؟

الجواب:۔ جنازہ مردوں کو پڑھنا چاہئے عورتوں کونہیں، تاہم اگر جماعت کے پیچھے کھڑی ہوجائیں تو نمازان کی بھی ہوجائے گی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

قبروں کی زیارت

(۱۷۲) عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا، بزرگ کے نام منت ماننا

سوال:۔ عورتوں اور بچوں کا قبر پر جانا جائز ہے کہ نہیں نیز قبر والے کے نام کی منت ماننا جیسے کہ بکرادینایا کوئی چادر چڑھاناوغیرہ۔

الجواب:۔ اہل قبور کے لئے منت ماننا بالاجماع باطل اور حرام ہے، درمختار میں ہے۔ جاننا چاہئے کہ اکثر عوام کی طرف سے مردوں کے نام کی جونذرمانی جاتی ہے اور اولیائے کرامؒ کی قبروں پر روپے پیسے، شیرینی، تیل وغیرہ کے جو چڑھاوے ان کے تقرب کی خاطر چڑھائے جاتے ہیں یہ بالاجماع باطل اور حرام ہیں، الا یہ کہ نذر اللہ کے لئے ہوں اور وہاں کے فقراء پر خرچ کرنے کا قصد کیا جائے لوگ خصوصاً اس زمانے میں بکثرت مبتلا ہیں، اس مسئلہ کو علامہ قاسمؒ نے دارالبحار کی شرح میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔

علامہ شامیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ایسی نذر کے ناجائز اور حرام ہونے کی کئی وجوہ ہیں

www.ahlehaq.org

اول یہ کہ یہ نذر مخلوق کے نام کی ہے اور مخلوق کے نام کی منت ماننا جائز نہیں کیونکہ نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کی جاتی۔ دوم یہ کہ جس کے نام کی منت مانی گئی وہ میت ہے اور مردہ کسی کا چیز مالک نہیں ہوتا۔ سوم تصرف رکھتا ہے تو یہ عقیدہ غلط ہے۔ (ردالمختار قبیل باب الاعتکاف، ج ۲، صفحہ ۴۳۹۔ نیز دیکھئے البحر الرائق، ج ۲۲ صفحہ ۳۲۰)

چھوٹے بچوں کو قبرستان لے جانا بے ہودہ بات ہے۔ رہا عورتوں کا قبرستان پر جانے کا مسئلہ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک عورتوں کا قبروں پر جانا حرام ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو بہ کثرت قبروں کی زیارت کو جاتی ہے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۵۴)

بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ وہاں جزع فزع نہ کریں اور کسی غیر شرعی امر کا ارتکاب نہ کریں، ورنہ حرام ہے۔ اس زمانے میں عورتوں کا وہاں جانا مفسدہ سے خالی نہیں، اکثر بے پردہ جاتی ہیں اور پھر وہاں جا کر غیر شرعی حرکتیں کرتی ہیں، منتیں مانتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں، اس لئے صحیح یہ ہے کہ جس طرح آج کل عورتوں کے وہاں جانے کا رواج ہے اس کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں بلکہ بالاجماع حرام ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۷۳) مردہ عورت خواب میں بچہ پیدا ہونے کی خبر دے تو کیا کریں؟

سوال:۔ ہمارے گاؤں میں ایک حاملہ عورت کا انتقال ہو گیا اس کو دفن کر دیا گیا، رات کو ایک دیندار شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ عورت کہہ رہی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا ہے اس بناء پر اس کے گھر والے پریشان ہیں، کیا قبر کھول کر دیکھا جائے شرعی حکم کیا ہے۔

الجواب:۔ اس صورت میں قبر کھولنے کی اجازت نہیں ہے۔ قاضی خان میں ہے کہ اگر کسی حاملہ کا انتقال ہو جائے اور اس کے ایام حمل پورے ہو چکے تھے بچہ پیٹ میں حرکت کرتا تھا مگر اسے نکالا نہیں گیا اور اسی حالت میں عورت کو دفن کر دیا گیا پھر اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ کہہ رہی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا ہے تو قبر کھولی نہیں جائے گی کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ اگر بچہ جنا بھی ہو تو وہ مردہ ہوگا۔ (فتاویٰ قاضی خان) واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۷۴) پیدائش کے وقت زندگی کے آثار معلوم ہوئے مگر بعد میں نہیں تو جنازے کا کیا حکم ہے؟

سوال:۔ بچہ کی پیدائش کے وقت زندگی کے آثار معلوم ہوئے تھے لیکن جب پورے طور پر پیدا ہوگیا تو آثار معلوم نہ ہوئے تو اب کیا کیا جائے۔ نام رکھا جائے؟ جنازہ پڑھا جائے یا نہیں؟ اور اگر مردہ ہی پیدا ہوا تو کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ بچہ کے بدن کا اکثر حصہ باہر آنے تک زندگی کے آثار باقی رہیں یعنی سر کی طرف سے پیدا ہو تو سینہ تک، پاؤں کی طرف سے پیدا ہو تو ناف تک نکلے، اس وقت تک آثار حیات باقی ہوں تو بچہ زندہ شمار ہوگا اور مسنون طریقہ سے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے گی اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا جائے گا اور اگر اکثر حصہ نکلنے سے پہلے مر جائے تو مردہ شمار ہوگا اس کو دھو کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر بلا نماز جنازہ دفن کر دیا جائے اور دونوں صورتوں میں نام رکھ لیا جائے جیسا کہ درمختار وغیرہ میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۷۵) حائضہ عورت کا میت کے پاس ٹھہرنا

سوال:۔ میت کے قریب حائضہ عورت کا موجود ہونا کیسا ہے؟

الجواب:۔ اولیٰ یہی ہے کہ حائضہ عورت قریب نہ رہے (اور نہ ہی کوئی غیر مسلم، مسلمان میت کے قریب ہو۔) درمختار میں ہے کہ میت کے پاس سے جنبی، حائضہ اور نفساء چلے جائیں۔ الخ۔ مراقی الفلاح میں اس کی ایک وجہ لکھی ہے کہ فرشتہ رحمت ان کی موجودگی میں نہیں آتا۔ بعض فقہاء کے نزدیک ان کو نہ نکالا جائے کیونکہ بسا اوقات نکالنا ممکن نہیں ہوتا اور میت کے قریب ان کی ضرورت رہتی ہے۔ (مثلاً وہ میت کے اقارب، ماں، بہن، بیٹی، بیوہ وغیرہ ہوں۔) بہشتی زیور میں ہے کہ میت کے پاس لوبان وغیرہ کچھ خوشبو سلگا دی جائے اور حیض و نفاس والی عورت جس کو نہانے کی ضرورت ہے اس کے پاس نہ رہے۔ (بہشتی زیور صفحہ ۶۱ حصہ دوئم اور صفحہ ۶۴) پر ہے کہ میت کو حیض و نفاس والی عورت نہ نہلائے کیونکہ یہ مکروہ اور منع ہے۔ الخ۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۱۷۶)عورت کا کفن اسکے ماں باپ بھائی کے ذمے ہے یا شوہر کے؟

سوال:۔ عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کا کفن کس کے ذمے ہے؟ عورت کے ماں باپ کہتے ہیں کہ لڑکی کا انتقال ہو جائے اور اس کے ماں باپ زندہ ہوں تو ان کے ذمے اس کا کفن ہے یا بھائی زندہ ہو تو اس کے ذمے ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟ یا پھر عورت کے مالُ میں سے اس کا خرچ لیا جائے یا شوہر سے لیا جائے؟

الجواب:۔ عورت کے انتقال کے وقت اگر اس کا شوہر زندہ ہو تو اس صورت میں عورت چاہے مالدار ہو، اس کا کفن شوہر کے ذمے ہے۔ ماں باپ کے ذمے لازم نہیں ہوتا۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ اس کا کفن شوہر کے ذمے ہے، چاہے عورت مالدار ہو۔ (کتاب الفرائض) مفید الوارثین میں ہے کہ اگر عورت کا شوہر موجود ہے تو عورت کا کفن اس کے ذمے واجب ہے، عورت کے ترکے میں سے اس کا خرچ نہ لیا جائے، اگر شوہر نہیں ہو تو مرنے والی کے ترکہ سے مال اور خرچ لیا جائے۔ مفید الوارثین (فصل اول تجہیز و تکفین کا بیان)۔ واللہ اعلم۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۱۷۷)بیوی کو شوہر غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت علیؓ کے حضرت فاطمہؓ کو غسل دینے کی کیا حقیقت ہے؟

سوال:۔ بیوی خاوند کو یا خاوند بیوی کو غسل دے سکتے ہیں یا نہیں؟ حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا یا نہیں؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟

الجواب:۔ بیوی خاوند کو غسل دے سکتی ہے ہاتھ بھی لگا سکتی ہے خاوند صرف چہرہ دیکھ سکتا ہے، غسل نہیں دے سکتا اور نہ ہی بلا حائل چھو سکتا ہے۔ (کمافی الشامیہ وغیرہ)

حضرت فاطمہؓ کو غسل حضرت ام ایمنؓ نے دیا تھا، حضرت علیؓ کی طرف نسبت اس حیثیت سے ہے کہ آپ سامان غسل وغیرہ میں تعاون فرما رہے تھے۔ شرح المجمع میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو حضرت ام ایمنؓ نے غسل دیا تھا جو کہ نبی کریم ﷺ کی آیا تھیں، غسل کی جو روایت حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے وہ اس پر محمول ہے کہ آپ نے غسل کا انتظام و تعاون فرمایا۔ الخ (فتاویٰ شامی، صفحہ ۱/۸۱۳) اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت علیؓ خود غسل دے رہے تھے تو پھر یہ حضرت

علیؓ کی خصوصیت پر محمول ہے اور ان کا نکاح و رشتہ برقرار رہنے کی وجہ سے ہے کیونکہ ارشاد نبوی ﷺ ہے موت سے ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جاتے ہیں، سوائے میرے نسب اور سبب کے۔ (الحدیث) واللہ اعلم۔ (مفتی محمد انور صاحب)

(۱۷۸) نابالغہ بچی جس کا باپ مرزائی مگر ماں مسلمان ہو اس کا جنازہ مسلمان پڑھیں؟

سوال: ۔ ایک جگہ ایک نابالغہ بچی فوت ہوئی جس کا باپ مرزائی اور ماں مسلمان تھی اس کا جنازہ پڑھنے پر اختلاف ہوا۔ ماں نے کہا میں مرزائی سے نہیں پڑھواؤں گی۔ مولوی صاحب (سنی) نے بھی منع کر دیا مگر ماں نے کہا آپ نہیں پڑھاؤ گے تو بغیرہ جنازہ دفن کر دوں گی، مگر قادیانی سے نہیں پڑھواؤں گی۔ اس پر مولوی صاحب نے اس کا جنازہ پڑھا دیا مسلمانوں نے پڑھا، ایک شخص کہتا ہے یہ سب کافر ہو گئے کیا اس کا کہنا صحیح ہے؟

الجواب: ۔ اس لڑکی کا جنازہ مسلمانوں کو ہی پڑھانا چاہئے تھا، لہذا جنہوں نے پڑھا درست کیا ہے۔ اس سے کوئی کافر نہ ہوگا (بلکہ ایسے بچوں کا جنازہ مسلمانوں کا حق ہے۔) (مفتی خیر محمد عفی عنہ)

(۱۷۹) مطلقہ رجعیہ اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے؟

سوال: ۔ کیا مطلقہ اپنے مرحوم خاوند کو غسل دے سکتی ہے؟

الجواب: ۔ اصل تو مرد عزیز و اقارب کو غسل دینا چاہئے لیکن بہر حال اگر رجعیہ ہو اور عدت میں ہو تو غسل دے سکتی ہے۔

تبیین الحقائق (ص ۱/۲۳۵) اگر طلاق رجعی دی ہو اور مر گیا تو عورت اسے غسل دی سکتی ہے، کیونکہ زوجیت کا رشتہ ختم نہیں ہوا، لیکن اگر طلاق بائن دی ہو تو غسل نہیں دے سکتی۔ الخ۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد انور صاحب)

(۱۸۰) کنواری عورت کی بہشت میں شادی ہو گی یا نہیں؟

سوال: ۔ جو عورت نیک سیرت اور اچھے اعمال کے ساتھ کنوارے پن میں ہی اس دار فانی

سے کوچ کر جائے تو جنت کے اندر اس کا اعزاز کیا ہوگا؟ جیسا کہ مردوں کے لئے حوریں ہوں گی؟

الجواب:۔ غیر شادی شدہ لڑکی کے نکاح سے متعلق کوئی روایت نظر سے نہیں گذری، البتہ قرآنی آیت اور تمہارے لئے جنت میں وہ کچھ ہوگا جسے دل چاہے اور آنکھوں کو لذت ہو (پ۲۴) کے عموم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر ان کو یہ خواہش ہوئی تو پوری کی جائے گی۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالستار صاحب)

(۱۸۱) کیا جمعرات کو ارواح گھر آتی ہیں؟

سوال:۔ موت کے بعد ہفتہ یا دو ہفتہ کے بعد جمعرات کو اپنے فانی گھر میں واپس آتی ہے، اور آیا اس روح کے لئے ختم دلوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ارواح کا گھر میں واپس آنا صحیح روایات سے ثابت نہیں ہے، یہ اعتقاد نہ رکھا جائے۔ ایصال ثواب بلا قید تاریخ وغیرہ کے جائز ہے بلکہ مستحب ہے مگر اس کے لئے ختم کا اہتمام یا خصوصی تاریخوں کا تعین بدعت اور گناہ ہے لہٰذا مروجہ تاریخوں کے علاوہ بلا ختم دلانا، کھانا، کپڑا، نقدی جو چاہے خیرات کر کے ایصال ثواب کرنا چاہئے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالستار صاحب)

(۱۸۲) میت سے سوال کس زبان میں ہوگا؟

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین، مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قبر میں میت سے سوال کس زبان میں ہوتا ہے عربی میں یا میت کی اپنا زبان میں؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بعون اللہ بعض کا قول ہے کہ سریانی زبان میں سوال ہوتا ہے، لیکن علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ سوال عربی میں ہوتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر ایک سے اس کی زبان میں خطاب ہو۔ تفصیل کے لئے شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور، صفحہ ۵۷) ملاحظہ کریں۔

www.ahlehaq.org

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ سے متعلق
مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

باب الزکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ کا حکم کب نازل ہوا؟

سوال:۔ زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں کتنی بار آیا ہے؟ اور کون سے سن ہجری میں اس کا حکم نازل ہوا؟

الجواب:۔ درمختار اور شامی میں ہے کہ زکوٰۃ کا حکم کلام مجید میں نماز کے ساتھ ۳۲ جگہ آیا ہے۔ نماز کے علاوہ ذکر آیا ہو تو اس کو نہیں لکھا، قرآن مجید میں ملاحظہ کرلیا جائے۔ اور ہجرت کے دوسرے سال میں زکوٰۃ فرض ہوئی۔ (کذا فی الدر المختار والشامی) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۲) مقدار نصاب زکوٰۃ کی کیا ہے؟

سوال:۔ زکوٰۃ میں زیور وغیرہ کتنا ہو کہ اس کی زکوٰۃ نکالی جائے اور ایک مرتبہ دینے سے تاعمر معافی ہوگی یا نہیں، خلاصہ یہ کہ مقدار نصاب کیا ہے؟

الجواب:۔ زیور میں زکوٰۃ واجب ہے۔ چاندی کا نصاب دوسو درہم یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی ہے۔ اور سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے اور اگر زیور دونوں طرح کا ہو تو سونے کی قیمت چاندی میں ملا کر اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بنتی ہو تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ (یا سونا چاندی اور بقدر رقم گھر کی غیر ضروری زائد اشیاء جو شرعی ضرورت نہیں مثلاً ٹی وی یا گھر میں کام نہ آنے والے یا سال میں ایک آدھ مرتبہ استعمال ہونے والے بڑے برتن وغیرہ ان سب کی قیمت بھی اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ واجب

ہوگی) اور اس مال پر سال بھی گذرا ہو کل مال میں سے زکوٰۃ ڈھائی فیصد نکالی جائے گی اور زکوٰۃ کا نصاب مال موجود رہے تو ہر سال زکوٰۃ دینی ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ جس کے پاس ضروریات اصلیہ کے ماسوا نصاب کے برابر روپیہ زیور وغیرہ ہو تو وہ مالک نصاب ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ملخص۔ (مفتی عزیز الرحمٰن وغیرھم)

(۳) عورت اپنے شوہر کو اطلاع دیئے بغیر اپنے زیور وغیرہ کی زکوٰۃ دے سکتی ہے

سوال:۔ جس عورت کے پاس جہیز کا زیور ہو وہ بغیر اطلاع اپنے خاوند کو دیئے زکوٰۃ ادا کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جہیز کا زیور عورت کا مملوکہ ہے اس کے زکوٰۃ اس کے ذمہ لازم ہے، خاوند سے اجازت لینے اور اطلاع کرنے کی ضرورت نہیں۔ (فقہاء کی تصریح کے مطابق جہیز میں دیا ہوا سامان زیور وغیرہ عورت کی ملکیت بن جاتا ہے، جسے اس سے کوئی بھی نہیں لے سکتا اور وہ اس میں تصرف کرنے کی مختار ہوتی ہے۔(الدر المختار) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴) بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا

سوال:۔ بیوی اگر صاحب نصاب ہو تو اس کی وجہ سے شوہر بھی صاحب نصاب سمجھا جائے گا یا نہیں؟ قربانی اور زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

الجواب:۔ بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب نہیں ہوتا اور قربانی وغیرہ اس کے ذمہ واجب نہیں۔ (بلکہ بیوی خود اپنے مال سے قربانی کرے گی اور زکوٰۃ دے گی چاہے اسے زیور بیچنا پڑے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۵) ماہ رمضان کے علاوہ مہینوں میں بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے

سوال:۔ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ رمضان کے علاوہ اور مہینوں میں بھی زکوٰۃ دینا درست ہے، رمضان شریف کی

اس میں تخصیص نہیں ہے بلکہ جس وقت بھی سال مال پر پورا ہو اسی وقت زکوٰۃ دینا بہتر ہے البتہ جن کا سال رمضان شریف میں پورا ہو وہ رمضان شریف میں دیں، یہ ضرور ہے کہ رمضان میں زکوٰۃ دینے سے ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے اس لئے اکثر لوگ اسی ماہ میں حساب کرتے ہیں۔ (بہر حال زکوٰۃ میں تاخیر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۶) کام والے کپڑوں کی زکوٰۃ

سوال:۔ ہندوستان اور پاکستان کی عورتوں کے کپڑوں میں قیمتی زربفت، کامدانی، بنارسی گوٹا ٹھپا والا کام والے بھی ہوتے ہیں ان میں چاندی کے تار ضرور ہوتے ہیں ایسے کپڑوں کی زکوٰۃ کس طرح متعین کی جائے، ان میں اس بات کا اندازہ نہیں ہوسکتا کہ چاندی کتنی ہے؟

الجواب:۔ جو تار زری کے بنارسی کپڑوں وغیرہ میں ہیں، اب کا اندازہ خود کر کے یا کام جاننے والوں سے کرا کر زکوٰۃ دینی چاہئے اور گوٹے ٹھپے کا اندازہ بھی کرا لینا چاہئے، اس کا اندازہ لگانا آسان ہے مثلاً ٹھپہ کا ویسا تھان تول کر دیکھ لیا جائے کہ کتنا وزن ہے الغرض ایسے مواقع میں اندازہ کافی ہے اور اندازہ حتی الوسع ایسا کیا جائے کہ کمی نہ رہے چاہے کچھ زیادتی ہو جائے۔
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۷) ان زیورات کی زکوٰۃ جس میں نگ وغیرہ جڑے ہوئے ہوں

سوال:۔ ایک عورت اپنے زیورات کی زکوٰۃ دینا چاہتی ہے، مشکل یہ ہے کہ بعض زیور میں چپڑا ابھرا ہوا ہے اور بعض زیور میں نگ جڑے ہوئے ہیں، اگر چپڑا اور نگ نکالے جائیں تو زیور خراب ہو جائے گا اور اگر سنار سے اندازہ لگوائیں تو بھی پوری طرح پتہ نہیں لگ سکتا اگر سونا نصاب سے کم ہے تو اس کی زکوٰۃ چاندی میں شامل کر کے دی جائے گی یا سونے کی علیحدہ؟ اور کیا دونوں چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو زکوٰۃ میں دیا جائے یا دونوں کو؟ اور زکوٰۃ میں زیور دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ اندازہ صحیح طرح کرا کے سونے چاندی کی زکوٰۃ دینی چاہئے، یہ درست ہے مگر اندازہ کرنے والے سے کہہ دیا جائے کہ جہاں تک ہو احتیاط کو مدنظر رکھے۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ

جس قدر سونا چاندی اس میں معلوم ہو اس کا لیا جائے اور سونے کو اُسی صورت میں چاندی میں قیمتا ملا کر زکوٰۃ دی جائے۔ خواہ دونوں کی زکوٰۃ سونے سے دی جائے، الغرض ایک چیز سے زکوٰۃ دینا درست ہے۔ زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے، زکوٰۃ میں زیور دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (مذکورہ تفصیل فتاویٰ شامی باب زکوٰۃ المال میں موجود ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۸) کیا عورت شوہر کی اجازت کے بغیر زیور بیچ کر زکوٰۃ دے؟

سوال:۔ ہندہ کے پاس جو زیور ہے اس پر کئی سال کی زکوٰۃ واجب ہے اور ہندہ کے پاس سوائے اس کے کہ زیور فروخت کرے زکوٰۃ ادا کرے اور کوئی آمدنی نہیں ہے یا ہندہ کا خاوند ادا کرے مگر وہ ٹالتا رہتا ہے اور زیور فروخت کرنے پر راضی نہیں۔ کیا ہندہ زیور اس کی مرضی کے بغیر فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کر سکتی ہے؟

الجواب:۔ اگر زیور شوہر کا بنوایا ہوا ہے اور ہمارے عرف کے مطابق اس نے ہندہ کی ملکیت میں نہیں دیا تو وہ شوہر کا ہے اور شوہر ہی اس کی زکوٰۃ کا ذمہ دار ہے لیکن اگر وہ زیور بھی ہے جو ماں باپ کے پاس سے جہیز میں ملا ہے تو وہ ہندہ کی ملکیت ہے اس میں سے کچھ زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دے دے، شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

زکوٰۃ کے مسائل

(۹) زکوٰۃ کے ڈر سے غیر مسلم لکھوانا

سوال:۔ ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے کو بینک میں غیر مسلم لکھوا دیں تو زکوٰۃ نہیں کٹے گی کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہوگا؟

الجواب:۔ کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔ پس جس شخص نے بیوہ کو غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا اس کا اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے اور اگر بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر

عمل کرلیا ہو تو اس کو بھی از سرنو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔اسی کے ساتھ حکومت کو بھی اپنے اس نظام زکوٰۃ پر نظر ثانی کرنی چاہئے جو لوگوں کو مرتد کرنے کا سبب بن رہا ہے اس کی آسان صورت یہ ہے کہ حکومت مسلمانوں کے مال سے جتنی مقدار زکوٰۃ کے نام سے وصول کرتی ہے (یعنی اڑھائی فیصد) اتنی ہی مقدار غیر مسلموں کے مال سے رفاہی ٹیکس کے نام سے وصول کیا کرے اس صورت میں کسی کو زکوٰۃ سے فرار کی راہ نہیں ملے گی اور غیر مسلموں پر رفاہی ٹیکس کا عائد کرنا کوئی ظلم و زیادتی بھی نہیں، کیونکہ حکومت کے رفاہی کاموں سے استفادہ میں غیر مسلم برادری بھی برابر کی شریک ہے اور اس فنڈ کو غیر مسلم معذوروں کی مدد و اعانت اور خبر گیری میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے

(۱۰) اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کر دیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

سوال:۔ میری تین بیٹیاں ہیں۔عمر ۱۲ سال، ۱۰ سال اور ۸ سال ہے۔میں نے ان کی شادی کے لئے ۲۰ تولہ سونا لے رکھا ہے اس کے علاوہ اور دوسری چیزیں مثلاً برتن کپڑے وغیرہ بھی آہستہ آہستہ جمع کر رہے ہیں، کیا ان چیزوں پر بھی زکوٰۃ دینا پڑے گی، بچیوں کے نام پر کوئی پیسہ وغیرہ جمع نہیں ہے۔

الجواب:۔ اگر آپ نے اس سونے کا مالک اپنی بچیوں کو بنا دیا ہے تو ان کے جوان ہونے تک تو ان پر زکوٰۃ نہیں جوان ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں ان پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر بچیوں کو مالک نہیں بنایا ملکیت آپ ہی کا ہے تو اس سونے پر زکوٰۃ فرض ہے، برتن کپڑے وغیرہ استعمال کی جو چیزیں آپ نے ان کے لئے لے رکھی ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۱) زیور کی زکوٰۃ

سوال:۔ جبکہ مرد حضرات پیسہ کماتے ہیں تو بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ شوہر کو دینی چاہئے یا

www.ahlehaq.org

بیوی کو اپنے جیب خرچ سے جوڑ کر اگر شوہر زکوٰۃ ادا نہ کریں اگر چہ بیوی چاہتی ہو اور بیوی کے پاس پیسہ بھی نہ ہو کہ زکوٰۃ دے سکے تو گناہ کس کو ملے گا۔

الجواب:۔ زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گناہ گار ہوگی، شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں۔ بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ ادا کرے یا زیورات کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۲) بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کا مطالبہ کس سے ہوگا؟

سوال:۔ اگر شوہر کی ذاتی ملکیت میں کوئی زیور ایسا نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن جب اس کی بیوی شادی ہو کر اس کے گھر آئے تو اتنا زیور لے آئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب الادا ہو اور بیوی شوہر کے یہ حالات جانتے ہوئے بھی کہ وہ مقروض بھی ہے اور اس کی اتنی تنخواہ بہر حال نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم نکال سکے تو کیا شوہر پر بغیر بیوی کی طرف سے کسی قربانی کے زکوٰۃ و قربانی واجب رہے گی اور اللہ میاں شوہر ہی کا گریبان پکڑیں گے اور کیا بیوی صاحبہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائیں گی کہ شوہر ہی ان کے آقا ہیں اور انہی سے سوال و جواب کئے جائیں؟

الجواب:۔ چونکہ زیور بیوی کی ملکیت ہے اس لئے قربانی و زکوٰۃ کا مطالبہ بھی اسی سے ہوگا اور اگر وہ ادا نہیں کرتی تو گناہ گار بھی وہی ہوگی، شوہر سے اس کا مطالبہ نہیں ہوگا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۳) شوہر بیوی کے زیور کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے

سوال:۔ میں نے شادی کے وقت اپنی بیوی کو حق المہر میں ۱۳ تولہ سونا دیا تھا، کیا یہ جائز ہے؟ اور ۳ تولہ سونا وہ اپنے میکے سے لائی تھیں، چنانچہ کل سونا ۱۶ تولے پڑا۔ اب میری بیوی اگر زکوٰۃ ۱۶ تولہ پر نہیں دے سکتی تو کیا اس کی یہ زکوٰۃ میں اپنے خرچہ سے دے سکتا ہوں اور پھر یاد رہے کہ یہ حق المہر بھی میں نے ہی ادا کیا تھا۔

الجواب:۔ چونکہ سونا آپ کی بیوی کی ملکیت ہے اس لئے اس کی زکوٰۃ تو اسی کے ذمہ ہے لیکن اگر آپ اس کے کہنے پر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۴) بیٹی کے لئے زیور پر زکوٰۃ

سوال:۔ میں زکوٰۃ کے بارے میں کچھ زیادہ محتاط ہوں اس لئے اس فرض کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں تو قبلہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ ماں اگر اپنا زیور اپنی لڑکی کے لئے اٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب یہ زیور یا سونا لڑکی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لا کر زکوٰۃ ادا کرے آپ یہ وضاحت فرمائیں کہ لڑکی کے لئے کوئی زیور بنوا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر لڑکی کو زیور کا مالک بنا دیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ بالغ ہونے کے بعد لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا جا سکتا، جب تک کہ لڑکی کو اس کا مالک نہ بنا دیا جائے اور لڑکی کو مالک بنا دینے کے بعد پھر اس زیور کا خود پہننا جائز نہیں ہوگا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

زکوٰۃ کا نصاب اور شرائط

(۱۵) ساڑھے سات تولے سونے سے کم پر نقدی ملا کر زکوٰۃ واجب ہے

سوال:۔ میری چار لڑکیاں بالغ ہیں، ہر ایک کے پاس کم و بیش چار تولہ سونا ہے۔ میں نے ہمیشہ کے لئے دے دیا تھا اور ہر ایک کے پاس روپیہ چار سو ریال چھ سو ایک ہزار ریال جمع رہتا ہے کیا ان سب پر زکوٰۃ، قربانی، فطرہ علیحدہ ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ آپ نے جو صورت لکھی ہے اس میں آپ کی سب لڑکیوں پر الگ الگ زکوٰۃ، قربانی، صدقہ فطر لازم ہے کیونکہ سونا اگرچہ نصاب سے کم ہے مگر نقدی کے ساتھ سونے کی قیمت ملائی جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی (۶۱۲٫۳۵ گرام) کی قیمت بن جاتی ہے (کیونکہ یہ بھی نصاب زکوٰۃ ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ وغیرہ واجب ہیں۔) (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۱۶) زیور کے نگ پر زکوٰۃ نہیں سونے کے کھوٹ پر ہے

سوال:۔ کیا زکوٰۃ خالص سونے پر لگائیں گے یا زیورات میں ان کے نگ وغیرہ کے وزن کو شامل کریں گے؟ اور سونے کے کھوٹ کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ سونے میں جو نگ وغیرہ لگاتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں، کیونکہ ان کو الگ کیا جاسکتا ہے البتہ جو کھوٹ ملادیتے ہیں وہ سونے کے وزن ہی میں شمار ہوگا اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا ہوگی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۷) زکوٰۃ کا سال شمار کرنے کا اصول

سوال:۔ زکوٰۃ کب تک ادا کی جاتی ہے یعنی عید کی نماز سے پہلے ہی یا بعد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے؟

الجواب:۔ جس تاریخ کو کسی شخص کے پاس نصاب کی مقدار میں مال آجائے اس تاریخ سے چاند کے حساب سے پورا سال گذرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔ زکوٰۃ میں عید سے پہلے یا بعد کا سوال نہیں۔

(۱۸) زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت

سوال:۔ کیا زکوٰۃ ماہ رمضان میں ہی نکالنی چاہئے یا کسی ضرورت مند کو ہم زکوٰۃ کی رقم ماہ شعبان میں دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ میں اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کچھ لوگوں کو جنہیں میں یہ رقم دیتی ہوں ان کا کہنا ہے کہ رمضان میں تقریباً ہر چیز مہنگی ہو جاتی ہے اس لئے اگر رقم رمضان سے پہلے مل جائے تو بچوں وغیرہ کے لئے چیزیں آسانی سے خریدی جاسکتی ہیں؟

الجواب:۔ زکوٰۃ کے لئے کوئی مہینہ مقرر نہیں ہے، اس لئے شعبان یا اور کسی مہینے میں بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ کا جو مہینہ مقرر ہو اس سے پہلے بھی زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔ (یعنی سال اگر شعبان میں پورا ہو رہا ہے تو رجب یا اس سے پہلے بھی دی جاسکتی ہے۔)

(مفتی یوسف لدھیانوی)

www.ahlehaq.org

(۱۹) اگر پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو زکوٰۃ کا حکم

سوال: ۔ زکوٰۃ کس پر فرض ہے، اگر کسی شخص کے پاس پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ دینی پڑے گی اگر ہاں تو کتنی؟

الجواب: ۔ چونکہ پانچ ہزار روپیہ اور سونا دونوں مل کر ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲ء۳۵ گرام چاندی کی مالیت سے بہت زیادہ ہیں اس لئے اس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے، اس کو چاہئے کہ سونے کی آج کے بھاؤ سے قیمت لگا لے اور اس کو پانچ ہزار میں جمع کر کے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہید)

(۲۰) حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ

سوال: ۔ ایک شخص کے پاس اپنی کمائی کی کچھ رقم تھی انہوں نے حج کرنے کے ارادہ سے درخواست دی اور جمع کرائی لیکن قرعہ اندازی میں ان کا نام نہیں آیا اور حکومت وقت کی جانب سے ان کی رقم واپس مل گئی وہ شخص پھر آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور درخواست بھی دینے کا ارادہ ہے آپ یہ بتائیں کہ حج کرنے کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے یا ایسی رقم سے کوئی زکوٰۃ نکالی نہیں جائے گی یا دوسری رقم کی طرح اس رقم پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی؟

الجواب: ۔ اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہید)

(۲۱) استعمال کے برتنوں پر زکوٰۃ

سوال: ۔ ایسے برتن (مثلاً دیگ، بڑے دیگچے وغیرہ) جو سال میں دو تین بار استعمال ہوں ان کی بھی زکوٰۃ قیمت خرید موجود پر ہوگی (تانبے کی) یا اس قیمت پر جس پر کہ دکاندار پرانے (غیر شکستہ) برتن خرید کر ادا کرتے ہیں؟

الجواب: ۔ ایسے برتن جو استعمال کے لئے رکھے ہوں، خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۲۲) ادویات پر زکوٰۃ

سوال:۔ دکان میں پڑی ادویات پر زکوٰۃ لازم ہے یا صرف اس کی آمدنی پر؟

الجواب:۔ ادویات کی قیمت پر بھی لازم ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۳) واجب الوصول رقم کی زکوٰۃ

سوال:۔ میں ایک ایسا کام کرتا ہوں کہ خدمات کی انجام دہی کی رقوم کافی لوگوں کی طرف واجب الوصول رہتی ہیں اور وصول بھی پانچ چھ مہینے بعد ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں سے وصولی کی بہت کم امید بھی ہوتی ہے، کیا ان واجب الوصول رقوم پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا جب وصول جائیں اس کے بعد؟

الجواب:۔ کاریگر کو کام کرنے کے بعد جب اس کا حق الخدمت (اجرت ضروری وصول ہو جائے) تب اس کا مالک ہوتا ہے، پس اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو جب آپ کا زکوٰۃ کا سال پورا ہو اس وقت تک جتنی رقوم وصول ہو جائیں ان کی زکوٰۃ ادا کر دیا کیجئے اور جو آئندہ سال وصول ہوں گی ان کی زکوٰۃ بھی آئندہ سال دی جائے گی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

حصص پر زکوٰۃ

(۲۴) حصص (شیئرز) پر زکوٰۃ واجب الادا ہے

سوال:۔ میرے پاس ایک کمپنی کے سات سو حصص ہیں، جن کی اصلی قیمت دس روپیہ فی حصص ہے جبکہ موجودہ قیمت ۳۰ روپیہ فی حصص ہے، زکوٰۃ کون سی قیمت پر واجب ہوگی؟

الجواب:۔ حصص کی اس قیمت پر جو جوب زکوٰۃ کے دن ہو، زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال:۔ جمعہ کی اشاعت میں حصص پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں مسئلہ پڑھا، لیکن سوال یہ ہے کہ تمام محدود کمپنیاں زکوٰۃ وغیرہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت کمپنی کے اثاثہ جات پر

زکوٰۃ منہا کرتی ہیں اور یہ رقم اس آرڈیننس کی دفعہ کے مطابق قائم شدہ سنٹرل زکوٰۃ فنڈ کو منتقل کرتی ہیں۔ نیز یہ ادا شدہ زکوٰۃ حصص داران کے حصص کے تناسب کے حساب سے ان کے حاصل شد منافع میں سے کاٹ لی جاتی ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ ایک مرتبہ اجتماعی کاروبار میں سے زکوٰۃ منہا ہو جانے کے بعد بھی دوبارہ ہر حصہ دار کو اپنے ان حصص پر انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟

الجواب:۔ اگر حصہ داروں کے حصص سے زکوٰۃ وصول کر لی گئی تو ان کو انفرادی طور پر اپنے حصوں کی زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں، البتہ اس میں گفتگو ہو سکتی ہے کہ حکومت جس انداز سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں، اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔ بہت سے علماء حکومت کے طریق کار کی تصویب کرتے ہیں اور وہ حکومت کی کاٹی ہوئی زکوٰۃ کو ادا شدہ نہیں سمجھتے۔ ان حضرات کے نزدیک ان تمام رقوم کی زکوٰۃ مالکان کو خود ادا کرنی چاہئے، جو حکومت نے وضع کر لی ہو۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

(۲۵) بغیر بتائے زکوٰۃ دینا

سوال:۔ معاشرے میں بہت سے اصحاب ایسے ہیں جو زکوٰۃ لینا باعث شرم سمجھتے ہیں اگرچہ یہ نظریہ غلط ہے، تو کیا اسے اصحاب کو بغیر بتائے اس مد میں سے کسی دوسرے طریقے سے ادا کی جا سکتی ہے۔ مثلاً ان کے بچوں کے کپڑے بنوا دیئے جائیں، ان کے بچوں کی تعلیم میں امداد کی جائے، اس صورت میں جبکہ زکوٰۃ دینے والے پر اور رقم ممکن نہ ہو؟

الجواب:۔ زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ ہدیہ یا تحفہ کے عنوان سے ادا کی جائے اور ادا کرتے وقت نیت زکوٰۃ کی کر لی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

سوال:۔ کسی دوست احباب کی ہم زکوٰۃ کی رقم سے مدد کریں اور اس کو احساس ہو جانے کی وجہ

سے نہ بتائیں نہیں تو زکوٰۃ ہو جائے گی؟

الجواب:۔ مستحق کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے، اسے کسی بھی عنوان سے زکوٰۃ دے دی جائے اور نیت زکوٰۃ کی کر لی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۶) تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دینا

سوال:۔ اگر کسی عورت نے اپنی کل رقم یا سونا جو اس کے پاس ہیں اس پر سالانہ زکوٰۃ نہ نکالا ہو بلکہ ہر مہینہ کچھ نہ کچھ کسی ضرورت مند کو دے دیتی ہو، کبھی نقد رقم، کبھی اناج وغیرہ اور اس کا حساب بھی اپنے پاس نہ رکھتی ہو تو اس کا ایسا کرنا زکوٰۃ دینے میں شمار ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ زکوٰۃ کی نیت سے جو کچھ دیتی ہے اتنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی لیکن یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس کی زکوٰۃ ہو گئی یا نہیں، اس لئے کہ حساب کر کے جتنی زکوٰۃ نکلتی ہو وہ ادا کرنی چاہئے البتہ یہ اختیار ہے کہ اکٹھی دے دی جائے یا تھوڑی تھوڑی کر کے سال بھر میں ادا کر دی جائے، مگر حساب رکھنا چاہئے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے جو چیز زکوٰۃ کی نیت سے دی جائے، وقتاً فوقتاً دیتے رہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

سوال:۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سال کے آخر میں زکوٰۃ ادا کرنے بجائے ہر ماہ کچھ رقم زکوٰۃ کے طور پر نکالتا رہے تو کیا یہ عمل درست ہے؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی؟

الجواب:۔ ہر مہینے تھوڑی زکوٰۃ نکالتے رہنا درست ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۲۷) گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں

سوال:۔ (۱) میری شادی تیرہ سال پہلے ہوئی تھی اس پر میں نے اپنی بیوی کو چھ تولہ سونا اور بیس تولہ چاندی تحفہ کے طور پر دی تھی۔

(الف) اس مالیت پر کتنی زکوٰۃ ہوگی؟

(ب) دو سال بعد اس مالیت میں سونا ایک تولہ کم ہو گیا، یعنی بعد میں ۵ تولہ سونا اور ۲۰ تولہ

چاندی رہ گئی ہے اس کو تقریباً ۱۱ سال ہو گئے ہیں، جس کی کوئی زکوٰۃ نہیں دی گئی۔ اب اس کی کتنی زکوٰۃ دیں، حساب کر کے بتائیں اگر سونا دیں تو کتنا دینا ہے؟

(۲) میری بہن کے پاس ۹ تولہ سونا ہے اور ۲۰ تولے چاندی ہے اور یہ سترہ سال سے ہے آپ بتائیں کہ اس کو اب کتنی زکوٰۃ دینی ہے؟

الجواب:۔ دونوں مسئلوں کا ایک ہی جواب ہے آپ کی بیوی اور آپ کی بہن کی ملکیت میں جس تاریخ کو سونا اور چاندی آئے، ہر سال اس قمری تاریخ کو ان پر زکواۃ فرض ہوتی رہی جو انہوں نے ادا نہیں کی، اس لئے تمام گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ان کے ذمہ لازم ہے۔ گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سال سونے اور چاندی کی جو مقدار تھی اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے، پھر دوسرے سال اس چالیسویں حصے کی مقدار منہا کر کے باقی ماندہ کا چالیسواں حصہ نکالا جائے اسی طرح سترہ سال کا حساب لگایا جائے ان باقی تمام سالوں کی زکوٰۃ کا مجموعہ جتنی مقدار سونا اور چاندی کی بنے وہ زکوٰۃ میں ادا کر دی جائے۔ آپ کی بہن کے پاس سترہ سال پہلے ۹ تولے سونا اور ۲۰ تولے چاندی تھی، میں نے سترہ سال کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو سونے کے زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۳۴ گرام بنی اور چاندی کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۸۱٫۶۰۱ گرام بنی۔ لہذا ۹ تولے سونے اور ۲۰ تولے چاندی کی زکواۃ میں مندرجہ بالا مقدار کا ادا کرنا آپ کی بہن کے ذمہ لازم ہے اور آپ کی بیوی کے ذمہ گیارہ سال کی زکوٰۃ میں ۱۴٫۷۹۵ گرام سونا اور ۲۵٫۵۰۹ گرام چاندی کا ادا کرنا لازم ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۸) استعمال شدہ چیز زکوٰۃ کے طور پر دینا

سوال:۔ ایک شخص ایک چیز چھ ماہ استعمال کرتا ہے چھ ماہ استعمال کے بعد وہی چیز اپنے دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے آدھی قیمت پر بغیر بتائے مستحق زکوٰۃ کو دے دیتا ہے تو زکواۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں۔

الجواب:۔ اگر بازار میں فروخت کی جائے اور اتنی قیمت مل جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۹) اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ کی ادائیگی

سوال:۔ کیا زکوٰۃ کی رقم مستحقین کو اشیاء کی شکل میں بھی دی جاسکتی ہے؟

الجواب:۔ دی جاسکتی ہے، لیکن اس میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ردی قسم کی چیزیں زکوٰۃ میں نہ دی جائیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۰) پیسے نہ ہوں تو زیور بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے

سوال:۔ زکوٰۃ دینا صرف بیوی پر فرض ہے، وہ تو کما کر نہیں لاتی پھر وہ کس طرح زکوٰۃ دے جب کہ شوہر اس کو صرف اتنی ہی رقم دیتا ہے کہ جو گھر کی ضروریات کے لئے ہوتی ہے؟

الجواب:۔ اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دیا کرے یا زیور ہی کا چالیسواں حصہ دینا ممکن ہو تو وہ دے دیا کرے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۱) بیوی خود زکوٰۃ ادا کرے چاہے زیور بیچنا پڑے

سوال:۔ میرے تمام زیورات کی تعداد تقریباً آٹھ تولہ سونا ہے، لیکن اس کے علاوہ میرے پاس نہ تو قربانی کے لئے اور نہ ہی زکوٰۃ کے لئے کچھ رقم ہے، لہذا میں نے ایک سیٹ اپنی بچی کے نام رکھ چھوڑا ہے وہ اب زیر استعمال بھی نہیں اور شوہر زکوٰۃ دینے پر راضی نہیں اور کہتا ہے تمہارا زیور ہے تم جانو، مگر اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی، اب بچی والے زیور کی زکوٰۃ کون دے گا؟ بھائی کے دیئے ہوئے ڈھائی ہزار روپے پر زکوٰۃ نکال دیتی ہوں۔

الجواب:۔ جو زیور آپ نے بچی کی ملکیت کر دیا ہے وہ جب تک نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، لیکن ملکیت کر دینے کے بعد آپ کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں، باقی زیور اگر نقدی ملا کر حد زکواۃ تک پہنچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اگر نقد روپیہ نہ ہو تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دینا ضروری ہے، اگر شوہر آپ کے کہنے پر آپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مگر اس کے ذمہ فرض نہیں، فرض آپ کے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی گنجائش نہ

ہو تو اتنا زیور ہی نہ رکھا جائے جس پر زکوٰۃ فرض ہو یہ جواب تو اس صورت میں ہے کہ زیور آپ کی ملکیت ہے لیکن آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ میں پہن سکوں تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی اس فقرے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیور دراصل شوہر کی ملکیت ہے اور آپ کو صرف پہننے کے لئے دیا گیا ہے اگر یہی مطلب ہے تو اس زیور کی زکوٰۃ آپ کے شوہر پر فرض ہے آپ پر نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۲) غریب والدہ نصاب بھر سونے کی زکوٰۃ زیور بیچ کر دے

سوال: ۔ والدہ صاحبہ کے پاس قابل زکوٰۃ زیور ہے، ان کی اپنی کوئی آمدنی نہیں بلکہ اولاد پر گزر اوقات ہے، اس صورت میں زکوٰۃ ان کے زیور پر واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔ زکوٰۃ واجب ہے بشرطیکہ یہ زیور نصاب کی مالیت کو پہنچتا ہو، زیور بیچ کر زکوٰۃ دی جائے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۳) شوہر کے فوت ہونے پر زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟

سوال: ۔ ہماری ایک عزیز ہیں، ان کے شوہر فوت ہو گئے ہیں اور ان پر بارہ ہزار کا قرضہ ہے جبکہ ان کے پاس تھوڑا بہت سونا ہے، آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ان کی زکوٰۃ دینی چاہئے اگر دینی ہے تو کتنی؟

الجواب: ۔ شوہر کا چھوڑا ہوا ترکہ صرف اس کی اہلیہ کا نہیں بلکہ سب سے پہلے اس کے شوہر کا قرضہ ادا کیا جائے، پھر اسے شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے اور پھر ان وارثوں میں سے جو بالغ ہوں ان کا حصہ نصاب کو پہنچتا ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

مصارف زکواۃ

(زکوٰۃ کی رقم صرف کرنے کی جگہیں)

(۳۴) خوشدامن (ساس) کو زکوٰۃ دینی درست ہے یا نہیں؟

سوال:۔ خوشدامن کو زکوٰۃ دینی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اپنی خوشدامن کو جب کہ وہ مالک نصاب نہ ہو زکوٰۃ دینا جائز اور درست ہے مگر اس کو بالکل مالک بنادیا جائے کہ وہ جہاں چاہے خرچ کرے (ساس چونکہ مصارف ممنوعہ (جن کو زکوٰۃ دینا منع ہے) میں داخل نہیں ہے اس لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۵) ہندو اور پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا درست نہیں

سوال:۔ جو لوگ گداگری کا پیشہ کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے یا نہیں؟ بعض فقیر ہندو ہوتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ ایسے فقیروں کو جن کا پیشہ مانگنے کا ہے اور یہ معلوم ہے کہ یہ لوگ اکثر متمول (مالدار) ہوتے ہیں، زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

ہندو فقیر کو اللہ کے واسطے دینا درست ہے مگر زکوٰۃ دینا جائز نہیں، وہ مسلمان کا حق ہے۔

(۳۶) زکوٰۃ سے غریب لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کرنا

سوال:۔ زکوٰۃ کے روپے سے غریب لڑکیوں کی مذہبی تعلیم (ودیگر) تدریس جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے، یعنی کسی محتاج کو اس کا مالک بنادیا جائے، لہذا غریب لڑکیوں کو اگر نقد، کپڑا، کھانا دے دیا جائے (یا کتابیں خرید کر ان کی ملکیت کردی جائیں) تو درست ہے مگر معلّمہ اور دیگر ملازمین کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینی درست نہیں ہے۔ (والتفصیل فی الشامیہ) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۷) سید کی غریب بیوی اگر مفلس ہوتو زکوٰۃ دینا جائز ہے

سوال:۔ سید کی بیوی جو کہ خود سید نہ ہو لیکن مفلس اور نادار ہو اور چاہے شوہر زندہ ہو یا نہ ہو، زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ وہ ہماری رشتہ دار بھی ہے؟

الجواب:۔ ایسی عورت کو جب کہ وہ مفلس ہوتو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ شوہر کے سید ہونے کی وجہ سے مفلس عورت کو زکوٰۃ دینا منع نہیں ہوجاتا بلکہ زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔ اور پھر قرابت دار اغریب مفلس کو زکوٰۃ دینے میں ثواب زیادہ ہے (سوائے ماں باپ، اولاد اور میاں بیوی کے آپس میں) تمام رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (والتفصیل فی کتب الفقہ، الشامیہ وغیرھا)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۸) سگے بھائی اور بہنوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

سوال:۔ والدین حیات ہیں، صاحب نصاب زکوٰۃ اور شرعاً غنی ہیں، لیکن معاش کی تنگی ہے تو کیا کوئی مرد یا عورت اپنے نابالغ بہن بھائیوں کو جو کہ معاشی پریشانی میں رہتے ہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ بھائی بہنوں کو جو کہ مالک نصاب نہیں ہیں تو پھر اگرچہ والدین مالدار ہوں تب بھی ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (جیسا کہ کتب فقہ میں ملتا ہے کہ اگر نوجوان لڑکی جس کے ماں باپ غنی ہوں مگر اس کا اپنا مال نہ ہو چونکہ نفقہ جو ملتا ہے وہ اسے مالدار نہیں بناتا اس لئے زکوٰۃ دینا درست ہے اور شوہر یا ماں باپ کا مالدار ہونا اسے شرعاً غنی نہیں بناتا، تاوقتیکہ وہ مالک نصاب نہ ہو۔ (عالمگیری) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۹) بہو بیٹے کی بیوی مالک نصاب نہ ہوتو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

سوال:۔ ایک خاتون مالدار ہیں مگر ان کا بیٹا معاشی تنگی میں ہے، اگرچہ وہ بھی صاحب نصاب ہے لیکن بہو صاحب نصاب نہیں ہے، کیا اسے زکوٰۃ کے پیسوں سے کپڑا وغیرہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ اگر بہو محتاج ہے تو اسے زکوٰۃ کے پیسے بھی دیئے جاسکتے ہیں اور زکوٰۃ کے پیسوں سے کپڑے وغیرہ بنا کر بھی دیئے جاسکتے ہیں۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

کن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں

(۴۰) سید کی بیوی کو زکوٰۃ

سوال:۔ ہمارے ایک عزیز جو کہ سید ہیں جسمانی طور پر بالکل معذور ہونے کے باعث کمانے کے قابل نہیں ہیں ان کے گھر کا خرچ ان کے بیوی جو کہ غیر سید ہیں بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اور کچھ قریبی عزیزوں کی مدد سے چلاتی ہیں، سوال یہ ہے کہ چونکہ ان کی بیوی غیر سید ہیں اور گھر کی کفیل ہیں تو باوجود اس کے کہ شوہر اور بچے سید ہیں ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

الجواب:۔ بیوی اگر غیر سید ہے اور وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اس زکوٰۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کر سکتی ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۱) سادات لڑکی کی اولاد کو زکوٰۃ

سوال:۔ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی جس سے اس کے دو بچے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دی، بچے ہندہ کے پاس ہیں جو محنت کر کے ان کی پرورش کرتی ہے زید بچوں کی پرورش کے لئے اس کو کچھ نہیں دیتا ہندہ سادات سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے یہ بچے صدیقی ہیں، ہندہ کے عزیز اقربا، بہن بھائی یا ماں باپ ان بچوں کی پرورش وغیرہ کے لئے زکوٰۃ کا روپیہ ہندہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں کہ وہ صرف بچوں کے صرف میں لائے کیونکہ ہندہ کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔ شرعی اعتبار سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں؟

الجواب:۔ یہ بچے سید نہیں بلکہ صدیقی ہیں اس لئے ان بچوں کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے اور ہندہ اپنے ان بچوں کے لئے زکوٰۃ وصول کر سکتی ہے اپنے لئے نہیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۴۲) بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

سوال:۔ (۱) عام طور پر بیوی کی کل کفالت شوہر کے ذمہ ہے اگر بدنصیبی سے شوہر غریب ہو جائے اور بیوی مالدار ہو تو شرعاً شوہر کے بیوی پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں؟
(۲) مذکورہ شوہر کو بیوی سے زکوٰۃ لے کر کھانا کیا درست ہوگا؟

الجواب:۔ (۱) عورت پر شوہر کے لئے جو حقوق ہیں وہ غربت اور مالداری دونوں میں یکساں ہے، شوہر کے غریب ہونے پر بیوی پر شرعاً یہ حق ہے کہ شوہر کی غربت کے پیش نظر صرف اس قدر نان ونفقہ کا مطالبہ کرے جس کا شوہر متحمل ہو سکے البتہ اخلاقاً بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار کرنے کی اجازت دے۔

www.ahlehaq.org

(۴۳) شادی شدہ عورت کو زکواۃ دینا

سوال:۔ ایک عورت جس کا خاوند زندہ ہے لیکن وہ لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں کیا ان کو خیرات صدقہ یا زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

الجواب:۔ اگر وہ غریب ہے اور مستحق ہے تو جائز ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۴) مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ

سوال:۔ ایک عورت جو کہ بیوہ ہے لیکن اس کے چار پانچ لڑکے برسر روزگار ہیں اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے اگر وہ لڑکے ماں کی بالکل مالی امداد نہیں کرتے تو کیا اس عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اگر بالفرض اولاد تھوڑی بہت امداد دیتی ہے جو اس کے لئے ناکافی ہے تب اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس خاتون کے اخراجات اس کے صاحبزادوں کے ذمہ ہیں لیکن اگر وہ نادار ہے اور لڑکے اس کی مالی امداد اتنی نہیں کرتے جو اس کی روزمرہ ضروریات کے لئے کافی ہو تو اس کو زکواۃ دینا جائز ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۵) مفلوک الحال بیوہ کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ ہمارے محلے میں ایک بیوہ عورت رہتی ہے اس کی ایک نوجوان بیٹی بھی ہے جو کہ مقامی کالج میں پڑھتی ہے، اس بیوہ عورت کا ایک بھائی ہے جو اناج کی دلالی کرتا ہے اور مہینے کے دو ہزار روپے کماتا ہے لیکن اپنی بیوہ بہن اور ماں کو کچھ بھی نہیں دیتا، اس بیوہ عورت کی ماں بالکل ضعیف اور بیمار ہے، ان سب کا خرچ عورت کا بھتیجا اٹھاتا ہے اور اس بھتیجے کی بھی شادی ہوگئی ہے اور اس کی ایک بچی بھی ہے اب وہ بھتیجا یہ کہتا ہے کہ میں سب کا خرچ نہیں اٹھا سکتا اب وہ بیوہ عورت بالکل اکیلی ہوگئی ہے اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں تو کیا اس صورت حال میں اس کا زکوٰۃ لینا جائز ہے؟ اور کیا ہم سب برادری والے مل کر بیوہ عورت کے بھائی کو روپیہ نہ دینے پر اس سے زبردستی کر سکتے ہیں۔

الجواب:۔ بھائی کو اگر مقدور ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی بہن کے اخراجات برداشت کرے اگر وہ نہیں کرتا یا استطاعت نہیں رکھتا اور اس بیوہ کے پاس بھی نصاب کی مقدار سونا چاندی یا روپیہ پیسہ نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ نادار بھی ہے اور بے سہارا بھی، اس صورت میں اس کو زکوٰۃ وصدقات دینا ضروری ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۶) برسرِ روزگار بیوہ کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ ہمارے علاقے میں ایک بیوہ عورت ہے جو محکمہ تعلیم حکومت پاکستان میں ملازم ہے، تنخواہ ماہانہ پانچ سو روپے ہے، ان کا ایک جوان لڑکا بھی سرکاری ملازم ہے دونوں ایک ساتھ حکومت کے فراہم کردہ سرکاری کوارٹر میں رہتے ہیں، ہمارے علاقہ کی زکوٰۃ کمیٹی نے اس بیوہ عورت کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے پچاس روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا ہے اور ہر ماہ ادا کیا جاتا ہے کیا بیوہ ہونے کی وجہ سے جبکہ سرکاری ملازمہ ہو زکوٰۃ کی مستحق ہے۔

الجواب:۔ اگر وہ مقروض نہیں برسرِ روزگار ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں لینی چاہئے تاہم اگر وہ صاحب نصاب نہیں تو اس کو دینے سے زکواۃ ادا ہو جائے گی۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۴۷) نادار کو زکواۃ دینا

سوال:۔ ہمارے جاننے والوں میں ایک سفید پوش سے آدمی ہیں، مگر مالی اعتبار سے بہت کمزور ہیں، ریڑھی لگاتے ہیں، بیوی ٹی بی کی مریض ہے وہ گھر سے کچھ چنے کباب وغیرہ بنا دیتی ہے اور وہ جا کر فروخت کر آتے ہے دو تین چھوٹے بچے ہیں ان کا ذاتی مکان ہے کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اور وہ زکواۃ لینا پسند نہ کرے تو ان کو بغیر بتائے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

الجواب:۔ ذاتی مکان اور ریڑھی لگانے کے باوجود اگر وہ نادار اور ضرورت مند ہیں تو ان کی زکوٰۃ دینا صحیح ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اس کو یہ بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے تحفہ اور ہدیہ کہہ کر دے دیا جائے اور نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۸) فلاحی ادارے زکوٰۃ کے وکیل ہیں جب تک مستحق کو ادا نہ کردیں

سوال:۔ کوئی خدمتی ادارہ یا کوئی وقف ٹرسٹ اور فاؤنڈیشن کو زکوٰۃ دینے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟

الجواب:۔ جو فلاحی ادارہ زکوٰۃ جمع کرتے ہیں وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے بلکہ زکوٰۃ دہندگان کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں، جب تک ان کے پاس زکوٰۃ کا پیسہ جمع رہے گا وہ بدستور زکوٰۃ دہندگان کی ملک ہوگا اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔اس سے جب تک کسی فلاحی ادارے کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم شریعت کے اصولوں کے مطابق ٹھیک مصرف میں خرچ کرتا ہے اس وقت تک اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔

سوال:۔ اس طرح زکوٰۃ جمع کرنے والے ادارے جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کے خود مالک بن جاتے ہیں یا نہیں اور اس طرح جمع ہوئی زکوٰۃ کی رقم کو وہ چاہیں اس طرح لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں۔ مثلاً اس رقم میں سے صاحب زکوٰۃ شخص کو اور درمیانی طبقہ کے

www.ahlehaq.org

صاحب مال شخص کو مکان خریدنے کے لئے یا کاروبار کے لئے بنا منافع آسان قسطوں میں واپس ہونے والے قرض کے طور پر دے سکتے ہیں کیونکہ درمیان طبقہ کے صاحب مال زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے اور زکوٰۃ لینا بھی نہیں چاہئے اس کے مطابق اس کو زکوٰۃ کی رقم قرض کے طور پر دینا مناسب ہے۔

الجواب:۔ یہ ادارے اس رقم میں مالکانہ تصرف کرنے کے مجاز نہیں بلکہ صرف فقراء اور محتاجوں کے بانٹنے کے مجاز ہیں اس لئے اس رقم کو قرض پر اٹھانے کے مجاز نہیں البتہ اگر مالکان کی طرف سے اجازت ہو تو درست ہے، کسی صاحب نصاب کو مکان خریدنے کے لئے رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ وہ شخص کسی سے قرض لے کر مکان خریدے اب اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۹) طالب علم کو زکوٰۃ دینے سے ادا ہوگی؟

سوال:۔ ایک شخص صاحب نصاب ہے وہ غریب طالب علم کو تعلیمی خرچ میں زکوٰۃ کی رقم دینا چاہتا ہے، اس کے والدین میں اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اگر برداشت کرے تو گھر کی پونجی چار پانچ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اور تعلیم ناقص رہتی ہے ایسی حالت میں طالب علم کو ہر ماہ میں یکمشت تعلیم کا خرچہ دیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں غریب طالب العلم بالغ ہو یا نابالغ، لیکن اس کا باپ غنی نہ ہو تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری، صفحہ ۱۸۹۔ ج ۱)

(۵۰) زکوٰۃ و خیرات سے ہسپتال کے اخراجات پورے کئے جا سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال:۔ زکوٰۃ کے روپوں سے ہسپتال چلا سکتے ہیں جس سے اسٹاف و کارکناں کی تنخواہ اور دوائیں وغیرہ خرید کر غرباء کے معالجہ کے لئے وقف کر دیا جائے اس طرح فرد واحد یا چند افراد مل کر ہسپتال جاری کر دیں تو کیسا ہے؟

الجواب:۔ زکوٰۃ کی رقم سے ہسپتال چلانا درست نہیں، زکوٰۃ ادا نہ ہوگی کیونکہ ادائے زکوٰۃ کے لئے تملیک شرط ہے (یعنی حقدار کو مالک بنانا) وہ اس صورت میں موجود نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، صفحہ ۱۸۸۔ ج ۱)

(۵۱) خیرات کے حقدار کون ہے؟

سوال:۔ خیرات کس کس کو دے سکتے ہیں؟

الجواب:۔ نفل خیرات وصدقات سب حاجت مندوں کو دے سکتے ہیں، خویش واقارب مقدم ہیں اور دیندار زیادہ حقدار ہے۔

سوال:۔ مدارس وانجمن میں خیرات دینا کیسا ہے؟

الجواب:۔ مدارس ومساجد اور دینی اداروں میں خیرات دینے کی بڑی فضیلت ہے۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں سب سے بڑی نیکی یہی ہے کہ اشاعت شریعت اور اس کے کسی حکم کو زندہ کرنے کی کوشش کرے بالخصوص ایسے زمانہ میں جس میں شعائر اسلام نا پید ہو چکے ہوں کروڑوں روپے کا راہ خداوندی میں خرچ کرنا دوسری نیت سے لاکھ روپے خرچ کرنے کے برابر نہیں ہے۔(مکتوبات، مکتوب ۴۸، صفحہ ۶۶ ج ۱)

(۵۲) مال زکوٰۃ سے والد مرحوم کا قرض ادا کرنا؟

سوال:۔ میرے والد صاحب کا انتقال ہوئے نو مہینے گذر چکے ہیں مرحوم کے انتقال سے پہلے کا قرض جوان کے ذمہ تھا ۳۰۰۰ روپے ہیں جو چار الگ الگ افراد کا قرض ہے والد صاحب نے ترکہ میں کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے اور میرے پاس بھی کوئی بینک بیلنس یا سونا نہیں ہے فی الحال جماعت نے رہنے کے لئے مکان دیا ہے اور ایک کرایہ کی دوکان میرے پاس ہے جس سے گھر کے اخراجات پورے ہوتے ہیں میری مالی حالت کمزور ہے اس بناء پر میں کسی صاحب خیر سے زکوٰۃ کی رقم لے کر والد صاحب کا قرض ادا کروں تو میرے لئے یہ رقم لینا کیسا ہے؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں آپ کے والد مرحوم کا قرض ہے اور اس کی ادائیگی کا کوئی انتظام نہیں ہے والد مرحوم نے قرض ادا کیا جائے ایسا کچھ چھوڑا نہیں ہے اور نہ آپ کی حیثیت قرض ادا کرنے کے قابل ہے۔نقد رقم ہے نہ سونا چاندی ہے، مال تجارت (عطر کیسٹ) ہے مگر وہ نصاب سے کم ہے اور حاجت اصلیہ سے زائد اتنا سامان نہیں ہے جو نصاب کے برابر ہو سکے اور قرض خواہوں کا مطالبہ بہت شدید ہے، ایسی حالت میں آپ کو زکوٰۃ کی رقم یا اللہ رقم مل جاتی ہو تو وہ رقم

لے کر آپ اپنے والد مرحوم کا قرض ادا کر سکتے ہیں جتنی رقم آپ کو ملے وہ آپ اپنے پاس جمع نہ رکھیں فوراً قرض ادا کرتے رہیں۔ مذکورہ حالت میں آپ پر مرحوم والد کا قرض ادا کرنا ضروری نہیں ہے، قرض ان پر تھا آپ پر نہیں۔ قرض خواہوں کو آپ سے مطالبہ نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں اور آپ سے مطالبہ کرنے اور قرض وصول کرنے پر ہی مصر ہوں تو آپ اپنا وقار قائم رکھتے ہوئے مندرجہ بالا صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ سید عبدالرحیم لاجپوری راندیر ۱۴۱۶ھ۔۲۲ ذی الحجہ) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۵۳) سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب:۔ سوتیلی والدہ (والد کی منکوحہ) نہ اصول میں داخل ہے نہ فروع میں، اور نہ اس کے ساتھ زوجیت کا رشتہ ہے لہذا سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مستحق زکوٰۃ ہو۔ شامی میں ہے "ویجوز دفعھا لزوجۃ ابیہ وابنہ وزوج ابنتہ" تاتارخانیہ (شامی، صفحہ ۸۶، ج ۲، باب المصرف تحت قولہ والی من بینھم ولاد) فقط واللہ اعلم بالصواب

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۵۴) مہمان کو بہ نیت زکوٰۃ کھانا دینے سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

سوال:۔ زید کے ہاں مہمان آیا، اس نے تین دن ضیافت کے زکوٰۃ کی نیت سے کھانا دینا شروع کیا اور اس کی ملک کرتا رہا اس طرح زکوٰۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

الجواب:۔ شامی باب الزکوٰۃ میں جو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ کیوں کی یہ اباحت ہے تملیک نہیں، اور کھانا اگر اسے بہ نیت تملیک دے دیا ہے خواہ وہ کھائے یا بیچ دے (یا کسی اور کو کھلا دے) ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، الحاصل بصورت تملیک زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور بصورت اباحت ادا نہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔

(مفتی عبدالستار صاحب)

(۵۵) کتنی عمر کے بچے کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

سوال:۔ اگر کسی نابالغ اور یتیم بچے کو زکوٰۃ دینی ہو تو شرعاً اس کے لئے کوئی عمر کی شرط ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ بالغ مستحق کم از کم اتنی عمر کا ہو کہ وہ قبضہ کو سمجھتا ہو، یعنی اسے یہ سمجھ ہو کہ یہ چیز مجھے مالکانہ طور پر دی جارہی ہے اسے پھینک کر بھاگ نہ جائے، کم از کم چھ سات سال کی عمر کے بچے میں اتنی سمجھ ہوتی ہے۔

فتح القدیر میں کم وبیش یہی بات لکھی ہے۔ (صفحہ ۲/۲۱۰) واللہ اعلم۔ (مفتی محمد انور صاحب)

www.ahlehaq.org

(۵۶) اگلے سال کی زکوٰۃ پیشگی زائد ادا کر دی تو ادا ہو جائے گی؟

سوال:۔ اگر پیشگی زکوٰۃ غلطی سے ادا کر دی جائے تو اسے آئندہ سال میں محسوب کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ مثلاً دس ہزار کی مالیت کے اندازے سے دو سال کی زکوٰۃ ادا کی، حساب کرنے پر معلوم ہوا کہ آٹھ ہزار مالیت بنتی ہے تو کیا یہ چار ہزار روپے کی زکوٰۃ جو زائد ادا کی ہے وہ اس سے آئندہ سال محسوب ہوگی یا نہیں؟ اسے آئندہ سالوں کی زکوٰۃ سے وضع کر لیا جائے؟

الجواب:۔ (پیشگی زکوٰۃ ادا ہوگئی) اور زائد ادائیگی آئندہ سالوں میں وضع کی جاسکتی ہے۔ (جیسا کہ عالمگیری میں اس بارے میں مذکور ہے) واللہ اعلم۔ (علامہ ظفر احمد عثمانی)

(۵۷) زکوٰۃ کی رقم اور اپنا مال چوری ہو گیا تو کیا کریں؟

سوال:۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت سے کچھ واجب الادا رقم نکال لی اور کچھ پیسے مستحقین پر خرچ بھی کئے، اور کچھ کپڑے مستحقین کے لئے خرید کر رکھ لئے اور پھر بھی کچھ نقد باقی رہ گئے تھے کہ چوری ہوگئی اور چور مالک کے کپڑے پیسے اور زکوٰۃ کی رقم اور کپڑے بھی لے گئے۔ سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ سے سبکدوشی کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں؟

الجواب:۔ اگر فقط وہ مال چوری ہوتا جو کہ زکوٰۃ کی نیت سے علیحدہ رکھا ہوا تھا تب تو زکوٰۃ سے سبکدوشی نہ ہوتی (اور دوبارہ زکوٰۃ نکالنی پڑتی) لیکن جب اصل مال بھی چوری ہو گیا تو اس

مال مسروقہ کی زکوٰۃ معاف ہوگئی ہے، البتہ اگر کچھ مال صاحب واقعہ کے پاس رہ گیا ہے تو اس باقی ماندہ مال کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

جیسا کہ درمختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ صرف زکوٰۃ کا مال علیحدہ کردینے سے زکوٰۃ سے بری الذمہ نہیں ہوتا، اور اگر مال ہلاک ہو جائے تو جتنا مال ہلاک ہوگا اتنے حصے سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ الخ۔ واللہ اعلم۔ (علامہ ظفر احمد عثمانی)

(۵۸) زکوٰۃ کے روپے سے ضیافت دعوت کرکے فقیروں کو کھلانا

سوال:۔ کیا زکوٰۃ کے روپے سے غریبوں فقیروں کی دعوت کرکے کھلانے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

الجواب:۔ کھانا کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی البتہ کھانا اگر ان کی ملکیت کر دیا جائے تو ادا ہو جائے گی۔ جیسا کہ شامی میں ہے۔ واللہ اعلم۔ (علامہ ظفر احمد عثمانی)

(۵۹) استعمال شدہ برتن اور کپڑوں کی زکوٰۃ کا حکم

سوال:۔ میرے گھر میں ایسے برتن ہیں جو روزمرہ استعمال میں نہیں آتے، البتہ جب کبھی مہمان آتے ہیں تو وہ استعمال کئے جاتے ہیں، ان کی قیمت تقریباً ہزار روپے ہے۔ کیا ان پر زکوٰۃ ہے؟ اسی طرح کپڑے ہیں جو سال میں ایک دو بار عیدین وغیرہ خوشی کے موقعہ پر پہنے جاتے ہیں یہ بھی ہزار روپے کے ہیں کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے؟

الجواب:۔ استعمال شدہ برتن اور کپڑوں میں زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ اگر ان کپڑوں پر سچا کام ہوا ہے اس میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (درمختار) تجارتی سامان اور تجارتی کپڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۰) داماد کو زکوٰۃ دینا

سوال:۔ میرے پاس زکوٰۃ کے پیسے ہیں، میرا داماد غریب بھی ہے اور مقروض بھی ہے۔ میں اس کو پیسے دے سکتا ہوں یا نہیں؟ قرض کی ادائیگی کے بعد وہ بچے ہوئے پیسوں سے اپنے گھر کی

مرمت کرنا چاہتا ہے تو وہ کرسکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ اس کے بعد مالدار ہو جائے تو اس کے لئے زکوٰۃ کے پیسوں سے مرمت کئے ہوئے مکان میں رہنا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ داماد غریب ہو تو زکوٰۃ کے پیسے دے سکتے ہیں اور وہ ان پیسوں سے گھر کی مرمت بھی کرا سکتا ہے اور وہ مستقبل قریب یا بعید میں مالدار ہو جائے تو اس کے بعد وہ اس گھر کو استعمال کرسکتا ہے اس لئے کہ فی الحال تو وہ غریب ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

صدقہ فطر

(۶۱) صدقہ فطر کن لوگوں پر واجب ہے؟

سوال:۔ الف کا کہنا ہے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل بالغ پر واجب ہے اور اس کی نابالغ اولاد کا صدقہ فطر بھی اسی کے ذمہ واجب ہے۔

ب کا کہنا ہے کہ صدقہ فطر ان لوگوں کے ذمہ ہے جو روزہ رکھتے ہیں اور عاقل بالغ ہیں۔

کس کا کہنا صحیح ہے؟

الجواب:۔ الف کا کہنا صحیح ہے اور ب کا کہنا غلط ہے۔ مسئلہ وہی ہے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر اپنی طرف سے اور نابالغ اولاد کا صدقہ باپ پر واجب ہے۔ (جیسا کہ ھدایہ میں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے حوالے سے یہی مسئلہ مذکور ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۶۲) عورت کا فطرہ کس پر واجب ہے؟

سوال:۔ عورت کا فطرہ کس کے ذمہ ہے؟ باپ کے یا شوہر کے؟ عورت کے پاس مال نہ ہو کیا کرے؟

الجواب:۔ عورت اگر صاحب نصاب ہو تو فطرہ اسی پر واجب ہے، شوہر اگر اس کی طرف سے ادا کر دے گا تو ادا ہو جائے گا، باپ پر واجب نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ مرد اپنی بیوی اور بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر نہیں دے گا اگرچہ وہ اس کی کفالت میں ہو (یعنی دینا ان کی طرف سے ضروری نہیں) ہاں اگر دے دے گا تو ادا ہو جائے گا۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

کتاب الصوم

روزے سے متعلق
مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

کتاب الصوم

(۱) روزے کی نیت کا وقت

سوال:۔ اگر کوئی دن کو ۱۱۔۱۲ بجے سو کر اٹھے تو کیا اس وقت روزے کی نیت کی جا سکتی ہے؟

الجواب:۔ رمضان شریف یا نفل روزے کی نیت نصف نہار شرعی سے پہلے پہلے درست ہے۔ عموماً گیارہ بجے سے پہلے تک درست ہوتی ہے (آج کل اوقات کے نقشے عام ملتے ہیں ان سے اوقات دیکھے جا سکتے ہیں۔) (کتب فقہ میں ضحوۃ کبریٰ سے مراد نصف نہار شرعی (شرعاً دن کا آدھا حصہ) لیا گیا ہے۔ دیکھئے فتاویٰ شامی کتاب الصوم) (مفتی عزیز الرحمٰن)

نیت سے مراد دل کا ارادہ ہے، زبان سے ادائیگی ضروری نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی رات کو ارادہ کر کے سویا ہو کہ صبح روزہ رکھنا ہے تو پھر ایسے وقت میں دوبارہ نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ (مفتی ظفیر الدین)

(۲) یوم عرفہ کے روزے کا حکم

سوال:۔ بتاریخ ۹ ذی الحجہ بروز عرفہ روزہ رکھنا کیسا ہے؟

الجواب:۔ یہ روزہ مستحب ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ (مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرماتا ہے۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

www.ahlehaq.org

روزہ کی نیت

(۳) روزہ کی نیت کب کرے؟

سوال:۔ رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

الجواب:۔ (۱) بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔

(۲) اگر صبح صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا صبح صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے تو اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔

(۳) اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کرسکتے ہیں۔

(۴) رمضان شریف کے روزے کی بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴) سحری کے وقت نہ اٹھ سکے تو کیا کرے؟

سوال:۔ اگر کوئی سحری کے لئے نہ اٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب:۔ بغیر کچھ کھائے پیئے روزہ کی نیت کرلے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۵) سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر

سوال:۔ رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے؟ یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک، ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں، کیا ان کا یہ طرز عمل صحیح ہے؟

الجواب:۔ سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے، سائرن اذان اس کے لئے ایک علامت ہیں، آپ گھڑی دیکھ لیں اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہوگیا، اب کچھ کھا پی نہیں سکتے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۶) سائرن بجتے وقت پانی پینا

سوال:۔ ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہو جاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں جیسے ہی سائرن بجتا ہے ایک ایک گلاس پانی پی کر روزہ بند کر لیتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے؟

الجواب:۔ سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے اس لئے اس دوران پانی پیا سکتا ہے۔ بہر حال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

(۷) دودھ پلانے والی عورت کا روزہ کی قضا کرنا کیسا ہے؟

سوال:۔ ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو اس کے لئے ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیونکہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دودھ کی کمی ہو جاتی ہے اور وہ بھوکا رہتا ہے؟

الجواب:۔ اگر ماں یا اس کا دودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کر سکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے بعد میں قضاء رکھ لے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۸) مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں

سوال:۔ رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو، اس حالت میں روزے کھانے چاہئیں یا نہیں، اگر کھائیں تو کیا بعد میں ادا کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب:۔ مجبوری (حیض و نفاس) کے دونوں حالتوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں، بعد میں قضاء رکھنا فرض ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۹) دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا

سوال:۔ رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں اس طرح رمضان شریف کے پورے روزہ رکھ لیتی ہیں اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب:۔ یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا، رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں، مگر شرط ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۱۰) اگر ایام میں کوئی روزہ کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں

سوال:۔ خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے، ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سابق سحری کرتے ہیں دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہوا تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا، جبکہ ہم ایسا صرف شرم وحیا کی وجہ سے کرتے ہیں۔

الجواب:۔ ایسی باتوں میں شرم وحیا تو اچھی بات ہے مگر بجائے یہ کہنے کے کہ ہمارا روزہ ہے کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو۔ مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۱۱) جھوٹ بولنے کے بعد روزہ توڑ دیا تو کفارہ کا حکم

سوال:۔ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا اور روزہ توڑنے کی وجہ یہ بتائی کہ میں نے جھوٹ بولا تھا تو میں نے گمان کیا کہ جھوٹ بولنے سے روزہ نہیں رہتا کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولے گا تو اس کا روزہ باقی نہیں رہتا۔ اب یہ فرمائیں کہ اس پر کفارہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ شخص مذکورہ پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

ولو اغتاب انسا ناً فظن ان ذالک .... الخ (عالمگیری، ج ا، صفحہ ۱۰۵)

اور یہ حدیث میں نہیں آتا کہ جھوٹ بولنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بلکہ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

من کم یدع قول الزور العمل به .... الخ

(ترجمہ) جس نے (روزے کی حالت میں) فضول باتوں کو کہنے اور اس پر عمل کرنے کو نہیں چھوڑا تو اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے۔ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ ج ا، صفحہ ۱۷۴) احقر۔ محمد انور عفا اللہ عنہ۔ مفتی خیر المدارس ملتان

(الجواب صحیح بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ رئیس الافتاء۔)

(۱۲) کتنی عمر کے بچے سے روزہ رکھوایا جائے؟

سوال:۔ رمضان شریف میں جب سحری کھانے کے لئے اٹھتے ہیں تو گھر کے نابالغ بچے دس بارہ سال کے بھی اصرار کرتے ہیں کہ ہم بھی روزہ رکھیں گے اب ہم انہیں منع بھی نہیں کر سکتے مگر ظاہر ہے کہ گرمیوں میں انہیں رزہ رکھنے سے تکلیف بھی ہوتی ہے تو شرعاً اس بارے میں کیا حکم ہے، اگر وہ روزہ رکھ کر دوپہر کو توڑ دیں تو ان پر کوئی کفارہ تو نہیں؟

الجواب:۔ جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو جائے تو اسے روزہ رکھوانا چاہئے تا کہ ابھی سے اسے عادت ہو، اور روزہ معمول بن جائے، البتہ طاقت کے لئے کوئی خاص عمر متعین نہیں، کیونکہ یہ بنیادی صحت علاقہ اور موسم کے لحاظ سے کم وبیش ہوتی رہتی ہے البتہ دس سال کی عمر سے سختی سے روزہ رکھوایا جائے۔ معہذا اگر وہ رکھنے کے بعد توڑ دیں تو ان پر قضاء واجب نہ ہوگی۔

یؤمر الصبی بالصوم .... الخ (درمختار)

(**قوله اذا اطاقة) وقد سبع و المشاهدفی** .... الخ (شامی ج ۲، صفحہ ۱۰۷)

(محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس ملتان)

www.ahlehaq.org

(۱۳) عورت نصف قامت پانی سے گذر جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا

سوال:۔ ایک مولوی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر عورت جاری پانی سے گذر جائے اور وہ پانی گہرائی کے لحاظ سے اتنا ہو کہ عورت کی ناف تک گذرے تو اس عورت کا روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ اگلے راستے میں پانی رسائی کر جاتا ہے۔

الجواب:۔ جب تک پانی اندر پہنچ جانے کا یقین نہ ہو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

والصائم اذا استقصی فی .... الخ (ج۱، صفحہ ۱۰۵)

(الجواب صحیح بندہ محمد عبداللہ غفرلہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان۔ بندہ اصغر علی غفرلہ)

(۱۴) حائضہ سحری سے پہلے پاک ہوگی تو روزہ رکھے گی

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت رمضان المبارک میں سحری کے وقت حیض سے پاک ہوگی، غسل نہیں کیا۔ کیا یہ عورت بغیر غسل کے روزہ رکھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اگر سحری ختم ہونے سے کچھ دیر قبل پاک ہوگئی ہے تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوگیا۔

فلو دانقطع قبل الصبح فی رمضان بقدر مایسع .... الخ (شامی صفحہ ۲۱۷، ج۱)

(الجواب صحیح۔ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ۔ بندہ، محمد اسحٰق عفا اللہ عنہ)

(۱۵) وریدی انجکشن مفسد (روزہ کو فاسد کرنے والی) صوم نہیں؟

سوال:۔ کیا وریدی انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب:۔ مفسد صوم وہ چیز ہے جو جوف معدہ یا دماغ تک پہنچ جائے اور وریدی انجکشن کے ذریعے جو دوا پہنچائی جاتی ہے وہ رگوں کے اندر رہتی ہے جوف معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی اور اس کو ناک یا منہ میں ڈالی جانے والی دوا پر قیاس کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ان میں ڈالی جانے والی دوا براہ راست جوف تک پہنچ جاتی ہے۔

او ادهن او اکتحل أ و احتجم و ان وجد طعمه۔ الخ (در المختار، صفحہ ۹۸، ج ۲، مطبوعہ بیروت)

(الجواب، صحیح بندہ عبدالستار مفتی خیرالمدارس ملتان۔ محمد انور نائب مفتی خیرالمدارس)

(۱۶) ساٹھ سالہ مریضہ فدیہ دے سکتی ہے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مریضہ ہے جسے ٹی بی کا مرض لاحق ہے اور عمر بھی تقریباً ساٹھ سال ہے اور نہایت کمزور ہے، صحت کے آثار نظر نہیں آتے ڈاکٹروں نے بھی سختی سے منع کیا ہے کہ روزہ نہ رکھیں اور اگر روزہ رکھیں گی تو پھیپھڑوں پر برا اثر ہوگا ان حالات میں مریضہ پریشان ہے کہ میں کیا کروں؟ اگر فدیہ وغیرہ دینا ہو تو کیسے ادا کیا جائے؟ اور اگر اللہ تبارک وتعالیٰ سال بھر صحت کا موقع نہ دیں تو اس صورت میں کیا کرنا ہوگا؟

الجواب:۔ اگر آئندہ زمانہ میں بھی تندرستی کے امکانات نظر نہیں آتے تو فدیہ دینے کی شرعاً اجازت ہے۔

لقوله تعالیٰ "وعلى الذين يطيقونه فديه طعام مسكين" (الآیہ)

ایک روزے کا فدیہ پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے۔

(بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ، نائب جامعہ خیرالمدارس ملتان)

(الجواب صحیح۔ بندہ عبدالستار رئیس الافتاء)

(۱۷) روزے کی حالت میں کان میں دوا ڈالنے کا حکم

سوال:۔ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ رکھا اور اس کے کان میں تقریباً رات سے درد تھا، نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر شدت درد کی وجہ سے بھول کر دوا ڈالتا ہے بعد میں دیگر شخص کے یاد کرانے سے فوری نیچے گرا دیتا ہے اور روئی وغیرہ سے صاف کر لیتا ہے تو آیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے یا کہ باقی ہے۔ بصورت اول صرف قضاء ہوگی یا کفارہ بھی واجب ہوگا؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں بہ تقدیر صحت واقعہ شخص مذکورہ کا روزہ فاسد نہیں ہوا ادا ہو گیا ہے اس لئے اس پر اس روزہ کی قضاء ہے نہ کفارہ۔ (بندہ محمد اسحاق غفرلہ۔ الجواب صحیح۔ عبداللہ غفرلہ)

www.ahlehaq.org

(۱۸) شدت پیاس سے جان پر بن آئے تو افطار کرنے کا حکم

سوال:۔ ہمارے یہاں رمضان المبارک میں تین مختلف ایام میں مختلف اموت ہوئیں۔ مقامی مولویوں نے بغیر جنازہ کے دفن کرا دیا بقول ان کے جو حالت روزہ میں شدت پیاس کی وجہ سے فوت ہوا اور روزہ نہ توڑے تو گویا اس نے خودکشی کی، اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ روزہ کی حالت میں اگر پیاس اتنی شدید لگے کہ جان خطرہ میں پڑ جائے تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے۔ اگر کوئی شخص روزہ افطار نہ کرے اور اسی وجہ سے فوت ہو جائے تو یہ خودکشی نہیں بلکہ خود اس پر بھی اجر وثواب ملے گا اسے خودکشی کہنا جہالت ہے۔ بالفرض اگر یہ خودکشی بھی ہوئی تو بھی خودکشی کرنے والے پر عامۃ المسلمین کو نماز جنازہ پڑھنی چاہئے۔ اس پر نماز جنازہ سے روکنے والوں نے غلطی کی ہے، اب وہ اپنے لئے اور مرحومین کے لئے استغفار کریں۔

ویؤ جر لو صبر و مثلہ .... الخ (شامی، ج ۲، صفحہ ۱۵۸)

(محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس۔ ملتان)

(۱۹) روزے کی حالت میں سر کی مالش کروانا

سوال:۔ زید بے خوابی کا مریض ہے، حکیم نے روغن بادام کی مالش تجویز کی ہے۔ روزے میں سر کی مالش کرنے سے روزہ میں کوئی فرق تو نہیں آئے گا؟

الجواب:۔ مالش کرا سکتے ہیں اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

وما یدخل من سام .... الخ (عالمگیری، ج ۱، صفحہ ۱۰۴)

(ترجمہ) (بدن کے مساموں کے ذریعے جو کچھ تیل جسم میں داخل ہوگا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔) (محمد انور عفا اللہ، مفتی خیر المدارس)

(۲۰) شوال کے چھ روزے علیحدہ علیحدہ رکھنے مستحب ہیں

سوال:۔ عید کے بعد کے چھ روزے عید کے بعد فوراً لگاتار رکھے جائیں یا کچھ وقفہ سے بھی رکھ سکتے ہیں؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ دونوں طرح درست ہے۔ بہتر یہ ہے کہ متفرق رکھے جائیں۔

وندب تفریق صوم الست .... الخ (شامی، ج ۲، صفحہ ۱۷۱)

بعض خواتین یہ چھ روزے رکھنے کے بعد عید مناتی ہیں نئے کپڑے پہن کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتی ہیں ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے (مرتب)

(احقر محمد انور عفا اللہ عنہ۔ مفتی خیر المدارس۔ ملتان)
(الجواب صحیح۔ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ رئیس الافتاء)

(۲۱) روزے کی حالت میں آنکھ میں دوائی ڈالنا

سوال:۔ ایک شخص نے رمضان المبارک میں آنکھوں میں بحالت روزہ مائع یعنی بہنے والی دوا ڈالی، کیا اس کا روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں۔ اگر ٹوٹ گیا تو دلائل مع حوالہ جات تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب:۔ آنکھ میں بہتی ہوئی دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ولو اقطر شیأ من الدوائی .... الخ (عالمگیری، ج ۱، صفحہ ۱۹۰)

(احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس، ملتان)
(الجواب صحیح۔ بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء)

(۲۲) صرف یوم عرفہ کا روزہ مکروہ نہیں

سوال:۔ اکیلا عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ مکروہ تو نہیں؟

الجواب:۔ مکروہ نہیں بلکہ مستحاب میں شمار کیا گیا ہے۔

والمندوب کایام لبیض .... الخ (درمختار علی الشامیہ، ج ۲، صفحہ ۱۱۴)

(محمد انور، عفا اللہ عنہ۔ مفتی خیر المدارس)

(۲۳) حاملہ طبی معائنہ کرائے تو روزے کا حکم

سوال:۔ روزہ دار حاملہ عورت کا دائی معائنہ کرتی ہے جیسا کہ ان کا طریقہ کار ہے یعنی فرج کے اندر ہاتھ داخل کرنا وغیرہ۔ اس صورت میں روزہ باقی رہے گا یا نہیں؟ قضاء لازم ہے یا کفارہ؟

الجواب:۔ روزہ میں اس سے احتیاط کی جائے اور اگر انگلی کو پانی یا تیل لگا ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا شامی میں ہے:

لو ادخل اصبعة .... (درمختار علی الشامیہ، صفحہ ۹۹، ج ۲)

(بندہ محمد اسحاق عفا اللہ عنہ، خیر المدارس ملتان)

(۲۴) کسی بھی نیت کے بغیر سارا دن نہ کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا

سوال:۔ (۱) کسی شخص نے روزہ یا عدم روزہ کی نیت کے بغیر تمام دن کھانے پینے وغیرہ سے رکے ہوئے گزار دیا، کیا اس کا روزہ ہو گیا؟

(۲) رمضان کے روزے کی نیت زیادہ سے زیادہ کب تک ہو سکتی ہے؟

(۳) کوئی شخص کافی زیادہ کھانے کے بعد کھانے یا پانی کو منہ تک واپس لا سکتا ہے یا کبھی بلا اختیار بھی آ سکتا ہے تو کیا اس طرح کھانے یا پانی کے منہ تک آنے اور واپس کر دینے یا باہر پھینک دینے سے روزہ میں کوئی نقص تو نہیں؟ (بلا مثلی)

(۴) دیدہ دانستہ بحالت روزہ منہ کے علاوہ کان ناک کے ذریعے پانی پہنچانے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں، اگر ٹوٹتا ہے تو کفارہ لازم ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ (۱) اگر کسی نے بغیر روزہ یا عدم روزہ کی نیت کے سارا دن بھوکے پیاسے گذار دیا تو اس کا روزہ نہیں۔

کمافی عالمگیریه فان اصبح فی رمضان .... (ج ۱ صفحہ ۱۹۵، کتاب الصوم)

(۱) رمضان کے روزے کی نیت سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر اگلے دن ضحوۃ کبریٰ (نصف نہار شرعی) سے پہلے پہلے کر سکتا ہے، اس کی تفصیل عالمگیری میں موجود ہے۔

(۳) بہشتی زیور تیسرا حصہ، صفحہ ۱۳، مسئلہ نمبر ۱۵ میں ہے آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا، چاہے تھوڑی سے قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی ہو اور منہ بھر کے قے ہو تو روزہ جاتا رہا، اور اگر اس سے تھوڑی ہو تو خود کرنے سے بھی نہیں گیا۔ مسئلہ نمبر ۱۴۔ تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر قصداً لوٹا لیتی تو روزہ جاتا رہتا۔

(۴) کان میں پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور ناک میں اگر اتنا پانی چڑھا دیا کہ پانی حلق میں پہنچ گیا تو پھر روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(بندہ اصغر علی۔ معین مفتی جامعہ خیر المدارس)
(الجواب صحیح۔ خیر محمد عفی عنہ)

(۲۵) بچہ کو روزہ کی حالت میں لقمہ چبا کر دینا

سوال:۔ بچہ چھوٹا ہے، روٹی چبا کر کھلائی جاتی ہے اس کے بغیر نہیں کھا سکتا ہے ایسی صورت میں بحالت صوم روٹی چبا کر اس کی والدہ دے دے تو روزے پر کوئی اثر ہوگا؟

الجواب:۔ جب بچہ بغیر لقمہ چبائے نہ کھا سکتا ہو اور کوئی نرم غذا بھی نہ ہو تو لقمہ چبانا مکروہ نہیں، ہاں بلاضرورت چبانا مکروہ ہے، اسی طرح خاوند یا مالک مالکہ ظالم ہوں، کھانے میں نمک مسالہ کم وبیش ہونے پر خفا ہوتے ہوں، گالیاں دیتے ہوں تو زبان سے چکھنے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ مالا بد منہ میں ہے۔ چشیدن چیزے یا خائیدن بے ضرورت روزہ مکروہ است و طعام برائے طفل خائیدن درصورت ضرورت جائز باشد (صفحہ ۹۸)

(۲۶) روزہ کی حالت میں منجن و مسواک کرنا درست ہے یا نہیں؟

سوال:۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا یا مسوڑھوں سے خون نکلنے کی وجہ سے منجن کا استعمال کیسا ہے؟ ان سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

الجواب:۔ روزے کی حالت میں مسواک یا منجن کا استعمال جائز ہے ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن منجن ملنے کے فوراً بعد منہ اندر سے دھو لینا چاہئے تاکہ اس کا اثر پیٹ میں نہ جائے اور منجن ایسا ہو کہ عادتاً پیٹ میں نہ جاتا ہو، مگر بچنا بہرحال اچھا رہے۔ کیونکہ یہ خلاف اولیٰ ہے۔ جس کا مفاد مکروہ تنزیہی ہے۔ (ملخص)

(۲۷) سحری کے بعد پان کھا کر سو جانا

سوال:۔ بعض عمر رسید خواتین کو پان کھانے کی عادت ہوتی ہے، اگر کوئی سحری کے بعد پان

منہ میں رکھ کر سو جائے اور بعد میں بیدار ہوتے ہی منہ میں جو سرخی وغیرہ ہو اسے تھوک دے اور کلی کرلے تو روزہ درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب:۔ روزہ درست ہو گیا مگر احتیاطاً ایک قضا روزہ رکھ لے۔ لیکن آئندہ ایسا نہ کریں۔ (کیونکہ روزے میں کسی چیز کا چکھنا یا چبانا بلا عذر مکروہ ہے (درمختار)

(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۲۸) روزے کی حالت میں شرمگاہ میں یا مقعد میں دوا رکھنا

سوال:۔ اگر عورت اپنی شرمگاہ میں روزے کی حالت میں خشک دوا رکھے یا کوئی بھی شخص اپنی مقعد میں زخم یا بواسیر کے مسوں پر دوا لگائے یا اچھی طرح دھو دے تو مفسد صوم (روزہ کو فاسد کرنے والی) ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ دونوں صورتوں میں روزہ صحیح ہے، لیکن احتیاط بہتر ہے۔ لیکن اگر عورت نے تر دوا رکھی تو روزہ ٹوٹ جائے گا، یا کسی نے مقعد میں اس حد تک پانی یا دوا پہنچائی کہ جہاں سے معدہ اسے جذب کر لیتا ہے یا وہ خود معدہ میں پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اس لئے حضرت مفتی صاحب نے احتیاط کو بہتر کہا ہے اس لئے کہ اس کا لحاظ وخیال ہر شخص کے لئے ممکن نہیں ہے۔ (تر دوا یا تر انگلی سے دوا رکھنے کی یہ فقہی تفصیل فتاویٰ شامی باب ما یفسد الصوم میں ہے۔) ملخص

(مفتی عزیز الرحمٰن۔ مفتی ظفیر الدین)

(۲۹) مسوڑھوں کا خون اندر جانے سے روزے کا حکم

سوال:۔ مسوڑھوں کا خون یا مواد کے اندر چلے جانے سے روزہ قائم رہے گا یا نہیں؟

الجواب:۔ صحیح یہ ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضا لازم ہوگی۔ اس کی مکمل تفصیل فتاویٰ شامی میں ہے۔ اصل اعتبار اس بات کا ہے کہ خون اور مواد عموماً تھوک سے زائد ہی ہو جاتا ہے اگر ذائقہ وغیرہ محسوس ہو جائے تو روزہ فاسد ہے۔ اسی طرح اگر سوتے وقت داڑھ سے خون نکلا اور پیٹ میں چلا گیا تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(مفتی عزیز الرحمٰن۔ مفتی ظفر الدین)

(۳۰) ذیابیطس شوگر کے مریض کے روزے کا مسئلہ

سوال:۔ زینب کی عمر ۵۸ برس ہے اور کئی سال سے ذیابیطس میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے شدید کمزوری ہے اور پانی کی پیاس اس مرض میں سخت تنگ کرتی ہے، روزہ رکھنا بڑا دشوار ہے۔ خصوصاً سخت گرمی کے موسم میں کیا کریں؟

الجواب:۔ ایسے مریض پر کہ وہ روزہ نہ رکھ سکے بوجہ ضعف اور مرض کے افطار کرنا یعنی روزہ نہ رکھنا رمضان میں درست ہے، لیکن جب تک صحت کی توقع ہے فدیہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ صحت کے بعد قضاء لازم ہے، لیکن اگر صحت کی امید نہ رہے اور مرض کا ازالہ نہ ہو تو ان روزوں کا فدیہ دے دے اور ہر روزہ کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ادا کرے۔ (جیسا کہ درمختار میں مریض کے لئے خوف، شدت مرض میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے اور استطاعت نہ ہونے پر فدیہ ادا کرنے کا۔ اور شامی نے لکھا ہے کہ جب مریض کو مرض سے صحت ہونے کی امید نہ رہے تو روزانہ کا فدیہ ادا کرے۔) فقط۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۱) شعبان میں کوئی روزہ ضروری نہیں

سوال:۔ شعبان میں کس تاریخ کا روزہ فرض یا مسنون ہے؟ نیز یہ روایت سوائے تیرہ تاریخ کے اور کوئی روزہ رکھنا جائز نہیں، کہاں تک صحیح ہے؟

الجواب:۔ ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور تیرہ شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ یہ حدیث میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو شب بیدار رہ کر عبادت میں مشغول ہو اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھو لہٰذا پندرھویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے، کوئی رکھے تو ثواب ہے نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۳۲) زچہ دودھ پلانے والی عورت کے لئے افطار کا حکم

سوال:۔ ایک عورت جس کی گود میں تین ماہ کی بچی ہے اور دودھ بہت کم ہے، سحری کا کھانا

ہضم نہیں ہوتا وہ رمضان کے روزے نہ رکھے تو کیا حکم ہے، یا فدیہ دے؟ اور زچہ اگر کمزور ہو تو کیا کرے؟

الجواب:۔ ایسی عورت کے لئے روزوں کا افطار کرنا (نہ رکھنا) درست ہے، مگر بعد میں قضاء کرنا ضروری ہے جس وقت بچی بڑی ہو جائے اور اس کا دودھ چھوٹ جائے اس وقت قضاء کرے۔ اسی طرح زچہ کا جب وضع حمل ہو جائے اور طاقت آ جائے مذکورہ صورت نہ ہو تو وہ اس وقت روزے رکھے، ورنہ صورت اول کی طرح کرے۔ لیکن فدیہ دینا کافی نہ ہوگا۔ (جیسا کہ عالمگیری میں ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں جب اپنے نفس پر یا اولاد پر جان کا خوف کریں تو انہیں روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور قضاء واجب ہے اگر کسی دن اسی وجہ سے دن کے درمیان روزہ توڑ دیا تو بھی قضاء ہی واجب ہے کفارہ نہیں۔) (مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۳) ۲۷ رجب کا روزہ ثابت نہیں ہے

سوال:۔ ۲۷ رجب کو جو روزہ رکھا جاتا ہے حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ اس کو بعض ہزاری روزہ کہتے ہیں؟

الجواب:۔ ستائیسویں رجب کے روزے جو عوام ہزاری روزہ کہتے ہیں اور ہزار روزے کے برابر اس کا ثواب سمجھتے ہیں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ (اور اسے سنت سمجھ کر رکھنا جائز نہیں ہے۔)
(مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۴) سحری کے بعد شوہر کا بیوی سے ہمبستر ہونا جائز ہے

سوال:۔ رمضان المبارک میں سحری کھانے کے بعد شوہر اپنی بیوی سے ہمبستر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور غسل کب تک کر لینا چاہئے؟

الجواب:۔ رمضان المبارک میں سحری کھانے کے بعد اگر صبح صادق سے پہلے اگر کافی وقت باقی ہو تو اپنی زوجہ سے مباشرت کر لینا درست ہے، غرض یہ ہے کہ صبح صادق سے پہلے پہلے مباشرت سے فراغت ہو جانی چاہئے، غسل چاہے صبح صادق کے بعد ہو روزے میں کوئی نقصان نہ آئے گا۔ (صبح صادق کا وقت اوقات کے چارٹ سے دیکھا جا سکتا ہے) جیسا کہ سورۃ بقرہ میں

میں رمضان کی راتوں میں مباشرت کو حلال کہا گیا ہے، احکام القرآن جصاص میں رفث سے مراد مباشرت لکھا ہے اور فرمایا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور شامی میں ہے کہ اگر فجر سے پہلے جماع کیا اور طلوع کے وقت فارغ ہوگیا تو روزہ برقرار رہے گا۔ الخ۔ (باب مایفسد الصوم ومالا یفسد) (مفتی عزیز الرحمٰنؒ)

(۳۵) ان چیزوں کی اجمالی تفصیل جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:۔ وہ کام جس میں بظاہر کھانے پینے یا جسم کو طاقت فراہم کرنے والے اعمال ہوتے ہیں ان کی اجمالی تفصیل بتادیں؟

الجواب:۔ وہ صورتیں جن سے روزہ نہ تو ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے یہ ہیں:

(۱) بھول کر کھانا پینا۔

(۲) بیوی سے صحبت کرنا۔

(۳) جماع تک پہنچنے کا اندیشہ نہ ہوتو بوس وکنار کرنا۔

(۴) کان میں پانی ڈالنا یا بے اختیار چلے جانا۔

(۵) خود بخود قے آنا۔

(۶) آنکھوں میں دوائی یا سرمہ لگانا۔

(۷) مسواک کرنا۔

(۸) سر اور بدن میں تیل لگانا۔

(۹) عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا۔

(۱۰) دھونی دینے کے بعد اگربتی، لوبان یا عود سونگھنا جبکہ دھواں باقی نہ ہو۔

(۱۱) رومال بھگو کر سر پر رکھنا۔

(۱۲) کثرت سے نہانا۔

(۱۳) بچہ کو دودھ پلانا۔

(۱۴) پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ ہونا۔

(۱۵) بواسیر کے مسوں کو طہارت کے بعد اندر دبا دینا۔

www.ahlehaq.org

(۱۷) کسی زہریلی چیز کا ڈس لینا۔

(۱۶) مرگی کا دودھ پڑنا، نکسیر پھوٹنا۔

(۱۸) دانتوں سے خون نکل آئے اور تھوک سے کم ہو تو نگل لینا حتی کہ اس کا ذائقہ معلوم نہ ہو۔

(۱۹) ناک سڑک کر رینٹ کا حلق میں چلا جانا۔

(۲۰) تھوک نگل لینا۔

(۲۱) کلی کے بعد منہ کی تری کا حلق میں لگنا۔

(۲۲) کسی بھی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔

(۲۳) گلوکوز چڑھوانا۔

(۲۴) خون چڑھوانا۔

(۲۵) خالص آکسیجن لینا جس میں ادویات شامل نہ ہوں۔

(۲۶) ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔

(۲۷) ٹوتھ پیسٹ یا منجن استعمال کرنے سے اگر وہ حلق میں نہ جائے۔

(۲۸) کسی بچے کو پیار کرنا۔

(۲۹) مکھی وغیرہ کا حلق میں چلے جانا۔

(۳۳) خون دینے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مرتب)

www.ahlehaq.org

(۳۶) روزہ ٹوٹ کر کفارہ واجب ہونے کی تفصیل

سوال:۔ یہ جو لکھا جاتا ہے کہ جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو قضاء وکفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ اس کی کیا تفصیل ہے؟

الجواب:۔ جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرنا جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے روزے کی قضاء بھی لازم ہوتی ہے اور روزہ توڑنے کا کفارہ بھی۔ مثلاً جان بوجھ کر کھا پی لیا۔ کسی بزرگ کا تھوک چاٹ لیا یا محبت والے کا تھوک نگل لیا، جیسے شوہر، بیوی یا بچہ کا۔ مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو جان بوجھ کر شوہر اور بیوی کا ہمبستر ہو جانا جبکہ روزہ یاد ہو۔ کچے چاول یا گوشت، گندم کھا لینا۔ سگریٹ، حقہ، بیڑی وغیرہ پینا، یا مروجہ طریقے سے نسوار کھانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ (ملخص)

روزہ کے متفرق مسائل

(۳۷) روزہ دار کا روزہ رکھ کر ٹیلیویژن دیکھنا

سوال:۔ رمضان المبارک میں افطار کے قریب جو لوگ ٹیلیویژن پر مختلف پروگرام دیکھتے ہیں مثلاً انگریزی، فلم موسیقی کے پروگرام وغیرہ تو کیا اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا، جبکہ ہمارے یہاں اناؤنسرز خواتین ہوتی ہیں اور ہر پروگرام میں بھی عورتیں ضرور ہوتی ہے اس ضمن میں ایک بات یہ ہے کہ جو مولانا صاحب افطار کے قریب تقریر (ٹیلیویژن پر) فرماتے ہیں اور مسلمان بہو بیٹیاں جب انہیں دیکھتی ہیں تو کیا روزہ برقرار رہے گا اور یہ کسی طرح قابل گرفت نہیں ہوگا؟

الجواب:۔ روزہ رکھ کر گناہ کے کام کرنا روزے کے ثواب اور اس کے فوائد کو باطل کر دیتا ہے۔ ٹیلیویژن کی اصلاح تو عام لوگوں کے بس کی نہیں، جن مسلمانوں کے دل میں خدا کا خوف ہے وہ خود ہی اس گناہ سے بچیں۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۸) پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے

سوال:۔ ہمارے حلقے میں آج کل بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہے کہ روزے پانچ دن حرام ہیں (سال میں)۔

(۱) عید الفطر کے پہلے دن

(۲) عید الفطر کے دوسرے دن۔

(۳) عید الاضحیٰ کے دن

(۴) عید الاضحیٰ کے تیسرے دن، حالانکہ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے کہ عید کے دوسرے دن (عید الفطر) روزہ جائز ہے اصل بات واضح کیجئے؟

الجواب:۔ عید الفطر کے دوسرے دن روزہ جائز ہے اور عید الاضحیٰ اور اس کے بعد تین دن ایام تشریق) کا روزہ جائز نہیں، گویا پانچ دن کا روزہ جائز نہیں۔ عید الفطر عید الاضحیٰ اس کے بعد تین دن ایام تشریق کے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۹) عید الفطر کی خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟

سوال:۔ رمضان کے ختم ہوتے ہی عید کیوں مناتے ہیں؟

الجواب:۔ رمضان المبارک ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ایک نعمت نہیں بلکہ بہت سے نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے دن رات عبادت کرتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو قیام کرتے ہیں اور تسبیح کلمہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہیں۔ اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہے، ایک خوشی جو اسے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

یہی وجہ ہے جب رمضان شریف ختم ہوا تو اس سے اگلے دن کا نام عید الفطر ہوا، ہر دن تو ایک ایک روزہ کا افطار ہوتا تھا اور اس کی خوشی ہوتی تھی، مگر عید الفطر کو پورے مہینے کا افطار ہو گیا اور پورے مہینے کے افطار ہی کی اکٹھی خوشی ہوئی۔

دوسرے قومیں اپنے تہوار کھیل کود میں فضول باتوں میں گزار دیتی ہیں مگر اہل اسلام پر تو حق تعالیٰ شانہ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے دن کو بھی عبادت کا دن بنا دیا، چنانچہ رمضان شریف کے بخیر و خوبی اور بشوق عبادت گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین عبادتیں مقرر فرمائیں۔ ایک نماز عید، دوسرے صدقہ فطر اور تیسرے حج بیت اللہ (حج اگر چہ ذوالحجہ میں ادا ہوتا ہے مگر رمضان المبارک ختم ہوتے ہی یکم شوال سے موسم حج شروع ہو جاتا ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

قضاء روزوں کا بیان

(۴۰) بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟

سوال:۔ بچپن میں مجھے والدین روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ تم پر روزے ابھی فرض نہیں ہیں۔ میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ میں بالغ تھی اور میرے خیال کے مطابق میں نے

چار پانچ سال کے بعد روزے رکھنے شروع کئے۔

الجواب:۔ بالغ ہونے کے بعد سے جتنے روزے آپ نے نہیں رکھے ان کی قضاء لازم ہے اگر بالغ ہونے کا سال ٹھیک سے یاد نہ ہو، تو اپنی عمر کے پندرھویں سال اپنے آپ کو بالغ سمجھتے ہوئے پندرھویں سال سے روزے قضاء کریں و یسے تو اعتبار ماہواری آنے سے ہے اگر اس کا کسی طرح تعین ہو جائے تو اس کے مطابق عمل کریں (مرتب)

(۴۱) کئی سالوں کے قضاء روزے کس طرح رکھیں

سوال:۔ اگر کئی سال کے روزوں کی قضاء کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟

الجواب:۔ اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضاء ہوئے تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضاء کرتا ہوں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۲) قضاء روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟

سوال:۔ میں نے سنا ہے کہ فرض روزوں کی قضاء جب تک پوری نہ کریں تب تک نفل روزے رکھنے نہیں چاہئیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟ مہربانی فرما کر اس کا جواب دیجئے۔

الجواب:۔ درست ہے، کیونکہ اس کے حق میں فرض کی قضاء زیادہ ضروری اور اہم ہے تاہم اگر فرض قضاء کو چھوڑ کر نفلی روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو نفل روزہ ہوگی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

قضاء روزوں کا فدیہ

(۴۳) نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے

سوال:۔ میری والدہ محترمہ نے بوجہ بیماری چھ مہینے روزے چھوڑے ہیں اور اب بھی بیمار ہیں اور روزے رکھنے کے قابل نہیں، ان کا تین مرتبہ رسولی کا آپریشن ہو چکا ہے، اب ان کو یہ فکر لاحق

ہے کہ ان روزوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ آپ سے درخواست ہے کہ اس کا حل بتا کر مشکور فرمائیں، نیز روزوں کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے کس چیز سے ادا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

الجواب:۔ آپ کی والدہ کو چونکہ روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے جتنے روزے ان کے ذمے ہیں ان کا فدیہ ادا کریں ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے یعنی دو سیر گندم یا اس کی قیمت اس حساب سے قضاء شدہ روزہ کا فدیہ دیں اور آئندہ بھی جتنے روزے ان کی زندگی میں آئیں اسی حساب سے ان کا فدیہ دیتی رہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

(۴۴) اگر کسی کو الٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے

سوال:۔ حمل کے دوران مجھ کو پورے نو مہینے تک الٹیاں ہوتی رہتی ہے اور کوشش کے باوجود کسی بھی طرح کم نہیں ہوتیں، اب میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ خدا میرے روزے پورے کروائے اٹھ کر سحری کھاتی ہوں اگر نہ کھاؤں تو ہاتھ پیروں میں دم نہیں رہتا اور بچوں کے ساتھ کام کاج ضروری ہے مگر صبح ہوتے ہی منہ بھر کر الٹی ہو جاتی ہے اور پھر اتنی جان نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ سکوں تو اب مولانا صاحب کیا میں یہ کر سکتی ہوں کہ ایک مسکین کا کھانا روزانہ دے دیا کروں جس سے میرے روزے کا کفارہ پورا ہو جائے؟

الجواب:۔ حمل کی حالت تو عارضی ہے اس حالت میں اگر آپ روزہ نہیں رکھ سکیں تو صحت کی حالت میں ان روزوں کا قضاء لازم ہے۔ فدیہ دینے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہو اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ ان روزوں کی قضاء رکھ سکے گا۔ آپ چونکہ دوسرے وقت میں ان روزوں کو قضاء کر سکتی ہیں اس لئے آپ کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

نفل نذر اور منت کے روزے

(۴۵) منت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

سوال:۔ منت کے مانے ہوئے روزے اگر نہ رکھیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ یا جب وہ کام ہو جائے تو روزہ رکھنا چاہئے یا جب بھی رکھیں؟

الجواب:۔ منت کے روزے واجب ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا لازم ہے اور ان کو ادا نہ کرنا گناہ ہے، اگر معین دنوں کے روزوں کی منت مانی تھی تب تو ان معین دنوں کے روزے رکھنا واجب ہے تاخیر کرنے پر گناہ گار ہوگا، اس کو تاخیر پر استغفار کرنا چاہئے مگر تاخیر کرنے سے وہ روزے معاف نہیں ہوں گے بلکہ اتنے روزے دوسرے دنوں میں رکھنا واجب ہے اور اگر دن معین نہیں کئے تھے مطلقاً یوں کہا تھا کہ اتنے دن کے روزے رکھوں گا تو جب بھی ادا کرلے ادا ہو جائیں گے لیکن جتنی جلد ادا کرلے بہتر ہے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۶) کیا جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پچھلے روزے معاف ہو جاتے ہیں؟

سوال:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پہلے تمام روزے معاف ہو جاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ بالکل غلط اور جھوٹ ہے، پورے رمضان کے روزے رکھنے سے بھی پچھلے روزے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی قضاء واجب ہے۔ شیطان نے اس قسم کے خیالات لوگوں کے دلوں میں اس لئے پیدا کئے ہے تا کہ وہ فرائض بجالانے میں کوتاہی کریں ان لوگوں کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ اگر صرف جمعۃ الوداع کا ایک روزہ رکھ لینے سے ساری عمر کے روزے معاف ہو جائیں تو ہر سال رمضان کے روزوں کی فرضیت تو نعوذ باللہ ایک فضول بات ہوتی۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

اعتکاف کے مسائل

(۴۷) کس عمر کے لوگوں کو اعتکاف کرنا چاہئے؟

سوال:۔ عام تاثر یہ ہے کہ اعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہئے اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

الجواب:۔ اعتکاف میں نوجوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں، چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے عمر رسیدہ لوگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں اور کرنا چاہئے؟

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۸) عورتوں کا اعتکاف بھی جائز ہے

سوال:۔ میں صدق دل سے یہ چاہتی ہوں کہ اس رمضان میں اعتکاف بیٹھوں برائے مہربانی عورتوں کے اعتکاف کی شرائط اور طریقے سے آگاہ کریں؟

الجواب:۔ عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہے اس جگہ یا کوئی اور جگہ مناسب ہو تو اس کو مخصوص کر کے وہیں دس دن سنت اعتکاف کی نیت کر کے عبادت میں مصروف ہو جائے، سوائے حاجات شرعیہ کے اس جگہ سے نہ اٹھے، اگر اعتکاف کے دوران عورت کے خاص ایام شروع ہو جائیں تو اعتکاف ختم ہو جائے گا، کیونکہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۴۹) عورتوں کا اعتکاف اور اس کی ضروری ہدایات

سوال:۔ کیا عورت رمضان میں اپنے گھر میں یا مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے؟ اگر کر سکتی ہے تو اسے کس طرح اعتکاف کرنا چاہئے اور اعتکاف کے آداب کو بجالانا چاہئے؟

الجواب:۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے لیکن اپنے گھر میں اس کا اعتکاف ہوگا، مسجد میں نہیں کر سکتی، اس لئے عورت جب رمضان المبارک کے آخری عشرہ

میں مسنون اعتکاف کرنا چاہے تو رمضان کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے اس جگہ پر آ جائے جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتی ہے اور عید کا چاند ثابت ہونے کے بعد اس جگہ سے باہر آئے۔

اعتکاف کی حالت میں دن رات اسی اعتکاف کے مقرر جگہ میں رہے وہیں کھائے پئے، وہیں سوئے، صرف وضو کرنے اور پیشاب، پاخانے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے باہر آ سکتی ہے۔ گھر میں اگر کوئی جگہ پہلے سے نماز کے لئے مقرر ہے مثلاً وہاں نماز کے لئے چوکی، تختہ چٹائی، جائے نماز وغیرہ ڈالی ہوئی ہوں اگر چہ ہر وقت نہ بچھی رہیں مگر نماز وہیں پڑھی جاتی ہو یہ نماز کی جگہ عورت کے لئے مسجد کی طرح ہے۔

اور اگر کوئی جگہ پہلے سے مقرر نہیں ہے تو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے کوئی جگہ آئندہ نماز کے لئے مقرر کرنی ضروری ہے، اس کے بعد اس جگہ اعتکاف کرے تو یہ جگہ عورت کے لئے اس طرح ہے جیسے مردوں کی مسجد، جس طرح بلا عذر مسجد سے باہر آنے سے مرد کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح عورت کا بھی ٹوٹ جائے گا۔

اعتکاف کی جگہ کو تبدیل کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا چاہے، دوسری جگہ بھی اسی مکان میں ہو۔ اور اگر نماز کی جگہ متعین کرنے سے پہلے ہی جہاں دل چاہا بیٹھ گئی تو یہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا۔ عورت کو اپنی نماز کی جگہ تبدیل کرنے کا اختیار ہے۔ مثلاً اعتکاف سے پہلے کسی اور جگہ نماز پڑھتی تھی مگر اعتکاف دوسری جگہ کیا اور اس سے پہلے یہ نیت کر لی کہ آئندہ اسی جگہ نماز پڑھوں گی تو صحیح ہے، بڑا کمرہ اعتکاف گاہ نہیں ہو سکتا چھوٹا کمرہ ہو سکتا ہے البتہ بڑے کمرے میں اتنی جگہ مخصوص کی جا سکتی ہے جس میں وہ آرام سے اٹھ بیٹھ اور سو سکے۔ (ملخص)

(۵۰) اعتکاف کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے

سوال:۔ کیا عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کر سکتی ہے؟

الجواب:۔ مرد کو اپنی بیوی سے استمتاع کا پورا حق حاصل ہے اس لئے خاوند اپنی بیوی کو اعتکاف سے روک سکتا ہے، اس لئے چونکہ مرد کا حق لاحق ہے اس وجہ سے مرد سے اجازت لینی ضروری ہے۔ (کما فی البدائع)

www.ahlehaq.org

(۵۱) اعتکاف کے دوران شوہر نے ہمبستری کر لی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا

سوال:۔ اگر عورت کا خاوند اس سے زبردستی ہی ہی ہمبستری کر لے تو کیا حکم ہے؟
الجواب:۔ اگر خاوند نے حالت اعتکاف میں بیٹھی بیوی سے ہمبستری کر لی تو بیوی کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور خاوند گناہ گار ہوگا۔ (فتاویٰ شامی)

(۵۲) اعتکاف کے دران ایام آ جائیں تو کیا کرے؟

سوال:۔ اگر عورت کو دوران اعتکاف ایام شروع ہو جائیں تو کیا کرے؟
الجواب:۔ اگر دوران اعتکاف ایام آ جائیں تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، جتنا اعتکاف کر لیا ہے وہ ہو گیا بقیہ اعتکاف کرنا واجب نہیں ہے، البتہ پاک ہونے کے بعد خاص اسی ایک دن کی قضا ضروری ہے جس دن ایام شروع ہوئے۔ اور اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد ابھی ماہ رمضان ختم نہ ہوا ہو تو رمضان المبارک میں ہی ایک دن کا اعتکاف کر کے قضا کر لے اگر نہ کی تو رمضان المبارک کے بعد جب روزوں کی قضاء کرے گی تو ایک دن کا اعتکاف کر لے۔ اگر اس وقت بھی نہ کیا تو الگ سے ایک روزہ نفلی رکھ کر اعتکاف کرنا ہوگا۔ (یہ ساری تفصیل بدائع الصنائع اور شامیہ وغیرہ میں ہے۔) (مفتی عاشق الٰہیؒ۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ)

(۵۳) اعتکاف کے دوران عورت گھر کے کام کاج کرواسکتی ہے

سوال:۔ کیا دوران اعتکاف عورت گھر کے کام کاج کرواسکتی ہے اور اس کے متعلق باتیں کرسکتی ہے یا نہیں؟ مثلاً کسی سے کچھ منگوانا ہو یا گھریلو کوئی ہدایت دینی ہو یا اگر اکیلی ہو تو کھانا پکانا اور دروازہ کھولنے کے لئے جانا آنا کرسکتی ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ مذکورہ تمام امور کی اجازت ہے، لیکن اکیلے ہونے کی صورت میں کچھ انتظام کر لینا بہتر ہے، تاکہ یکسوئی سے اعتکاف میں بیٹھے۔ اگر انتظام نہ ہو تو کھانا وغیرہ پکا سکتی ہے، صفائی کرسکتی ہے اور جملہ ضرورت کے کام بھی کرسکتی ہے۔ (ملخص)

(۵۴) عورت اعتکاف کی جگہ متعین کر کے بدل نہیں سکتی

سوال:۔ (۱) کیا ہر گھر میں عورت کو اعتکاف میں بیٹھنا چاہئے یا محلّہ میں ایک عورت بیٹھ جائے؟

(۲) عورت گھر میں جگہ کا تعین کیسے کرے، اگر اندر کرے تو رات کے وقت حبس اور گرمی ہوتی ہے اور باہر کرے تو دھوپ ہوتی ہے؟

(۳) کیا عورتوں کے لئے بھی مردوں کی طرح اعتکاف کی تاکید آئی ہے نہ بیٹھیں تو گناہ گار ہوں گی؟

الجواب:۔ (۱) بہتر یہی ہے کہ ایسی مسجد (گھر میں مقرر شدہ) میں اعتکاف کیا جائے جس میں نماز پنجگانہ ہو، اگر ایسی مسجد نہیں ہے تو پھر جس جگہ میں بیٹھا جائے اسی میں کوشش کی جائے کہ نماز پنجگانہ ادا ہو۔

(۲) اعتکاف کے لئے جگہ متعین کرنے کے بعد تغیر وتبدیل جائز نہیں، اندر ہو یا باہر بہتر یہ ہے کہ برآمدہ وغیرہ کا تعین کیا جائے یا پنکھے وغیرہ کا انتظام کر لیا جائے۔ اگر زیادہ تکلیف ہو تو ترک کی بھی گنجائش ہے، سرے سے اعتکاف ہی نہ بیٹھے۔

(۳) عورتوں کے لئے بھی مسنون ہے اور اگر بستی میں کوئی اور معتکف ہو تو گناہ نہیں۔

(فقیر محمد انور۔ الجواب صحیح، بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ۔

(۵۵) خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف بیٹھنا

سوال:۔ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف رمضان المبارک میں بیٹھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے۔ شامیہ میں سراج سے نقل ہے:

ولا ینبغی لھا الا عتکاف .... الخ (صفحہ ۱۲۹، ج ۲)

(بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح۔ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ)

کتاب الحج

حج سے متعلق مسائل کا بیان

www.ahlehaq.org

باب الحج

(۱) حج مقبول کی پہچان

سوال:۔ اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم نے حج تو کر لیا ہے مگر معلوم نہیں خدا نے قبول کیا کہ نہیں میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی مسلمان حج کر کے واپس آئے اور واپس آنے کے بعد پھر سے برائی کی طرف مائل ہو جائے یعنی جھوٹ، چوری، غیبت، دل دکھانا وغیرہ شروع کر دے تو یہ ان لوگوں کی نشانی ہوتی ہے جن کی عبادت خدا نے قبول نہیں کی ہوتی کیونکہ انسان جب حج کر کے آتا ہے تو خدا اس کا دل موم کی طرح نرم کرتا ہے سوائے نیکی کے وہ کوئی کام نہیں کرتا، یہ کہاں تک درست ہے؟

الجواب:۔ حج مقبول وہی ہے جس سے زندگی کی لائن بدل جائے آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو اور طاعات کی پابندی کی جائے، حج کے بعد جس شخص کی زندگی میں خوشگوار انقلاب نہیں آتا اس کا معاملہ مشکوک ہے۔

(۲) صرف امیر آدمی ہی حج کر کے جنت کا مستحق نہیں بلکہ غریب بھی نیک اعمال کر کے اس کا مستحق ہو سکتا ہے

سوال:۔ حج کر کے صرف امیر آدمی ہی جنت خرید سکتا ہے کہ اس کے پاس حج پر جانے کے لئے مناسب رقم ہے اور وہ ہزاروں لاکھوں نمازوں کا ثواب حاصل کر سکتا ہے جبکہ غریب محروم ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل صرف امیروں پر ہے آج کے زمانے میں کسی کا حج بھی قبول نہیں ہو رہا کیونکہ

میدان عرفات میں لاکھوں فرزندان توحید اعدائے اسلام (خاص طور پر اسرائیل، امریکہ، روس) کے نابود ہونے کی دعا بڑے خشوع وخضوع سے کرتے ہیں اوران کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا، دنیا سے برائی ختم ہونے کی دعا کرتے ہیں، لیکن برائیاں بڑھ رہی ہیں گویا یہ ان دعاؤں کے نامقبول ہونے کی علامت ہیں؟

الجواب:۔ حج صرف صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے، مگر جنت صرف حج کرنے پر نہیں ملتی، بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ غریب آدمی ان کے ذریعہ جنت کما سکتا ہے۔ حدیث میں تو یہ آتا ہے کہ فقراء ومہاجرین امراء سے آدھادن پہلے جنت میں جائیں گے۔ حج کس کا قبول ہو رہا ہے اور کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والا ہی کر سکتا ہے، یہ کام میرے آپ کے کرنے کا نہیں۔ نہ ہم کسی کے بارے میں یہ کہنے کے مجاز ہیں کہ اس کی فلاں عبادت قبول ہوئی یا نہیں، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کئے اس کا حج ہو گیا۔ رہا دعاؤں کا قبول ہونا یا نہ ہونا، یہ علامات حج کے قبول ہونے یا نہ ہونے کی نہیں۔ بعض اوقات نیک آدمی کی دعا بظاہر قبول نہیں ہوتی اور برے آدمی کی دعا ظاہر میں قبول ہو جاتی ہے، اس کی حکمتیں اور مصلحتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ برائی اور شر کے غلبہ کی وجہ سے نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں، حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ نیک آدمی عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کہ تو اپنے لئے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ میں تجھ کو عطا کروں گا، لیکن عام لوگوں کے لئے نہیں کیونکہ انہوں نے مجھے ناراض کرلیا ہے۔ (کتاب الرقائق، صفحہ ۱۵۵،۳۸۴)

اور یہ مضمون بھی احادیث میں آتا ہے کہ تم لوگ نیکی کا حکم کرو اور برائی کو روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو عذاب عام کی لپیٹ میں لے لیں گے، پھر تم دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں بھی سنی نہ جائیں۔ (ترمذی، صفحہ ۳۹، جلد نمبر ۲)

اس وقت امت میں گناہوں کی کھلے بندوں اشاعت ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بہت کم بندے رہ گئے ہیں جو گناہوں پر روک ٹوک کرتے ہوں، اس لئے اگر اس زمانے میں نیک لوگوں کی دعائیں بھی امت کے حق میں قبول نہ ہوں تو اس میں قصور ان نیک لوگوں کا یا ان کی دعاؤں کا نہیں بلکہ ہماری شامت اعمال کا قصور ہے اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔

www.ahlehaq.org

(۳) کیا صاحب نصاب پر حج فرض ہو جاتا ہے

سوال: ۔ایک مولانا صاحب کہتے ہیں جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ۵۲ تولہ چاندی ہو وہ صاحب مال ہے اور اس پر حج فرض ہو جاتا ہے یعنی جو صاحب زکوٰۃ ہے اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اسلام کی روشنی میں جواب دیں؟

الجواب: ۔اس سے حج فرض نہیں ہوتا بلکہ حج اس پر فرض ہے جس کے پاس حج کا سفر خرچ بھی ہو اور غیر حاضری میں اہل وعیال کا خرچ بھی ہو۔ مزید تفصیل معلم الحجاج میں دیکھ لی جائے۔

(۴) پہلے حج یا بیٹی کی شادی

سوال: ۔ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہے کہ یا تو وہ حج کر سکتا ہے یا اپنی جوان بیٹی کی شادی کر سکتا ہے، براہ کرم مطلع فرمائیں کہ وہ پہلے حج کرے یا پہلے اپنی بیٹی کی شادی کرے اگر اس نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی تو پھر وہ حج نہیں کر سکے گا؟

الجواب: ۔اس پر حج فرض ہے، اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

(۵) محدود آمدنی میں لڑکیوں کی شادی سے قبل حج

سوال: ۔ایک شخص صاحب استطاعت ہے اور حج اس پر فرض ہے لیکن موصوف کی اولاد ہے کہ غیر شادی شدہ ہے جن میں دو لڑکیاں جوان ہیں رقم اتنی ہے کہ اگر حج ادا کرے تو کسی ایک لڑکی کی شادی بھی ممکن نظر نہیں آتی کیونکہ آج کل شادی بیاہ پر کم از کم تیس چالیس ہزار کا خرچہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں کوئی شخص جس کے یہ حالات ہوں، کیا فرض ہوتا ہے حج یا شادی؟

الجواب: ۔فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ یا وہ اپنی شادی کر سکتا ہے یا حج کر سکتا ہے تو اگر حج کے ایام ہوں تو اس کے ذمہ حج فرض ہے اسی سے اپنے مسئلہ کا جواب سمجھ لیجئے اس سلسلہ میں دیگر علماء کرام سے بھی رجوع کر لیجئے۔

www.ahlehaq.org

(۶) فریضہ حج اور بیوی کا مہر

سوال:۔ ایک دوست ہیں وہ اس سال حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، انہوں نے والدین سے اجازت لی ہے مگر ان کے ذمہ بیوی کا مہر ۵۰۰۰۰ کا قرضہ ہے، کیا وہ بیوی سے اجازت لیں گے یا معاف کرائیں گے کیونکہ ان کی بیوی پاکستان میں ہے اور وہ دبئی میں ہیں اب ان کا مہر کیسے معاف ہوگا؟

الجواب:۔ آپ کا دوست حج ضرور کرلے بیوی سے مہر معاف کرانا حج کے لئے کوئی شرط نہیں۔

(۷) عورت پر حج کی فرضیت

سوال:۔ حج کیا صرف مردوں پر فرض ہے یا عورتوں پر بھی؟

الجواب:۔ عورت پر بھی فرض ہے، جب کہ کوئی محرم میسر ہو اور اگر محرم میسر نہ ہو تو مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کر دے۔

www.ahlehaq.org

(۸) منگنی شدہ لڑکی کا حج کو جانا

سوال:۔ اگر حج کی تیاری مکمل ہو اور لڑکی کی منگنی ہو جائے تو کیا وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حج نہیں کرسکتی؟

الجواب:۔ ضرور جاسکتی ہے۔

(۹) بیوہ حج کیسے کرے؟

سوال:۔ خاوند کا انتقال اگر ایسے وقت ہو کہ حج کے وقت تک اس کی عدت پوری نہ ہوتی ہو تو وہ حج کی بابت کیا کرے؟

الجواب:۔ عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے۔

(۱۰) بیٹی کی کمائی سے حج

سوال:۔ اگر بیٹی اپنی کمائی سے اپنی ماں کو حج کرانا چاہے تو کیا یہ جائز ہے جب کہ اس کے بیٹے قابل نہیں؟

الجواب:۔ بلاشبہ جائز ہے، لیکن عورت کا محرم کے بغیر حج جائز نہیں حرام ہے۔

(۱۱) حاملہ عورت کا حج

سوال:۔ کیا حاملہ عورت حج کر سکتی ہے؟ اگر وہ حج کر سکتی ہے تو کیا وہ بچہ یا بچی جو کہ اس کے بطن میں ہے اس کا بھی حج ہو گا یا نہیں؟

الجواب:۔ حاملہ عورت حج کر سکتی ہے پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوتا۔

(۱۲) غیر شادی شدہ شخص کا والدین کی اجازت کے بغیر حج کرنا

سوال:۔ (۱) جو شخص غیر شادی شدہ ہو اور اس کے والدین زندہ ہوں اور والدین نے حج نہیں کیا ہو اور یہ شخص حج کرنا چاہے تو کیا اس کا حج ہو سکتا ہے؟

(۲) اگر والدین اس کو حج پر جانے کی اجازت دیں تو کیا وہ حج کر سکتا ہے؟

الجواب:۔ اگر یہ شخص صاحب استطاعت ہو تو خواہ اس کے والدین نے حج نہ کیا ہو اس کے ذمہ حج فرض ہے اور حج فرض کے لئے والدین کی اجازت شرط نہیں۔

ناجائز ذرائع سے حج کرنا

(۱۳) خود کو کسی دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا

سوال:۔ میرا مسئلہ کچھ یوں ہے کہ میرا نام محمد اکرم ہے، میرا ایک دوست جس کا نام محمد اشرف

ہے۔اب میرے دوست یعنی محمد اشرف کا کچھ تھوڑا سا جھگڑا اپنے کفیل کے ساتھ تھا لہذا اس نے اپنی بیوی کو یہاں حج پر بلانا تھا سو اس نے میرے نام پر اپنی بیوی کو حج پر بلایا یعنی اس نے نکاح نامہ پر بھی میرا نام لکھوایا اور کاغذی کارروائی میں وہ میری ہی بیوی بن کر یہاں آئی اب میں ہی اسے لینے ایئرپورٹ پر گیا ایئرپورٹ سیکورٹی والوں نے میرا اقامہ دیکھ کر میری بیوی جان کر اس کو باہر آنے دیا (ایئرپورٹ سے) اب عورت اپنے اصل خاوند کے پاس ہی ہے اور اس نے حج بھی کیا ہے اب آپ یہ بتائیں کہ یہ حج صحیح ہے یا نہیں؟ اور کیا اگر یہ غلط ہے اور گناہ ہے تو میں کس حد تک مجرم ہوں؟

الجواب:۔ فریضہ حج تو اس محترمہ کا ادا ہو گیا مگر جعل سازی کے گناہ میں تینوں شریک ہیں، وہ دونوں میاں بیوی بھی اور آپ بھی۔

عمرہ

(۱۴) عمرہ کا بدل نہیں ہے

سوال:۔ اسلام کا پانچواں رکن (صاحب استطاعت کے لئے) فریضہ حج کی ادائیگی کرنا فرض ہے مگر اکثر بزنس پیشہ حضرات جب وہ اپنا بزنس ٹرپ یورپ یا امریکہ وغیرہ کا کرتے ہیں تو وہ لوگ واپس میں جاتے ہوئے مکۃ المکرّمہ جا کر عمرہ ادا کرتے ہیں اور یہی حال پاکستان کے اعلیٰ افسران کا ہے جو حکومت کے خرچ پر یورپ وغیرہ برائے ٹریننگ یا حکومت کے کسی کام سے جاتے ہیں تو وہ حضرات بھی واپسی میں عمرہ ادا کر کے آتے ہیں، مگر فریضہ حج ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے غالباً ان کا خیال ہے کہ عمرہ ادا کرنا حج کا نعم البدل ہے۔عرض کرنے کا مقصد ہے کہ عمرہ ادا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا عمرہ ادا کرنا حج کا نعم البدل ہے؟

الجواب:۔ یورپ و امریکہ آتے جاتے ہوئے اگر عمرہ کی سعادت نصیب ہو جائے تو عمرہ تو کر لینا چاہئے لیکن عمرہ حج کا بدل نہیں ہے، جس شخص پر حج فرض ہو اس کا حج کرنا ضروری ہے محض عمرہ ادا کرنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔

(۱۵) عمرہ اور قربانی کے لئے عقیقہ شرط نہیں

سوال:۔ کیا وہ شخص عمرہ کر سکتا ہے جس کا عقیقہ نہیں ہوا ہو؟ اور کیا اس طرح وہ شخص قربانی کر سکتا ہے جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو؟ کیونکہ ہم گذشتہ چار سالوں سے اللہ کے فضل و کرم سے قربانی کر رہے ہیں جبکہ ہم میں سے کسی کا بھی عقیقہ نہیں ہوا اور میرے بڑے بھائی پچھلے سال سعودی عرب نوکری پر گئے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور خانہ کعبہ کی زیارت سے عمرہ کا اس عید الفطر پر شرف فرمایا۔

الجواب:۔ عقیقہ کا ہونا قربانی اور عمرہ کے لئے کوئی شرط نہیں، اس لئے جس کا عقیقہ نہیں ہوا اس کی قربانی اور عمرہ صحیح ہے۔

www.ahlehaq.org

(۱۶) احرام باندھنے کے بعد اگر بیماری کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکے تو اس کے ذمہ عمرہ کی قضاء اور دم واجب ہے

سوال:۔ عمرے کے لئے میں نے ۲۷ رمضان المبارک کو جدہ سے احرام باندھا لیکن میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی میں بالکل چل نہیں سکتا تھا اور مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا کہ میں ۲۷ رمضان المبارک کو عمرہ ادا نہ کر سکا اور میں نے وہ احرام عمرہ ادا کرنے کے بغیر کھول دیا میں نے مجبوری سے عمرہ ادا نہیں کیا۔ اس گناہ کی بخشش کس طرح ہو سکتی ہے؟

الجواب:۔ آپ کے ذمہ احرام توڑ دینے کی وجہ سے دم بھی واجب ہے اور عمرہ کی قضاء بھی لازم ہے۔

(۱۷) والدہ مرحومہ کو عمرہ کا ثواب کس طرح پہنچایا جائے؟

سوال:۔ شوال کے مہینے میں ایک عمرہ اپنی والدہ کی طرف سے کرنے کا ارادہ ہے، میں عمرہ اپنی طرف سے کر کے ثواب ان کو بخش دوں یا عمرہ ان کی طرف سے کر دوں؟ اس کا کیا طریقہ کار ہوگا اور نیت کس طرح کی جائے گی؟

الجواب:۔ دونوں صورتیں صحیح ہیں، آپ کے لئے آسان یہ ہے کہ عمرہ اپنی طرف سے کر

کے ثواب ان کو بخش دیں اور اگر ان کی طرف سے عمرہ کرنا ہو تو احرام باندھتے وقت یہ نیت کریں کہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا اللہ عمرہ میرے لئے آسان فرما اور میری والدہ کی طرف سے اس کو قبول فرما۔

(۱۸) حج وعمرہ کی اصطلاحات

حج کے مسائل میں بعض عربی الفاظ استعمال ہوتے ہیں بعض احباب کا تقاضا ہے کہ شروع میں ان کے معنی لکھ دیئے جائیں اس لئے معلم الحجاج سے نقل کر کے چند الفاظ کے معنی لکھے جاتے ہیں:

استلام:۔ حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا حجر اسود اور رکن یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اضطباع:۔ احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

آفاقی:۔ وہ شخص ہے جو میقات کے حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے ہندوستانی، پاکستانی، مصری، شامی، عراقی اور ایرانی وغیرہ۔

ایام تشریق:۔ ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں، اور تیرھویں تاریخیں ''ایام تشریق'' کہلاتی ہیں کیونکہ ان میں بھی (نویں اور دسویں ذوالحجہ کی طرح) ہر نماز فرض کے بعد ''تکبیر تشریق'' پڑھی جاتی ہے۔

یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

ایام نحر:۔ دس ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ تک۔

افراد:۔ صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

بیت اللہ:۔ خانہ کعبہ کو کہتے ہیں۔ بطن عرنہ۔ عرفات کے قریب جنگل جہاں وقوف درست نہیں۔

تسبیح:۔ سبحان اللہ کہنا۔

باب السلام:۔ مسجد حرام میں ایک دروازہ جس سے پہلے پہل جانا افضل ہے۔

باب جبریل:۔ مسجد نبوی کا ایک دروازہ جہاں سے سیدنا جبریل علیہ السلام خدمت

نبوی ﷺ میں آتے تھے۔

تمتع:۔ حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

تلبیہ:۔ لبیک پوری پڑھنا۔

تہلیل:۔ مکہ سے تین میل دور لا الہ الا اللہ پڑھنا۔

تنعیم:۔ ایک مقام کا نام ہے۔ مکہ مکرمہ کے قیام میں احرام یہاں سے باندھتے ہیں۔

جمرات یا جمار:۔ منیٰ میں تین مقام ہیں جن پر قد آدم ستون بنے ہوئے ہیں یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں ان میں سے جو مسجد خیف، کے قریب مشرق کی طرف ہے اس کو جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے کو جمرۃ الوسطیٰ اور اس کے بعد والے کو جمرۃ الکبریٰ اور جمرۃ العقبہ اور جمرۃ الاخریٰ کہتے ہیں۔

جنایت:۔ ممنوعات احرام اور دیگر احکام حج کی خلاف ورزی کو جنایت کہتے ہیں۔

رمل:۔ طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

رمی:۔ کنکریاں پھینکنا۔

زمزم:۔ مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے جو اب کنوئیں کی شکل میں ہے جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی:۔ صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانا۔

شوط:۔ ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

صفا:۔ بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

طواف:۔ بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر مخصوص طریقہ سے لگانا۔

عمرہ:۔ حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

عرفات یا عرفہ:۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے جہاں پر حاجی لوگ نویں ذی الحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

قران:۔ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا پھر حج کرنا۔

www.ahlehaq.org

قارن:۔ قران کرنے والا۔

قرن:۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر ایک پہاڑ ہے نجد یمن اور نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

قصر:۔ بال کتروانا۔

محرم:۔ احرام باندھنے والا۔

مفرِد:۔ حج کرنے والا۔ جس نے میقات سے اکیلے حج کا احرام باندھا ہو۔

میقات:۔ وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

جحفہ:۔ رابغ کے قریب مکہ مکرمہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے، شام سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جنت المعلےٰ:۔ مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

جبل رحمت:۔ عرفات میں ایک پہاڑ ہے۔

حجر اسود (سیاہ پتھر):۔ یہ جنت کا پتھر ہے۔ جنت سے آنے کے وقت دودھ کی مانند سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔ یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں قد آدم کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

حرم:۔ مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کے حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس جانور کو چرانا حرام ہے۔

حل:۔ حرم کے چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو حل کہتے کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔

حلق:۔ سر کے بال منڈانا۔

حطیم:۔ بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم اور خطیرہ بھی کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا، تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے، لیکن سرمایہ کم تھا اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی اس چھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔ اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے اب

کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

دم:۔ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ:۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منورہ سے تقریبا چھ میل پر واقع ہے مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل بیر علی کہتے ہیں۔

ذات عرق:۔ ایک مقام کا نام ہے جو آج کل ویران ہو گیا۔ مکہ مکرمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے۔ عراق سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے۔

رکن یمانی:۔ بیت اللہ کے جنوبی مغربی گوشہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

مطاف:۔ طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے اور اس میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

مقام ابراہیم:۔ جنتی پتھر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بنایا تھا۔ مطاف کے مشرقی کنارے پر منبر اور زمزم کے درمیان ایک جالی دار قبہ میں رکھا ہوا ہے۔

ملتزم:۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار، جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

مسجد خیف:۔ منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے جو منیٰ کی شمالی جانب میں پہاڑ سے متصل ہے۔

مسجد نمرہ:۔ عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مدعیٰ:۔ دعا مانگنے کی جگہ، مراد اس سے مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں دعا مانگنی مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت مستحب ہے۔

مزدلفہ:۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محسر:۔ مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے جہاں سے گزرتے وقت دوڑ کر نکلتے ہیں، اس جگہ اصحاب فیل پر جنھوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

مروہ:۔ بیت اللہ کے شمالی مشرقی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

www.ahlehaq.org

میلین اخضرین: ۔ صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

موقف: ۔ ٹھہرنے کی جگہ، حج کے افعال میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

میقاتی: ۔ میقات کا رہنے والا۔

وقوف: ۔ وقوف کے معنی ٹھہرنا، اور احکام حج میں اس سے مراد میدان عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

ہدی: ۔ جو جانور حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

یوم عرفہ: ۔ نویں ذی الحجہ جس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم: ۔ مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے اس کو آجکل سعدیہ بھی کہتے ہیں، یہ یمن، ہندوستان اور پاکستان سے آنے والوں کی میقات ہے۔

حدیبیہ: ۔ جدہ سے مکہ جانے والے راستہ پر حدود حرم سے پہلے ایک جگہ کا نام ہے آج کل یہ شمیسیہ کے نام سے معروف ہے۔ اسی جگہ ایک مسجد ہے جہاں نبی کریم اللہ ﷺ نے حدیبیہ کا مشہور معاہدہ کیا اور بیعت رضوان لی۔

حطیم: ۔ بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے اس کو حطیم، حجر، حظیرہ کہتے ہیں۔ طواف میں اس جگہ کو شامل کرنا ضروری ہے یہ کعبہ کا حصہ ہے۔ (مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ۔ و مفتی یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ)

(۱۹) حج کرنے والوں کے لئے ہدایات

سوال: ۔ اسلام کے ارکان میں حج کی کیا اہمیت ہے؟ لاکھوں مسلمان ہر سال حج کرتے ہیں پھر بھی ان کی زندگیوں میں ذہنی انقلاب نہیں آتا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس موضوع پر روشنی ڈالئے۔

الجواب: ۔ حج اسلام کا عظیم الشان رکن ہے اسلام کی تکمیل کا اعلان حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا اور حج ہی سے ارکان اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ احادیث طیبہ میں حج و عمرہ کے فضائل بہت

کثرت سے ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ایک حدیث میں ہے کہ ''جس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی وہ ایسا پاک صاف ہوکر آتا ہے جیسا ولادت کے دن تھا۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ ''آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا، عرض کیا گیا اس کے بعد فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کیا گیا اس کے بعد فرمایا حج مبرور۔'' (مقبول حج)

''ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ ''پے درپے حج وعمرے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں سے اس طرح صاف کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔''

حج عشق الٰہی کا مظہر ہے اور بیت اللہ شریف مرکز تجلیات الٰہی ہے، اس لئے بیت اللہ شریف کی زیارت اور آنحضرت ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضری ہر مومن کی جان تمنا ہے۔اگر کسی کے دل میں یہ آرزو چٹکیاں نہیں لیتی تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے ایمان کی جڑیں خشک ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ''جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کے لئے زاد وراحلہ رکھتا تھا اس کے باوجود اس نے حج نہیں کیا تو اس کے حق میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے۔''

ایک اور حدیث میں ہے کہ ''جس شخص کو حج کرنے سے نہ کوئی ظاہری حاجت مانع تھی نہ سلطان جائر اور نہ بیماری کا عذر تھا تو اسے اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔''

ذرائع مواصلات کی سہولت اور مال کی فراوانی کی وجہ سے سال بہ سال حجاج کرام کی مردم شماری میں اضافہ ہورہا ہے، لیکن بہت ہی رنج وصدمہ کی بات ہے کہ حج کے انوار وبرکات مدہم ہوتے جارہے ہیں اور جو فوائد وثمرات حج پر مرتب ہونے چاہئیں ان سے امت محروم ہوتی جارہی ہے۔اللہ تعالیٰ کے بہت تھوڑے بندے ایسے رہ گئے ہیں جو فریضہ حج کو اس کے شرائط کی رعایت کرتے ہوئے ٹھیک ٹھیک بجالاتے ہوں، ورنہ اکثر حاجی صاحبان اپنا حج غارت کرکے ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق بن کر آتے ہیں نہ حج کا صحیح مقصد ان کا مطمع نظر ہوتا ہے نہ حج کے

مسائل واحکام سے انہیں واقفیت ہوتی ہے، نہ یہ سیکھتے ہیں کہ حج کیسے کیا جاتا ہے؟ اور نہ ان پاک مقامات کی عظمت وحرمت کا پورا لحاظ کرتے ہیں بلکہ اب تو ایسے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں کہ حج کے دوران محرمات کا ارتکاب ایک فیشن بن گیا ہے اور یہ امت گناہ کو گناہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ظاہر ہے کہ خدا اور رسول ﷺ کے احکامات سے بغاوت کرتے ہوئے جو حج کیا جائے وہ انوار وبرکات کا کس طرح حامل ہوسکتا ہے؟ اور رحمت خداوندی کو کس طرح متوجہ کرسکتا ہے؟ سب سے پہلے تو حکومت کی طرف سے درخواست حج پر فوٹو چسپاں کرنے کی پخ لگادی گئی ہے اور غضب پر غضب اور ستم بالائے ستم یہ کہ پہلے پردہ فیشن مستورات اس قید سے آزاد تھیں لیکن ''نفاذ اسلام'' کے جذبہ نے اب ان پر بھی فوٹوؤں کی پابندی عائد کردی ہے۔ پھر حجاج کرام کی تربیت کے لئے حج فلمیں دکھائی جاتی ہیں جس عبادت کا آغاز فوٹو اور فلم کی لعنت سے ہو اس کا انجام کیا کچھ ہوسکتا ہے یا کیا ہوگا؟

اور چونکہ حاجی صاحبان بزعم خود حج فلمیں دیکھ کر حج کرنا سیکھ جاتے ہیں اس لئے نہ انہیں مسائل حج کی کسی کتاب کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے اور نہ کسی عالم سے مسائل سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ جس کے جی میں جو آتا ہے کرتا ہے حاجی صاحبان کے قافلے گھر سے رخصت ہوتے ہیں تو پھولوں کے ہار پہننا پہنانا گویا حج کا لازمہ ہے کہ اس کے بغیر حاجی کا جانا ہی معیوب ہے، چلتے وقت جو خشیت وتقویٰ حقوق کی ادائیگی معاملات کی صفائی اور سفر شروع کرنے کے آداب کا اہتمام ہونا چاہئے اس کا دور دور تک کہیں نشان نظر نہیں آتا۔

گویا سفر مبارک کا آغاز ہی آداب کے بغیر محض نمود ونمائش اور ریاکاری کے ماحول میں ہوتا ہے۔ اب ایک عرصہ سے صدر مملکت، گورنر یا اعلیٰ حکام کی طرف سے حاجی صاحبان کو الوداع کہنے کی رسم شروع ہوئی ہے، اس موقع پر بینڈ باجے، فوٹو گرافی اور نعرہ بازی کا سرکاری طور پر اہتمام ہوتا ہے۔ غور فرمایا جائے کہ یہ کتنے محرمات کا مجموعہ ہے۔

سفر حج کے دوران ہزاروں میں کوئی ایک آدھ حاجی ایسا ہوتا ہوگا جس کو اس کا پورا پورا احساس ہوتا ہو کہ اس مقدس سفر کے دوران کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے، ورنہ حجاج کرام تو نمازیں گھر سے معاف کرا کر چلتے ہیں اور بہت سے وقت بے وقت جیسے بن پڑے پڑھ لیتے ہیں مگر نمازوں کا اہتمام ان کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا، بلکہ بعض حرمین شریفین پہنچ کر بھی

نمازوں کے اوقات میں بازاروں کی رونق دوبالا کرتے ہیں قرآن کریم میں حج کے سلسلہ میں اہم ہدایات دی گئی ہے وہ یہ ہے:

حج کے دوران فحش کلامی نہ ہو، نہ حکم عدولی اور نہ لڑائی جھگڑا۔

اور احادیث طیبہ میں بھی حج مقبول کی یہ بھی علامت بتائی گئی ہے کہ وہ فحش کلامی اور نافرمانی سے پاک ہو، لیکن حاجی صاحبان میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ان ہدایات کو پیش نظر رکھتے ہوں اور اپنے حج کو غارت ہونے سے بچاتے ہوں، گانا بجانا اور داڑھی منڈانا بغیر کسی اختلاف کے حرام اور گناہ کبیرہ ہیں لیکن حاجی صاحبان نے ان کو گویا گناہوں کی فہرست ہی سے خارج کر دیا ہے۔ حج کا سفر ہو رہا ہے اور بڑے اہتمام سے داڑھیاں صاف کی جارہی ہیں اور ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ سے نغمے سنے جارہے ہیں۔ ”انا للہ وانا الیہ راجعون“۔

اس نوعیت کے بیسیوں گناہ کبیرہ اور ہیں جن کے حاجی صاحبان عادی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہوتے بھی ان کو نہیں چھوڑتے، حاجی صاحبان کی یہ حالت دیکھ کر ایسی اذیت ہوتی ہے جس کے اظہار کے لئے موزوں الفاظ نہیں ملتے۔

اسی طرح سفر حج کے دوران عورتوں کی بے حجابی بھی عام ہے۔ بہت سے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی دوران سفر برہنہ نظر آتی ہیں اور غضب یہ کہ بہت سی عورتیں شرعی محرم کے بغیر سفر حج پر جاتی ہیں اور جھوٹ موٹ کسی کو محرم لکھوا دیتی ہیں اس سے جو گندگی پھیلتی ہے وہ ”اگر گریم زبان سوز“ کی مصداق ہے۔

جہاں تک اس ارشاد کا تعلق ہے کہ حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے اس کا منشاء یہ ہے کہ اس سفر میں چونکہ ہجوم بہت ہوتا ہے اور سفر بھی طویل ہوتا ہے اس لئے دوران سفر ایک دوسرے سے ناگواریوں کا پیش آنا اور آپس کے جذبات میں تصادم کا ہونا یقینی ہے اور سفر کی ناگواریوں کو برداشت کرنا اور لوگوں کی پر برافروختہ نہ ہونا بلکہ تحمل سے کام لینا یہ ہی اس سفر کی سب سے بڑی کرامت ہے۔ اس کا حل بھی ہوسکتا ہے کہ ہر حاجی دوسروں کے جذبات کا احترام کرے اور دوسروں کی طرف سے اپنے آئینہ دل کو صاف و شفاف رکھے اور اس راستے میں جو ناگواری بھی پیش آئے اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے، خود اس کا پورا اہتمام کرلے کہ اس کی طرف سے کسی کو ذرا بھی اذیت نہ پہنچے اور دوسروں سے جو اذیت اس کو پہنچے اس پر کسی ردعمل کا اظہار نہ کرے۔

دوسروں کے لئے اپنے جذبات کی قربانی دینا اس سفر مبارک کی سب سے بڑی سوغات ہے اور اس دولت کے حصول کے لئے بڑے مجاہدہ وریاضت اور بلند حوصلہ کی ضرورت ہے اور یہ چیز اللہ کی محبت کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔

عازمین حج کی خدمت میں بڑی خیر خواہی اور نہایت دل سوزی سے گزارش ہے کہ اپنے اس مبارک سفر کو زیادہ سے زیادہ برکت وسعادت کا ذریعہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل معروضات کو پیش نظر رکھیں۔

چونکہ آپ محبوب حقیقی کے راستہ میں نکلے ہوئے ہیں اس لئے آپ کے اس مقدس سفر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور شیطان آپ کے اوقات ضائع کرنے کی کوشش کرے گا۔ جس طرح سفر حج کے لئے ساز وسامان اور ضرورت سفر مہیا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر حج کے احکام ومسائل سیکھنے کا اہتمام ہونا چاہئے اور اگر سفر سے پہلے اس کا موقعہ نہ ملا تو کم از کم سفر کے دوران اس کا اہتمام کر لیا جائے کہ کسی عالم سے ہر موقع کے مسائل پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کیا جائے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل کتابیں ساتھ رہنی چاہیں اور ان کا بار بار مطالعہ کرنا چاہئے۔ خصوصاً ہر موقع پر اس سے متعلقہ حصہ کا مطالعہ خوب غور سے کرتے رہنا چاہئے کتابیں یہ ہے۔

(۱) ''فضائل حج'' از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ۔

(۲) ''آپ حج کیسے کریں؟'' از مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ۔

(۳) ''معلم الحجاج'' از مولانا مفتی سعید احمد مرحوم

اس مبارک سفر کے دوران تمام گناہوں سے پرہیز کریں اور عمر بھر کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم کریں اور اس کے لئے حق تعالیٰ شانہ سے خصوصی دعائیں بھی مانگیں، یہ بات خوب اچھی طرح ذہن میں رہنی چاہئے کہ حج مقبول کی علامات یہی ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے، جو شخص حج کے بعد بھی بدستور فرائض کا تارک اور ناجائز کاموں کا مرتکب ہے اس کا حج مقبول نہیں۔

آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف میں گذرنا چاہئے اور سوائے اشد ضرورت کے بازاروں کا گشت قطعاً نہیں ہونا چاہئے۔ دنیا کا ساز وسامان آپ کو مہنگا سستا اچھا برا اپنے وطن میں بھی مل سکتا ہے لیکن حرم شریف سے میسر آنے والی سعادتیں آپ کو کسی دوسری جگہ میسر نہیں آئیں گی، وہاں خریداری کا اہتمام نہ کریں۔ خصوصاً وہاں سے ریڈیو، ٹیلیویژن ایسی چیزیں لانا

بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کسی زمانے میں حج وعمرہ میں کھجور اور آب زم زم حرمین شریفین کی سوغات تھیں اور اب ریڈیو، ٹیلیویژن ایسی ناپاک اور گندی چیزیں حرمین شریفین سے بطور تحفہ لائی جاتی ہیں۔

چونکہ حج کے موقع پر اطراف واکناف سے مختلف مسلک کے لوگ جمع ہوتے ہیں اس لئے کسی کو کوئی عمل کرتا ہوا دیکھ کر وہ عمل شروع نہ کردیں بلکہ یہ تحقیق کرلیں کہ آیا یہ عمل آپ کے حنفی مسلک کے مطابق صحیح بھی ہے یا نہیں؟ یہاں بطور (مثال دو مسئلے ذکر کرتا ہوں۔)

ا۔نماز فجر سے بعد اشراق تک اور نماز عصر کے بعد مغرب آفتاب تک دوگانہ طواف پڑھنے کی اجازت نہیں اسی طرح مکروہ اوقات میں بھی اس کی اجازت نہیں لیکن بہت سے لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی پڑھتے رہتے ہیں۔

۲۔احرام کھولنے کے بعد سر کا منڈوانا افضل ہے اور ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین بار دعا فرمائی ہے اور قینچی یا مشین سے بال اتروالینا بھی جائز ہے۔احرام کھولنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا صاف کرانا یا کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔لیکن بے شمار لوگ جن کو مسئلہ کا صحیح پتہ نہیں وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی کانوں کے اوپر سے چند بال کٹوا لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے احرام کھول لیا، حالانکہ اس سے ان کا احرام نہیں کھلتا اور کپڑے پہننے اور احرام کے منافی کام کرنے سے ان کے ذمہ دم واجب ہو جاتا ہے۔الغرض صرف لوگوں کی دیکھا دیکھی کوئی کام نہ کریں بلکہ اہل علم سے مسائل کی خوب تحقیق کرلیا کریں۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

حج کے اقسام کی تفصیل اور اسہل (آسان ترین) حج

سوال:۔ میں نے کسی مولانا سے سنا ہے کہ حج کی اقسام تین ہیں۔نمبر ا۔قران، نمبر ۲۔تمتع، نمبر ۳۔افراد۔پوچھنا یہ ہے کہ ان تینوں کی تعریف کیا ہے؟ یہ کس قسم کے حج ہوتے ہیں اور ان میں افضل و اسہل حج کونسا ہے؟ جس پر حج فرض ہے وہ کونسا ادا کرے؟ براہ مہربانی تفصیل سے تینوں کے احکام بھی واضح فرمائیں۔

الجواب:۔ حج قران یہ ہے کہ میقات سے گزرتے وقت حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام

باندھا جائے، پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے جائیں پھر حج کے ارکان ادا کئے جائیں اور ۱۰ ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد دونوں کا احرام اکٹھا کھولا جائے۔

حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کے افعال ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھا جائے اور ۱۰ ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد احرام کھول دیا جائے۔

حج افراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا احرام باندھا جائے اور ۱۰ ذی الحجہ کو رمی کے بعد احرام کھول دیا جائے (اس صورت میں قربانی واجب نہیں) پہلی صورت افضل ہے اور دوسری اسہل ہے اور دوسری صورت تیسری سے افضل بھی ہے اور اسہل بھی جس شخص پر حج فرض ہو اس کے لئے بھی یہی ترتیب ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

حج کے اعمال

(۱۹) حج کے دوران عورتوں کے لئے احکام

سوال:۔ میرا اسی سال حج کا ارادہ ہے مگر میں اس بات سے بہت پریشان ہوں کہ اگر حج کے دوران عورتوں کے خاص ایام شروع ہو جائیں تو کیا کرنا چاہئے اور مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کا حکم ہے اس دوران اگر ایام شروع ہو جائیں تو کیا کیا جائے؟

الجواب:۔ آپ کی پریشانی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ حج کے افعال میں سوائے بیت اللہ شریف کے طواف کے کوئی چیز ایسی نہیں جس میں عورتوں کے خاص ایام رکاوٹ ہوں اگر حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو عورت غسل یا وضو کر کے حج کا احرام باندھ لے، احرام سے پہلے دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں وہ نہ پڑھے، حاجی کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلا طواف (جسے طواف قدوم کہا جاتا ہے) سنت ہے۔ اگر عورت خاص ایام میں ہو تو یہ طواف چھوڑ دے منیٰ جانے سے پہلے پاک ہو گئی تو طواف کر لے ورنہ ضرورت نہیں اور نہ اس پر اس کا کفارہ ہی لازم ہے۔

دوسرا طواف دس تاریخ کو کیا جاتا ہے جسے طواف زیارت کہتے ہیں یہ حج کا فرض ہے۔ اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہو تو طواف میں تاخیر کرے پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

تیسرا طواف مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کے وقت کیا جاتا ہے، یہ واجب ہے لیکن اس دوران عورت خاص ایام میں ہو تو اس طواف کو بھی چھوڑ دے اس سے یہ واجب ساقط ہو جاتا ہے باقی منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں جو مناسک ادا کئے جاتے ہیں ان کے لئے عورت کا پاک ہونا کوئی شرط نہیں۔

اور اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو پاک ہونے تک عمرہ کا طواف اور سعی نہ کرے اور اگر اس صورت میں اس کو عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا کہ منیٰ کی روانگی کا وقت آ گیا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور یہ عمرہ جو توڑ دیا تھا اس کی جگہ بعد میں عمرہ کرے۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مردوں کے لئے مستحب ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور ان کو مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

(۲۰) عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر حرمین شریفین آنا

سوال:۔ بعض ہماری بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ حرم میں نماز کے لئے اس حالت میں آتی ہیں کہ باریک دوپٹہ پہن کر اور بغیر پردے کے آتی ہیں، اسی حالت میں نماز وطواف وغیرہ کرتی ہیں۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ منع ہے تو کہتی ہیں کہ یہاں کوئی منع نہیں، اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے تو پوچھنا یہ ہے کہ وہاں کیا پردہ نہیں ہوتا، کیا وہاں اس طرح نماز وطواف ادا ہو جاتا ہے جس میں بال تک نظر آتے ہیں؟

الجواب:۔ آپ کے سوال کے جواب میں چند مسائل کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

اول۔ عورت کا ایسا کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔

دوم۔ ایسے باریک دوپٹہ میں نماز بھی نہیں ہوتی جس سے بال نظر آتے ہوں۔

سوم۔ مکہ و مدینہ جا کر عام عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں اور مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا ضروری سمجھتی ہیں، یہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حرمین شریفین میں نماز باجماعت کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کو وہاں جا کر بھی اپنے گھر نماز پڑھنے کا حکم ہے اور گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ ذرا غور فرمایئے کہ آنحضرت ﷺ جب خود بنفس نفیس نماز پڑھا رہے تھے اس وقت یہ فرما رہے تھے کہ عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ جس نماز میں آنحضرت ﷺ امام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مقتدی ہوں جب اس جماعت کے بجائے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہو تو آج کی جماعت عورت کے لئے کیسے افضل ہو سکتی ہے؟

حاصل یہ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جا کر عورتوں کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنی چاہئے اور یہ گھر کی نماز ان کے لئے حرم کی نماز سے افضل ہے حرم شریف میں ان کو طواف کے لئے آنا چاہئے۔ (ملخص)

(۲۱) حج و عمرہ کے دوران ایام حیض کو دوا سے بند کرنا

سوال:۔ کیا شرعاً یہ جائز ہے کہ عمرہ یا حج کے دوران خواتین کوئی ایسی دوا استعمال کریں کہ جس سے ایام نہ آئیں اور وہ اپنا عمرہ یا حج صحیح طور پر ادا کرلیں؟

الجواب:۔ جائز ہے، لیکن جبکہ ''ایام'' حج و عمرہ سے مانع نہیں تو انہیں بند کرنے کا اہتمام کیوں کیا جائے؟ ایام کی حالت میں صرف طواف جائز نہیں باقی تمام افعال جائز ہیں۔ (ملخص)

رمی (شیطان کو کنکریاں مارنا)

(۲۲) کیا ہجوم کے وقت خواتین کی کنکریاں دوسرا مار سکتا ہے

سوال:۔ خواتین کو کنکریاں خود مارنی چاہئیں۔ دن کو رش ہو تو رات کو مارنی چاہئیں کیا خواتین

خود مارنے کے بجائے دوسروں سے کنکریاں مرواسکتی ہیں؟

الجواب:۔ رات کے وقت رش نہیں ہوتا، عورتوں کو اس وقت (رمی کرنی چاہئے) خواتین کی جگہ کسی دوسرے کا رمی کرنا صحیح نہیں۔ البتہ کوئی ایسا مریض ہو کہ رمی کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کی جگہ رمی کرنا جائز ہے۔

(۲۳) عورتوں اور ضعفاء کا بارہویں اور تیرہویں کی درمیانی شب میں رمی کرنا

سوال:۔ عورتوں اور ضعفاء کے لئے تو رات کو کنکریاں مارنا جائز ہے، لیکن بارہویں ذوالحجہ کو اگر وہ غروب آفتاب کے بعد ٹھہریں اور رات کو رمی کریں تو کیا ان پر تیرہویں کی رمی بھی لازم ہوتی ہے؟ صحیح مسئلہ کیا ہے؟

الجواب:۔ بارہویں تاریخ کو بھی عورتیں و دیگر ضعفاء و کمزور حضرات رات کو رمی کر سکتے ہیں۔ بارہویں تاریخ کو منیٰ سے غروب آفتاب کے بعد بھی تیرہویں کی فجر سے پہلے کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس لئے تیرہویں تاریخ کی صبح صادق ہونے سے پہلے منیٰ سے نکل جائیں تو تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی اور اس کے چھوڑنے پر دم واجب نہیں آئے گا۔ ہاں اگر تیرہویں کی فجر بھی منیٰ میں ہوگئی تو پھر تیرہویں کی رمی بھی واجب ہو جاتی ہے اس کے چھوڑنے سے دم لازم آئے گا۔

حلق (بال منڈوانا)

(۲۴) شوہر یا باپ کا اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹنا

سوال:۔ کیا شوہر یا باپ اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے؟

الجواب:۔ احرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنی بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے عورتیں یہ کام خود بھی کرلیا کرتی ہیں۔

www.ahlehaq.org

طواف زیارت وطواف وداع

(۲۵) کیا ضعیف مرد یا عورت ۷ یا ۸ ذوالحجہ کو طواف زیارت کر سکتے ہیں؟

سوال:۔ کوئی مرد یا عورت جو نہایت کمزوری کی حالت میں ہوں اور ۱۰۔ ذوالحجہ یا ۱۱۔ ذوالحجہ کو حرم شریف میں بہت رش ہوتا ہے تو کیا ایسا شخص سات یا آٹھ ذوالحجہ کو طواف زیارت کر سکتا ہے یا نہیں، تاکہ آنے جانے کے سفر سے بچ جائے۔ نیز اگر کوئی تیرہ یا چودہ تاریخ کو طواف زیارت کرلے تو کیا فرض ادا ہو جائے گا؟

الجواب:۔ طواف زیارت کا وقت ذوالحجہ کی دسویں تاریخ (یوم النحر) کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے طواف زیارت جائز نہیں اور اس کو بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرلینا واجب ہے۔ پس اگر بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہو گیا اور اس نے طواف زیارت نہیں کیا تو اس کے ذمے دم لازم آئے گا۔

www.ahlehaq.org

(۲۶) خواتین کو طواف زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے

سوال:۔ بعض خواتین طواف زیارت خصوصی ایام کے باعث وقت مقررہ پر نہیں کر سکتیں اور ان کی فلائٹ بھی پہلے ہوتی ہے، کیا ایسی خواتین کو فلائٹ چھوڑ دینی چاہئے یا طواف زیارت چھوڑ دینا چاہئے؟

الجواب:۔ طواف زیارت حج کا رکن عظیم ہے جب تک طواف زیارت نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے، بلکہ اس معاملہ میں احرام بدستور باقی رہتا ہے اس لئے خواتین کو ہرگز طواف زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے، بلکہ پرواز چھوڑ دینی چاہئے۔

(۲۷) عورت کا ایام خاص کی وجہ سے بغیر طواف زیارت کے آنا

سوال:۔ اگر کسی عورت کی بارہ ذوالحجہ کی فلائٹ ہے اور وہ اپنے خاص ایام میں ہے تو کیا طواف زیارت ترک کرکے وطن آجائے اور دم دے دے یا کوئی مانع چیز (دوائی وغیرہ) استعمال

کر کے طواف ادا کرے، براہ مہربانی واضح فرمائیں کہ ایسی صورت میں کیا کرے؟

الجواب:۔ بڑا طواف حج کا فرض ہے، وہ جب تک ادا نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے اور احرام ختم نہیں ہوتا، اگر کوئی شخص اس طواف کے بغیر آ جائے تو اس پر لازم ہے کہ نیا احرام باندھے بغیر واپس آ جائے اور جا کر طواف کرے جب تک نہیں کرے گا میاں بیوی کے تعلق کے حق میں احرام میں رہے گا، اور اس کا حج بھی نہیں ہوتا اس کا کوئی بدل بھی نہیں دم دینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ واپس جا کر طواف کرنا ضروری ہوگا۔

جو خواتین ان دنوں میں ناپاک ہوں ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کر دیں اور جب تک پاک ہو کر طواف نہیں کر لیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں اگر کوئی تدبیر ایام کے روکنے کی ہو سکتی ہے تو پہلے سے اس کا اختیار کر لینا جائز ہے۔

www.ahlehaq.org

حج بدل (دوسرے کی جگہ حج کرنا)

(۲۸) حج بدل کی شرائط

سوال:۔ حج بدل کی کیا شرائط ہیں؟ کیا سعودی عرب میں ملازم شخص کسی پاکستانی کی طرف سے حج کر سکتا ہے یا کہ نہیں؟

الجواب:۔ جس شخص پر حج فرض ہو اور اس نے ادائیگی حج کے لئے وصیت بھی کی تھی تو اس کا حج بدل اس کے وطن سے ہو سکتا ہے، سعودی عرب سے جائز نہیں ہے، البتہ اگر بغیر وصیت کے یا بغیر فرضیت کے کوئی شخص اپنے عزیز کی جانب سے حج بدل کرتا ہے تو وہ حج نفل برائے ایصال ثواب ہے وہ ہر جگہ سے صحیح ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۲۹) حج بدل کون کر سکتا ہے؟

سوال:۔ حج بدل کون شخص ادا کر سکتا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حج بدل صرف وہ آدمی کر سکتا ہے جس نے اپنا حج ادا کر لیا ہو اگر کسی کے ذمہ حج فرض نہیں تو کیا وہ شخص حج بدل ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ حنفی مسلک کے مطابق جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس کا کسی کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۰) حج بدل کس کی طرف سے کرانا ضروری ہے؟

سوال:۔ حج بدل جس کے لئے کرنا ہے آیا اس پر یعنی مرحوم پر حج فرض ہو، تب حج بدل کیا جائے یا جس مرحوم پر حج فرض نہ ہو اس کی طرف سے بھی کرنا ہوتا ہے؟

الجواب:۔ جس شخص پر حج فرض ہو اور اس نے اتنا مال چھوڑا ہو کہ اس کے تہائی حصہ سے حج کرایا جا سکتا ہے اور اس نے حج بدل کرانے کی وصیت بھی کی ہو تو اس کی طرف سے حج بدل کرانا اس کے وارثوں پر فرض ہے۔

جس شخص کے ذمہ حج فرض تھا مگر اس نے اتنا مال نہیں چھوڑا یا اس نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی، اس کی طرف سے حج بدل کرانا وارثوں پر لازم نہیں، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے خود حج بدل کرے یا کسی دوسرے کو حج بدل کے لئے بھیج دے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کی جاتی ہے کہ مرحوم کا حج فرض ادا ہو جائے گا اور جس شخص کے ذمہ حج فرض نہیں اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کریں یا کرائیں تو یہ نفلی حج ہوگا اور مرحوم کو اس کا ثواب ان شاء اللہ ضرور پہنچے گا۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۱) بغیر وصیت کے حج بدل کرنا

سوال:۔ حج بدل میں کسی کی وصیت نہیں ہے، کوئی آدمی اپنی مرضی سے مرحوم ماں باپ، پیر، استاد یعنی کسی کی طرف سے حج بدل کرتا ہے، استطاعت بھی ہے آیا وہ مرد حج ادا کر سکتا ہے؟ اور وہ قربانی بھی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے؟ وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب:۔ اگر وصیت نہ ہو تو جیسا حج چاہے کر سکتا ہے وہ حج بدل نہیں ہوگا بلکہ برائے ایصال ثواب ہوگا، جس کا ثواب اللہ تعالیٰ اس کو پہنچا دے گا جس کی طرف سے وہ کیا گیا ہے، قربانی بھی اسی طرح برائے ایصال ثواب کی جا سکتی ہے۔

(۳۲) میت کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں

سوال:۔ ایک متوفی پر حج فرض تھا مگر وہ حج ادا نہ کر سکا اب اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج ادا کر سکتا ہے؟

الجواب:۔ میت کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں، اگر اس نے وصیت کی تھی تو اس کے تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل ادا کیا جائے گا اور اگر تہائی سے ممکن نہ ہو تو پھر اگر سب ورثاء بالغ اور حاضر ہوں اور کل مال سے حج بدل کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی اسی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے اور اگر اس نے وصیت نہیں کی تھی تو پھر ورثاء کی صوابدید اور رضا پر ہے بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صورت میں بھی اس کا حج قبول فرما کر اس کے گناہوں کو معاف فرمائے۔

(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۳) والدہ کا حج بدل

سوال:۔ میری والدہ محترمہ کا انتقال گذشتہ سال ہو گیا، کیا میں ان کی طرف سے حج بدل کر سکتا ہوں؟ جبکہ میں نے اس سے قبل حج نہیں کیا ہے، کیا مجھے پہلے اپنا حج اور پھر والدہ کی طرف سے حج کرنا پڑے گا یا پہلے صرف والدہ کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟

الجواب:۔ بہتر یہ ہے کہ حج بدل ایسا شخص کرے جس نے اپنا حج کیا ہو، جس نے اپنا حج نہ کیا اس کا حج بدل پر جانا مکروہ ہے۔ (مفتی یوسف لدھیانوی)

(۳۴) بیوی کی طرف سے حج بدل

سوال:۔ میری امی کو حج کا بڑا ارمان تھا (اللہ انہیں جنت نصیب کرے۔) اب اس سال میرا ارادہ حج کرنے کا ہے انشاء اللہ۔ تو کیا میں یہ نیت کر لوں کہ اس کا ثواب میرے ساتھ ساتھ میری امی کو بھی پہنچے گا؟ اس کے لئے کیا نیت کروں؟ نیز میرے ساتھ ابو جائیں گے جنہوں نے پہلے ہی سے حج کیا ہوا ہے تو کیا وہ حج بدل کی نیت (امی کے لئے) کر سکتے ہیں؟

الجواب:۔ آپ اپنی طرف سے حج کریں اور ان کی طرف سے عمرہ کریں، آپ کے والد

www.ahlehaq.org

صاحب ان کی طرف سے حج بدل کر دیں تو ان کی طرف سے حج ہو جائے گا۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۳۵) ایسی عورت کا حج بدل جس پر حج فرض نہیں تھا

سوال:۔ میری پھوپھی مرحومہ (جنہوں نے مجھے ماں بن کر پالا تھا اور ان کا کوئی حق میں ادا نہ کر سکا (کیونکہ جب اس قابل ہوا تو وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں) مالی حالات اور دیگر حالات کی بنا پر ان پر حج فرض نہیں تھا، کیا میں ان کے ایصال ثواب کے لئے ان کی طرف سے کسی خاتون کو ہی حج بدل کروا سکتا ہوں؟ کیا یہ حج کوئی مرد بھی کر سکتا ہے؟

الجواب:۔ آپ مرحومہ کی طرف سے حج بدل کر سکتے ہیں مگر چونکہ آپ کی پھوپھی پر حج فرض نہیں تھا نہ ان کی طرف سے وصیت تھی اس لئے ان کی طرف سے آپ جو حج کرائیں گے وہ نفل ہو گا۔

کسی خاتون کی طرف سے حج بدل کرانا ہو تو ضروری نہیں کہ کوئی خاتون ہی حج بدل کرے عورت کی طرف سے مرد بھی حج بدل کر سکتا ہے اور مرد کی طرف سے عورت بھی کر سکتی ہے۔

www.ahlehaq.org

(۳۶) حج بدل کوئی بھی کر سکتا ہے غریب ہو یا امیر

سوال:۔ حج بدل کا کیا طریقہ ہے؟ کون شخص حج بدل کے لئے جا سکتا ہے؟ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس کو حج بدل پر نہیں بھیجنا چاہئے کیونکہ غریب آدمی پر حج فرض ہی نہیں ہوتا تو حج بدل کے لئے بھی نہیں جا سکتا۔ امیر کا بھیجنا بہتر ہے یا غریب کا؟

الجواب:۔ جس شخص نے اپنا حج نہیں کیا ہے اس کو حج بدل کے لئے بھیجنے سے حج بدل ادا ہو جاتا ہے، لیکن ایسے شخص کو حج پر بھیجنا مکروہ ہے، لہذا ایسے شخص کو بھیجا جائے جو پہلے حج کر چکا ہو خواہ وہ غریب ہو یا امیر۔ غریب یا امیر کی ابحث اس مسئلہ میں نہیں ہے۔
(مفتی یوسف لدھیانوی شہید)

بغیر محرم کے حج

(۲۷) محرم کسے کہتے ہیں؟

سوال:۔ ایک میاں بیوی اکٹھے حج کے لئے جا رہے ہیں میاں مرد صالح پرہیز گار ہے بیوی کے ایک رشتہ دار عورت ان میاں بیوی کے ہمراہ حج پر جانا چاہتی ہے اور وہ رشتہ دار عورت ایسی ہے جس کا نکاح بیوی کی زندگی یا دوران نکاح اس کے میاں سے نہیں ہو سکتا۔ مثلاً بیوی کی بھتیجی، بیوی کی بھانجی، بیوی کی سگی بہن۔

الجواب:۔ محرم وہ ہوتا ہے جس سے کبھی بھی نکاح نہ ہو سکے۔ بیوی کی بہن، بھانجی اور بھتیجی شوہر کے لئے نامحرم ہیں ان کے ساتھ جانا جائز نہیں۔ (ملخص)

(۲۸) کراچی سے جدہ تک بغیر محرم کے سفر

سوال:۔ اگر کوئی عورت حج کے لئے مکہ مکرمہ کا ارادہ رکھتی ہو جبکہ اس کا محرم ساتھ نہیں آ سکتا مگر یہ کہ کراچی سے سوار کرا سکتا ہے جبکہ اس عورت کا بھائی جدہ ایئرپورٹ پر موجود ہے ایسی عورت کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ کراچی سے جدہ تک بغیر محرم کے سفر کرنے کا گناہ اس کے ذمہ بھی ہوگا۔

(۲۹) بہنوئی یا کسی اور غیر محرم کے ساتھ حج یا سفر کرنا

سوال:۔ اگر بہنوئی کے ساتھ حج یا کسی اور ایسے سفر پر جہاں محرم کے ساتھ جانا ہوتا ہے جا سکتے ہیں یا نہیں، جبکہ بہن بھی ساتھ جا رہی ہو؟

الجواب:۔ بہنوئی یا کسی اور غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا شرعاً درست نہیں۔

(کمافی الھدایہ۔ فتح القدیر کتاب الحج)

سوال:۔ مسئلہ یہ ہے کہ اگر میاں بیوی حج کو جانا چاہتے ہوں تو ان کے ہمراہ بیوی کی بہن بھی بطور محرم جا سکتی ہے؟ شرعی طور پر ایک بیوی کی موجودگی میں اس کی ہمشیرہ سے نکاح جائز نہیں اس

لحاظ سے تو سالی محرم ہی ہوئی، بہر حال اگر حکومت پاکستان اس مسئلہ کی وضاحت اخباروں میں شائع کرادے تو بہت سے لوگ ذہنی پریشانی سے بچ جائیں گے۔

الجواب:۔ محرم وہ ہے جس سے نکاح کسی حال میں بھی جائز نہ ہو، سالی محرم نہیں۔ چنانچہ شوہر اگر بیوی کو طلاق دے یا بیوی کا انتقال ہو جائے تو سالی کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے اور نامحرم کو ساتھ لے جانے سے حاجی مجرم بن جاتا ہے (ملخص)

(۴۰) عورت کا ایسی عورت کے ساتھ سفر حج کرنا جسکا شوہر ساتھ ہو

سوال:۔ ایک خاتون بالفرض حج پر جانا چاہتی ہیں، شوہر کا انتقال ہو گیا۔ کسی اور محرم کا انتظام نہیں ہو پاتا۔ کیا یہ خاتون کسی ایسے مرد کے ساتھ جا سکتی ہیں جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو، یا کسی ایسی خاتون کے ساتھ جا سکتی ہیں جن کے ساتھ ان کا محرم ہو؟

الجواب:۔ عورت کے لئے محرم کے بغیر حج پر جانا جائز نہیں ہے، اور نہ مذکورہ صورت کے تحت جانا جائز ہے۔ جیسا کہ ھدایہ وغیرہ میں ہے کہ شوہر یا محرم کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محرم ممانعت کی صراحت موجود ہے۔ (فتح القدیر کتاب الحج) (ملخص۔ مفتی عزیز الرحمٰن)

(۴۱) اگر عورت کو مرنے تک محرم حج کیلئے نہ ملے تو حج کی وصیت کرے

سوال:۔ ہماری والدہ صاحب پر حج فرض ہو چکا ہے جبکہ ان کے ساتھ حج پر جانے کے لئے کوئی محرم نہیں ملتا تو کیا اس صورت میں وہ کسی غیر محرم کے ساتھ حج کے لئے جا سکتی ہیں؟ نیز ان کی عمر تقریباً ۶۳ سال ہے۔

الجواب:۔ عورت بغیر محرم کے حج کے لئے نہیں جا سکتی، اس عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ اگر محرم میسر نہ ہو تو اس پر حج کی ادائیگی فرض نہیں ہے۔ لہذا اس صورت میں نامحرم کے ساتھ جانا جائز نہیں ہے، اگر چلی گئی تو حج تو ادا ہو جائے گا البتہ گناہ گار ہو گی، اگر آخر حیات تک اسے جانے کے لئے محرم میسر نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حج بدل کرایا جائے۔

احرام باندھنے کے مسائل

(۴۲) عورتوں کا احرام میں چہرے کو کھلا رکھنا

سوال:۔ میں نے سنا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت کا احرام چہرے میں ہے. جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کھلا رکھنا چاہئے، حالانکہ قرآن وحدیث میں عورت کو چہرہ کھولنے سے سختی سے منع فرمایا ہے، لہٰذا ایسی صورت کیا ہوگی جس سے اس حدیث پر بھی عمل ہو جائے اور چہرہ بھی ڈھکا رہے، کیونکہ مجھے امید ہے کہ اس کی کوئی صورت شریعت مطہرہ میں ضرور بتائی گئی ہوگی۔

الجواب:۔ یہ صحیح ہے کہ احرام کی حالت میں چہرے کو ڈھکنا جائز نہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ احرام کی حالت میں عورت کو پردے کی چھوٹ ہوگئی۔ نہیں، بلکہ جہاں تک ضروری ہو پردہ ضروری ہے یا تو سر پر کوئی چھجا سا لگایا جائے اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈالا جائے کہ پردہ ہو جائے، مگر کپڑا چہرے کو نہ لگے یا عورت ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے اور اسے چہرے کے آگے کرلیا کرے اس میں شبہ نہیں کہ حج کے طویل اور پر ہجوم سفر میں عورت کے لئے پردہ کی پابندی بڑی مشکل ہے لیکن جہاں تک ہو سکے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے اور جو اپنے بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(۴۳) عورت کے احرام کی کیا نوعیت ہے اور وہ احرام کہاں سے باندھے؟

سوال:۔ مردوں کے لئے احرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، عورتوں کے لئے احرام کی کیا شکل ہوگی؟ اور کیا احرام مجھے اور میرے بچوں کو گھر سے باندھنا ہوگا، جبکہ میں برقعہ کی حالت میں ہوں؟

الجواب:۔ مردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ممنوع ہیں اس لئے وہ احرام باندھنے سے پہلے دو چادریں پہن لیتے ہیں، عورتوں کو احرام باندھنے کے لئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں اس لئے وہ معمول کے کپڑوں میں احرام باندھتیں ہیں، البتہ عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے اس لئے احرام کی حالت میں وہ چہرے کو اس طرح نہ ڈھکیں کہ کپڑا

ان کے چہرے کو لگے مگر نامحرموں سے چہرے کو چھپانا بھی لازم ہے اس لئے ان کو چاہئے کہ سر پر کوئی ایسی چیز باندھ لیں جو چھجے کی طرح آگے کو بڑھی ہوئی ہو، اس پر نقاب ڈال لیں تاکہ نقاب کا کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔ حج کا احرام میقات سے پہلے باندھنا ضروری ہے گھر سے باندھنا ضروری نہیں۔

(۴۴) عورت کا احرام کے اوپر سے سر کا مسح کرنا غلط ہے

سوال:۔ آج کل دیکھا گیا ہے کہ عورتیں جو احرام باندھتی ہیں تو بال بالکل ڈھک جاتے ہیں، اور اس کا سر سے بار بار اتارنا عورتوں کے لئے مشکل ہوتا ہے تو آیا سر کا مسح اسی کپڑے کے اوپر ٹھیک ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورتیں جو سر پر رومال باندھتی ہیں شرعاً اس کا احرام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ رومال صرف اس لئے باندھی جاتی ہے کہ بال بکھریں اور ٹوٹیں نہیں، عورتوں کو اس رومال پر مسح کرنا صحیح نہیں، بلکہ رومال اتار کر سر پر مسح کرنا لازم ہے۔ اگر رومال پر مسح کیا اور سر پر مسح نہیں کیا تو نہ وضو ہوگا، نہ نماز ہوگی، نہ طواف ہوگا، نہ حج ہوگا، نہ عمرہ۔ کیونکہ یہ افعال بغیر وضو جائز نہیں اور سر پر مسح کرنا فرض ہے، بغیر مسح کے وضو نہیں ہوتا ہے۔

www.ahlehaq.org

(۴۵) عورت کا ماہواری کی حالت میں احرام باندھنا

سوال:۔ جدہ روانگی سے قبل ماہواری کی حالت میں احرام باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب:۔ حیض کی حالت میں عورت احرام باندھ سکتی ہے، بغیر دوگانہ پڑھے حج یا عمرہ کی نیت کرلے اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لے۔

(۴۶) حج میں پردہ

سوال:۔ آج کل لوگ حج پر جاتے ہیں عورتوں کے ساتھ۔ کوئی پردہ نہیں کرتا ہے۔ حالت احرام میں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اگر پردہ کرایا جائے تو منہ کے اوپر کپڑا لگے گا تو اس کے لئے کیا

کیا جائے۔

الجواب:۔ پردہ کا اہتمام تو حج کے موقع پر بھی ہونا چاہئے، احرام کی حالت میں عورت پیشانی سے اوپر کوئی چھجا سا لگائے تا کہ پردہ بھی ہو جائے اور کپڑا چہرے کو لگے بھی نہیں۔

(۴۷) شوہر کے پاس جدہ جانے والی عورت پر احرام باندھنا لازم نہیں

سوال:۔ میں کئی سال سے جدہ سعودیہ میں مقیم ہوں، میں نے اپنی بیوی کے لئے ویزا ارسال کیا تھا، جس کا مقصد وزٹ اور حج تھا۔ میں انہیں لینے پاکستان گیا اور واپس آیا۔ ذہن تھا کہ وہ گھومنے پھرنے کے ساتھ حج کرلیں گی اور میں توسیع کرالوں گا اس لئے کراچی سے احرام نہیں باندھا اور پھر ہم جدہ پہنچے، دو دن وہاں رہے۔ تیسرے دن عمرہ کیا۔ اور بعد میں حج بھی کیا پھر وہ لوگ واپس چلے گئے میرا خیال تھا کہ بیوی وزٹ ویزے پر آرہی اس لئے احرام کی ضرورت نہیں، حالانکہ ہمارے دونوں مقصد تھے اور بیوی کا مقصد مجھ سے ملنے کے ساتھ حج زیادہ مقصد تھا۔ بہرحال اب بتائیں کہ احرام جدہ سے پہلے نہ باندھنے کی وجہ سے دم تو واجب نہیں ہوا؟

الجواب:۔ مندرجہ بالا صورت میں چونکہ آپ کا قیام جدہ میں ہے اور آپ کی اہلیہ آپ کے پاس اصلاحاً جدہ گئی تھی اور ویزے کا مدعا بھی یہی تھا، گو اصل مقصود حج کرنا ہی تھا اس لئے میرے خیال میں اس کو میقات سے احرام باندھنا لازم نہیں تھا، اور نہ اس پر دم لازم ہوا۔

(۴۸) احرام والے کے لئے بیوی کب حلال ہوتی ہے

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ طواف زیارت کرنے والے پر اس کی بیوی حرام ہو جاتی ہے؟ بحوالہ تحریر فرمائیں اور کیا قربانی سے پہلے طواف زیارت کیا جا سکتا ہے؟

الجواب:۔ جب تک طواف زیارت نہ کرے بیوی حلال نہیں ہوتی، گویا بیوی کے حق میں احرام باقی رہتا ہے۔ قربانی سے پہلے طواف زیارت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ بعد میں کرے۔

طواف

(۴۹) عمرہ کے طواف کے دوران بالغ ہونے والی لڑکی کیا کرے؟

سوال:۔ ایک بچی اپنے والدین کے ہمراہ عمرہ اور زیارت مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئی روانہ ہونے کے وقت بچی بلوغت کو نہیں پہنچی تھی، اس کی عمر تقریباً ۱۲ برس تھی۔ مکہ مکرمہ پہنچنے پر عمرہ کا طواف کیا اور پھر سعی کی اور سعی کے بعد بچی نے اپنی والدہ کو حیض کے آنے کی اطلاع دی۔ ناواقفیت کی وجہ سے بڑی گھبراہٹ کے عالم میں اس کی ماں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کب سے شروع ہوا؟ تو اس نے بتلایا کہ طواف کے دوران شروع ہوا۔ گویا اسی حالت حیض میں اس نے پورا یا طواف کا بیشتر حصہ ادا کیا اور پھر اسی حالت میں سعی بھی کی ایسی صورت میں اس بچی کے اس فعل پر جو ناواقفیت کے عالم میں ہوا کوئی چیز واجب ہوگی؟ اگر ہوگی تو کیا چیز ادا کرنی ہوگی؟

الجواب:۔ اس کو چاہئے تھا کہ عمرہ کا احرام نہ کھولتی بلکہ پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف اور سعی کرتی، بہر حال اس نے چونکہ احرام نابالغی کی حالت میں باندھا تھا اس لئے اس پر دم جنایت نہیں۔ مناسک ملا علی قاری میں ہے:۔

"اور اگر بچے نے ممنوعات احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں، خواہ یہ ارتکاب بلوغ کے بعد ہو کیونکہ وہ اس سے پہلے مکلف نہیں تھا۔"

(۵۰) حج مبرور اور اس کی علامت

سوال:۔ حج مبرور کس کو کہتے ہیں اور اس کی کیا علامت ہے؟

الجواب:۔ حج مبرور یعنی مقبول حج وہ حج ہے کہ حاجی گناہوں سے توبہ واستغفار کرے اور کامل ارکان فرائض واجبات سنن اور مستحبات کے ساتھ ادا کرے، بحالت احرام ممنوعات سے اجتناب کرتی رہے۔ ریا ونمود اور مال حرام سے بچے اور جملہ اخراجات (کھانا پینا پہننا وغیرہ) حلال مال سے ہو، پھر حج کے بعد دینی حالت بہتر ہو تو سمجھے کہ حج مقبول اور مبرور ہوا ہے۔ واللہ اعلم۔

(مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

www.ahlehaq.org

(۵۱) عورت کا حج بدل کون کرے؟

سوال: ۔ کیا عورت حج بدل میں عورت کو بھیجے یا کسی مرد کو بھی بھیج سکتی ہے؟ نیز کیا حج بدل میں کسی حاجی کو بھیجے یا اسے جس نے ابھی حج نہ کیا ہو؟ کسے بھیجنا ضروری ہے؟ حج بدل پر جانے والا اگر آتے جاتے راستہ میں انتقال کر جائے یا حج کرنے کے بعد واپس اپنے مقام پر نہ لوٹے، یہ حج قبول ہوتا ہے یا نہیں۔ سنا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے رہائشی بھی حج بدل کرتے ہیں کیا اس طرح حج بدل صحیح ہے؟

الجواب: ۔ عورت کا حج بدل عورت کر سکتی ہے، مگر حج بدل مرد کرے تو افضل ہے اور جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس سے حج بدل کرانا مکروہ ہے۔ اس لئے اولیٰ یہی ہے کہ حج بدل میں اس کو بھیجا جائے جس نے اپنا حج کر لیا ہو، اگر حج بدل کرنے والا حج کی ادائیگی سے پہلے مر جائے تو حج ادا نہیں ہوا۔ لیکن حج کرنے کے بعد وہاں یا راستہ میں انتقال کر جائے تو حج ادا ہو گیا۔ اگر اتنی رقم ہو کہ مکہ یا مدینہ سے حج کرایا جا سکتا ہو تو وہاں سے ہی کرا دیا جائے یا کوئی بلا وصیت اپنی طرف سے شرعاً حج کرائے تو جہاں سے چاہے کرا سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبد الرحیم لاجپوری)

(۵۲) لڑکی اپنے والد کے ماموں کے ساتھ حج کرے تو کیا حکم ہے

سوال: ۔ والد کے ماموں کے ساتھ لڑکی حج پر جا سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔ والد کا ماموں محرم ہے، اس سے نکاح حرام ہے البتہ اس کے ساتھ حج اور سفر درست ہے۔ لیکن محرم کے ساتھ سفر کرنے میں یہ بھی شرط ہے کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، محرم دین دار پابند، شریف ہو، فاسق نہ ہو، لا ابالی اور بے پرواہ محرم کے ساتھ سفر کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ فتاویٰ شامی میں جہاں فاسق کے ساتھ سفر کا ذکر کیا ہے وہاں اس بات کو عام رکھا ہے کہ وہ فاسق چاہے شوہر ہو یا محرم ہو۔

شرح لباب میں ہے کہ اگر وہ ایسا بے پرواہ ہو کہ اس کو فکر نہ ہو، ان لوگوں سے حفاظت نہیں ہو سکتی اور جس میں مردانگی غیرت نہ ہو اس کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں چاہے وہ شوہر ہی

کیوں نہ ہو۔ (شامی، صفحہ ۲/۱۹۹) (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۵۳) ہوائی جہاز کے چند گھنٹوں کے سفر میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے

سوال:۔ سفرِ حج میں عورت کے ساتھ شوہر یا محرم کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے (اگرچہ خلاف بھی ہو رہا ہے) لیکن دوبئی، افریقہ، انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ دور دراز کے سفر اکثری حالت میں بلا محرم کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ چند گھنٹوں یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو روز کا سفر ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ سفرِ شرعی یعنی اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ دور جانے کے ارادے سے نکالا جائے تو سفر کے احکام جاری ہو جاتے ہیں مثلاً نماز میں قصر، عورت کے لئے شوہر یا محرم کا ساتھ ہونا خواہ سفر چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہو اور سفر خواہ حج کا ہو یا تجارت یا سیر و تفریح کے لئے ہو ان سب کا حکم یہی ہے۔ کیونکہ حدیث میں ارشادِ نبوی ہے کہ جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر (یہ پیدل چلنے سے مسافت کی مدت ہے) نہ کرے سوائے یہ کہ اس کے ساتھ باپ، بیٹا، شوہر، بھائی یا قریبی محرم ہو۔ واللہ اعلم۔ (مسلم شریف)

(۵۴) عدت کی حالت میں حج پر جانا درست ہے یا نہیں؟

سوال:۔ میاں بیوی دونوں اس سال حج پر جانے والے تھے کہ شوہر کا انتقال ۲۹ رمضان المبارک کو ہو گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) اب اس کی بیوہ حج پر جا سکتی ہے یا نہیں، عورت کے ساتھ اس کے والد حج پر جانے کے لئے تیار ہیں وہ اپنے مرحوم داماد کی طرف سے حج بدل کے لئے جائیں گے اور وہ اپنا فرض حج ادا کر چکے ہیں۔ ایک بات واضح رہے کہ اگر عورت اس سال حج کے لئے جا نہ سکے گی تو آئندہ سال دو دشواریاں ہیں کہ اول منظوری ملے یا نہ ملے دوم یہ کہ محرم ملے یا نہیں ملے کیونکہ اس کے والد بہت عمر رسیدہ ہیں ان امور کو پیش نظر رکھ کر جواب رحمت فرمائیں۔

الجواب:۔ عدت کی حالت میں عورت کو حج کے لئے سفر کرنے کی شرعاً اجازت نہیں، اگر جائے گی تو گناہ گار ہو گی، آئندہ سال یا جب منظوری مل جائے تو محرم کے ہمراہ حج کے لئے جائے اگر خدانخواستہ آخر تک اجازت نہ ملی یا محرم نہ مل سکا تو حج بدل کی وصیت کر جائے۔ شامی وغیرہ

میں ہے کہ عورت کیسی بھی ہو، عدت میں حج پر نہیں جا سکتی۔

معلم الحجاج میں ہے کہ عورت کے لئے حج پر جانا اس وقت واجب ہے جب عدت میں نہ ہو اگر عدت میں ہو تو جانا واجب نہیں۔ عدت چاہے موت کی ہو یا فسخ نکاح کی طلاق رجعی ہو یا طلاق بائن کی، سب کا حکم ایک ہے۔ (معلم الحجاج، صفحہ ۹۸)

بہشتی زیور میں ہے کہ، اگر عورت عدت میں ہو تو عدت چھوڑ کر حج کو جانا درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۵۵) حالت احرام میں بام، ٹوتھ پیسٹ وغیرہ کا استعمال

سوال:۔ وکس اور بام جو درد سر یا سردی کی وجہ سے لگایا جاتا ہے اور اسی طرح دوسرے بام یا دوائیں جن میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے، مرض یا درد کی وجہ سے احرام کی حالت میں لگانا کیسا ہے؟ لگانے پر جزاء ہے یا نہیں؟ اسی طرح منجن یا ٹوتھ پیسٹ جس میں لونگ، کافور یا الائچی وغیرہ یا خوشبودار دوا ڈالی جاتی ہے، ایسے ٹوتھ پیسٹ وغیرہ کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ وکس بام خوشبودار چیز ہے اور اس کی خوشبو تیز ہے اگر پوری پیشانی پر لگایا تو دم لازم ہوگا، فقہاء نے ہتھیلی کو بڑا عضو شمار کیا ہے ہاتھ کے تابع نہیں کیا ہے۔ (دیکھئے معلم الحجاج ص ۲۴۴) اس لئے پیشانی بھی بڑا عضو ہونا چاہئے، عنیۃ الناسک میں ہے کہ خوشبودار دوا لگائی یا خوشبو بطور دوا لگالی اور وہ پکی ہوئی نہ تھی اور زخم پر لگائی تو صدقہ واجب ہے، جب کہ زخم پورے یا اکثر عضو پر نہ ہو مگر اس نے اس پر بار بار لگایا تو دم واجب ہوگا۔ الخ۔ معلم الحجاج میں ہے کہ اگر زخم بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے ورنہ صدقہ واجب ہے

اور درد کی وجہ سے بام لگایا تب بھی یہی حکم رہے گا۔ معلم الحجاج میں ہے کہ جنایت قصداً کی یا بھول کر یا خطاً کی، جانتے بوجھتے کی یا لاعلمی میں، خوشی سے کی یا زبردستی کروائی گئی، سوتے کی یا جاگتے، نشہ میں ہو یا بے ہوش ہو، مالدار ہو یا غریب، معذور ہو یا غیر معذور سب صورتوں میں جزاء واجب ہے۔ الخ (صفحہ ۲۴۲)

اور منجن ٹوتھ پیسٹ وغیرہ میں لونگ، کافور، الائچی یا خوشبودار چیز مغلوب ہو یعنی کم ہو تو ایسا منجن احرام کی حالت میں استعمال کرنا مکروہ ہوگا، مگر صدقہ واجب نہ ہوگا اور اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ

میں خوشبو دار چیز غالب ہوتو چونکہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ پورے منہ کے اندر لگ جائے گا لہذا دم واجب ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ احرام کی حالت میں مسواک ہی استعمال کرلے، منجن یا ٹوتھ پیسٹ استعمال نہ کریں اس سے سنت بھی ادا نہ ہوگی لہذا مسواک ہی کو اختیار کرنا چاہئے۔

ولو اکل طیبا کثیرا و ھو ان یلتصق با کثر منه یجب الدم و ان کان قلیلا بان لم یلتصق با کثر فمه فعلیه الصدقة الخ۔ واللہ اعلم۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

حج کے متفرق مسائل

(۴۶) حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو کیا کریں؟

سوال:۔ حج کرنے کے بعد زیادہ عبادات میں سستی، کاہلی یعنی ذکر اذکار صبح کے وقت نماز دیر سے پڑھنا اور دل میں وساوس یعنی حج سے پہلے دینی کاموں، تبلیغ اور نیک کاموں میں دلچسپی لیتا تھا، لیکن اب اس کے برعکس ہے آپ سے معلوم کرنا ہے کہ حج کرنے میں کوئی فرق تو نہیں ہے، کیا دوبارہ حج کے لئے جانا ضروری ہوگا؟

الجواب:۔ اگر پہلا حج صحیح ہوگیا تو دوبارہ کرنا ضروری نہیں۔ حج کے بعد اعمال پر سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہئے۔

(۵۷) جمعہ کے دن حج اور عید کا ہونا سعادت ہے

سوال:۔ اکثر ہمارے مسلمان بھائی پڑھے لکھے اور ان پڑھ پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا حج (حج اکبر ہوتا ہے) اور اس کا ثواب سات حجوں کے برابر ملتا ہے اور حکومتیں جمعہ کے دن کو حج نہیں ہونے دیتی کیونکہ دو خطبے اکٹھے کرنے سے حکومت پر زوال آجاتا ہے اور یہ ہی عقیدہ و یقین وہ عیدین کے بارے میں رکھتے ہیں، اس کی شرعی تشریح فرمادیں۔

الجواب:۔ جمعہ کے حج کو ''حج اکبر'' کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے، البتہ معلم الحجاج میں طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ جمعہ کے دن کا حج ستر حجوں کی فضیلت رکھتا ہے مجھے اس کی سند کی تحقیق

نہیں اور یہ غلط ہے کہ حکومتیں جمعہ کے دن حج یا عید نہیں ہونے دیتیں۔ متعدد بار جمعہ کا حج ہوا ہے جس کی سعادت بے شمار لوگوں کو حاصل ہوئی ہے اور جمعہ کو عیدین بھی ہوئی ہیں۔ ملخص۔
(مفتی عزیز الرحمٰن۔ مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

(۵۸) کیا لڑکی کا رخصتی سے پہلے حج ہو جائے گا؟

سوال:۔ ایک لڑکی کا نکاح ایک لڑکے کے ساتھ ہو گیا ہے لیکن رخصتی نہیں ہوئی اور نہ ہی دونوں فریقوں کا دو سال تک مزید رخصتی کا ارادہ نہیں ہے لڑکا ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب میں مقیم ہے، لڑکا چاہتا ہے کہ وہ اپنے سعودی عرب کے قیام کے دوران اور رخصتی سے پہلے لڑکی کو اپنے ساتھ حج کروائے تو کیا بغیر رخصتی کے لڑکی کو اس لڑکے کے ساتھ حج پر بھیجنا جائز ہے؟

الجواب:۔ حج کر لیں، دونوں کام ہو جائیں گے۔ حج بھی رخصتی بھی اور جب نکاح ہو گیا تو دونوں میاں بیوی ہیں، رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔ (مفتی یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

www.ahlehaq.org

کتاب الحج

(۶۳) بوقت احرام بیوی ساتھ ہوتو صحبت کرنا اور پھر غسل کرنا مسنون ہے

سوال:۔ گذشتہ سال میں حج کو گیا تھا اس وقت جہاز میں مولانا نے مجھے بتایا کہ یلملم پہاڑ آنے کے وقت ایک سیٹی بجائی جائے گی کہ احرام باندھلو تب اگر اپنے ساتھ بیوی ہو اور سونے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام ہو تو پہلے اپنی بیوی سے صحبت کرے اس کے بعد غسل کرے پھر احرام باندھے ،سوال یہ ہے کہ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ ہاں اگر احرام کے وقت بیوی ساتھ ہو اور کوئی عذر اور کوئی مانع نہ ہو تو صحبت کرنا مسنون اور مستحب ہے۔فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

ومن المستحب عندارادة الاحرام جماع زوجته اوجا اریته ان کا نت معه ولا مانع عن الجماع فانه من السنه هکذافی البحر الرائق (ج ۱،صفحہ ۲۲۴) فقط واللہ اعلم بالصواب (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۴) حجاج کرام کی دعوت، ہدیہ کالین دین، ان کو رخصت کرنے اور استقبال کرنے کے سلسلہ میں ہونے والے رسم و رواج اور بے احتیاطیوں کا تذکرہ اور ان کا حکم

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین مسائل ذیل میں جو لوگ حج جانے والے ہیں ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر جانا ،کئی دن پہلے سے طرفین کا دعوتوں کا اہتمام کرنا،آنے والی عورتوں کا

ہونے والی جیانی کو دو پٹے (اوڑھنے دینا) مہمانوں کا مٹھائی لے کر پھول اور سوغاتیں لے کر آنا اور رات دیر تک مجلسوں کا ہونا، حج کے لئے جانے والوں کا سب کو دعوت دینا، کیا اتنا ضروری ہے کہ اگر دعوت نہ دے یا نہ لے تو اسے برا سمجھا جائے۔ اسٹیشن پر غیر محرم مرد عورتوں کا ہجوم اور بے پردگی وغیرہ رسمی چیزوں کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے تحریر فرمائیں تاکہ لوگوں کو حقیقت کا علم ہو اور یہ اہم رکن اسلام صحت کے ساتھ ادا ہو سکے۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ حجاج کرام کی مشایعت یعنی بقدر ضرورت و تعاون و قرب ان کو رخصت کرنے کے لئے اپنے اخراجات سے جانا اور ان کا استقبال کرنا کار ثواب ہے حدیث سے اس کا ثبوت ہے۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جب تم حاجی سے ملو تو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤ اس سے پہلے کہ وہ گھر پہنچ جائے، بے شک وہ بخشے ہوئے ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۲۳، کتاب المناسک)

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حاجی حج کے لئے روانہ ہوں تو ان کو الوداع (چھوڑنے) کے لئے جاؤ اور دعائے خیر کے لئے ان سے تلقین (درخواست) کرو اور جب حج سے آئیں تو ان سے ملو اور مصافحہ کرو، قبل اس کے کہ دنیاوی کاروبار میں لگ کر وہ گناہ میں مبتلا ہو جائیں، بے شک ان کے ہاتھ میں برکت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی **اللھم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج**۔ اے اللہ حاجی کی مغفرت فرما اور اس کی بھی جس کے حق میں حاجی دعائے مغفرت کرے۔ (احیاء العلوم، صفحہ ۲۴۱، مجالس الابرار، صفحہ ۱۲۴، مجلس نمبر ۲۰، فتاویٰ رحیمیہ، صفحہ ۴۶، ج ۲)

فضائل حج میں ہے سلف کا معمول تھا کہ وہ حجاج کے مشایعت بھی کرتے تھے اور ان کا استقبال بھی کرتے تھے اور ان سے دعا کی درخواست کرتے تھے۔ اتحاف (فضائل حج، صفحہ ۲۲ حدیث نمبر ۱ کے تحت)

لیکن عورتوں کا گاؤں اور آبادی سے باہر نکلنا یا اسٹیشن جانا اور وہاں غیر محرم مرد اور عورتوں کا اختلاط اور ہجوم اور بے پردگی ہونا مذموم معیوب اور گناہ کا کام ہے، اس پر سخت وعید ہے۔

مجالس الابرار میں ہے:

(ترجمہ) حج کے منکرات (رسومات و بدعات) میں سے ایک حجاج کرام کے جانے اور

لوٹنے کے وقت ان کو رخصت کرنے اور ان کا استقبال کرنے کے لئے عورتوں کا نکلنا ہے۔ ان کو تو گھروں میں ہی ٹھہرے رہنا اور باہر نہ نکلنا ضروری ہے اور شوہر پر ان کو باہر جانے سے روکنا لازم ہے اور اگر اس نے اجازت دی اور وہ نکلی تو دونوں گناہ گار ہوں گے اور بعض اوقات خاموشی بھی اجازت سمجھی جاتی ہے اس لئے کہ برے کام سے روکنا فرض ہے اور اگر وہ شوہر کی اجازت کے بغیر نکلے گی تو آسمان کے کل فرشتے اور جن جن چیزوں پر اس کا گزر ہوتا ہے انسان اور جن کے سوا سب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔

اور حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ کی چیز نہیں چھوڑی۔

پس اس زمانہ میں عورتوں کا اپنے گھروں سے نکلنا سب فتنوں سے زیادہ ہے۔ خصوصاً حرام طریق سے نکلنا، مثلاً جنازہ کے پیچھے جانا یا قبروں کی زیارت کی غرض سے اور حاجیوں کے آتے اور جاتے وقت نکلنا، ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور گھروں سے نہ نکلیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کی بہترین عورتوں کو اور وہ جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات ہیں ان کو گھر سے نہ نکلنے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وقرن .... تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔

یہ آیت کریمہ اگرچہ ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے مگر اس آیت مبارکہ کا حکم سب کو شامل ہے، اس لئے کہ یہ قاعدہ ہے کہ قرآن مجید کے خطابات ان کو بھی شامل ہوتے ہیں جو قرآن کے نزول کے وقت موجود ہوں اور ان تمام لوگوں کو جو قیامت تک آنے والے ہیں۔ (مجالس الابرار، صفحہ ۱۲۵، مجلس نمبر ۲۰)

اس عبارت کو غور سے پڑھئے، جب دنیا کی سب سے پاکباز عورتیں ازواج مطہرات کو یہ حکم ہے کہ وہ ضرورت شرعی کے بغیر گھر سے نہ نکلیں تو عام عورتوں کے لئے کیا حکم ہوگا وہ بخوبی سمجھا جاسکتا ہے، لہٰذا عورتوں کو شرعی ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنا چاہئے اسی میں ان کے دین کی حفاظت ہے۔

اس سلسلہ میں حضور اقدس ﷺ کا عجیب وغریب فیصلہ ملاحظہ فرمائیے۔ الترغیب والترہیب میں حدیث ہے:

(ترجمہ) حضرت ام حمید ساعدی رضی اللہ عنہما نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض

کیا، مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا شوق بہت اچھا ہے (اور دینی جذبہ ہے) مگر تمہاری نماز اندرونی کوٹھری میں کمرہ کی نماز سے بہتر ہےاور کمرہ کی نماز گھر کے احاطہ کی نماز سے بہتر ہے،اور گھر کے احاطہ کی نماز محلّہ کی مسجد کی نماز سے بہتر ہے اور محلّہ کی مسجد کی نماز (یعنی مسجد نبوی کی نماز) سے بہتر ہے۔

چنانچہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنھما نے فرمائش کر کے اپنے کمرے کی کوٹھری کے آخری کونے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا (مسجد نماز پڑھنے کی جگہ) بنوائی وہیں نماز پڑھا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کا وصال ہوگیا اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہوئیں۔ (الترغیب و الترھیب، صفحہ ۱۸۷، ج۱) میں حدیث میں غور کیجئے۔

حضرت ام حمید ساعدیؓ نے حضور پاک ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا شوق ظاہر کیا تو حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں نماز ادا کرو یہ تمہارے لئے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، جب نماز کے لئے نکلنے کو حضور ﷺ نے پسند نہ فرمایا تو بے پردہ حسن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بناؤ سنگھار کر کے باہر نکلنے اور اسٹیشن پر جانے کی اجازت کس طرح ہوسکتی ہے، حالانکہ وہ خیر القرون کا زمانہ تھا اور آج شرارتوں کا زمانہ ہے۔

عورتوں کے لئے غیر محرم مردوں سے پردہ کس قدر ضروری ہے،اس کا اندازہ اس حدیث سے لگائے:

ام المومنین ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت میمونہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ آپ کے پاس تشریف لائے۔آپ ﷺ نے ہمیں پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو نابینا ہیں،ہمیں دیکھ نہیں سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں تو نابینا نہیں ہو تم تو دیکھ سکتی ہو۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۶۹، باب النظر الی المخطوبت)

نیز حدیث میں ہے، حضرت حسن سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے نامحرم عورت کو دیکھنے والے پر اور اس عورت پر بھی جس کو دیکھا جائے (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۷۰)

عورت۔بے پردہ گھر سے نکلے گی تو خود بھی لعنت کی مستحق بنے گی اور مرد اسے دیکھے گا وہ بھی لعنت کا مستحق ہوگا،لہذا عورتوں کا اسٹیشن جانا اور بے پردگی کا مظاہرہ کرنا سخت گناہ کا کام ہے۔

حج کا سفر ہر اعتبار سے بہت مبارک سفر ہے، اس مبارک سفر اور حج مبرور پر بڑے بڑے وعدے ہیں، حاجی ایسے مبارک اور مقدس مقامات پر پہنچتا ہے جہاں دعاؤں کی قبولیت کے وعدے ہیں، لہٰذا سفر حج سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور متعلقین سے ملنا اور ایک دوسرے سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے، خاص کر ان رشتہ داروں اور متعلقین سے جن سے بات چیت بند ہو، آپس میں دلوں میں رنجش اور کدورت ہو، ان سے مل کر معافی مانگ لینا اور دلوں کا صاف کر لینا بہت ضروری ہے، اسی طرح اگر کسی کا حق باقی ہے، کسی پر ظلم کیا ہو، قرض لیا ہو اور ابھی تک ادا نہ کر سکا ہو تو سفر حج سے پہلے پہلے اس کا حق ادا کر دینا یا اس کا انتظام کر دینا یا اس سے مہلت لے کر اس کو اطمینان دلا دینا ضروری ہے تا کہ اس مبارک سفر کی برکتیں پوری طرح حاصل کر سکے۔ جس قدر دل کی صفائی کے ساتھ اور حقوق العباد ادا کر کے حرمین شریفین زادہما اللہ عزاً شرفاً کی حاضری ممنوعات و مکروہات سے بچتے ہوئے اور تمام آداب کی رعایت کرتے ہوئے ہوگی انشاء اللہ وہاں کی برکتیں خوب حاصل ہوں گی۔

فضائل حج میں ہے: (۷) اپنے سب پچھلے گناہوں سے توبہ کرے اور کسی کا مال ظلم سے لے رکھا ہو اس کو واپس کرے اور کسی اور قسم کا کسی پر ظلم کیا ہو تو اس سے معاف کرائے جن لوگوں سے اکثر سابقہ پڑتا رہتا ہو ان سے کہا سنا معاف کرائے، اگر کچھ قرضہ اپنے ذمہ ہو تو اس کو ادا کرے یا ادائیگی کا کوئی انتظام کر دے۔ الی قولہ۔

علماء نے لکھا ہے کہ جس شخص پر کوئی ظلم کر رکھا ہو یا اس کا کوئی حق اپنے ذمہ ہو تو وہ بمنزلہ ایک قرض خواہ کے ہے جو اس سے یہ کہتا ہے کہ تو کہاں جا رہا ہے کیا تو اس حالت میں شہنشاہ کے دربار میں حاضری کا ارادہ کرتا ہے کہ تو اس کا مجرم ہے، اس کے حکم کو ضائع کر رہا ہے حکم عدولی کی حالت میں تو حاضر ہو رہا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ وہ تجھ کو مردود کر کے واپس کر دے، اگر تو قبولیت کا خواہشمند ہے تو اس ظلم سے توبہ کر کے حاضر ہو، اس کا مطیع اور فرمان بردار بن کر پہنچ، ورنہ تیرا یہ سفر ابتداء کے اعتبار سے مشقت ہی مشقت ہے اور انتہا کے اعتبار سے مردود ہونے کے قابل ہے۔

(فضائل حج مولانا محمد زکریا صاحبؒ، صفحہ ۴۳)

نیز فضائل حج میں ہے: (۱۲) چلنے کے وقت مقامی رفقاء اعزاء و احباب سے ملاقات کر کے ان کو الوداع کہے اور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرے کہ ان کی دعائیں بھی اس کے حق میں خیر کا سبب ہوں گی۔

نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جب کوئی آدمی تم میں سفر کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کر کے جائے ان کی دعائیں اس کی دعا کے ساتھ مل کر خیر میں زیادتی کا سبب ہوں گی۔ الوداع کہتے وقت مسنون یہ ہے کہ یوں کہے:

استودع اللہ دینکم و اما نتکم و خواتیم اعمالکم (اتحاد) (فضائل حج صفحہ ۶۴، اجمالی آداب)

لہذا کوئی رشتہ دار صلہ رحمی کی نیت سے یا کوئی قریبی تعلق والا اس مبارک سفر کی نیت پر حاجی کے اعزاز میں سیدھے سادے طریقہ پر پورے اخلاص کے ساتھ اس کی دعوت کرے یا ہدیہ پیش کرے، بشرطیکہ دونوں اس کو ضروری نہ سمجھتے ہوں، دینے والا صرف رضائے الٰہی کے لئے پیش کرے، دکھاوا شہرت اور بڑائی ہرگز مقصود نہ ہو اور لینے والے کو بھی پورا اطمینان ہو کہ یہ دل سے اخلاص کے ساتھ ہدیہ پیش کر رہا ہے یا دعوت کر رہا ہے، بدلہ چکانے یا آئندہ وصول کرنے کا بالکل شائبہ نہ ہو تو یہ فی نفسہ مباح ہے اور انشاء اللہ باعث اجر ہے۔

مگر آج کل ان چیزوں پر جس انداز سے عمل ہو رہا ہے وہ عموماً رسم و رواج کے طور پر ہے، جیسا ہے کہ سوال میں نشاندہی کی گئی ہے اس لئے فی زمانہ اب تو ان چیزوں سے احتراز ہی ضروری ہے اور ان رسم رواج کے بند کرنے کا ہی حکم کیا جائے گا۔

آج کل عموماً ایسا ہوتا ہے کہ حج میں جانے والا اگر دعوت نہ کرے یا لوگ اس کی دعوت نہ کریں تو جانبین برا مانتے ہیں اور دعوتوں کو اس قدر ضروری سمجھ لیا گیا ہے کہ نہ کرنے پر شکایتیں ہوتی ہیں، طعنے سنائے جاتے ہیں اور ان دعوتوں میں فضول خرچی ہوتی ہے، خوب دھوم دھام ہوتی ہے، بے پردگی ہوتی ہے۔ غیر محرم مرد اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے نمازیں قضاء ہوتی ہیں، رات دیر تک محفلیں ہوتی ہیں اور ان کے علاوہ دیگر خرافات بھی ہوتے ہیں۔

یہی حال ہدایا اور سوغات کی لین دین کا ہے، اس کو بھی ضروری سمجھ لیا گیا ہے یہاں بھی شکایتیں ہوتی اور نیت بھی عموماً صحیح نہیں ہوتی، دینے والے عموماً دکھاوا شہرت اور بڑائی کے خیال سے دیتے ہیں کہ اگر نہیں دیں گے تو لوگ کیا کہیں گے، خالی ہاتھ ملاقات کے لئے جانا معیوب اور اپنے لئے باعث خفت سمجھتے ہیں، ہدیہ پیش کرنے میں جو اخلاص للّٰہیت اور خوش دلی ہونا چاہئے وہ عموماً نہیں ہوتی، صرف لعن طعن سے بچنے یا بدلہ چکانے یا آئندہ بدلہ وصول کرنے کا خیال ہوتا ہے اور جو ہدیہ اس خیال سے پیش کیا جائے ایسا ہدیہ تو قبول کرنا بھی جائز نہیں۔

حدیث میں ہے کسی مسلمان کا مال اس کی دل کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔ نیز حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے جو فخر کے لئے کھانا کھلا دیں۔ (اصلاح الرسوم، صفحہ ۳۲، فصل نمبر ا۔ ان رسوم کے بیان میں جن کو عوام مباح سمجھتے ہیں۔)

حاصل کلام یہ کہ ایک چیز جو مباح کے درجہ میں تھی اسے ضروری سمجھ لیا گیا ہے اور لزوم کا درجہ دے دیا گیا ہے اور شرعی قاعدہ یہ ہے کہ اگر امر مباح کو ضرور سمجھ لیا جائے تو وہ قابل ترک ہے اور خاص کر اگر اس میں غیر شرعی امور شامل ہو جائیں تو اس کا ترک انتہائی ضروری ہو جاتا ہے۔

اصلاح الرسوم میں ہے قاعدہ دوم فعل مباح بلکہ مستحب بھی امر غیر مشروع کے مل جانے سے غیر مشروع و ممنوع ہو جاتا ہے، جیسے دعوت میں جانا مستحب بلکہ سنت ہے۔ لیکن اگر وہاں کوئی امر خلاف شرع ہو اس وقت جانا ممنوع ہو جائے گا، جیسا احادیث میں آیا ہے اور ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے۔ الخ (اصلاح الرسوم، صفحہ ۹۷، فصل ہفتم، قاعدہ دوم)

ولیمہ کی دعوت سنت ہے اور یہ دعوت قبول کرنے کی ہدایت کی گئی ہے لیکن اگر اس میں کوئی خرابی شامل ہو جائے تو اسے شر الطعام کہا گیا ہے حدیث میں ہے:

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۲۷۸، باب الولیمہ)

معلوم ہوا کہ کوئی چیز فی نفسہ اچھی ہوتی ہے مگر اس میں کسی خرابی کی مل جانے کی وجہ سے وہ بھی خراب ہو جاتی ہے، نیز یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ کسی پر فی نفسہ حج فرض ہوتا ہے مگر اس کے پاس ان رسومات کی ادائیگی کا انتظام نہیں ہوتا تو وہ قرض لے کر یہ رسومات کو ادا کرتا ہے اور بعد میں قرض ادا کرنے کی مستقل فکر رہتی ہے، یا پھر حج مؤخر کر دیتا ہے، آئندہ سال تک زندہ رہنے کی کیا گارنٹی ہے اور مال باقی رہے گا، اس کی کیا سند ہے ممکن ہے کہ وہ ان رسومات کی وجہ سے فریضہ حج سے محروم رہ جائے، دنیا و آخرت کا نقصان ہو۔

ایک حاجی صاحب کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کو رسم کی پابندی کرتے ہوئے ایک بڑے قافلہ کو اپنے خرچ سے بمبئی لے جانا پڑا، ہوٹل میں ٹھہرایا، اس قافلہ کا خرچ سفر حج کے خرچ سے زیادہ ہوا، کتنا بڑا ظلم ہے۔ اگر اس قسم کے رسم و رواج جاری رہیں تو حج بجائے رحمت کے زحمت

www.ahlehaq.org

اور بجائے نعمت کے نقمت بن جائے گا۔ برا ہو ایسے رسومات کا جو رحمت کو زحمت بنا دے۔

حاجی صاحب کو پھول ہار کرتے ہیں، یہ رسم سوائے فضول خرچی کے کچھ نہیں، لہٰذا ان تمام رسومات کو ختم ہی کرنا چاہئے، ان کو ختم کرنے میں لوگوں کے لئے بڑی سہولتیں ہیں۔ رسمی لین دین کی فکر نہ ہوگی تو آپس میں ملنا ملانا بھی پورے اخلاص کے ساتھ ہوگا۔ ممکن ہے کہ اس رسمی لین دین کی حیثیت نہ ہونے کی وجہ سے ملنے ملانے اور دعاؤں کی درخواست کرنے سے محرومی رہے، غرض ان رسومات کی پابندی میں بڑی زحمتیں اور خلاف شریعت امور کا ارتکاب ہے، اس لئے ان کو بند ہی کرنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں آپس میں مل کر مشورہ کریں اور عملی طور پر ان کے بند کرنے پر پیش قدمی کریں۔

جن حضرات کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہو رہی ہے وہ علی الاعلان لوگوں اور رشتہ داروں سے کہہ دیں کہ رسمی لین دین کی پابندی نہ کریں اور اس کی بالکل فکر نہ کریں جو لوگ ایسی پیش قدمی کریں گے اور عملاً ان رسومات کو ختم کریں گے۔ انشاء اللہ اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ آئندہ بھی جو لوگ اس پر عمل کریں گے انشاء اللہ ان کو ثواب ملے گا۔

حدیث میں ہے:

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا (مثلاً صدقہ کرنے میں یا کسی بری رسم کے مٹانے میں پیش قدمی کی) تو اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی اس کو ملے گا اس کے بغیر کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس شخص نے اسلام میں کوئی بری رسم جاری کی تو اس کو اس کا گناہ ہوگا اور اس کے بعد جو لوگ اس بری رسم پر عمل کریں گے، ان کا گناہ اس پر ہوگا، اس کے بغیر کہ ان کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔ (رواہ مسلم)

اللہ پاک تمام لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو صراط مستقیم اور سنت طریقہ پر استقامت اور اسی پر حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین۔ بحرمۃ النبی الامی ﷺ۔

(سید مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۵) رمی جمار کے وقت پاکٹ گر گیا تو کیا اس کو اٹھا سکتے ہیں

سوال:۔ جمرات کی رمی کرتے وقت میرے گلے میں جو پاکٹ لٹکا ہوا تھا گر گیا، میں نے

www.ahlehaq.org

اسے اٹھالیا یہ تو میں نے سنا تھا کہ کنکری گر جائے تو نہیں اٹھانی چاہئے کہ وہ مردود ہوتی ہے لیکن ایک عورت مجھ سے کہتی ہے کہ جو بھی چیز وہاں گرے مردود ہوتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ جس کنکر سے رمی کی گئی ہو اور وہ کنکری جمرہ کے قریب گری ہوئی ہو وہ کنکر وہاں سے اٹھا کر اسی سے رمی کرنا مکروہ ہے کہ وہ مردود ہے۔ معلم الحجاج میں ہے مسئلہ: مزدلفہ سے سات کنکریاں مثل کھجور کی گٹھلی یا چنے اور لوبئے کے دانے کے برابر اٹھانا جائز ہے مگر جمرے (جس جگہ پر کنکری ماری جاتی ہے) کے پاس سے نہ اٹھائے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کا حج قبول ہوتا ہے اس کی کنکریاں پڑی رہ جاتی ہے، لہذا جو کنکریاں وہاں پڑی ہوتی ہیں وہ مردود ہیں ان کو نہ اٹھائے، اگر کوئی ان کو اٹھا کر مارے گا تو جائز ہے لیکن مکروہ تنزیہی ہے۔ (معلم الحجاج، صفحہ ۱۸۲)

(مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی اور کنکریاں اٹھانا) ہر گری ہوئی چیز کو مردود کہنا صحیح نہیں ہے، لہذا صورت مسئولہ میں آپ نے اپنا گرا ہوا جو پاکٹ اٹھایا ہے اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوریؒ)

www.ahlehaq.org

(۶۶) میدان عرفات میں حائضہ عورت کا آیت کریمہ یا سورہ اخلاص کو بطور ذکر یا قرآنی ادعیہ کو بطور دعا پڑھنا

سوال:۔ ایک عورت کہتی ہے کہ عرفات میں حالت حیض میں لا الہ الا انت الخ آیت کریمہ نہیں پڑھ سکتے، تو کیا بغیر دیکھے زبانی طور پر آیت کریمہ اور سورہ اخلاص اور مناجات مقبول سنیچر کی منزل حالت حیض میں نہیں پڑھ سکتے؟

الجواب:۔ عورت حیض یا نفاس کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی بھی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورہ جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثناء ہو دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھنا چاہے، تو پڑھ سکتی ہے۔

مراقی الفلاح میں ہے: ویحرم قرآءۃ آیۃ من القرآن الا بقصد الذکر اذا اشتملت علیہ لاعلی حکم اوخبر .... الخ

طحطاوی میں ہے: قولہ الا بقصد الذکر ای او الثناء او الدعاء ان اشتملت علیہ

فلا باس به فی اصح الروایات الخ (مراقی الفلاح وطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ ۷۷)

بہشتی زیور میں ہے۔ (مسئلہ) جو عورت حیض سے ہو یا نفاس سے ہو اور جس پر نہانا واجب ہو اس کو مسجد میں جانا اور کعبہ شریف کا طواف کرنا اور کلام مجید پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا درست نہیں الخ۔

نیز بہشتی زیور میں ہے۔ (مسئلہ) اگر الحمد کی پوری سورت دعا کی نیت سے پڑھے یا اور دعائیں جو قرآن میں آئی ہے ان کو دعا کی نیت سے پڑھے تلاوت کے ارادے سے نہ پڑھے تو درست ہے اس میں کچھ گناہ نہیں ہے۔ جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرہ حسنة وقنا عذاب النار اور یہ ربّنا لا تؤ اخذنا ان نسینا او اخطأ نا آخر تک جو سورہ بقرہ کے آخر میں ہے اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو، دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا درست ہے۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۷۷۔۷۸، حصہ دوم نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان)

لہذا مذکورہ صورت میں عورت حالت حیض میں میدان عرفات میں ذکر اور دعا کی نیت سے سورہ اخلاص پڑھ سکتی ہے، تلاوت کی نیت سے نہ پڑھے۔ اور عرفات میں اس وظیفہ کی بہت فضیلت بھی آئی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد موقف میں وقوف کرے اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ لاالہ الااللّٰہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کلی شئی قدیر پھر سو مرتبہ قل ہو اللہ پھر سو مرتبہ نماز کا درود، درود ابراہیمی پڑھے تو باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے فرشتوں کیا جزا ہے میرے اس بندے کی کہ اس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور بڑائی وعظمت بیان کی اور ثناء کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا اور جو دعا چاہے مانگے۔ (معلم الحجاج، صفحہ ۱۷۵۔۱۷۶، کیفیت وقوف عرفہ اسی طرح مناجات مقبول کی سینچر کی منزل بھی دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے۔)

البتہ حیض کی حالت میں قرآنی دعاؤں کو نہ چھوئے، زبانی پڑھے یا اس طرح پڑھے کہ ان دعاؤں پر ہاتھ نہ لگے۔

مراقی الفلاح میں ہے ویحرم مسهاأی الایة لقوله تعالیٰ لایمسه الا المطهرون سواء کتب علی قرطاس اودرهم او حائط الابغلاف متجاف عن

القرآن والحائل کالخریطة فی الصحیح۔
طحطاوی میں ہے۔ وفیما عدا المصحف انما یحرم مس الکتابة لاالحواشی ویحرم الکل فی المصحف لان الکل تبع له کمافی الحدادی و غیره الخ
(طحطاوی علی مراقی الفلاح ،صفحہ ۷۷) فقط۔ (وسلام ۔ مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۷) حائضہ عورت بغیر طواف زیارت کئے وطن آ گئی وہ کیا کرے؟

سوال:۔ حیض کی وجہ سے کوئی عورت طواف زیارت نہیں کرسکی اور واپس آ گئی تو اس کا حج ہوا یا نہیں ،بعد میں جا کر صرف طواف زیارت کرے یا پھر سے حج کرے؟
الجواب:۔ عورت حیض کی حالت میں ہو تو وہ طواف زیارت کے سوا حج کا ہر عمل ادا کرسکتی ہے۔ حیض سے پاک ہو کر طواف زیارت کر لینا چاہئے اور اگر اس عذر کی وجہ سے طواف زیارت ۱۲ ذالحجہ کے بعد کرے تو اس پر دم بھی لازم نہ ہوگا۔ (معلم الحجاج ،صفحہ ۱۹۴)
جب تک طواف زیارت نہیں کرے گی ، حج مکمل نہ ہوگا اور اپنے شوہر کے لئے حلال بھی نہ ہوگی ،اس صورت میں دوبارہ حج پورا کرنا ضروری نہیں ہے، اسے چاہئے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر جائے اور عمرہ سے فارغ ہو کر طواف زیارت کر لے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (فتاویٰ رحیمیہ اردو ،۵/ ۲۲۷۔ ۲۲۸) فقط۔ واللہ اعلم الصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۶۸) منیٰ میں حجاج کا اسلامی بینک کے توسط سے جانور ذبح کرنا

سوال:۔ ماہنامہ الفرقان جون و جولائی ۱۹۸۶ء مطابق شوال ذیقعدہ ۱۴۰۶ ،شمارہ ،صفحہ ۷،۶ ، جلد نمبر ۵۴ میں حضرت مولانا محمد برہان الدین صاحب سنبھلی دامت برکاتہم کا مضمون بہ عنوان حضرت علماء کرام کی خدمت میں حج کی قربانی سے متعلق ایک اہم سوال چھپا تھا۔ احقر کے پاس ان کا مکتوب گرامی آیا کہ اس کے متعلق اپنی رائے تحریر کروں۔ مولانا کے سوال کا خلاصہ یہ ہے حج کے دنوں میں ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ کے اندر لاکھوں جانور قربان کئے جاتے ہیں اور چند سال پہلے تک وہاں ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت عموماً ضائع ہو جاتا تھا، بلکہ اس کی بدبو سے بیماریاں پھیلنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اس صورت حال سے تمام حساس لوگ فکر مند اور اس کے

آرزومند تھے کہ ایسی کوئی صورت نکلے جس سے ہر سال اتنی بڑی مقدار میں ضائع ہونے والی خداوند تعالیٰ کی نعمت صحیح مصرف میں خرچ ہو اور اس سے ان لاکھوں بھوکوں کے پیٹ بھرنے کا انتظام ہو جو ساری دنیا اور خاص کر عالم اسلام میں بھی ایک ایک بوٹی اور ایک ایک نوالہ کے لئے ترس رہے ہیں۔

انہی حساس اور دردمند دلوں کی توجہ دہانی سے بالآخر سعودی حکومت اور اس کے باشعور افراد اس کا حل تلاش کرنے پر آمادہ ہوئے اور اس میں کامیاب بھی ہوئے۔

اس غرض سے تین سال ہوئے سعودی حکومت نے ایک بہت بڑا مذبح مجرزہ المعیصم منیٰ میں بنوایا جس کے اندر لاکھوں جانور نہ صرف ذبح کئے جا سکتے ہیں بلکہ انہیں تیار کر کے ان کا گوشت محفوظ کیا جا سکتا ہے اور پیک کر کے مختلف ملکوں کے ضرورتمندوں کو بھیجا بھی جا سکتا ہے۔ چنانچہ ادھر تین سال سے (۱۴۰۳سنہ کے حج سے) سعودی حکومت البینک الاسلامی للتنمیہ جدہ کے تعاون سے اجتماعی قربانی کا اور گوشت محفوظ کر کے مختلف ملکوں کے ضرورت مندوں میں تقسیم کرنے کا نظم کر رہی ہے۔ البینک الاسلامی (اسلامک ڈیولپمنٹ بنک) (IDB) کا طریقہ کار یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایک مقامی کمپنی (شرکتہ الراجحی) کے توسط سے قربانی کے خواہشمند حجاج کے ہاتھوں کوپن فروخت کرتا ہے۔ کوپن پر مختلف قسم کی قربانیوں مثلاً ہدی اضعیہ صدقہ کے لئے الگ الگ علامتیں قائم کی گئی ہیں، حاجی جس قسم کی قربانی البینک الاسلامی کے ذریعہ کرانا چاہتا ہے مطلوبہ قربانی کی علامت پر نشان لگا کر یقین کر دیتا ہے، پھر اس کی جانب سے قربانی کر دی جاتی ہے۔

لیکن حاجی کو بالعموم یہ نہیں معلوم ہو پاتا کہ اس کی طرف سے جانور کب ذبح کیا گیا اس طریقہ کار سے حنفی حجاج جو حج قران تمتع کرتے ہیں کے لئے ایک اہم مسئلہ پیدا ہو گیا ہے کیونکہ فقہ حنفی میں مفتی بہ قول کے مطابق قران تمتع کرنے والے پر حاجی کے لئے یہ ضروری (واجب) ہے کہ وہ ۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے واپسی پر پہلے جمرۃ العقبہ کی رمی کرے پھر قربانی کرے۔ (دم قران یا تمتع دے) اور اس کے بعد سر کے بال اتروائے، اس ترتیب کے خلاف ورزی پر مزید ایک جانور کی قربانی بطور کفارہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اس وجہ سے حنفی حجاج نے البینک الاسلامی سے بجا طور پر یہ مطالبہ کیا کہ انہیں یہ بتایا جائے کہ ان کی طرف سے جانور کس وقت ذبح کیا گیا تا کہ وہ بقیہ کاموں میں بھی واجب ترتیب کا لحاظ رکھ سکیں، لیکن اجتماعی نظم میں ہر حاجی کو یہ بتانا عملاً ممکن نہیں کہ اس کی طرف سے جانور کب ذبح

کیا گیا۔

اس مشکل کو حل کرنے کے لئے البینک الاسلامی جدہ کے بالغ نظر رئیس نے علماء کا اجتماع جدہ میں منعقد کیا، اجتماع میں ایک حل یہ پیش کیا گیا کہ صاحبین کے نزدیک ترتیب واجب نہیں، ایسی صورت میں جب کہ ہر سال لاکھوں مذبوحہ جانور ضائع ہونے سے بچ جاتے ہیں اس مصلحت کی وجہ سے صاحبین کے قول پر فتویٰ دینا درست ہوگا، اور جو انتظام کیا گیا ہے اس کو اختیار کرنا مناسب رہے گا۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ حکومت لاکھوں جانوروں کی قربانی کی ذمہ داری لینے کے بعد گوشت کی حفاظت کے سلسلہ میں بے حساب رقم خرچ کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ اس سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حسب دستور قربانی اپنے مسلک کے مطابق کریں اور گوشت کی فراہمی اور حفاظت کے لئے زیادہ سے زیادہ مزدور اور ملازم مقرر کئے جائیں اور ایک وسیع وعریض مذبح کا انتظام کر کے وہیں قربانی کو ضروری قرار دیا جائے تو سارے مسائل حل ہوتے نظر آتے ہیں انشاء اللہ رقم وصول کر لینا اور حجاج کو وقت کا پابند بنانا تکلیف مالا یطاق ہے جو محتاط ہیں وہ شکوک وشبہات میں مبتلا رہیں گے اور قربانی ہونے کا یقینی علم نہ ہونے کی وجہ سے بڑی پریشانی میں مبتلا رہیں گے۔

چنانچہ امسال ہمارے یہاں کے ایک حاجی صاحب جن کے ہمراہ تقریباً آٹھ حجاج تھے ان سب نے اس طریقہ پر عمل کیا۔ رمی کے بعد اس بات کی تحقیق کرنا چاہی کہ ہماری قربانی ہوگئی یا باقی ہے۔ تحقیق کے لئے گئے تو متعین جگہ پر کوئی ذمہ دار نہیں ملا چار پانچ مرتبہ گئے مگر کچھ تحقیق نہ ہو سکی، ذہنی طور پر سب بہت پریشان ہوئے کہ حلق کر کے احرام اتاریں یا نہ اتاریں۔ بڑی کشمکش کے بعد کسی صاحب نے بتایا کہ آپ اطمینان رکھیں آپ کی قربانی ہوگئی ہوگی، تب جا کر حلق کر کے احرام اتارا، مگر دل میں شک تو باقی ہی رہا اس لئے جدید طریقہ اختیار کرنے کے بجائے قدیم طریقہ کو ہی قائم رکھنا بہتر معلوم ہوتا ہے۔ یہی قدیم طریقہ ہے، اسی پر عمل چلا آ رہا ہے نیز جدید طریقہ میں یہ کیا جاتا ہے کہ فلاں وقت تک آپ رمی سے فارغ ہو جائیں، فلاں وقت آپ کی قربانی ہوگی اس پر عمل دشوار ہے، ممکن ہے کہ کوئی عذر پیش آجائے۔ مثلاً بیمار ہو گیا یا کوشش کے باوجود رمی کے لئے نہیں پہنچ سکا، ایسے وقت قربانی سے پہلے رمی سے فارغ ہو جانا اور قربانی کے بعد حلق ہونا مشکل ہے۔

ترتیب قائم رکھنا مشتبہ ہی رہے گا اور جو عبادت عمر بھر میں ایک مرتبہ ادا ہوئی ہے اور بڑی

تمناؤں اور کاوشوں کے بعد یہ سعادت نصیب ہوتی ہے بلا شک وشبہ ادا ہو جائے اسی میں اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے۔

اسی لئے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ مفتیٰ بہ قول پر عمل کرتے ہوئے اور قدیم طریقہ کو باقی رکھتے ہوئے حکومت گوشت فراہم کرنے اور حفاظت کرنے کا اعلیٰ پیمانہ پر انتظام کرے تو انشاء اللہ حجاج کو پریشانی اور الجھن نہ ہوگی اور حکومت کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ ہذا ماظہر لی الآن۔

فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (مفتی عبدالرحیم لاجپوری)

(۷۰) حالت احرام میں انجکشن

سوال:۔ حاجی حالت احرام میں انجکشن لگوا سکتا ہے یا دوسرے کے لگا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ ہاں، حاجی حالت احرام میں انجکشن خود بھی لگا سکتا ہے اور دوسرے سے بھی لگوا سکتا ہے۔

(۷۱) بچے قابل نکاح ہوں تو والدین حج کر سکتے ہیں یا نہیں

سوال:۔ لڑکا اور لڑکی قابل نکاح ہو گئے، لوگوں کا کہنا ہے کہ جب تک ان کی شادی نہ ہو جائے والدین پر حج فرض نہیں۔ یہ اعتقاد صحیح ہے؟

الجواب:۔ جب فرض گیا تو حج کے لئے جانا ضروری ہے۔ عام ازیں کہ اولاد کی شادی ہوئی ہو، نہ ہوئی ہو، نہ جانے پر گناہ گار ہوگا۔ اولاد کی شادی کرائے بغیر حج فرض نہیں ہوتا اور حج کے لئے جا نہیں سکتا یہ اعتقاد درست نہیں؟

(۷۲) حالت احرام میں پاؤں میں مہندی لگانا

سوال:۔ کسی مرد یا عورت نے پاؤں میں گرمی کے باعث چھالے پڑ جانے کی وجہ سے درد کی شدت کو کم کرنے کے لئے پاؤں میں مہندی لگائی، جب درد میں کمی ہوئی تو دوسرے اور تیسرے دن بھی مہندی لگائی۔ اور وہ اس وقت حج قران کے احرام میں ہے۔ اس صورت میں کیا کفارہ ہوگا؟

www.ahlehaq.org

الجواب:۔ تین دن تک ایک پاؤں یا دونوں میں مہندی لگانے سے تین جنایتیں ہوئیں اور قارن کی ایک جنایت دو جنایتوں کے حکم میں ہو جاتی ہے۔ اس لئے چھ جنایتیں ہو گئیں مگر چونکہ عذر کی وجہ سے ہوئیں ان جنایتوں کے کفارے میں یہ اختیار ہے کہ ہر جنایت کے عوض ایک بکرے یا مینڈھے کی قربانی حرم میں کرے یا ساتواں حصہ اونٹ یا گائے کا یا چھ مسکینوں کو ایک ایک فطرہ یعنی پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرے۔ یا تین روزے رکھے

یہ ایک جنایت کا کفارہ ہے، اسی طرح چھ جنایتوں کے چھ کفارے ادا کرے۔ (جیسا کہ الدر المختار میں لکھا ہے۔) واللہ اعلم۔ (مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ)

(۷۳) خاص روضۂ اطہر ہی کی زیارت کے لئے مدینہ کا قصد کرنا

سوال:۔ کیا مدینہ کا رخت سفر باندھنا اور غرض یہ ہو کہ صرف روضہ اطہر رسول ﷺ کی زیارت کرنی ہے، کیا اس نیت سے سفر جائز ہے؟

الجواب:۔ نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب اور بعض فقہاء نے واجب کے قریب قرار دیا ہے۔ روایات کثیرہ جو کہ صحیح اور صریح ہیں اس بابت وارد ہوئی ہیں۔ ملا علی قاری نے ''مناسک'' میں اور علامہ سمہودیؒ نے وفاء الوفاء میں لکھا اور خلاصۃ الوفا میں وارد ہوا ہے کہ روایات مشہورہ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہر سال دو آدمیوں کو روضہ اطہر پر خدمت نبوی ﷺ میں ان کا سلام پہنچانے کے لئے مدینہ منورہ بھیجا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔ (مفتی محمد شفیعؒ)

(۷۴) جس کا کوئی محرم نہ ہو وہ کسی حج پر جانے والے کے ساتھ نکاح کرے

سوال:۔ اگر عورت حج کرنا چاہتی ہے، محرم ساتھ جانے والا کوئی نہیں ہے یا وہ کسی مرد کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتی تو کیا وہ مستورات کی ایسی جماعت کے ساتھ حج پر جا سکتی ہے جن کے محرم مرد ساتھ ہوں، کیا کوئی صورت بغیر محرم مرد کے حج کرنے کی ہے اور اگر کوئی عورت بغیر محرم سفر حج کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جو محرم ساتھ جائے اس کے کون کون سے اخراجات عورت برداشت کرے اور اخراجات حج کے علاوہ اگر وہ ذاتی رقم ساتھ لے جاتا ہے تو اس کی کیا صورت اور حکم ہے؟

الجواب:۔ بغیر محرم کے حج پر جانا جائز نہیں ہے اگر حج پر جانا ہی ہے تو حج پر جانے والے کسی شخص کے ساتھ نکاح کرلے پھر چلی جائے۔

(۷۵) خاوند کے روکنے کے باوجود عورت حج پر جاسکتی ہے

سوال:۔ میری بیٹی کو عرصہ سے خاوند نے لاتعلق کیا ہوا ہے، بیٹی کے اپنے بیٹے جوان ہیں وہ اپنی والدہ کو اپنے ماموں یعنی والدہ کے بھائی کے ساتھ حج پر بھیجنا چاہتے ہیں خاوند نہ طلاق دیتا ہے نہ حج کی اجازت دیتا ہے تو کیا وہ حج پر جاسکتی ہے؟

الجواب:۔ حج فرض ہونے کی صورت میں محرم میسر ہونے کی حالت میں جانا ضروری ہے۔ خاوند کے روکنے کی کوئی حیثیت نہیں۔

ولیس لزوجها منعها عن حجة الاسلام (اھ درمختار)

ای اذا کان معها محرم.......... (شامیہ، صفحہ ۲۰۰، ج۔۲) (محمد انور)

(۷۶) بیوی ناراض ہوکر میکے بیٹھی ہو تو حج کرنے کا حکم

سوال:۔ میری دو بیویاں ہیں جو باہمی لڑتی ہیں، ایک غیر آباد ہے اب میرا حج کو جانے کا ارادہ ہے، وہ اجازت نہیں دیتی۔ بعض لوگ کہتے ہیں پہلے گھر آباد کرو پھر حج کو جاؤ۔ کیا حج کرنا ضروری ہے یا گھر آباد کرنا ضروری ہے؟ کافی مرتبہ گھر آباد کرنے کی کوشش کی، مگر ناکام رہا آپ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

الجواب:۔ حج اگر فرض ہے تو اس کی ادائیگی کیجئے، کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے نہ بیوی سے اور نہ کسی اور سے۔ فرض کی ادائیگی ضروری ہے اور گھریلو معاملات کی درستگی کے لئے دوست احباب اور رشتہ داروں سے مشورہ کر کے صحیح صورتحال تک پہنچنے کی سعی کرنی چاہئے۔

(بندہ محمد اسحاق عفا اللہ عنہ) (الجواب صحیح۔ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ)

(۷۷) معتدہ حج پر نہیں جاسکتی

سوال:۔ جو عورت عدت گذار رہی ہو کیا وہ حج کے لئے سفر کرسکتی ہے؟

الجواب:۔ معتدہ کو دوران عدت کوئی سفر نہیں کرنا چاہئے، نہ حج کے لئے نہ کسی اور غرض کے لئے۔ اگر روکنے کے باوجود چلی گئی تو فرض ادا ہو جائے گا، البتہ اس معصیت پر استغفار لازم ہے۔

المعتدہ لاتسافر للحج و لا لغیرہ۔ (عالمگیری، صفحہ ۱۳۸، ج ۲) (محمد انور عفا اللہ عنہ)

(۷۸) حالت حیض میں طواف زیارت کر لیا تو سالم اونٹ ذبح کرنا ضروری ہے

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت طواف زیارت سے قبل حائضہ ہوگئی ابھی پاک نہیں ہوئی تھی کہ اتنے میں روانگی کی تاریخ آ گئی طواف کئے بغیر ہی واپس وطن آ گئی، اس کے حج کا کیا حکم ہے؟ اس کی شرعاً کوئی تلافی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ یہ صورت کثیر الوقوع ہے۔ مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی مستورات حج کی ادائیگی سے محروم رہ جاتی ہیں۔ مصارف اور سفری صعوتیں برداشت کرنے کے باوجود ان کا حج نہیں ہوتا، طواف زیارت چونکہ فرض ہے، جو حائضہ طواف زیارت کئے بغیر واپس آ گئی ہے اس کا حج نہیں ہوا بلکہ خاوند کے پاس نہ جانے کے بارے میں اس کا احرام بھی باقی ہے اور اس پر لازم ہے کہ اسی احرام کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کرے۔

درمختار میں ہے و **بترک اکثرہ بلقی محرماً** .... (شامیہ، صفحہ ۲۶۴، ج ۲ مطبوعہ رشیدیہ)

اس پر علامہ شامی فرماتے ہیں کہ: **فان رجع الی اھلہ فعلیہ حتما أن** .... اور حج کی سعی نہیں کر چکی تھی تو وہ سعی بھی کرے اور ایسی حائضہ عورت سے پاک ہونے کے بعد اس کے خاوند نے مجامعت بھی کی تو ایک بکری بطور کفارہ حدود حرم میں ذبح کرنا واجب ہے اور اگر یہ فعل متعدد بار کر چکا ہے تو کفارے بھی متعدد واجب ہوں گے۔ الا یہ کہ احرام توڑنے کی نیت سے مجامعت کی ہو۔

وفی الباب واعلم ان المحرم اذنویٰ رفض الاحرام فجعل یصنع ......
(شامی، صفحہ ۲۸۴، ج ۲)

ایسی صورت میں مستورات اور ان کے وارثوں کے لئے سخت مشکلات ہیں، اس لئے حکومت پر لازم ہے کہ ایسی معذور عورتوں کے لئے سفر مؤخر کرنے کی مناسب ہدایات متعلقہ محکمہ کو

جاری کرے اور اگر بالفرض پاک ہونے تک عورت کا ٹھہرنا کسی طور پر ممکن نہ ہو ایسی حالت ہی میں اگر یہ عورت طواف کرے گی، اس کا طواف زیارت ادا ہو جائے گا مگر دوگانہ طواف پاک ہونے تک نہ پڑھے اور اگر حج کے لئے سعی پہلے کر چکی ہو تو اب طواف زیارت کے بعد سعی بھی کرنے۔ حائضہ عورت نے چونکہ یہ طواف ناپاکی کی حالت میں کیا ہے اس لئے بطور کفارہ اس پر سالم گائے یا سالم اونٹ کا حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہے۔ تاکہ نقصان کی تلافی ہو سکے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ سے خوب استغفار کرے اور معافی بھی مانگے۔ شامیہ میں ہے:

نقل بعض المحشین هل تطوف...... (صفحہ ۱۸۴، ج ۲) (بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ)

(۷۹) عورت کے پاس محرم کا کرایہ نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت جس کی عمر ۷۵ سال ہے وہ حج کرنا چاہتی ہے مگر محرم کا کرایہ نہیں ہے۔ کیا اس کے حج کرنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟ اگر ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب:۔ جس عورت کے ساتھ محرم نہ ہو یا محرم ہو لیکن اس کے کرایہ کی گنجائش نہ ہو تو اس عورت پر حج فرض نہیں ہے۔

اما شرائط و جوبه فمنها الا سلام و منها العقل......... (ہندیہ، صفحہ ۲۱۸ ج ۱، کتاب الحج) (بندہ محمد صدیق غفرلہ) (بندہ محمد عبداللہ غفرلہ)

(۸۰) موجودہ دور میں بھی عورت بلا محرم سفر حج نہ کرے

سوال:۔ مکرمی محترمی جناب حضرت مولانا صاحب السلام علیکم۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے، جب بھی حج کا زمانہ قریب آتا ہے عورتوں کے لئے حج کا مسئلہ ضرور زیر بحث آتا ہے کہ کیا اس زمانہ میں عورت بغیر محرم کے سفر حج کر سکتی ہے، کیونکہ اس زمانہ میں بہت سی ایسی آسانیاں ہو گئی ہیں جن کا پہلے زمانہ میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

مثلاً پہلے زمانے میں سفر پیدل یا اونٹ اور گھوڑے پر ہوتے تھے جن پر بیٹھنے اور اترنے کے لئے عورت کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور عورت کو سہارا صرف محرم مرد ہی دے سکتا ہے، جس

کی اس زمانے میں ضرورت نہیں ہے یہ اور اس قسم کے دوسرے مسائل ہیں جس میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ جناب اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت نکال کر میری معروضات پر غور فرما کر قرآن حدیث اور فقہائے امت کے فتاویٰ کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

فقہائے امت نے حج کے لئے دو قسم کی شرائط متعین فرمائی ہیں۔

پہلی قسم کی شرائط کا تعلق حج کے واجب ہونے سے ہے دوسری قسم کی شرائط کا تعلق ادائے ارکان حج سے ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت جس پر بھی یہ شرائط پوری ہو جائیں گی اس پر حج فرض ہو جائے گا۔ ان شرائط پر تمام فقہائے امت متفق ہیں۔ یہ سات شرطیں ہیں۔

(۱) مسلمان ہونا، (۲) بالغ ہونا، (۳) عاقل ہونا، (۴) آزاد ہونا، (۵) استطاعت اور قدرت ہونا، (۶) وقت کا ہونا، (۷) دارالحرب میں رہنے والے مسلمان کو حج کی فرضیت کا علم ہونا۔

ان شرائط میں عورت کے لئے علیحدہ کوئی شرط نہیں ہے۔ جو بھی شرائط پر پورا اترے گا، مرد ہو یا عورت اس پر حج فرض ہو جائے گا۔

اب یہ کہ عورت سفر فرض حج محرم کے ساتھ کرے یا بغیر محرم کے۔ اکثر محدثین کرام نے فرض حج کے سفر میں عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنیکی اجازت دی ہے، ان محدثین کرام میں امام مالکؒ، امام ترمذیؒ، امام بخاریؒ، امام احمدؒ وغیرہ شامل ہیں۔

ان محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ فرض حج ادا کرنے کے لئے عورت بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ عورت تنہا سفر نہ کرے بلکہ اس قافلہ کے ساتھ سفر کرے جس میں ثقہ مرد اور عورتیں شامل ہوں، اس لئے کہ جان بوجھ کر فرض حج ترک کرنے میں گناہ عظیم ہے

دوسری قسم کی شرائط کا تعلق حج کے واجبات ادا کرنے سے ہے اور یہ پانچ شرطیں ہیں:

(۱) تندرست ہونا، (۲) راستہ کا پرامن ہونا، (۳) قید نہ ہونا یا حکومت وقت کی طرف سے پابندی نہ ہونا، (۴) عورت کا عدت میں نہ ہونا، (۵) ادائے واجبات حج کے وقت عورت کے ساتھ محرم کا ہونا۔ ان پانچ شرائط میں فقہاء کا سب سے زیادہ اختلاف عورت کے لئے محرم کے بارے میں ہے۔

کچھ فقہاء کہتے ہیں کہ عورت کے ساتھ محرم کا ہونا وجوب حج کی شرط ہے، لیکن قاضی خان

www.ahlehaq.org

نے تصریح کی ہے کہ یہ وجوب ادا کی شرط ہے۔ محقق ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں اسی کو ترجیح دی ہے کہ یہ وجوب ادائے حج کی شرط ہے اور اکثر مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ بزارؒ نے اپنی سند میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کی روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کی ہے کہ معبد جھنیؓ نے جب رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ کوئی عورت اس وقت تک حج نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم نہ ہو تو معبد جھنیؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری عورت تو حج کے لئے گئی ہے اور میں یہاں جہاد میں آپ کے ساتھ ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ساتھ چھوڑ دو اور اپنی عورت کو جا کر حج کراؤ۔

اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوا کہ ادائے واجبات حج میں محرم کا ہونا ضروری ہے نہ کہ سفر حج میں، ورنہ آپ ﷺ معبد جھنی سے یہ فرماتے کہ تم نے بغیر محرم کی اس کو حج کے سفر میں بھیج کر غلطی کی اب اس کو جا کر حج کراؤ بلکہ یہ فرمایا کہ تم جہاد چھوڑ دو اور جا کر واجبات حج اپنے ساتھ ادا کراؤ۔

اس حدیث کی روشنی میں اور شرائط و واجبات ادائے حج کی روشنی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عورت کا محرم اگر پہلے سے وہاں موجود ہے یا کسی اور جگہ سے وہاں آ کر اس عورت کے ساتھ حج کرے گا تو یہ عورت بغیر محرم کے فرض حج کے لئے سفر کر سکتی ہے مگر شرط کے ساتھ کہ قافلہ میں ثقہ مرد اور عورتیں شامل ہوں، تنہا مرد کے ساتھ یا ایسے قافلے کے ساتھ جس میں عورتیں شامل نہ ہوں سفر نہیں کر سکتی، اگرچہ ایک حدیث یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ سے حضرت زینت رضی اللہ عنہ کے شوہر حضرت ابوالعاصؓ کو مکہ معظمہ بھیجا کہ تم کسی کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ بھیج دو اور حضرت ابوالعاصؓ نے غیر محرم کے ساتھ حضرت زینبؓ کو مدینہ منورہ بھیج دیا۔

اس حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ پہلی بات یہ کہ وہ زمانہ ایسا شر و فساد کا نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں جن کا احترام واکرام تمام امت کرتی تھی، ان معروضات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱) عورت فرض حج کے لئے بغیر محرم کے اس قافلہ میں سفر کر سکتی ہے کہ جس قافلہ میں ثقہ عورتیں اور مرد شامل ہوں، تنہا سفر نہیں کر سکتی یا اس قافلہ میں شرکت نہیں کر سکتی جس میں ثقہ عورتیں شامل نہ ہوں۔

www.ahlehaq.org

(۲) دوسرے یہ کہ عورت بغیر محرم کے واجبات حج ادا نہیں کر سکتی، چاہے محرم وہاں پہلے سے موجود ہو یا کہیں اور جگہ سے وہاں پہنچ جائے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر حج فرض ہے تو سفر حج بغیر محرم کے ہو سکتا ہے مگر واجبات حج بغیر محرم کے ادا نہیں ہو سکتے مجھے امید ہے کہ آنجناب قرآن و سنت اور فقہائے امت کے فتاویٰ کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں گے۔

الجواب:۔ مذہب حنفی کے مطابق عورت خاوند یا محرم کے بغیر سفر حج نہیں کر سکتی، بلکہ مسافت شرعی سے کم سفر بھی اس فتنہ و فساد کے دور میں حضرات شیخین کے فرمان کے مطابق درست نہیں۔

ولذاقال ابو حنیفه وابو یوسف مرة بکراهة خروجها...... (املاء، صفحہ ۸، ج۱)

اس قول کی تائید بخاری و مسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔

لایحل لامراة تو من باللہ والیوم الا خر...... (اعلاء، صفحہ ۸، ج ۱۰)

ایسے ہی دو یوم کے سفر میں ممانعت وارد ہے۔ **کما رواه الشیخان عن ابی سعید الحدری**۔ لیکن اصل مذہب تین دن کے سفر کے بارے میں ہے، کیونکہ اکثر روایات میں تین دنوں کا ذکر ہے، جب عام سفر شرعی محرم و خاوند کے بغیر درست نہیں تو اس سے سفر حج کو مستثنیٰ قرار دینے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں۔ خصوصاً جبکہ سفر حج کے بارے میں بالتخصیص یہ حکم مؤکد طور پر وارد ہوا ہے۔

حدیث ابن عباس بطریق ابن جریح عن عمر وبن دینار قال............ (اخرجہ الدار قطنی وصحہ ابوعوانہ)

اور اس حکم کے خلاف کوئی روایت موجود نہیں، ازواج مطہرات نے جو سفر حج کیا اس کا جواب امام صاحبؒ سے یہ منقول ہے کہ ازواج مطہرات چونکہ امہات المومنین ہیں، اس لئے تمام لوگ ان کے لئے بمنزلہ محارم کے تھے، کیونکہ محرم وہی ہوتا ہے جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔

امام احمدؒ کا قول حنیفہ کے مطابق۔ **و تمسک احمد لعموم الحدث فقال اذا لم تجدزوجا**......... (اعلاء، صفحہ ۹۔ ج۱)

نفلی حج میں سب حضرات محرم کو ضروری قرار دیتے ہیں، جب یہ تخصیص کسی روایت سے

www.ahlehaq.org

ثابت نہیں تو معتبر نہیں ہونی چاہئے ۔ باقی جناب نے نفس وجوب اور وجوب ادا کی بحث چھیڑی ہے، وہ یہاں چنداں مفید نہیں، کیونکہ وجوب ادا کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ سفر تو بغیر محرم کے کرے اور ارکان حج کی ادائیگی کے وقت محرم یا شوہر ساتھ ہو جائے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت پر زادو راحلہ قدرت کے بعد نفس فرضیت ایک قول کے مطابق ہو جائے گی، لیکن گھر سے حج کی ادائیگی کے لئے روانگی کا وجوب محرم یا زوج مہیا ہونے کے بعد ہوگا، جبکہ دوسرے حضرات کا فرمان یہ ہے کہ زادو راحلہ پر قدرت کے باوجود محرم کے بغیر حج فرض ہی نہیں۔

جس حدیث ابن عباسؓ سے آپ نے استدلال کیا ہے، حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس کے الفاظ درج ذیل نقل کئے ہیں۔

لاتسافر المراة الامع ذی محرم.......... (اعلاء، صفحہ ۱۰، ج ا فتح، صفحہ ۴۴، ج ۴)

حدیث پاک کے ان الفاظ سے اس امر کی وضاحت ہوگئی کہ یہ صاحب ابھی جہاد میں شریک نہ تھے اور ان کی بیوی کا بھی سفر شروع نہ ہوا تھا صرف پروگرام تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا **اخرج معھا** بظاہر ایک واقعہ ہی ہے۔ حدیث پاک کے الفاظ اس کے قریب ہیں۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہ نے سفر ہجرت کنانہ بن ربیع کے ساتھ کیا۔ مقام بطن یا حج سے حضرت زید بن حارثہؓ اور ایک انصاریؓ کے ساتھ کیا، ان دونوں حضرات کو حضور علیہ السلام نے مقام بطن سے وصولی کے لئے بھیجا تھا۔ مسئلہ ہجرت سے اس پر استدلال محل نظر ہے، اولاً اس لئے کہ بغیر محرم کے سفر کا ممنوع ہونا سابقاً ثابت نہیں۔ ثانیاً یہ سب کاروائی آپ ﷺ کے حکم سے ہوئی۔ آپ کا حکم خود شریعت ہے۔ ثالثاً حضرات نے حج اور ہجرت میں فرق بیان کیا ہے۔ حاشیہ ابی داؤد میں ہے:

والفرق بینھماان اقا متھا فی دار الکفر حرام اذ الم تستطع.......... علی اللہ اخی (صفحہ ۲۴۲، ج ا)

حضرات فقہاء ومحدثین کی ایک جماعت نے محرم کو استطاعت سبیل میں شمار کیا ہے۔

ذھب الحسن والنخفی وابو حنیفہ واصحابہ وا حمد واسحق.......... الخ (اعلا، صفحہ ۱۰، ج ا)

علامہ ابن منذرؒ فرماتے ہیں، امام مالک اور امام شافعیؒ وغیرہ حضرات نے جو شرائط ثقہ عورتوں وغیرہ کی لگائی ہیں اس سلسلہ میں ان حضرات کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

قال ابن المنذر و ظاهر الحدیث ..... (اعلاء، صفحہ ۱۰، ج ۱۰)

امام ابوبکر رازیؒ فرماتے ہیں۔

اسقط الشافعی اشتراط المحرم ..... الخ (اعلاء، صفحہ ۱۱، ج ۱۰)

علامہ ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں

لوجاز لها ذلک لقال علیه السلام امض ..... الخ (اعلاء، ص ۱۱، ج ۱۰)

محرم کی شرط میں جو اتارنے اور سوار کرنے میں جو سہارے کا تذکرہ کیا جاتا ہے یہ اس حکم کی حکمت تو ہو سکتی ہے، اسے علت قرار نہیں دیا جا سکتا، لہذا اس پر حکم کا مدار نہیں، اصل علت تو فرمان نبوی ہے۔ نفس سفر میں اگرچہ بہت سہولتیں میسر ہیں، تاہم اس دور میں خطرات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ جہاز کا اغواء، بم دھماکوں کا سلسلہ، نیز بیماری کا عذر بھی پیش آسکتا ہے۔

(بندہ محمد عبداللہ غفار اللہ عنہ)

(الجواب صحیح۔ بندہ عبدالستار غفر لہ)

(۸۱) عورت کو حج بدل پر بھیجنا خلاف اولیٰ ہے

سوال:۔ زید پر حج فرض تھا، مگر اس نے غفلت کی وجہ سے حج ادا نہیں کیا اب وہ ایسا بیمار ہو گیا ہے کہ گھر سے مسجد تک آنا بھی اس کے لئے مشکل ہے، اس کے رشتہ داروں میں اس کی پھوپھی ہے جو بہت نیک ہے اور قرآن پاک پڑھاتی ہے۔ زید اس کو حج بدل پر بھیجنا چاہتا ہے کیا اسے بھیجنا درست ہے؟

الجواب:۔ افضل و بہتر تو یہ ہے کہ کسی ایسے مرد کو حج بدل کے لئے بھیجیں جو نیک ہو، خوف خدا رکھتا ہو، حج کے مسائل کو خوب جانتا ہو اور اپنا حج ادا کر چکا ہو۔ مذکورہ عورت کو بھیجنے سے بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

(فجاز حج الصرورن) بمهملة من له ..... الخ (صفحہ ۲۶۱_۲۶۲، شامی ج ۲) (محمد انور)

(۸۲) بیویوں کے تنہا رہ جانے کی بناء پر کسی کو حج پر بھیجنا

سوال:۔ ایک شخص کی دو عورتیں ہیں، اولاد نہیں ہے۔ ماں باپ فوت ہو چکے ہیں اور حقیقی

www.ahlehaq.org

بھائی بھی نہیں ہیں اور وہ شخص زمانہ کی رفتار کو دیکھ کر زوجین کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا اور دنیا کا کاروبار نہ سنبھلنے کی وجہ سے کسی اور کو روانہ کرے تو فریضہ حج ادا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں شخص مذکور کے لئے اپنی جگہ حج پر دوسرا آدمی بھیجنا جائز نہیں ہے، خلیفہ بنانا حج میں اس وقت جائز ہوتا ہے جب خود جانے سے عاجز ہو اور صورت مسئولہ میں عجز نہیں ہے، کیونکہ دنیاوی کاروبار کے لئے ملازم رکھ سکتا ہے اور اپنی عورت کو ان کے والدین کے ہاں چھوڑ جائے۔ اگر توفیق ہو تو ان کو بھی ساتھ لے جائے۔

(خیر محمد عفا اللہ عنہ۔ مہتمم خیر المدارس ملتان)

(۸۳) بغیر محرم کے ہم عمر بوڑھی عورتوں کے ساتھ سفر حج پر جانا

www.ahlehaq.org

سوال:۔ زینب حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتی ہے، مگر اس کا خاوند زید ساتھ جانے سے انکاری ہے۔ رضا و رغبت سے زینب کو حج بیت اللہ کی اجازت دیتا ہے، زینب کی عمر پچپن سال کی ہے، ہم عمر عورتیں اور بھی اس کے ساتھ تیار ہیں، مگر کوئی محرم ساتھ نہیں تو زینب بغیر محرم کے حج کر سکتی ہے؟

الجواب:۔ اگر زید ساتھ جانے سے انکاری ہے تو زینب کسی دوسرے محرم کو ساتھ لے کر فریضہ حج ادا کر سکتی ہے۔ محرم کا خرچ بھی زینب کے ذمہ ہوگا، اگر کوئی محرم بھی نہیں جاتا اور زید بھی ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں تو ایسی صورت میں زینب کو سفر حج کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔

قال فی البحر بعد نقل الا حادیث .... الخ

قال فی البدائع فی شرائط .... الخ (اھ، صفحہ ۳۳۸، ج ۲)

وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا لاتحجن امراۃ .... الخ (صفحہ ۹۷، ج ۲)

وفی الدر المختار (صفحہ ۱۴۵، ج ۲) ومع زوج اور محرم .... الخ

محرم سے مراد وہ رشتہ دار ہے جس سے عمر بھر نکاح جائز نہیں، جیسے باپ بھائی، لڑکا وغیرہ

(بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ۔ خادم الافتاء، خیر المدارس، ملتان) (الجواب صحیح۔ بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ)

(۸۴) حائضہ حج کیسے کرے؟

سوال:۔ ایک عورت اپنے محرم کے ساتھ حج کو جارہی ہے، عمرہ کا احرام باندھنے لگی تو اس کو

حیض آ گیا اب وہ احرام باندھے یا نہ؟

کیا وہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کے تحت مکہ میں احرام کھول سکتی ہے، اگر کھول دے تو کب اس کا احرام باندھے اور کہاں سے؟

اگر وہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے بغیر احرام عمرہ مکہ میں داخل ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ اگر بغیر احرام داخل ہونے پر دم واجب ہے تو اس دم سے بری ہو، نکی کیا صورت ہے؟ اگر وہ مکہ سے مدینہ چلی جائے اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آ جائے تو دم ساقط ہو جائے گا؟

الجواب:۔ حائضہ احرام باندھے گی اور حالت احرام ہی میں رہے گی اگر پاک ہونے سے پہلے ایام حج شروع ہو گئے تو اب عمرے کا احرام کھول دے اور حج کا احرام باندھ کر منیٰ کو چلی جائے اور افعال حج کو بجالائے، بعد از فراغت عن الحج عمرہ کر سکتی ہے۔ احرام خواہ تنعیم سے باندھے یا دوسرے میقات عمرہ سے البتہ پہلے عمرے کا احرام توڑنے کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا، حضرت عائشہؓ احرام عمرہ باندھ کر مکہ میں داخل ہوئی تھیں بغیر احرام نہیں۔ پس یہ حائضہ بھی احرام باندھ کر داخل ہو ورنہ دم واجب ہوگا اور اگر پاک ہونے کے بعد کسی میقات پر اگر دوبارہ احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا، بشرطیکہ مکہ مکرمہ میں قبل ازیں عمرہ یا حج نہ کیا ہو

(الجواب صحیح بندہ محمد اسحاق غفر مفتی خیر المدارس ملتان۔ بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ)

(۷۵) بوڑھی عورت بھی بغیر محرم کے عمرہ کا سفر نہ کرے

سوال:۔ ایک عورت بیوہ جس کی عمر ۵۰ سال ہے وہ حجاز مقدس کا سفر برائے عمرہ بغیر محرم کے صرف قریبی ہمسایوں کے ساتھ کرنا چاہتی ہے، کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ عورت مذکورہ کے لئے یہ سفر جائز نہیں۔

لما فی الصحیحین لاتسافر امراۃ ثلاثًا الا و لها محرم (بحر کتاب الحج، ج ۲)

محمد انور عفا اللہ عنہ

(الجواب صحیح بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ)

(۸۶) کیا بچے پر بیت اللہ دیکھنے سے حج فرض ہو جاتا ہے

سوال:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بچہ کو حج پر لے جانا مناسب نہیں ہے، کیونکہ اس پر بیت اللہ شریف دیکھنے سے حج فرض ہو جائے گا اور اگر بڑا ہو کر مالدار نہ ہوا اور مر گیا تو گناہگار ہوگا؟ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب:۔ بچہ اگر حج کر کے چلا آئے تو محض بیت اللہ دیکھنے کی وجہ سے اس پر بالغ ہونے کے بعد میں اس پر حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بلوغ کے بعد مالدار بھی ہو جائے تو فرض ہو جاہوے گا، اور اس کا سبب مالدار ہونا ہوگا نہ کہ بچپن میں بیت اللہ دیکھنا۔ واللہ اعلم۔

(مفتی عبدالکریم گمتھلویؒ)

(۸۷) بحالت احرام عورت کو مردانہ جوتا پہننا کیسا ہے؟

سوال:۔ حج کے سفر میں عورت کو جہاز میں چڑھنے اترنے کی حالت میں اس اندیشہ سے کہ زنانہ جوتا بھیڑ میں کسی کے پیر سے دب گیا تو عورت گر جائے گی مردانہ جوتا پہننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ یہ اندیشہ محض وہم ہے، ہزاروں عورتیں زنانہ جوتا پہن کر حج کر چکی ہیں کوئی بھی نہیں گری۔

(علامہ ظفر احمد عثمانیؒ)

(۸۸) بحالت احرام چشمہ پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال:۔ محرم نظر کی عینک لگا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ لگا سکتا ہے۔

(علامہ ظفر احمد عثمانیؒ)

www.ahlehaq.org

خواتین کے لئے دلچسپ معلوماتی اور مستند اسلامی کتب

تحفہ زوجین			حضرت تھانویؒ
بہشتی زیور	اُردو	انگریزی	. . .
اصلاح خواتین			. . .
اسلامی شادی			. . .
پردہ اور حقوقِ زوجین			. . .
اسلام کا نظام عفت و عصمت	〃	〃	مفتی ظفیر الدین
حیلۂ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح			حضرت تھانویؒ
خواتین کے لئے شرعی احکام	〃	〃	اہلیہ ظریف تھانوی
سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات	〃	〃	سید سلیمان ندوی
چھ گناہ گار عورتیں	〃	〃	مفتی عبد الرؤف صاحب
خواتین کا حج	〃	〃	. . .
خواتین کا طریقہ نماز	〃	〃	. . .
ازواج مطہرات			ڈاکٹر حقانی میاں
ازواج الانبیاء			احمد خلیل جمعہ
ازواج صحابہ کرام			عبد العزیز شناوی
پیارے نبی کی پیاری صاحبزادیاں			ڈاکٹر حقانی میاں
نیک بیبیاں			حضرت میاں اصغر حسین صاحبؒ
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین			احمد خلیل جمعہ
دورِ نبوت کی برگزیدہ خواتین			. . .
دورِ تابعین کی نامور خواتین			. . .
تحفہ خواتین	〃	〃	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری
مسلم خواتین کے لئے بیس سبق	〃	〃	. . .
زبان کی حفاظت			〃 . . .
شرعی پردہ			〃 . . .
میاں بیوی کے حقوق	〃	〃	مفتی عبد الغنی صاحب
مسلمان بیوی			مولانا ادریس صاحب
خواتین کی اسلامی زندگی کے سائنسی حقائق			حکیم طارق محمود
خواتین اسلام کا مثالی کردار			نذیر محمد مکتبی
خواتین کی دلچسپ معلومات و نصائح			قاسم عاشور
امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں خواتین کی ذمہ داریاں			نذیر محمد مکتبی
قصص الانبیاء	مستند ترین	〃	امام ابن کثیرؒ
اعمالِ قرآنی	عملیات و وظائف	〃	مولانا اشرف علی تھانویؒ
آئینہ عملیات	.	.	صوفی عزیز الرحمٰن
اسلامی وظائف	قرآن و حدیث سے ماخوذ وظائف کا مجموعہ		

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں!!

ملنے کا پتہ: دار الاشاعت اُردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱ - ۲۲۱۳۷۶۸

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی جدید تخریج عنوانات جدید کتابت ۲ جلد		علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ مولانا جناب محمد تقی عثمانی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں	قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن	۴ حصے، ۲ جلد کامل	مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن		علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات		انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن		ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن		مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن		قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی)		ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)		جان پینرک
اعمال قرآنی		مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں		مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ وشرح اردو	۳ جلد	مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دیوبند
تفہیم المسلم	۳ جلد	مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی	۲ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد	مولانا سر احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی	۳ جلد	مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ وشرح	۴ جلد ۸ حصے کامل	مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد	مولانا عابد الرحمن کاندھلوی، مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد	مولانا خلیل الرحمن نعمانی مظاہری
الادب المفرد	کامل مع ترجمہ وشرح	امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوۃ شریف	۵ جلد کامل	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف	۳ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف	یک جلد	علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات	شرح مشکوۃ اردو	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح اربعین نووی	ترجمہ وشرح	مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
قصص الحدیث		مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۰۲۱) ۲۶۳۱۸۶۱
اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز، قرآن پاک
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں، بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے۔ فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

سیرۃ اور سوانح پر دار الاشاعت کراچی کی مطبوعہ مستند کتب

سیرۃ حلبیہ اردو اصل ۶ جلد (کمپیوٹر)	سیرۃ النبیؐ پر نہایت مفصل و مستند تصنیف	امام برہان الدین حلبی
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۷ حصص در ۲ جلد	اپنے موضوع پر ایک شاندار علمی تصنیف مستشرقین کے جوابات کے ہمراہ	علامہ شبلی نعمانی / سید سلیمان ندوی
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ۳ حصے یکجا (کمپیوٹر)	عشق میں سرشار ہو کر لکھی جانے والی مستند کتاب	قاضی محمد سلیمان منصور پوری
محسن انسانیت اور انسانی حقوق	خطبہ حجۃ الوداع سے استشہاد اور مستشرقین کے اعتراضات کے جواب	ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی	دعوت و تبلیغ سے سرشار حضورؐ کی سیاست اور عملی تعلیم	ڈاکٹر محمد حمید اللہ
شمائل ترمذی	حضور اقدسؐ کے شمائل و عادات مبارکہ کی تفصیل پر مستند کتاب	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ
عہد نبوت کی برگزیدہ خواتین	اس عہد کی برگزیدہ خواتین کے حالات و کارناموں پر مشتمل	احمد خلیل جمعہ
دور تابعین کی نامور خواتین	تابعین کے دور کی خواتین	. . . . . .
جنت کی خوشخبری پانے والی خواتین	ان خواتین کا تذکرہ جنہوں نے حضورؐ کی زبان مبارک سے خوشخبری پائی	. . . . . .
ازواج مطہرات	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مستند مجموعہ	ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری
ازواج الانبیاء	انبیاء علیہم السلام کی ازواج کے حالات پر پہلی کتاب	احمد خلیل جمعہ
ازواج صحابہ کرام	صحابہ کرامؓ کی ازواج کے حالات و کارنامے	عبدالعزیز الشناوی
اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	ہر شعبۂ زندگی میں آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ آسان زبان میں	ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ
اسوۂ صحابہ ۲ جلد کامل یکجا	حضور اکرمؐ سے تعلیم یافتہ حضرات صحابہ کرام کا اسوہ	شاہ معین الدین ندوی
اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات	صحابیات کے حالات اور اسوہ پر ایک شاندار علمی کتاب	. . . . . .
حیاۃ الصحابہ ۳ جلد کامل	صحابہ کرام کی زندگی کے مستند حالات مطالعہ کے لئے راہنما کتاب	مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ
طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات طب پر پہلی کتاب	امام ابن قیمؒ
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم	. . . کے حالات در عربی اشعار مع تراجم پر مشتمل عشق و طب پر ذوقی تصنیف	مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ
سیرۃ خاتم الانبیاء	بچوں کے لئے آسان زبان میں مستند سیرت، مدارس میں داخل نصاب	مولانا مفتی محمد شفیعؒ
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم	مشہور کتاب سیرۃ النبیؐ کے مصنف کی بچوں کے لئے آسان کتاب	سید سلیمان ندویؒ
سیرۃ خلفائے راشدین	مختصر انداز میں ایک جامع کتاب	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ
الفاروق	حضرت عمر فاروقؓ کے حالات اور کارناموں پر محققانہ کتاب	علامہ شبلی نعمانی
حضرت عثمان ذوالنورین	حضرت عثمانؓ	سراج الحق خانی

سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	مختصر و آسان زبان میں حضرت شاہ ولی اللہ	پیارے نبیؐ کی پیاری صاحبزادیاں	ڈاکٹر حقانی میاں

تاریخ اسلام ۴ حصص در ۱ جلد کامل	آغاز اسلام سے آخری خلیفہ کے زوال تک کی مستند تاریخ	شاہ معین الدین ندویؒ
اخبار الاخیار	ہندوپاک کے مشاہیر صوفیاء کا مستند تذکرہ	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
حالات مصنفین درس نظامی	پورا درس نظامی تصنیف کرنے والے ائمہ و علماء کے مستند حالات	مولانا محمد حنیف گنگوہی
نقش حیات	مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی خود نوشت سوانح	مولانا حسین احمد مدنیؒ
جہنم کے پروانہ یافتہ	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں پہنچانے والے ملعون کفار کے حالات	احمد خلیل جمعہ

ناشر: دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱ پاکستان، فون و فیکس (۰۲۱) ۲۶۳۱۸۶۱

دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں۔ بیرون ملک بھیجنے کا انتظام ہے۔ / فہرست کتب مفت ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

قرآن پاک اور مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز